1 The History of Abool Feda from the Creation to A.D. 1328 Translated from the Arabic.

2 Kholasatul Akhbar (Abridged) from A.D. 1329 to 1529 Translated from the Persian

3 An Appendix Containing the History of the East of the last three hundred Years Compiled from Various Authors.—

4 Chronological Tables translated from Hamzah Ispahany Harammy and other Arabic Authors by Moulowee Kareem Uddeen

Price of the Third Vol 4 Rs

تکملہ ابو الفدا کا بعد حالات
۷۲۹ سنہ کی اور تین سو برس گذشتہ کا حال مختلف تواریخوں سے انتخاب کرکے
مولوی کریم الدین نے ۱۸۴۷ سنہ ع میں تیار کیا

باہتمام سید اشرف علی مطبع العلوم مدرسہ دہلی ۱۸۴۸ ع میں چھپا
قیمت چار روپیہ

تتمہ

تتمہ تاریخ المختصر فی احوال آل مظفر کا

واضح ہو کہ سلطان جلال الدین محمد شاہ ابن قطب الدین محمد سلطان آخر ماہ ذی الحجہ سنہ ۶۹۴ ہجری مین بموجب فرمان غازان خان کی حاکم کرمان کا ہوا حال یہہ ہی کہ ایام دولت غازان خان مین بعض شاہزادون نے خروج کر کی بہت تباہی اور خرابی ان ملکون کی کی تہی لوٹنا اور غارتگری اونہون نی اختیار کی تہی لیکن محمد شاہ نی بمعاونت غازان خان اون مفسدونکا قلع اور قمع کر کے غالب آکر استعمال مسکرات کرنا او رلہو ولعب مین مشغول رہنا اختیار کیا اور شراب خواری پر ایسی کمر باندہی کہ بسبب اثر حرارت شراب کی انتیس ۲۹ برس کی عمر مین راہی ملک بقا ہوا بعد وفات محمد شاہ مذکور کی حسب ارشاد غازان خان کے قطب الدین شاہجہان ابن جلال الدین سیورغتمش مسند حکومت کرمان پر جلوہ آرا ہوا — جب اولجایتو سلطان تخت سلطنت ایران پر جلوہ فرما ہوا اوسنی بسبب بعض حرکات ناخوش کی جو شاہجہان ابن سیورغتمش سی ظہور مین آئی تہین شاہجہان کو حکومت کرمان سی معزول کیا بعد معزولی شاہجہان مذکور شہر شیراز مین جا کر گوشہ گزین ہو کر قناعت کر کی بیٹہہ رہا تہا اُس شاہجہان مذکور کی ایک لڑکی مسماۃ جان قتلق تہی بلکہ مخدوم شاہ بہی اوس دختر کو کہتی تہی اوس لڑکی مذکورہ سی امیر محمد مظفر کی شادی ہوئی اوسکی شکم سی شاہ شجاع — اور شاہ محمود — اور سلطان احمد یہہ تین لڑکے پیدا ہوئی — اور حال حکومت کرمان کا یہہ ہوا کہ بعد معزول ہونے شاہجہان کی حکومت کرمان سی امرار چنگیز خانیہ نے یہہ حکومت کرمان کی لی سنہ ۷۴۲ ہجری تک یہہ ملک حکومت چنگیز خانیہ مین شامل رہا اور سنہ ۷۴۱ ہجری ماہ محرم مین — محمد مظفر یعنی داماد شاہجہان نی قبضہ پایا

بیان مبادی احوال اولاد مظفر ابن منصور ابن امیر غیاث الدین

احوال مظفر ابن منصور

۲ حاجی خراسانی کا اور اختصاص پانا اونکا الطاف سبحانی سی

مورخین کہتی ہین کہ امیر غیاث الدین حاجی اوس زمانہ مین جب لشکر تاتار خراسان پر چڑہکر آیا دہ خراسان سی جو کہ اوسکا مولد اور منشا تہا بہاگ کر بسبب خوف تاتاریون کی خطہ یزد مین جا چہپا — امیر حاجی مذکور ایسا عظیم الخلقت اور موٹا آدمی تہا کہ جب شہر یزد مین آیا اوسکے پہنی کی واسطی بازار مین موزون کی تلاش کی گئی کوئی موزہ اوسکی پیر مین نہ آیا سب سی بڑا پیر اور لنبا قد اور بہاری ڈیل تہا — اس امیر کی تین بیٹی تہی — ابوبکر — محمد — منصور — دو لڑکے یعنی ابوبکر اور محمد حاکم یزد علاء الدولہ کی اون ایام مین کہ جب ہولاکو خان نی بغداد کا قصد کیا تہا نوکر ہو گئی تہی علاء الدولہ نی ابوبکر مذکور کو تین سو سوار دیکر ہمراہ اردو خان کی واسطی مقابلہ ہلاکو خان کی روانہ کیا بعد فتح ہونی دار السلام کے ایلخان نی ابوبکر کی ہمراہ اور فوج کرکی سرحد مصر پہ بہیجا وہان جاکر اعراب خفاجہ سی لڑائی کی اوس لڑائی مین ابوبکر مذکور مقتول ہوا — اور محمد مذکور اوسکا بہائی تا وقت وفات سلک ملازمین علاء الدولہ مین منتظم رہا ان دونون بہائیون سے کے اولاد پیدا نہین ہوئی بے نسل فوت ہوئی — تیسرا لڑکا منصور ابن حاجی خراسانی جو اپنی باپ کی خدمت اور ملازمت مین رہتا تہا اوسکی تین بیٹی پیدا ہوئی — امیر محمد — امیر علی — امیر مظفر — امیر علی بے اولاد تہا اور امیر محمد کے ایک بیٹا تہا امیر محمد گرچہ اپنے سب بہائیون سی چہوٹا تہا لیکن میدان جنگ مین تمام اقبال اور اقران سی سبقت لیجاتا تہا بموجب مصرعہ سے ہر روز منزلی و ہر شب جائی — پہرتا اور سیاحی کرتا رہتا تہا اسیطرح بادیہ پیمائی کرتے ہوئی ارغون خان کی خدمت مین جا پہنچا اوسنے جب اسکی شکل اور صورت دیکہی فوراً منصب سادلی اوسکو دیا — جب مسند خانی کنجاتو خان کی نشست سی زیب و زینت یافتہ ہوئے اون ایام مین امیر مظفر کو بڑا عروج روز بروز

احوال مظفر ابن منصور

روز بروز نصیب ہوتا رہا چنانچہ غازان خان کے زمانہ مین امارت ہزاری مع طبل اور علم کے اوسی متعلق ہوئے اور آخر ماہ جمادی الآخر سنہ ۷۰۰ ہجری مین امیر مبارز الدین محمد پیدا ہوا اس لڑکے کی پیدا ہونے کی سبب سے بہی امیر مظفر کو بہت خوشی اور مسرت حاصل ہوئی تہی — اور بعد وفات پانے غازان خان کی الجایتو سلطان نے امیر مظفر کی بہت عزت کی اور بڑا رتبہ بڑہا دیا اور واسطے محافظت راہ کوہستان وابرقوہ اور ہرات اور فہرد کی اوسکو حکم دیا چنانچہ امیر مظفر مذکور کبہی بادشاہ کی خدمت مین جاتا تہا اور کبہی چین مسند پر اوڑاتا تہا سنہ ۱۳ تک کہ جس سال مین امیر مظفر فوت ہوا چین اور آرام کرتا رہا اوسنے کوئی اور لڑکا سوائے مبارز الدین محمد کی نہ چہوڑا تہا البتہ ایک لڑکی بہی اوسکی تہی جو ابو بکر امیر محمد بن امیر منصور کی عقد مین تہی جسکے شکم سے شاہ سلطان پیدا ہوا القصہ بعد وفات امیر مظفر مذکور کے اوسکا بیٹا امیر مبارز الدین سلطان الجایتو کی خدمت مین حاضر ہوا بہت انعام واکرام پایا بجائے اپنی باپ کے چار برس تک بادشاہ کے ملازمت مین رہا — جب سلطان محمد خدابندہ عالم بقا کو راہی ہوا — اور سلطان ابو سعید پر تو التفات کا اوپر حال جہان کے لوگون کی ڈالا اوسوقت امیر مبارز الدین محمد نی رخصت بادشاہ سے واسطے محافظت رہنے اور سفر کرنے کی جو کہ اوسکا عہدہ تہا حاصل کرکے کوچ کیا درمیان سنہ ۱۹ ہجری کی ایک دفعہ سلطان ابو سعید سلطان کی خدمت حاضر ہوا تہا بادشاہ نی حکومت شہر یزد کی بہی اوسکو دی — اسی سال مین جب مبارز الدین نی سنا کہ ایک جماعت مفسدون کی نے راہ یزد مین فتنہ اور فساد برپا کر رکہا ہے اوسوقت ساٹہہ نفر پہلوانان خنجر گذار ہمراہ لیکر بطور یلغار متوجہ جانب مخالفین کی ہوا عبد الملک کی حوض پر جانبین کا مقابلہ ہوا اور لڑائی ہوئی اوس لڑائی مین شش تیر امیر محمد مظفر کی جوشن مین آکر لگی لیکن خدا تعالی نی اوسکی ایسی محافظت کی کہ تیرون سے بچ کر اور صحیح وسالم رہ کر فتح اور ظفر پائی — اون مفسدین کو مع اونکی سردار سے

بیان بعد ابو سعید کی جو گذرا

ہم کر دی گرفتار کر کی اردو بادشاہ مین بھیجدیا اوس سردار کو پنجرہ مین قید کیا سلطان ابو سعید نی
اوس جنگ اور لڑائی اور فتحمندی سی خوش ہو کر انواع الطاف و اعطاف سی سربلند کیا ومحمد لشکر ہمت
اسی اثنا مین ایک اور لڑائی اوسی سمت قضا قون سی ہوئی اوسمین بھی امیر محمد غالب آیا
علم فتح کا بلند کر کے نام پایا

اب شروع ہوا سنہ ۷۲۵ ہجری وغیرہ سنہ ۷۳۷ تک

اس سال مین امیر محمد کو خدا تعالی نی ایک لڑکا بخشا اوسکا نام شاہ شرف الدین مظفر رکھا اور درمیان سنہ ۷۲۹ کے مبارز الدین مذکور نے مسماۃ مخدوم شاہ بنت شاہ جہان سی نکاح کیا — اور سنہ ۷۳۳ ہجری مین جلال الدین شاہ شجاع اوس عورت سی پیدا ہوا اور سنہ ۷۳۴ ہجری مین امیر محمد ہمراہ شاہ شرف الدین مظفر کے ملازمت سلطان ابو سعید بہادر خان مین حاضر ہوا بادشاہ ایران نے ان دونون یعنی باپ بیٹے کو منظور نظر ایسا کیا کہ موجب رشک اور حسد امرا اور ارکان دولت کا ہوا — اسی سال مین سلطان ابو سعید قشلاق بغداد کو گیا امیر محمد بھی سعادت اندوز ہمرکابی بادشاہ کا ہوا وہانسی نجف اشرف مین جا کر مشرف اندوز زیارت مرقد اسد اللہ الغالب علی ابن ابیطالب کرم اللہ وجہہ کا ہوا پھر اپنی جانب یزد کی مراجعت فرمائے

اب شروع ہوا سنہ ۷۳۸ ہجری

اس سال مین درمیان ماہ جمادالاول کی امیر محمد مظفر کی ایک اور لڑکا پیدا ہوا اوسکا نام قطب الدین محمود رکھا

بیان افراط و تفریط کا جو بعد وفات سلطان ابو سعید کی ہوئے

بیان پیر حسین چوبانی کا

کہتی ہین کہ بعد وفات سلطان ابوسعید بہادر خان کے ملک ایران مین ہر ایک حاکم اور صوبہ ۵
کی دلمین سودا خودسری اور استقلال کا پیدا ہوگیا تہا چنانچہ امیر مسعود شاہ بن امیر محمود
شاہ نے تمام مملکت فارس کی اپنی قبضہ مین کر لی اور اوسکے بہائی امیر شیخ ابو اسحاق
نی جو کہ بسبب کثرت مکارم اور وفور جود کے شہرہ آفاق تہا ارادہ قبضہ کرنی یزد کا
کیا چنانچہ امیر محمد مظفر نے بطور استقبال ہمراہ اکثر ملازمین کی باہر شہر کی نکلکر اوسسی ملاقات
کی وقت ملاقات کے اوسکو معلوم ہوا کہ اسکا ارادہ اور طرح پر ہی شرط ضیافت بجالاکر
کلمات محبت آمیز سسی اوسکی دلکا غبار دہویا بعد چند روز کی شیخ اسحاق نی جانب کرمان کے
حرکت کرکی پہر جانب یزد کی مراجعت کی بعد سننی اس خبر وحشت اثر کے امیر محمد اوسکی مقابلہ
کے واسطے بارادہ جنگ نکلا لیکن بسبب توجہ شیخ یا علی عمران قدس سرہ کی صلح ہوگئے
اور امیر شیخ ابو اسحاق سرحد یزد سسی کسی اور جانب کو چلا گیا

بیان موافقت امیر پیر حسین چوبانی اور امیر محمد مظفر کا مع بیان ور واقعات کی
اب شروع ہوا سنہ ۷۴۰ ہجری

واضح ہو کہ امیر پیر حسین چوبانی نے بارادہ تسخیر شیراز کوچ کرکی امیر محمد مظفر سسی امداد
چاہی مبارز الدین نی اوسکی التماس قبول کرکی بعد عہد و پیمان کی بہت سپاہ اپنے
ہمراہ لیکر یزد سسی کوچ کیا اصطخر فارس مین دونون کی ملاقات ہوئی — امیر
مسعود شاہ یہہ خبر پاکر جانب کازرون کی چلا گیا مبارز الدین نے بہی باستصواب امیر
پیر حسین کی دشمنون کا تعاقب کرنا مناسب جانکر اوسکا پیچہا کیا جب وہ بہی کازرون
مین پہنچا جمعیت دشمن مین تفرقہ پڑگیا اور امیر مسعود شاہ بغداد کی جانب بہاگ کر امیر
شیخ حسن بزرگ کی خدمت مین خواہان پناہ ہوا امیر محمد مظفر نے اوس وقت جانب
اردوی امیر پیر حسین کی مراجعت کی اسکا ئی سسی دونون باہم دوبارہ مجتمع ہوکر شیراز

بیان پیر حسین جوبانی کا

۶ پیر گئے وہان جاکر شہر پناہ کی باہر ڈیرا کیا اور محاصرہ شہر کا کرکے ارادہ لڑنے کا کیا اور اہل شہر نی بیچ بچاؤ کرنی کی تدبیر کی چنانچہ قاضی مجد الدین اسمعیل بن یحیی نی جو کہ اکابرین زہاد اور فضلا شیراز سی تہا درمیان مین پڑکر صلح کرا دی امیر پیر حسین جوبانی نہایت اقبال اور کامرانی سی داخل شہر ہوا شہر مین جاتی ہے کہ ولایت کرمان کی جناب مبارز الدین کو سپرد کی

اب شروع ہو سنہ ۷۴۱ ہجری

اسی سال مین امیر مبارز الدین بہت لشکر اپنی ہمراہ لیکر جانب کرمان کی روانہ ہوا ملک قطب الدین نیک روز جو کہ اون ایام مین حاکم مملکت کرمان کا تہا وہانسی بہاگ کر ہرات کی طرف بہاگ گیا اور مبارز الدین شہر مین داخل ہوکر واسطی آسایش اور آرام رعیت کی سپاہ مجمع کو متفرق کر دیا اور قطب الدین نیک روز حاکم کرمان نی جو ہرات کو بہاگ آیا تہا چند روز وہان قیام کرکے اوس شہر کی حاکم داؤد نامی سپاہ غور کی اپنی مدد کو لیکر پہر جانب کرمان کی کوچ کیا مگر اوسکی کوچ کا یہ طور تہا کہ دن کو چہپ جاتا رات کو قطع مسافت کرتا اسیطور سی چار فرسخ جانب کرمان کی گیا تہا کہ مبارز الدین کو دشمن کی پہنچنے کی خبر ہوگئی لیکن اوسکے پاس جمعیت آدمیون کی واسطی لڑائی کے نہ تہی اسلئی راتون رات جانب انار سرحد کی بہاگ گیا دوسری روز قطب الدین نیکروز نے ہمراہ ملک داؤد کی داخل شہر کرمان ہوکر ملک کا بندوبست پہر نئے سرسی کیا — اور امیر محمد تی انار سرحد مین لشکر بیحد جمع کرکے دوسری دفعہ ارادہ فتح کرمان کا کیا بارہ[12] جہاز چڑہاکر لیگیا اور لڑائی بہت بہاری ہوئی اوس روز شاہ شرف الدین مظفر اور شاہ سلطان نے داد مردانگی اسی شجاعت اور بہادری کو کام مین لائے کہ غوریون کو شکست ہوئی اسی اثنا مین امیر محمد کے مدد پر آ پہنچا اوسوقت قطب الدین نیکروز دوسری دفعہ بہاگ کر جانب خراسان کی چلا گیا اور ملک داؤد نی بہی اوسکا تعاقب کیا ماہ جمادالاخر

دنی اور ملا ... مین ... کا تذکرہ

بیان پیر حسین چوبانی کا

جمادالاخر سال مذکور مین امیر محمد مظفر مظفر و منصور ہوکر کرمان مین داخل ہوا جب اوسکی
مہم سے فراغت پائی اور بند و بست قرار واقعی اپنی طور پر کر چکا اوسوقت قلعہ بم کی فتح کا
ارادہ کیا یہہ قلعہ امیر شجاع الدین کے عمل مین تہا چند دفعہ اس قلعہ پر لشکر کشی کی اور محاصرہ
کیا بعد چند لڑائیون کے فتح کیا امیر شجاع الدین تلوار اور کفن لیکر مبارز الدین کے
خدمت مین حاضر ہوا اور سب کنجیان قلعہ کے اوسکو سپرد کرکی عاجزی کی اور اپنی جان بخشی
چاہی امیر محمد مظفر نے پہلے اوسکا قصور معاف فرماکر جان بخشی کی مگر پہر جب اوسکو معلوم
ہوا کہ اسمین کچہہ دغا و فریب ہی اور وہ واقع مین مخالف ہی اوسوقت اوسکو قتل کیا اسی
سال مین وہ مقتول ہوا

اب شروع ہوا سنہ ۷۴۲ ہجری

بیان حال امیر پیر حسین چوپانیکا اور پانے شیخ ابو اسحاق کی مرتبہ جہانبانیکا

میان امیر پیر حسین چوبانی اور امیر محمد مظفر مین بسبب اغواء مفسدین کی کدورت اور
مخالفت پیدا ہوگئی تہی ہر چند کہ امیر پیر حسین نے مبارز الدین مذکور کو بہت طلب کیا
اور اپنی پاس بلایا مگر وہ نگیا — اسی سال مین امیر پیر حسین نی ولایت صفہان امیر
شیخ ابو اسحاق کی سپرد کی سچ ہی — چو تیرہ شود مرد را روزگار ۔ ہمہ آن کند
کش نباید بکار ۔ کیونکہ ملک شرف چوبانی سہت اوپر تسخیر ممالک عراق کی مستعد ل
رکہتا تہا اور امیر شیخ ابو اسحاق متابعت امیر پیر حسین سی سرگردان ہوکر اوسسی مل گیا
اسلئی امیر پیر حسین واسطی استیصال دشمنون کی جانب اصفہان کی گیا جب فریقین کا مقابلہ
ہوا مولانا شمس الدین صابر قاضی اور امیر جلال الدین طیب شاہ لشکر امیر پیر حسین
سی .... آسائی امیر پیر حسین کی احوال مین اختلال واقع ہوا وہ تبریز کو

بیان پیر حسین چوبانی کا

۸ اس امید پر بہاگ گیا کہ امیر شیخ حسن کو چک سی مدد طلب کرون گا یہہ نہ جانا کہ اگر مجہہ پر کوئی
وہان مصیبت آئی تو کیا کرون گا چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ خلاف توقع امیر شیخ حسن نی اوسکو
پکڑ کر قید کیا بعد چند روز کے زہر ہلاہل کہلا کر مار ڈالا القصہ ملک اشرف بی کلفت حرب
اور مشقت جنگ و ضرب کی بعضی ممالک عراق کا حاکم ہو کر متوجہ شیراز کا ہوا
ابو اسحاق نے یہہ چالاکی کی کہ قبل پہنچنی ملک اشرف کے آپ شیراز مین سر کرہنت
شہریون کے شہر شیراز کو خوب مضبوط کر کے سامان حرب موجود و مہیا کر کے
علم مخالفت کا بلند کیا ملک اشرف یہہ حال سنکر بہت خفا ہوا چنانچہ اوسی آتش
غضب کے سبب بموجب مثل کمہار پہ بس نہ چلا گدہے کے کان اینٹھی اوسنی ولایت
عراق کو لوٹنا اور غارت کرنا شروع کر دیا جہان گیا لوٹتا کہسوٹتا پہرا

اب شروع ہوا سنہ ۷۴۴ ہجری

اس سال مین امیر یاغی باستی بموجب فرمان امیر شیخ حسن بزرگ کے مصاحب امیر مسعود شاہ
کی مین تعہد اوسی شیراز کو چلا آیا تہا — اور امیر شیخ ابو اسحاق نی حکومت اپنی بڑے
بہائی کو دیدی تہی جب مردمان شہر اپنی قضیئے اور جہگڑے لیکر مسعود شاہ کے پاس جانے
لگے امیر یاغی باستی کو اوس سبب سی بہت رنج لاحق ہوا اسلئے اوسنے فرصت پاکر امیر مسعود
کو قتل کیا اوس وقت امیر شیخ ابو اسحاق نے رعایا شہر کی جمع کر کی یاغی باستی سی لڑائی
کی اور اسکو شکست دی اور آپ مسند سلطنت پر جلوس فرما کر خطبہ اور سکہ اپنی نام کا جاری کر دیا

اب شروع ہوا سنہ ۷۴۵ ہجری

اس سال مین امیر شیخ ابو اسحاق نے بہت لشکر جمع کر کی تسخیر کرمان کا قصد کیا راہ مین کوئی
کہیتی اور کوئی مکان نہ چہوڑا مکانون کو ڈہاتا کہیتون کو اجاڑتا ہوا قلعہ شیرجان تک پہنچا

بیان مقتول ہونی ناصر احمد ولد ناصر محمد کا

پہنچا وہان جاکر باہر قلعہ کی ڈیرا کیا اس قلعہ کا کوتوال اپنی جان بچاکر قلعہ الجبل مین جا چھپا 9
امیر شیخ ابو اسحاق نے جب جانا کر باشندگان قلعہ مایوس اپنی جان سی ہو رہی ہین اور کوئی قلعہ
چھوڑ کر بہاگتی بہی نہین دنیا قتل اور غارت گری اور خونریزی بعض محلات شہر مین بہت کی
اسی اثنا مین امیر ظہیر الدین ابراہیم نے بیچ مین پڑکر مبارز الدین سی صلح کروا دی بعد
صلح وہ اپنی شہر کو مراجعت کر گیا

بیان مقتول ہونی ناصر احمد ولد ناصر محمد کا

اسی سال مین ناصر احمد یعنی درمیان خلافت حاکم بامر اللہ بن مستکفی کے مقتول ہوا یہہ ایک
بادشاہ ترک کا تہا اوسنی کرک سی دیار مصر پہ پر لشکرکشی کی تہی چنانچہ مصر مین اوسکی حکومت
ہوگئی لیکن جب اوسنی لوگون پر ظلم کرنا شروع کیا اوسوقت رعایا کی نیت مین فرق آگیا تہا
پہر دیکہکر اپنی مقام کی طرف مراجعت کا قصد کیا رعیت نے اوسکی بیعت سی خلع کیا جیساکہ اوسکے
بہائی کے ساتہ کیا تہا اوسسی پہلی — پہر درمیان ۷۴۵ سنہ یعنی سنہ ہذا کی مقتول ہوا —
اسی سال مین بعد وفات ناصر احمد کی ملک صالح اسماعیل ابو الفدا بن ناصر محمد کے بیعت ہوئی
— اسی سال مین اثیر الدین ابو حیان محمد بن یوسف بن علی بن حیان اندلسی غرناطی فوت
ہوا وہ اچہا شاعر تہا

اب شروع ہوا سنہ ۷۴۶ ہجری

اسی سال مین امیر شیخ ابو اسحاق نی دوسری بار پہر کرمان پر لشکرکشی کی لیکن ناکام پہرآیا
— اور اسی سال مین مغل ہرجانی اور اوغانی جوکہ زمانہ ارغون خان مین بسبب التماس
جلال الدین مسعود شاہ کے واسطی محافظت سرحد کی مشغول تہے امیر محمد مظفر سی دونہوں
پہرکر راہ عصیان قبول کی اسلئے اوسنی لشکر واسطی اونکی تنبیہ کی روانہ کیا دشت خاران

بیان مقتول ہونی ناصر احمد ولد ناصر محمد کا

۱۰ مین جانبین کا مقابلہ ہوا بحسب تقدیر امیر محمد مظفر نے شکست کہائی اور بہاگ کر جانب کرمان کی چلا گیا جب یہہ خبر گوشش گذار خاطر امیر شیخ ابو اسحاق کے ہوئی ۷۴۹ ہجری مین قواعد عہد و میثاق کے اوسنی توڑکر سلطان شاہ جاندار کو دو ہزار سوار بمدد ایک ہزار او غان کے بہیجا اور آپ بہت لشکر نفیس نفیس جانب یزد کی گیا سلطان شاہ نے اوس طایفہ گمراہ سی ملاقات کی اور باہر کرمان کی خیمہ اقامت کا ڈالا اور امیر شیخ ابو اسحاق نی یزد مین پہنچکر اوس خطہ کو اپنی قبضہ میں لایا شاہ مظفر یہہ خبر سنکر واسطی محافظت اہل و عیال اور اثقال و جدال کے بہت جلد کرمان سی بہاگ کر میبد مین پہنچا امیر شیخ ابو اسحاق محمد نے بہی قلعہ میبد مین گیا بعد چند روز کے کہ ابہی آتش جنگ فرو نہوئے تہی امیر شیخ ابو اسحاق نے جانا کہ فتح ہونا اس قلعہ کا بہت مشکل ہے لاچار حرف صلح درمیان لایا ایک روز نزدیک دروازہ میبد کی پہرتا تہا اور یہہ شعر پڑہتا جاتا تہا

شعر

بیا کہ نوبت صلح است و دوستی و عنایت　　بشرط آنکہ نگوئیم از انچہ رفت حکایت

شاہ مظفر یہہ شعر سنکر قلعہ کے باہر آیا دونون سرداروں نے معانقہ کیا صلح ہوگئی شاہ مظفر اپنی مقام کو چلا گیا اور امیر شیخ مذکور نے عنان عزیمت جانب یزد کے موڑی جب اوسنے سنا کہ سلطان شاہ جاندار سی جو واسطی تنبیہ مفسدوں کی گیا تہا کچہہ نہو سکا دوسری دفعہ بتوسط صدر الدین مجتبی اور خواجہ عماد الدین محمود کے مبارز الدین سی صلح کی اور سلطان شاہ کو طلب کرکے جانب شیراز کی چلا گیا اوسوقت امرار جرمانی اور اوغانی امیر محمد مظفر کے درگاہ مین زبان عذر اور استغفار سی معترف ہوے اور سلطان شاہ کا ساتہہ دینی سی بہت پچتائی مبارز الدین مظفر نے اونکی جرم عفو کئی ملکہ ایکروز ایک ہزار جامہ اونکو بخشی مگر بعد چند روز کے وہ لوگ پہر باغی ہوگئے اسلئے امیر محمد مظفر نے جنگل مین آکر تہوڑی سی عرصہ مین اونکے سرداروں کو قتل کیا

اب شروع ہوا سنہ ۷۴۹ ہجری

بیان لشکرکشی کرنی امیر مبارز الدین محمد کا جانب شیراز کی

اسی سال مین پھر امیر شیخ ابو اسحاق نے قواعد عہد و پیمان کی طاق نسیان پر رکھکر سلطان شاہ ۱۱
جاندار کو لشکر جرار دیکر سر حد ولایت امیر محمد مظفر کے مین بھیجا مگر سلطان شاہ نی چونکہ
بہت ہتک اوٹھایا تھا اور شیخ ابو اسحاق سے کے بعض وعدون سی تنگ آگیا تھا مبارز الدین
کی خدمت مین جاکر نوابون کی سلک مین منسلک ہوگیا اور سنہ ۷۵۱ ہجری مین امیر شیخ
ابو اسحاق دوسری دفعہ شہر یزد مین لشکر لیجاکر ہمراہ شاہ مظفر کے شہر مین محصور ہوا
جب مدت محاصرہ کو بہت ہوگئی اور لشکر نی اوسپر ہجوم کیا اوسوقت امیر شیخ بے نیل
مقصود شیراز کو چلا گیا اور سنہ ۷۵۳ ہجری مین بیکجار کو جو کہ ایک امیر امرا نامدار سی
تھا بمعیت سپاہ بسیار طرف کرمان کی روانہ کیا اور جناب مبارز الدین بھی ہمراہ اولاد
امجاد فرخندہ بنیاد کے جانب اعدا کی کوچ کیا مقام پنج انگشت پر جانبین کا مقابلہ
ہوا اور شجاعت اور شہامت کی مظفر اور شاہ شجاع نے دی بیکجار بہت خفت
اوٹھاکر جانب شیراز کی بھاگ گیا

بیان لشکرکشی کرنی امیر مبارز الدین محمد کا جانب شیراز کی
اور بھاگنا امیر شیخ ابو اسحاق مدد بی نیاز سی

اب شروع ہوا سنہ ۷۵۴ ہجری

واقع ہو کہ اول سنہ ۷۵۴ ہجری مین جناب مبارز الدین لشکر بسیار اور سپاہ گردون شعار
جمع کرکی بارادہ تسخیر شہر شیراز کی گیا امیر شیخ کو جب اس حال کی خبر ہوئی اوسوقت
اوسنی قاضی عضد الدین عبد الرحمن الایجی کو جو کہ بڑا عالم اوسکے زمانہ مین تھا واسطی
تمہید بساط صلح کی اندر امیر محمد مظفر مین بھیجا قاضی مذکور نی مبارز الدین مظفر سی

بیان لشکرکشی کرنی امیر مبارز الدین محمد کا جانب شیراز کی

ملاقات کرکی بہت نصیحت اور وعظ اور پند جسکی لئے مامور ہوا تہا کی لیکن پند سودمند ۱۴
نہوئی جب اوسپر کوئی فایدہ مترتب نہوا آخرکار لڑائی پر قرار پایا اور جانبین کے
صلاح لڑائی پر ٹہرے امیر شیخ ابو اسحاق نی پانچ فرسخ باہر شہر شیراز کی اپنی لشکر
کی جا ئے مقرر کی جب امیر مظفر قریب لشکر کی اپہنچا بہاگ کر شہر مین آگہسا دوسرے
روز امیر محمد مظفر نے باہر شہر کے اپنی خیمہ کہڑی کردئے اور بقدر طاقت شیرازیون
کے توڑنی پر کوشش کی مگر لڑائی موقوف نہوئی ہر روز بازار لڑائی ہوتی رہے
اسی اثنا مین اوسکے بدن پر بیماری طاری ہوئی بعد چند روز دہ توا چاہوگیا مگر شاہ
شرف الدین مظفر بیماری سخت مین مبتلا ہوکر درمیان ماہ جمادالاول ۷۵۴ھ ہجری مین
فوت ہوا اوسنے اٹہائیس برس چار مہینی کے عمر پائی اور چار بیٹے اپنی پیچھے چھوڑے
سمی شاہ یحیی ـــ شاہ منصور ـــ شاہ حسین ـــ شاہ علی ـــ یہہ اوسکے
بیٹی تہے القصہ مبارز الدین نے بسبب اسکے کہ دشمن شماتت اوسکی نہ کرین باوجود
اپنی فرزند کی مرنے کی بہی لڑائی سی موہنہ نہ موڑا جب دیکہا کہ محاصرہ کئے ہوئے
مدت گذر گئی اور اسباب شکست کی ظاہر ہونے لگی ستیسری تاریخ ماہ شوال کو امیر محمد مظفر
بن منصور ہمراہ ایک جماعت سپاہ ظفر پناہ کے شہر مین گہس آیا جس روز امیر
مظفر بسبب سعی کلو عمر کی اندر شہر شیراز کے آیا شیخ ابو اسحاق ابہی اوسجا سے تہا
آواز نقارہ کی سنکر اوسنی پوچہا کہ یہہ کیا غوغا اور ہیرٹیہی لوگون نے کہا کہ یہہ
آواز نقارہ محمد مظفر کے ہی کہنی لگا کہ وہ مرد گران جان بدصورت ابتک یہانبہی
ہے حاصل کلام جب مبارز الدین شہر شیراز مین آگیا اوسوقت شیخ ابو اسحاق
براہ عجز اور اضطرار کی طرف شولستان کے بہاگ گیا اور امیر محمد مظفر تختگاہ سلیمانی
علم جہانبانی کا بلند کرکے امر معروف وہنی منکر مین مشغول ہوا اوسی ہنگامہ مین بیٹا امیر
شیخ ابو اسحاق کا امیر علی سہل جو دس برس کی عمر رکہتا تہا اور حسن خداداد کی مشہور تہا

فتح کرنا ممالک عراق امیر شیخ ابو اسحاق کا

مشہور تہا ہمراہ ایک جماعت امراء شیراز کی پکڑا آیا آخر الامر وہ بچہ بہی ہمراہ اور ۱۳
مفسدون کے مقتول ہوا اور امیر شیخ ابو اسحاق شولستان سی قلعہ سپیدین جان بچاکر
جا چہپا وہان چہپ کر ایک قاصد بغداد کی جانب پاس امیر شیخ حسن ایلکانی کے بہیج کر
مدد وسی مدد طلب کی امیر شیخ حسن نے دو ہزار سوار اوسکی مدد کی واسطی روانہ کی امیر
شیخ ابو اسحاق نی دوسری دفعہ اور سپاہ جمع کرکی پہر شیراز پر قصد کیا اور شاہ شجاع
موجب ارشاد اپنی باپ کے متوجہ جانب دشمنون کی ہوا قبل ملنی جانبین کی لشکر امیر
شیخ اسحاق کا اطراف مین پراگندہ ہوگیا اور وہ بذات خود مع ایک جماعت مخصوصون
کے جانب اصفہان کی چلا گیا شاہ شجاع شیراز کو مراجعت کی مبارز الدین نی سرداری
کرمان کی بہی شاہ شجاع کو دیدی چنانچہ وہ شاہزادہ اوس جانب چلا گیا

بیان فتح کرنے بعض ممالک عراق کا اور آخرکار امیر شیخ ابو اسحاق کا یعنی اوسکا مقتول ہونا

واضح ہو کہ ۷۵۵ ہجری مین امیر محمد مظفر نے اپنی خواہرزادہ شاہ سلطان کو حاکم شیراز
کا کیا اور رایت ظفر پیکر واسطی تسخیر عراق کی آپ بلند کیا اسی اثنا مین یہہ خبر پہنچی
کہ ایک جماعت ہمراہ تیمور ہوا اورون امیر شیخ ابو اسحاق کے شولستان سی متوجہ
شیراز کا ہوا ہے اور شاہ شجاع نے بہی اوس جانب سی حرکت کی بی اسی اثنا
مین شاہ سلطان شاہزادہ شاہ شجاع کو راہ ہی مین جاکر یہہ خبر دی کہ مخالفون نے
شیراز پر استیلا پایا چنانچہ محلہ مودودستان کو جلا دیا ہے پہر لشکر شاہ شجاع بہت
جلد بطور ایلغار کوچ کرکے باسپاہ نصرت پناہ شیراز مین آیا وہان آکر آب تیغ سی
غبار فتنہ اور زنگ آشوب کو بجہایا تیمور بہی مقتول ہوا سب دشمن بہاگ گئی بہت لوگ
مارے گئی کچہہ پناہ پہر نہ ملا — اور اسی سال مین امیر محمد مظفر نے اصفہان پر لشکرکشی کے

فتح کرنا ممالک عراق امیر شیخ ابو اسحاق کا

تہی وہان جاکر اوس شہر کا محاصرہ کیا اوسنے جو کہ وکیل ابوبکر عباسی المعتضد باللہ کے ۱۷
جو ولایت مصر کا بہی دعوی خلافت رکہتا تہا بیعت کی اور خطبہ اور سکہ اوسکے نام کا
جاری کروا کی جب دیکہا کر ایام محاصرہ کی بہت ہوگئی اور سپاہ یزد کی ظلم کرنے لگی اوسوقت
شیراز کو مراجعت کی اصفہانیون نے اوسکے محاصرہ سے خلاصی پائی اور سنہ ۷۵۶ ہجری
مین بسبب سعی قطب الدین شاہ محمود کے قلعہ ایک وشیانکارہ فتح ہوا اور دشیر نامی
جو اوس قلعہ مین دم مخالفت کا مارتا تہا بہاگ گیا۔ اور سنہ ۷۵۷ ہجری مین امیر محمد مظفر
دوسری دفعہ پہر بہت سا لشکر لیکر اصفہان پر گیا پہر اوسکا محاصرہ کیا جب بعد کے
مہینے کے بہواپر برودت کا اثر ہوا اور جاڑے کی موسم قریب آئی وہ مہم شاہ
سلطان کو سپرد کرکے آپ اور کسی جانب کو چلا گیا شاہ سلطان نے بقدر طاقت
اپنی کی اصفہان کی قلعہ کے باشندون کو بہت تنگ کیا آخرکار فصل بہار مین فتح میسر آئی
— لیکن امیر شیخ ابو اسحاق کو راہ بہاگنے کا نملا اسلئی لاچار ہوکر مولانا اصیل الدین سے
ملتجی ہوا کیونکہ یہہ شخص شیخ الاسلام اوس دیار کا تہا اور شاہ سلطان شہر مین آگیا
تمام حقوق نعمت امیر شیخ ابو اسحاق کے جو اوسکی ذمہ پر تہی جیسا کہ مفصلا روضۃ الصفا مین
لکہتی ہین سب بہول گیا اور جاسوس اوسکے پکڑنے کے واسطی مقرر کئی جب مولانا اصیل الدین
سو معلوم ہوا کہ یہہ حال ہے سب کیفیت حال لکہہ کر اور اوسکے حقوق جو اوسکی ذمہ تہے
بیان کرکے عرضی لکہہ کر شاہ سلطان کو دی اوس بے مروت نے کچہہ نہ سنا امیر شیخ
ابو اسحاق کو پکڑ کر ہمراہ ایک سو آدمی کی شیراز مین بہیجا جب شیراز مین باہر دروازہ
اصطخر کے میدان مین پہنچا اوسوقت سب عالم اور قاضی اور روسا فارس اوس مقام پر
موجود تہی مبارز الدین نے امیر شیخ اسحاق سے پوچہا کہ امیر حاج ضراب کو تونے قتل کیا
تہا اوسنے کہا کہ ہان بموجب میرے حکم کی وہ مقتول ہوا اوسوقت امیر محمد مظفر نے اوسکو
امیر حاج کی اولاد کی سپرد کیا تاکہ اپنی باپ کی قصاص مین اوسکو قتل کرین چنانچہ امیر حاج

بیان کوچ کرنی امیر محمد مظفر کا جانب آذربیجان کی

حاجی ضراب کی بیٹے نی تلوار اوسکی سر پر ماری وہ مر گیا سر اوسکا تلوار سی اوسنی کاٹکر ۱۵
جدا کر دیا یہہ واقعہ عظیم جمعرات کے روز آخر ماہ جمادی الاول سنہ ۵۸ ہجری مین گذرا یہہ
دو رباعی طبع زاد امیر شیخ ابو اسحاق کی ہین جو بروقت مقتول ہونے کی اوسنی پڑہین
تہین سے رباعی افسوس کہ مرغ عمر را دانہ نماند + امید بہیچ خویش و بیگانہ نماند
دردا و دریغا کہ درین مدت عمر + از ہر چہ بگفتیم جز افسانہ نماند — رباعی
با چرخ ستیزہ کار مستیز و برو + با گردش دہر در میامیز و برو
یک کاسہ زہر است کہ مرگش خوانند + خوش درکش و جرعہ بر جہان ریز و برو

بیان کوچ کرنی امیر محمد مظفر کا جانب آذربیجان کی اور سلائی کہنچی اوسکی آنکہون مین درمیان اصفہان کے اوسیکی اولاد کی ہاتہہ سی

واضح ہو کہ سنہ ۵۹ ہجری مین مبارز الدین نے جانب اصفہان کے اسواسطی کہ اوس شہر مین اسباب حرب اور جنگ کا سامان واسطی تسخیر آذربیجان کے جمع کرے کوچ کیا جب اوس حدود مین پہنچا شاہ سلطان ہمراہ رہسپار اور اعیان اصفہان کے بطور استقبال کے لینے کو آیا شاہ سلطان نے بسبب اسکی کہ حق وظیفہ خدمتگاری اور جان سپاری کا بجا لا کر امیر شیخ ابو اسحاق جیسی دشمن کو پکڑ کر اوس اپنے ماموں کے حوالہ کر دیا تہا اسلیئے وہ امید انعام احسان کے رکہتا ہے بخلاف توقع جب اوسی ملاقات ہوئی مبارز الدین نے سیکڑون سید میان اوسکو سنائین باوجود ان دشنامون کے بہی براہ سلطان نے جشن عظیم کے طیاری کرکے بطور ضیافت مہمانداری امیر محمد مذکور کو جو اوسکا حقیقی ماموں تہا بلایا جب مقام ضیافت پر پہنچا اسباب مہمانداری کا دیکہہ کر نہایت رشک کیا اور درشت خوئی سی پیش آیا ہمراہیون کو اشارہ کیا کہ سب لوٹ لو جو کچہہ شاہ سلطان کی مکان مین اسباب ضیافت کا

بیان کوچ کرنی امیر محمد مظفر کا جانب آذربیجان کی

١٦ موجود تھا یکبارگی سپاہ امیر محمد نی تاراج کیا اوسپر طرفہ تر یہہ ہی کہ شاہ سلطان کو
بہت ناسزا کہا اور گرم و سرد سنا کر چلا آیا اس حرکت بد کے سبب شاہ سلطان
سے کینہ دشمنی کی پودی نی جا پکڑی المختصر امیر مبارزالدین محمد نے کورنی ١٢ بارہ ہزار سوار
سپاہ فارس اور عراق کی جو بہت دلاور اور چالاک تہی منتخب کرکے آذربیجان کے
جانب کوچ کیا اوس جانب سی اخی جوق تہی جو کہ اون ایام مین متغلب حکومت ان
بلاد کی کرتا تہا تیس ٣٠ ہزار سوار لیکر مقابلہ پر آیا بمقام میانہ کردان پر دونو جانب
کا لشکر اور دونو دلاور سپہ سالار جمع ہوئی لڑائی بڑے بہاری ہوئی اخی جوق کو باوجود
کثرت سپاہ کی شکست ہوئی اور مبارزالدین نے فتح پائی بعد تین روز کی شاہ شجاع
اور شاہ محمود باپ کی خدمت مین آگئے امیر محمد مظفر نے اون لڑکون کو گالیان
دین اور بد زبانی سی پیش آیا اس فتح کا انعام شاہ یحیی کی نام لکہا اسلئے اوسکے
اولاد بہی بہت دشمن ہوگئی بعد دو مہینی کی کہ ابہی امیر محمد نے کور تبریز ہی مین تہا یہہ خبر پہنچی کہ سلطان
اویس بغداد سی تبریز پر چڑہائی کیا چاہتا ہے اور نجومیون نے امیر محمد کو یہہ کہدیا
تہا کہ ایک جوان ترک چہرہ بلند بالا سی تجکو رنج پہنچیگا اسلئے اوسکو بسبب تصدیق
اس خبر نجومیون کے یہہ یقین ہوگیا کہ وہ شاید سلطان اویس ہے اسلئے اصفہان مین آ
گیا اور اثناء راہ مین بیٹون کو طرح طرح کے عذاب اور رنج سی ڈراتا تہا اور کہتا تہا
کہ تجکو مروا ڈالونگا کبہی کہتا تہا تمہاری آنکہون مین سلائی پہروا دونگا بلکہ گالیان بکنے
لگا ہے ایسی سخت کلمی اور گالیان موہنہ سی نکالتا تہا کہ قصائی اور بہٹیاری بہی اپنے
فرزندون کو ایسی طرح پر نہین کہتی اسلئے لاچار شاہ شجاع اور شاہ محمود یعنی
دونون بیٹون نے یہہ تجویز کی کہ اس کی باپ قصائی کو پکڑ کو یہہ صلاح دلمین ٹہرا کر
شاہ سلطان سی جا کر ملے اور یہہ سب حال بیان کیا شاہ سلطان تو پہلے
ہی سی جلا ہوا اور اس تدبیر ہی مین تہا مدت سی کہ بدلے جو کہون ری حاصل ہوتا تہا وہ بہی

بیان کوچ کرنی امیر محمد مظفر کا جانب آذربیجان کی

وہ بہی گہبرا گیا اور کہنی لگا کہ تمکو خبر نہین جو مین جانتا ہون امیر محمد یہہ چاہتا ہی کہ تمکو پکڑ کر 17
قید کرے اور سلطان ابو یزید کو تخت پر بٹہلا کر آپ سپہ سالار لشکر کا رہی یہہ سنکر اوسکا بہی
دونو لڑکون کے دل مین جوش آیا نفیون سے آپس مین یہہ عہد و پیمان کیا کہ جب اصفہان مین
پہنچی چلتی ہی اس قصائی باپ کو پکڑکر قید کرین چنانچہ جب صفہان مین پہنچی شاہ سلطان
کہ اوسکی تلوون سی لگی ہوئی تہے آدہی رات کو پیادہ پا شاہ شجاع کے پاس دوڑا
ہوا آیا اور کہا کہ مجکو رخصت دو مین تو کسی ملک کو بہاگ جاتا ہون شاہزادہ نی کہا کہ کچہہ
تو بیان کرو ایسا کیا صدمہ تمکو پہنچا جو بہاگ چلے اوسنی کہا کہ مینی سنا ہی کہ امیر محمد کو ہمارے
عہد و پیمان کی خبر ہوگئی ہے اگر یہہ راست ہی تو صبح کو ہم سب مارے جاوینگی شاہ شجاع نے
اوسکی تسکین کی اور کہا کہ صبح باپ کی خوف سی بہی تمکو فارغ کردونگا خاطر جمع رکہو صبح تو ہونے
دو چنانچہ جب صبح ہوئے شاہ شجاع اور سلطان شاہ ـــ اور شاہ محمود متفق ہوکر امیر محمد
کے گہر مین گئی مبارز الدین امیر محمد اوسوقت بالاخانہ مین بیٹہا ہوا قرآن شریف پڑہ رہا تہا
شاہ محمود ہمراہ پاسبانون کے ڈیوڑہی پر بیٹہ گیا اور شاہ شجاع ایک جماعت دلیرون
کی لیکر اندر گہسا مگر زینہ مین کہڑا ہوگیا ـــ اور مسافر ابو دوجی کو ہمراہ چہہ آدمی کر کی اوپر
بہیجدیا امیر محمد نے اوس سی پوچہا کہ تم کہان تہی اوہنون نے کہا کہ آپکی پاس خرچ کی واسطی
آئے ہین شاہ شجاع کی پاس خرچ نہین ہی مبارز الدین یہہ سنکر دست بقبضہ ہوا
چاہتا ہی تہا کہ تلوار کہینچی مسافر ابو داجی اوسکو چمٹ گیا وہ اوٹہکر گہونسی مارنے لگا
وہ چہہ آدمی جو کہڑے تہی وہ بہی چمٹ گئی اوسکو پکڑ کر مضبوط باندہکر گہر مین ڈالدیا سارے
دن پڑا ہوا بڑبڑایا کیا گالیان دیتا گیا جب شام ہوئی اور سورج چہپ گیا رات کو اندہیرے
مین اوسکو قلعہ طرک مین لیجا کر قید کیا اور جمعرات انیسوین رمضان سنہ ۷۶۰ مین اوسکی
آنکہون مین سلائی پہیردی سچ ہی مشہور استاد کا جسنی اون ایام مین اوسکی حقیقت کہا ہے
یکچند شکوہ نقش بپیل کشیدہ ✦ یکچند سپہ ز ہند تا نیل کشیدہ ✦ پیمانہ

بیان کوچ کرنی امیر محمد مظفر کا جانب آذربیجان کی

آنسوقت شاہ شجاع ◆ ہم روشنی چشم خودش میل کشیدہ ◆ دولتش چو شد مالامال ۱۸
نے تخت سلطنت پر رونق فرمائی اور باپ اندہی کو قلعہ سفید مین بہیجکر آپ شیراز کو کوچ
کیا مگر امیر محمد مظفر مذکور نے بعد دو ماہ کی اوسی قلعہ ہی مین ایک جماعت روسا سی متفق
ہوکر مخالفت اختیار کی اور شاہزادی بسبب اس حرکت ناپسندیدہ کی جو بسبب لاچاری
اور بدخودی اونکے کی اونسی واقع ہوئے تہی بہت پشیمان تہے اسلئی وہ ہی رسایل درباب
استرضا امیر محمد کی بہیجی رہتی تہے آخرش ہم نے اسبات پر قرار پایا کہ امیر محمد شیراز
مین آکر مثل سابق بادشاہ ہو اور سکہ اور خطبہ بدستور اونکے نام سی جاری ہی اور شاہ
شجاع بدون دریافت کرنے اور بے استصواب باپ کی کسی امر مین دخل ندیا کرے
چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ مبارز الدین پہر شیراز مین آیا اور اندہا بادشاہ ہوکر تخت نشین ہوا
کہ بعد چند روز کی امیر محمد مظفر نے پہر چند آدمیون سی ملکر یہہ ارادہ کیا کہ شاہ شجاع کو
گرفتار کرکے قید کرون اور سلطان ابویزید کو تخت پر بٹہلاون اور شاہ یحیی کو سپہ سالار
لشکر کی دون لیکن شاہ شجاع کو اس امر کی خبر ہوگئی تہی اوسنی فوراً مفسدون کو پکڑکر
قتل کیا اور مبارز الدین کو پہر قلعہ کرمیسر مین مقید کرکی بہیجدیا وہ وہان جاکر بیمار ہوگیا
جب مرض بہت شدت سی ہوا اور بیماری بڑہ گئی اوسوقت شاہ شجاع نے باین لحاظ
کہ نقل مکان بیمار کے واسطی اکثر ہے قلعہ بم مین واسطی صحت کے بہیجدیا لیکن کچہہ فایدہ
نہوا آخر ماہ ربیع الاول ۷۶۵ھ ہجری مین فوت ہوا اوسکا لاشہ مدرسہ مظفریہ مین لاکر دفن
کیا گیا ـــ پوشیدہ نرہے کہ سلطان امیر محمد بادشاہ دین پرور معدلت گستر تہا
ہمیشہ تقویت ملت اسلام اور اصلاح حال رعایا مین مصروف رہتا اور سادات
اور مشایخ اور علما اور فضلا کے بڑی قدر کرتا رہتا تہا لیکن اپنی بدزبانی اور بدخلقی
اور تنگ بخشی سی لاچار تہا یہہ بادشاہ خونریزی کا بہت تہا کسی مجرم کو ایک لحظہ زندہ
نہ چہوڑتا مولانا لطف اللہ اور مولانا صدر الدین عراقی جو کہ جملہ مخصوصان مبارز الدین کی سی

بیان سلطنت جلال الدین شاہ شجاع کا

سی بہی روایت کرتا ہی کہ مینی بچشم خود بہت دفعہ دیکہا ہی کہ مبارز الدین عین حالت ۱۹
تلاوت قران مین جب ہوتا اور یہہ سن پاتا کہ اتنی مجرم آج گرفتار آئی ہین فوراً تلوار
لیکر کہڑا ہو جاتا جب تک کہ اونکو قتل اپنی ہاتہہ سی نکر لیتا کلام مجید نہ پڑہتا بعد فراغت
کے پہر تلاوت مین مشغول ہو جاتا روسنی اپنی ہاتہہ سی آٹہہ سو آدمی قتل کئے ہین
اوسکے یہہ چار بیٹے تہے — شاہ شجاع — شاہ محمود — شاہ احمد —
سلطان ابو یزید

بیان سلطنت بادشاہ جہانمطاع جلال الدین شاہ شجاع کا

شاہ شجاع نے بعد پکڑنے اپنی باپ کی مسند دولت اور اقبال کو اپنی وجود باجود سی زیب و زینت دی اور امارت اصفہان اور ابرقوہ کی بقبضہ اقتدار شاہ محمود مین آگئے اور حکومت کرمان کی سلطان عماد الدین احمد سی مختص ہوگئے اور شاہ یحیی قلعہ قہندز مین محبوس ہوا اور خواجہ قوام الدین کو وزارت ملی مدت تک درمیان بہائیون کی موافقت رہی یہانتک کہ سنہ ۷۶۰ ہجری مین گماشتون شاہ شجاع نی مال ابرقوہ کا ضبط کیا یہہ باعث مخالفت کا ہوا اثر اس مخالفت پر یہہ مرتب ہوا کہ شاہ محمود نے نبرد و شمشیر نیرد کو فسخ کیا اور شاہ شجاع کا نام اپنی قلمرو ولایت مین خطبہ سی نکالدیا شاہ شجاع یہہ خبر سنتی ہی لشکر قیامت اثر ہمراہ لیکر جانب اصفہان کی گیا شاہ محمود بہی مقابلہ پر آیا جانبین سی مقابلہ ہوا آخر کو شاہ محمود بہاگ کر قلعہ مین محصور ہوا شاہ شجاع نے محاصرہ کیا اثنائ محاصرہ مین ایکروز چند آدمیون کو گہات مین بٹہلا کر آپ دروازہ قلعہ کے باہر آیا ادہر سی شاہ شجاع کے لشکر مین سی شاہ سلطان میدان جنگ مین اوسکے مقابلہ پر آیا اول ہی حملہ مین شاہ محمود پشت دکہلا کر بہاگا شاہ سلطان دلیرانہ اوسکے پیچہی بہاگتا ہوا تعاقب کرتا چلا گیا جب کمینگاہ پر جا پہونچا

بیان سلطنت جلال الدین شاہ شجاع کا

ہا آدمی چھپی ہوئی بیٹھے تھے پہنچا شاہ محمود نے پھر سامنا کیا اوسکا ہی ایک بہاری
لڑائی ہوئی اور شاہ سلطان بھی پکڑا گیا وہ شربت جو امیر محمد کو شاہ سلطان نے چکھایا تھا
آپ بھی اوسمین سے ایک گھونٹ پیکر سو رہا یعنی مقتول ہوا مولانا صدر الدین عراقی نے
اس واقعہ کو دیکھکر یہہ شعر کہی ــــہ رباعی گر دست قضا چشم ترا میل کشیدہ ✤
در ذات شریف تو جہان نقص ندیدہ ✤ آنکس کہ دران چشم تو آسیب رسانید ✤
او نیز بعینہ سکافات ش دیدہ ✤ بعد ازان درمیان بہائیون کے گونہ صلح ہو گئی یہہ سلے
اسبابت پر قرار پایا کہ شاہ محمود نے اس شرط پر شاہ شجاع کی نام کا خطبہ پڑھوانا منظور
کیا کہ وہ جانب شیراز کے چلا جاوی اسی اثنا رمین شاہ یحیی نے قلعہ تہندزمین حالت
قسید ہی مین یہہ گل کہلایا کہ ایک جماعت مفسدین کو اپنی ساتھ کرکے جہنڈہ مخالفت کا
بلند کیا شاہ شجاع نے تہوڑسے آدمی اوس قلعہ کی محاصرہ کو بہیجی چنانچہ وہ بہی محصور
ہوا بعد چند روز کے شاہ یحیی نے قاصد بہیج کر اپنی چچا شاہ شجاع سی اپنا قصور معاف
کروانا چاہا اوسنی معاف کیا بعد معافت ہوتی جرم کے شاہ یحیی اپنی عم بزرگوار مذکور کے
خدمت مین حاضر ہوا اور بموجب حکم کے ایک فوج دلیران کارآزمودہ کے ہمراہ لیکر جانب
یزد کی گیا وہان جاکر یہہ قلعہ یزد جو خواجہ بہارالدین گماشتہ شاہ محمود کی عمل مین تہا
اوسنی چہین کر دوسری دفعہ مخالفت کی بنیاد ڈالی شاہ شجاع یہہ حال سنکر بہت لشکر
لیکر ابرقوہ کے جانب گیا اور خواجہ قوام الدین وزیر کو واسطی محاصرہ یزد کی بہیجا خواجہ
مذکور نے حسب مقدور اس امر مین کوشش کی شاہ یحیی نے بہت عذر کئی اور استغفار
کرکے پہر خطوط معافت ہونی جرم ثانی کے چچا مذکور کے خدمت مین بہیجی شاہ شجاع
بسبب اسکے کہ اپنی بہائی شاہ مظفر سی عہد اسبابت کا کر لیا تہا کہ تیرے اولاد کو مین
نہ ستاؤنگا پہر اوسکا جرم معاف کیا اور خواجہ قوام الدین کو بلاکر جانب شیراز کے
چلا گیا خواجہ مذکور اسی سال مین بسبب اسکے کہ نہایت متکبر اور مغرور تہا مقتول ہوا اوسکی

بیان دوسری دفعہ مخالفت کرنا شاہ محمود کا

اوسکی جای عہدہ وزارت پر امیر کمال الدین حسین رشیدی مقرر ہوا

بیان دوسری دفعہ مخالفت کرنی شاہ محمود کا اور فتح پانی شاہ شجاع پر

سنہ ۷۶۵ ہجری مین شاہ محمود نی سلطان اویس ایلخان سی مدد طلب کرکے بہت لشکر جمع کرکی بارادہ تسخیر شیراز کی کوچ کیا شاہ یحیی بہی اوس سی متفق ہوگیا تہا شاہ شجاع نی ہرچند بہت قاصدون دانا دلون اور فہمیدون کو بہیج کر سمجہایا کہ مخالفت مین بہت خرابی ہوتی ہے مین بری طرح پیش آون گا اوسنی ہرگز نہ مانا لاچار سپاہ جمع کرکے وہ بہی متوجہ جانب دشمنون کے ہوا — اثنا راہ مین سی شاہ سلطان احمد بہی بڑے بہائی سی علیحدہ ہوکر شاہ محمود سی ملگیا جب جانبین کا مقابلہ ہوا شام تک لڑائی ہوتی رہی وقت مغرب کے شاہ شجاع نے آثار ضعیف اور عجز کی اپنی سپاہ کے چہرہ پر جب نمایان پاے شیراز کو چلا گیا اور اسباب فنا پر لشکر کی چہاونی ڈالکر سلطان شبلی کو جانب کرمان کی بہیجدیا اسی اثنا مین شاہ محمود لشکر عراق اور بغداد کا لئے ہوئے تعاقب مین آپہنچا شاہ شجاع شہر مین محصور ہوا جب شاہ شجاع نے دیکہا کہ محاصرہ کو مدت ہوگئی اور آثار انکسار اور عجز کے صحیفہ روزگار شیرازیون پر نمایان ہین ایک جماعت اکابر اور اشراف شیراز کو درمیان اردو شاہ محمود کے بہیج کر پیغام صلح کا دیا اوسنی کہا کہ سبب اسکے کہ امرا بغداد بہت مستولی ہین مجکو اختیار اس امر مین نہین ہے اب مناسب یہہ ہے کہ شاہ شجاع ابرقوہ مین چلا جاوے وہان اتنی روز مقیم رہے کہ بغداد کی لوگ اپنی وطن کو چلے جاوین انکی جانے کی بعد ممالک موروثہ متفقہ مین آپسمین تقسیم کرلینگے شاہ شجاع نے یہہ بات سنکر ایک رقعہ بہائی کو لکہا اور اتنا لکہا کہ آپ قلعہ قہندز کے نیچے آئے وہان بالمشافہہ میرے آپکی باتین ہوجاوینگی اور یہہ شعر بہی اوس رقعہ مین لکہا تہا — اگرچہ دلکسی داد یار مست ہنوز

بیان دوسری دفعه مخالفت کرنی شاه محمود کا

۲۲ بجان او که دلم بر سر وه است هنوز ٭ شاه محمود نے اوسکی التماس قبول کرکے
یہہ شعر اوسی غزل کا لکہا ہے خیانت از طرف آن شکسته پیمانست ٭ وگرنه
ز طرف ما همان صفا ست هنوز ٭ دوسرے روز نیچے قلعه قہندز کے دونو بہائیون
کا ملاپ ہوا بات یہہ ٹہرے کہ شاه شجاع راه حصار سروه تبدا پرسی جانب ابرقوه
کے چلا جاوے چنانچہ شاه شجاع نے اپنی خلاص سا تہہ لیکر بسبب رعایت ناموس
اور حرم کے راه کو چہوڑکر جانب راه قصر زرد سی طرف ابرقوه کے قطع مسافت کے
حالانکه سلطان احمد اور شاه یحیی همراه فوج بہادران تکاپشتی کے چل لئے تہی اگر شاه
شجاع سیدہی راه جاتا راه مین ملاقات ہوتی اب جو وه بے راه گیا اسلئے وه لوگ
جر دکو آنے تہے بے مقصود مراجعت کر گئے ۔ اور شاه محمود نے بعد جانی اپنے
بہائی کی شیراز مین آکر خبر فتح شیراز کی سلطان اویس کو بہیجی اور خطبه
مبارک با دی اور نیک نامی کی جاری ہوئے شادیانی بجے ۔ جب شاه شجاع ابرقوه
مین بعد محنت واندوه بہت دن ره چکا اور اوسکے حال کا وه پریسان ہوا جیسا
معہود ہوا تہا اسلئے سنه ۶۶ ہجری مین تین سو سوار جریده واسطی دفع فتنه دولتشاه
کے کہ جسنی عین حالت محاصره شیراز مین خروج کرکے کرمان پر استیلا پایا تہا اور
سلطان شبلی کو اوسنے گرفتار کرلیا تہا متوجه ہوا ۔ اثنا ے راه مین شاه سلیمان
برادر شاه سلطان کا دو سو سوار لیکر اور بعض امرا ے موسب معه پانسو سوار کے شاه
شجاع کے ہمراه ہوگئے ابہی منزل مقصود کو نه پہنچے تہے که دولتشاه چار ہزار مرد خنجر گذار
لیکر مقابل آیا وه بہی شکست کہا کر کرمان کو بہاگ گیا اور بہت لشکری اوسکی شاه شجاع
سی آملے جب اطراف کرمان مین پہنچ اوسنے شاه شجاع کی چلی دولتشاه نی بیچ
بیچ مین چہند آدمیون کو ڈالکر اپنا جرم معاف کروایا بادشاه نے اوسپر انواع انواع
کے الطاف کرکے کرمان مین آکر شہر کو دیکہا جس روز کرمان مین شاه شجاع آیا اوس

بیان لڑنی شاہ شجاع کا شاہ محمود سی

اوس روز دولت شاہ نی ارادہ کیا کہ شاہ شجاع کو فریب دیکر قتل کرے شاہ شجاع ۲۳
چونکہ بہت زیرک تہا دریافت کرگیا فوراً حکم دیا کہ اس مردود کو قتل کرو چنانچہ وہ دولتشاہ
نمک حرام بہی مارا گیا غرضیکہ اسطرح پر پہر تیر دولت و اقبال شاہ شجاع کا ذروہ
اوج پر چڑہ گیا اور رفتہ رفتہ تہوڑے ہی عرصہ مین بہت اقتدار حاصل ہوگیا اور شاہ
یحیی بہی شاہ محمود سی جدا ہوکر شاہ شجاع سی آملا جب اللہ بگڑے کو بناتا ہے
تو اسطرح پر اوسکے سامان جمع ہوجایا کرتے ہین التفات لدد کیا تہا اور کیا ہوگیا اور
اب پہر کیا سامان جمع ہوگیا

بیان لڑنی شاہ شجاع کا شاہ محمود سی دوسری دفعہ اور فتحیابی شاہ محمود پر

واضح ہو کہ سنہ ۷۶۶ ہجری مین شاہ شجاع نے جب اوسکی پاس سامان جمع ہوگیا پہر
ارادہ تسخیر شیراز کا اور لڑائی شاہ محمود کا دلمین کرکے سفر کیا اثنا راہ مین شاہ
منصور حاضر ہوا ملاقات کی بہت خوشدلی سی شاہ شجاع اوسی ہمیش زیادہ بہی ساتہہ
ہولیا اور دوسری طرف سی شاہ محمود بہی مستعد حرب و پیکار ہوکر مسلح ہوا ہفتہ کے روز
سولہوین ماہ ذیقعدہ ۷۶۷ ہجری مین ہماہمین کا مقابلہ ہوا بڑے بہاری ہوئی شاہ
شجاع نے فتح پائے — شاہ محمود شیراز مین جا گہسا شاہ شجاع نے چہار طرف
شہر شیراز کی لشکر کو اتار کر محاصرہ کیا شاہ محمود نے رعایا کا دل جب متوجہ طرف
شاہ شجاع کے پایا راتون رات اصفہان کی جانب کوچ کرگیا وقت اوسکے بہاگنی
سلطان عماد الدین احمد نے بہی اوسکا ساتہہ نہ دیا بڑی بہائی سی مل گیا بعد اوسکی جانے
کے شاہ شجاع پہر دوسری دفعہ جلوہ آرا ئے تخت سلیمانی و جہانبانی شیراز کا
ہوا بیٹہی بہی عدل و انصاف کرنے اور حق المقدور امور دین و دولت اور انتظام مہم
مین سعی کرنے لگا — روضۃ الصفا مین لکہا ہے کہ مسماۃ خان سلطان دختر امیر مسعود

بیان لڑنی شاہ شجاع کا شاہ محمود سی

۲۴ شاہ یحییٰ کے شاہ محمود کی نکاح مین تہی وہ مکارہ اور مردمار رنڈی تہی چونکہ شیخ ابو اسحاق مارا گیا تہا جیسا کہ اوپر ذکر ہوا اور وہ اوس لڑکی کا چچا لگتا تہا اسواسطی ہمیشہ بارادہ لینی انتقام کے اپنی خاوند سی خفا رہتی تہی اوس حرامزادی نی درمیان ۶۸ سنہ ہجری کے اپنی مہری خط اور مراسلات محبت انگیز شاہ شجاع کے پاس بہیجکر یہہ پیغام دئی کہ اگر آپ اصفہان پر تشریف لادین تو مین اپنی خاوند شاہ محمود کی ہاتہہ پیر باندہ کر آپکی سپرد کر دون شاہ شجاع نی یہہ بات اپنی مقصد کے پائی فوراً جانب اصفہان کے چلا گیا شاہ محمود نے قاصد تیز زبان اور فہمیدہ شاہ شجاع کی خدمت مین بہیجکر عرض معروض نیازمندانہ جب بہت کین اوسوقت شاہ شجاع کو اپنی بہائی کے بیچارگی پر رحم آیا شاہ محمود کو طلب کیا وہ شاہ شجاع کے لشکر مین بہاگا ہوا چلا گیا اور ہر ایک بہائی سی ہمکنار ہوکر خوب ملکر اپنی مصیبت بیان کی سبکو رحم آیا آخرکار آپسمین بہائیون کے صلح ہوگئی اور بعد عہد و پیمان ہر ایک اپنی ولایت کو چلا گیا ـــ ایکدفعہ پہر اوسی عورت قحبہ کے بہکانی سی شاہ شجاع نی چڑہائی شاہ محمود پر کی تہی لیکن پہر یہہ راز کہل گیا کہ منشاء فساد و فتنہ کے یہہ عورت بدذات ہی جو بہیری لڑے بہائی کو بہیر چڑہا چڑہا لاتی ہے اسلئے شاہ محمود نے مسماۃ خان سلطان اپنی زوجہ مفسدہ کو قتل کیا اس دفعہ پہر بہائیون مین نئے سرسی صلح ہوئے ـــ اور درمیان سنہ ہجری کے امیر اختیار الدین قورچی کو شاہ شجاع نے تبریز مین اسواسطی روانہ کیا کہ سلطان اویس کی دختر سی میری شادی کروا دی اور شاہ محمود نے بہی خواجہ شمس الدین منشی کو جو حسن تدبیر اور چالاکی مین بی نظیر تہا واسطی سر کرنی اسی مہم کے اپنی لئے بہیجا جب یہہ دونو قاصد سلطان اویس کے تخت کے پاس جا کر کہڑے ہوئی اوسوقت دونون کی نامی سلطان اویس نے دیکہہ کر شاہ محمود کی عرض قبول کی یعنی اوسکو بیٹی دینی منظور کرلی سبب اسکا یہہ تہا کہ شاہ محمود نے باستصواب خواجہ تاج الدین کے خط بہت تعظیم اور تکریم سی سلطان اویس کو

بیان عصیان کرنی مسمی اسدکا اور وفات پانا شاہ محمود کا

اویس کو لکھا تھا چنانچہ اول اویس خط کے یہہ فقرہ تھا — العبد وما فی یدہ کان لمولاہ ۲۵
ترجمہ — ما ز ان تو ئیم ہر چہ داریم — یعنی مین ایک بندہ اور چاکر تمہارا ہون اور
جو مال دولت میرے پاس ہی وہ میری آقا کی ہے یعنی تمہاری ہے — اور شاہ
شجاع نے اپنی خط مین سلطان اویس کو بہائی لکھا تھا اسلئے امیر اختیار الدین
حسن قاصد شاہ شجاع کا محروم جانب شیراز کی چلاگیا اور تاج الدین محلہ نشین
تتق عصمت کو طرح طرح کی تجمل اور آئین و زینت سے اصفہان مین لیکر آیا اسیواسطی
سلطان اویس نے لشکر بہی واسطی معونت اور مظاہرت اپنی داماد شاہ محمود کے
بہیجا اسلئی شاہ محمود نی دوسری دفعہ پہر جانب شیراز کی کوچ کرکی شاہ شجاع
سے یہہ ولایت لی لی وہ بیچارہ بحالت آوارہ صحراگرد پہرتا رہا کیونکہ بعد اشتعال
آتش حرب و پیکار کی جانبین کا لشکر پہر گیا لشکر کسی کا کہنا نہ مانتا تہا ہر ایک فوج
نے جسطرف مونہہ اٹہایا چلدی

بیان پہر جانی اور عصیان کرنی پہلوان مسمی اسد خراسانی کا اور وفات پانی شاہ محمود کی اور جانا شاہ شجاع کا اصفہان مین

واضح ہو کہ ۷۷۵ ہجری مین پہلوان اسد خراسانی نی جو کہ کرمان مین حکومت و کامرانی
شاہ شجاع کی طرف سی کرتا تہا بسبب بہکانی شاہ یحیی کے مخالفت اختیار کی اور برج
اور فصیل اور درست شہر اور قلعہ کے خوب مستحکم کرکی بنا رفساد و فتنہ کی ڈالکر
مستعد حرب کا ہوا اور سی دو برس سی فساد و فتنہ برپا کرر کہا تہا اسلئے شاہ شجاع
اور اوسکے بہائی سلطان احمد اور پہلوان علیشاہ نے پہر جاکر کرمان کا محاصرہ کیا
مگر شاہ شجاع چلا آیا تہا جب اوس شہر مین اناج مہنگا ہو گیا اور بسبب اس محاصرہ کے
قحط پڑ گیا اوسوقت اکثر نوکر پہلوان اسد کی بسبب نہ پانی قوت لایموت کی بی قو

بیان عصیان کرنی سے اسد کا اور وفات پانا شاہ محمود کا

ہوکر علیشاہ سے ملگئی اور اسد بہی لاچار ہوکر اطاعت و انقیاد ظاہر کرکے قلعہ کوہ مین چلا گیا ۲۶
اور شہر کرمان پہلوان علیشاہ کو دیگیا پہلوان علیشاہ نے یہہ چالاکی کے کہ مولانا جلال
اسلام طبیب اور نکوحد پہلوان اسد سے ملکر پندرہوین ماہ رمضان ۷۶۵ھ مین پچاس
مرد مسلح یعنی ہتیار بند اوس نقب کی راہ سے جو قدیم الایام سے درمیان شہر کرمان کے
قلعہ کوہ تک کہدی ہوئی تہے اندر قلعہ کوہ کے بہیجدی اون لوگون نے اسد کو وہان
جاکر قتل کیا اوسوقت وہ لوگ باشندہ کرمان کی جو بسبب بہوک کی جان بلب ہورہے
تہی اسد کی بوٹیان توڑ کر مثل قیمہ کے تلوارون سے کرکی کہانی کو لیگئی اور جب سر اسد کا
شیراز مین پاس شاہ شجاع کی پہنچا بہت خوش ہوا عوض اوسکے امیر اختیار الدین
حسن قورچی کو حکومت کرمان کے مرحمت کی اور ۷۷۶ھ ہجری مین سلطان اویس ایلکانی
بادشاہ تبریز کا عالم جاودانی کو چلدیا بجاے اوسکی بیٹا اوسکا حسین تخت پر بیٹھا
اور اسی سال مین شاہ محمود بہی جب بہت ناتوان ہوگیا اوسوقت اوسنے سلطان اویس
بن شاہ شجاع کو جو کہ باپ کی پاس سے بہاگ آیا تہا اور اپنی چچا شاہ محمود کے پاس
رہتا تہا ولیعہد کیا اور آپ ماہ شوال سنہ مذکور مین روضہ رضوان کو سدہارا اوسکے
مرنے کی بعد بہت شورش اور فساد صفہان مین برپا ہوا تہا کیونکہ بعضون نے سلطان اویس
کے بیعت کی اور بعضون نے شاہ شجاع کو اپنا بادشاہ تصور کیا جب شاہ محمود کے
مرنے کے خبر شاہ شجاع کو پہنچی بہائی کی مرنے پر بہت تاسف اور رنج کیا اور یہہ شعر
تصنیف کی ؎ بسیار سالہا بسر خاک ما رود * کین آب چشمہ آید و باد صبا رود
این پنج روزہ مہلت ایام آدمی * بر خاک دیگران بتکبر چرا رود *
بعد ازان سپاہ ظفر پناہ ہمراہ لیکر جانب صفہان کی آیا جب سلطان اویس نے باپ
کی آنے کی خبر پائی قاصدون سخن گذار اور رسولان فضیلت شعار کو بسبب اپنی افعال
و اعمال قبیحہ کی سرزد ہونے کی واسطے معافی کروانی جرم کی بہیجی شاہ شجاع نے

بیان کوچ کرنی شاہ شجاع کا جانب تبریز کی اور بہاگ جانا سلطان حسین کا

نے اوسکو لطف اور عنایت بسیار سی امیدوار کیا اوسوقت شاہزادہ اکابر شہر ۲۷۸
اور اشراف اوس ملک کی ساتہہ لیکر برسم استقبال لینی کو آیا بادشاہ نے بہت نظر
شفقت فرماکر پہر سلک فرزندون مین داخل کیا

بیان کوچ کرنی شاہ شجاع کا جانب تبریز کی اور بہاگ جانا سلطان حسین کا میدان جنگ سی اور مراجعت کرنی شاہ کی بسبب مخالفت شاہ منصور الخ کے

واضح ہو کہ جن ایام مین شاہ شجاع بلدہ اصفہان مین مقیم تہا اونہین دنون مین یہہ سننی مین آیا
کہ اہالی مملکت آذربیجان کے حرکات ناپسندیدہ سلطان حسین ابن سلطان اویس سی
جو کہ بعد اپنی باپ کی وفات کی تخت پر بیٹہا تہا بہت ناراض ہین اور شاہ شجاع کے
آنے کی انتظار دیکہہ رہے ہین اسلئے تسخیر آذربیجان کا خیال پیرامون خاطر ہمایون کے
ہوا بارہ ہزار سوار کہ ہر ایک اونمین روئین تن مثل رستم و اسفندیار کے ہمراہ لیکر کوچ
کیا اول جاتے ہی شہر قزوین فتح کیا اور وہان سی جلدی تمام تبریز پر گیا اودہر سی
سلطان حسین تیس ہزار آدمی لیکر مقابلہ پر آیا منزل خوبا خواران پر دونون لشکرون کا
مقابلہ ہوا شاہ شجاع نے فتح پائی سلطان حسین جان بچاکر بغداد کو بہاگ گیا اور
شاہ شجاع تبریز مین داخل ہوا اوسوقت مشایخ اور سادات اور فضلا اور قضاۃ
واسطی دست بوسی کی حاضر ہوئے شاہ جہان مطاع دار السلطنت تبریز مین نزول
اجلال فرماکر سپاہ کو متفرق کردیا اور نواے عیش و شادمانی اور آوازہ بہجت
و کامرانی کا ساکنین ہفتم آسمان کی کان تک پہنچا خواجہ سلمان ایک شاعر اوس بلدہ
مین جو نامی تہا اوسنی چند قصاید بادشاہ کے مدح کی پڑہے اوسکو انواع بات خسروانہ
مرحمت ہوئے بعد گذرنی چار مہینی کے شاہ شجاع نے سنا کہ شاہ یحیی مخالفت
کا دم بہرتا ہے اور یہہ ارادہ رکہتا ہی کہ شہر شیراز کو اپنی قبضہ مین لاوی اور

بیان حوادث گوناگون کا اور انتقال پانی شاہ شجاع کا

ساتھہ ہی اوسکے یہہ بہی سُنا کہ سلطان حسین بہی پہر اسجانب کو آیا چاہتا ہی اسلئی خسرو گیتی ستان نی چارہ سوای مراجعت کی نہ دیکہہ کر عین حالت سردی مین جانب شیراز کی مراجعت فرمائی اثناء راہ مین فرزندون کو جو دم عصیان اور نافرمانی کا بہرتے تہے سزا اور جو دیگر گوشمالی دیتا ہوا دار السلطنت شیراز مین پہنچا دہان جاکر تہوڑی سی سپاہ واسطی محاصرہ یزد کی بہیجی شاہ یحیی قلعہ مین محصور ہوا بعد چند روز کے لشکر یسکر شیرازیون پر آپڑا حسب دلخواہ مہم اونکی سر کرکی شاہ منصور کو حکم دیا اوسنی بموجب حکم عم بزرگوار اپنی بہائی شاہ یحیی کا محاصرہ کیا مگر شاہ یحیی کی والدہ سے ایسا ہوا سو اوسکے دسین جاکر ڈالا کہ وہ بموجب روایت روضۃ الصفا کے استرآباد کو چلا گیا بعد چند ماہ کی سلطانیہ مین جاکر وہان کی حاکم مسمی عادل سارق کو پکڑ کر قید کیا القصہ جب شاہ شجاع سے مکر و فریب شاہ یحیی پر اطلاع پاسے نو د لشکر ایکر یزد پر گیا مگر شاہ یحیی سے اپنی زوجہ کو جو بادشاہ کی بیوی تہی مع اپنی ہمشیرہ اور اور اقربا کی بادشاہ کے خدمت مین بہیجکر عذر و معذرت اور استغفار کی بادشاہ ایکبار ایسا خفا تہا کہ اونکی بہی کو نہ مانتا تہا آخر شہی بیٹی کی رونی اور زاری پر رحم آیا اوسکے جرم کو معاف فرما کر قسم سخت کہائی اور کہا کہ ایکبار اگر شاہ یحیی اس طرح کی بغاوت کریگا واللہ باللہ سزا اوسکا اوڑا دونگا

بیان حوادث گوناگون کا اور انتقال پانی شاہ شجاع کا جہان بوقلمون سی

روضۃ الصفا مین لکہا ہے کہ شاہ شجاع نی درمیان ۷۸۱ ہجری کے واسطی دفع کرنے فتنہ اور فساد مسمی سارق عادل کی جو کہ جانب سلطان حسین کی سی حاکم سلطانیہ کا تہا اور وہ خیال مملکت فارس کا بہی اپنی دلمین رکہتا تہا اوسکے تنبیہ کی واسطی کوچ کیا اور بہی سارق عادل بہی سپاہ یکدل ایکر مستعد واسطی قتال کی ہوا شہر سلطانیہ کی نواح مین

بیان حوادث گوناگون کا اور انتقال پانی شاہ شجاع کا

نواح مین بڑی بہاری لڑائی ہوئی اول شکست شیرازیون کو ہوئی پہر بموجب مضمون اس ۲۹
آیۂ کریمہ کے کہ وَمَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰہِ یعنی فتح دینی خدا کی اختیار مین ہے شاہ شجاع
کو فتح نصیب ہوئی سارق عادل میدان معرکہ سے پیٹھ دکہلاکر بہاگا قلعہ سلطانیہ مین جاکر
محصور ہوا آخر شش فیصلہ مہم سے صلح پر پایا سارق عادل نے دست بوسی شاہ شجاع کی
کے بعد ازان شجاع نے اپنی دار السلطنت شیراز کا قصد کیا — اور سنہ ۷۸۴ ہجری مین سلطان احمد
بن سلطان اویس نے خروج کرکے اپنے چھوٹے بہائی سلطان حسین کو قتل کیا اور شاہ
منصور قید سارق عادل سے چہوٹ کر سلطان احمد سے جا ملا اور منظور نظر اوسکا ہوگیا —
اور اوایل سنہ ۷۸۵ ہجری مین شاہ شجاع پہر دوسری دفعہ متوجہ سلطانیہ کا ہوا اور اپنے
بیٹے سلطان شبلی کو بسبب چغل خوری بعضی مفسدون کی پکڑکر قلعہ اقلید و سرمق مین بہیجدیا
اور بعد تین روز کے نشہ شراب کی مستی مین حکم دیا کہ اوس لڑکی کی آنکہون مین سلائی نیل
کی کہینچ دو چنانچہ واسطی تعمیل اس حکم محکم کے امیر رمضان قلعہ مذکور کی طرف راہی ہوا جب
شاہ شجاع خواب مستی سے بیدار ہوا اوسوقت بسبب درخواست خواجہ نور الشاہ وزیر اپنی
کے اس حرکت بد سے باز آیا اور فوراً قاصد امیر رمضان کی پاس بہیجکر اوسکو منع کردیا
کہ بادشاہزادے کی آنکہین نہ پہوڑنا مگر افسوس کہ قبل پہنچنے ایلچی کے قضا اپنا کار کر چکے
تہی یعنی اوسکی آنکہون مین سلائی پہر چکی تہی سچ ہے قول استاد — قضا چون ز گردون
فرو هشت پر — ہمہ عاقلان کور گشتند و کر — قصہ مختصر جب شاہ شجاع نواحی سلطانیہ
مین پہنچا اوسوقت سارق عادل نے یہہ چالاکی کی کہ سلطان ابو یزید بن سلطان اویس کو
جسکو اوسنے بادشاہ بنا رکہا تہا بیچ مین ڈالکر خدمت مین حاضر ہوا اسکی کہ بسبب سلطان احمد
سے وہ خلاف رکہتا تہا بادشاہ شجاع نے دوسری دفعہ پہر اوسکی تقصیر معاف کرکے
لطف و احسان اوس پر بہت کیا بارے ایک ایلچی بہی سلطان احمد کے پاس بہیجکر دونو بہائیو
مین صلح کروادے — پہر یہان سے شاہ شجاع آگے گیا وہان جاکر شاہ منصور کی جوانکی

بیان حوادث گوناگون اور انتقال پانی شاہ شجاع کا

بیہ مخالفت رکھتا تہا صلح کرکی جانب شیراز کی مراجعت کی وہان آکر ایسی خوشی اور نشاط مین
مصروف ہوا کہ صبح اور شام دونو وقت شراب خواری بہت کرنے لگا اسلیے کئی
بیماریان اوسکی بدن پر مستولی ہوگئین اور تمام قوی ضعیف ہوکر سست ہوگئی جب شاہ شجاع کو
صورت دکھلائی دی اور جانا کہ مرنی کا زمانہ نزدیک آیا اوسوقت اسباب تجہیز اور تکفین
کا اپنے آپ اپنی زندگی مین مرتب کروایا اور دو شخص حافظ قران بلاکر یہہ حکم دیا کہ ہر روز
ایک ایک قران ختم کرکے میری روح کو بخشا کرنا اور تم ہمیشہ تنخواہ پایا کروگی اونکی تنخواہ
دوامی لکھہ کر ــ پہر ملک کی تقسیم اسطرح پر سے کہ حکومت کرمان کی اپنے بہائی سلطان
علاء الدین احمد کو بخشی اور منصب ولی عہدی کا فرزند رشید سلطان زین العابدین کو دیا اور ایک
خط نہایت اخلاص اور ارادت سی حضرت صاحب قران گیتی ستان امیر تیمور گورکان کو نہایت
فصاحت اور بلاغت سی اپنی اولاد کی سفارش کی باب مین لکہا وہ خط مہر کرکی امیر تیمور
کے نواب کی پاس بہجوا دیا اور آپ شب یکشنبہ بائیسوین ۲۲ ماہ شعبان سنہ ۸۶ ہجری مین
خارستان جہان فانی سی گلستان عالم جاودانی کے گلشن مین جا پہنچا یعنی فوت ہوا
ــ بہ آستان فنا دل منہ کہ جاے دگر ــ براے ہمت تو برکشیدہ اند قصور ــ
شاہ شجاع کی عمر بروقت وفات پانے کی ترپن برس کی تہی اوسنے چہبیس برس و مہینی
سلطنت کی ــ سب مورخین کا اتفاق اسبات پر ہی کہ شاہ شجاع صاف طبیعت
صاحب فضیلت اور جامع مکارم اخلاق اور محاسن اداب کا اور متواضع اور سخی تمام
سلاطین اسلام اوسکی ہمعصرین ایام سی گذرا ہی اوسنی نو برس کی عمر مین کلام اللہ حفظ کر لیا تہا
بعد فراغت حفظ قران مفردات لغات عرب کی حفظ کئے پہر تحصیل فنون مشہورہ اور کسب
کمالات فضایل نفسانی مین مشغول ہوا اور تہوڑے ہی زمانہ مین اپنی سب ہمعصرون اور ہمسرون
سی زیادہ ہوگیا اوسکے شعر لطافت بہر مشہور ہین بعضی اشعار اوسکے روضۃ الصفا
اور مآثر الملوک مین لکہی ہوئے ہین ہرچند کہ حکایات لطیفہ اور روایات عجیبہ اس بادشاہ

بیان بادشاہ ہونی سلطان مجاہد الدین زین العابدین کا

بادشاہ عالیجاہ کی بہت منقول ہین لیکن بندہ چونکہ اختصار بہت منظور ہی اسلئی اون حکایات ۲۸۱
کے لکہنی سی معذور ہی والعذر عند الکرام مقبول

بیان بادشاہ ہونی سلطان مجاہد الدین زین العابدین فرزند شاہ شجاع کا

واضح ولایح ہو کہ بعد انتقال شاہ شجاع والد مجاہدین کے سمی مذکور مجاہد الدین وارث ولایت فارس اور تخت نگین کا ہوا اوسنے تخت پر جلوس فرماکر اکا برادر اشراف کو دانہ انعام اور احسان سی صید کیا کہتی ہین کہ اوایل ایام سلطنت سلطان زین العابدین مذکور کے بیچ شاہ نصرت الدین یحیی بسبب استند عا مردمان اصفہان کے اوسی جانب گیا اور اصفہان سی جانب شیراز کی ارادہ جانی کا کیا سلطان زین العابدین ابن شاہ شجاع بہی لشکر کثیر لیکر واسطی استقبال مخالفین کی چلا اثنا راہ مین سی اوسکا چچا سلطان ابو یزید مع ایک جماعت امرا کی بہاگ کر شاہ یحیی سی ملگیا دوسری جانب سی بہی ایک فوج امرا اور لشکریون کی بہاگ کر زین العابدین کی خدمت مین آ حاضر ہوی — بعد ملنے طرفین کا مقابلہ ہوا بدون لڑائی اور غبار جنگ کے صورت مصالحہ کی ہوگئی اور دونون بادشاہون نے ملاقات بغلگیر ہو کر کی سلطان زین العابدین نی بسبب استند عا اور التماس شاہ یحیی کی حکومت ابرقوہ کی اپنی چچا بایزید کو دے بعد ازان دونون نی مراجعت کی اور سلطان ابو یزید متوجہ ابرقوہ کے ہوا لیکن راہ مین پہلوان مہذب نامی حاکم اون دیار کا جو حکومت کرتا تہا اوسنے بایزید کو راستہ نہ دیا اور ہرگز اوسکو عبور نہ کرنی دیا ہرچند کہ اوسنے نشان اور پروانے سلطان زین العابدین کی دکہلائی اوسنے نہ مانا اسلئی بایزید چچا زین العابدین کا حیران اور لاچار ہو کر بلدہ اصفہان کو مراجعت کر گیا اور ۷۸۶ ہجری مین سلطان زین العابدین نے اپنی ماموں مجد الدین مظفر کو عہدہ امیر الامرا

بیان بادشاہ ہونی سلطان مجاہد الدین زین العابدین کا

۳۴ نکال دیا اس عہدہ کی دینی سسی امیر غیاث الدین منصور شولی بہاگ کر اصفہان مین چلا آیا یہان آکر اوسنی اپنی سلطنت اور حرمزدگی سے کہ باوجود صلح ہوجانے کی شاہ یحیی نی مراسم عہد وپیمان کو طاق نسیان پر رکہکر جانب شیراز کی پہر چڑہائی کی جب سلطان زین العابدین نے یہہ خبر سنی فوراً جانب مخالفین کی کوچ کیا جتنا یہہ اسطرف کو آتا تہا اوتنا ہی شاہ یحیی پیچہی کو ہٹتا تہا غرضیکہ اصفہان مین شاہ یحیی آکر محصور ہوا بعد تین چار روز کے باہر نکلا پہلوانان ہر دو کشور اور مبارزان دونون لشکر کے تیر وخنجر پر ہاتہہ ڈالا لڑائی تیر وخنجر کی رات تک ہوتی رہے جب یہہ حال اسی طرح پر کئی روز رہا اس عرصہ مین برودت ہوا پر غالب ہوگئی اور سردی بہت پڑنی لگی سلطان زین العابدین نے بسبب التماس امرا ورؤسا جانب دار الملک شیراز کی مراجعت فرمائی مگر اسی سال مین حسن اتفاق سسی یہہ ہوا کہ ایک جماعت رعایا اصفہان سے جو بسبب بخل اور کنجوسی اور خست شاہ یحیی کی تنگ ہو رہی تہی اونہون نی آوازہ عدالت وسخاوت سلطان زین العابدین کا سنکر شاہ یحیی کی محل پر چڑہائی کی اور اوسکا احاطہ کرلیا شاہ یحیی نی آدمی بہیجکر اس جرأت اور قصور کا سبب دریافت کیا اون لوگون نی یہہ کہا کہ بادشاہ بموجب ہماری التماس اور عرض کی اس شہر میں تشریف لائے تہی کیونکہ ہمین نے اونکو بادشاہ اصفہان کا بنایا تہا اب بہی ہمارا کہنا مانین کہ اس شہر سسی باہر نکل جائین ورنہ ہم سب باشندہ اصفہان کی بیحرمت کرینگے اور زبردستی سسی نکال دینگی یہہ بہتر ہے بموجب مثل کہ ٹہنڈی ٹہنڈی چلی تو چل نکلی ورنہ جو حال ہوگا وہ دیکہہ لینگی ناچار شاہ یحیی نے اونکی التماس قبول کرکی جانب یزد کی کوچ کیا اس امر کی خبر باشندگان اصفہان نے شیراز مین بہیجکر سلطان زین العابدین کو طلب کیا فوراً سلطان مذکور اصفہان مین جا پہنچا وہان جاکر امیر مجد الدین مظفر کو اوسکی صوبہ داری کا کام مقرر کیا اور آپ عازم سفر کا ہوا کیونکہ سلطان بایزید اون دیار مین حکومت کرتا تہا اوسکو مدت سسی خیال مملکت فارس کا تہا غرضیکہ وہان پہنچا بایزید

بیان بادشاہ ہونی سلطان مجاہد الدین زین العابدین کا

بایزید ندکور اولا طرف کرستان کی بہاگ گیا اور پہر ۷۸۹ سنہ ہجری مین اوسجاہی سی حدود ۳۳۴
کریان کو چلا گیا وہان پہنچ کر شہر بابک مین نزول فرمایا سلطان عماد الدین احمد جو بادشاہ
اوس ولایت کا تہا اوسنے اپنی بہائی ندکور کی ساتہہ اچہا سلوک کیا خبرگیری اوسکی
اوسکی لشکر کی خوب طرح پر کرتا رہا لیکن سلطان ابو یزید کی لشکر نے شہر بابک مین
ظلم اور تعدی بہت کرنی شروع کردی تہی جب یہہ خبر سلطان احمد نی سنی حکم دیا کہ میرا
بہائی بایزید حدود کریان سی چلا جاوے اسلئے سلطان بایزید متوجہ ارادان کا ہوا
وہان سی پہر تبریز مین گیا وہان جا کر شاہ یحیی کی تابعدارون مین منسلک ہوا اسی سال مین
حضرت صاحب قران امیر تیمور گورکان نے قصد تسخیر عراق اور آذربیجان کا کرکے
ایک ایلچی پاس سلطان زین العابدین کی بہیج کر پیغام دیا کہ تیرے باپ مرحوم نے
آخر ایام حیات مین ایک خط ہمکو تیری سفارش مین لکہا تہا وہ ہمسی بہت مقام اخلاص
اور دولت خواہی مین دم زنی کرتا تہا اسلئے تجکو مناسب ہی کہ ہماری پاس آکر شامل
نظر عنایت اور عاطفت کا ہو سلطان زین العابدین نے بسبب عدم مساعدت بخت
کے استدعا حضرت صاحب قران کی سمع رضا سی نہ سنی اور بسبب خیال محال اور اندیشہ
بغاوت و ضلال کے ایلچی کو توقف کرنیکا حکم دیا اسلئے صاحب قران امیر تیمور گورکان
درمیان ۷۸۹ سنہ ہجری مین اوروق کو شہر رے مین چہوڑ کر راہ جرباد قان سی اصفہان مین
آیا جمیع اکابر و اشراف ان دیار نے برسم استقبال کی جلدی کی اونہون نے امن پایا
اور امیر محمد سلطان شاہ نی بعد ایک امیر کی واسطی تحصیل خراج کی محصلون کو رعایا پر
مقرر کرکے تحصیل زر مین بہت جلدی کی اسلئے اصفہانیون نی بیوقت ہوکر بہت تحصیلدارونکو
قتل کیا اور سب رعایا مخالف ہوگئی اور حضرت صاحبقران دروازہ توقچی سے
باہر آپڑا اوس شب مین تمام رات لڑائی ہوتی رہی صبح کو شاہ تیمور نے اصفہان فتح
کیا اوس روز بعد جب حکم امیر تیمور کے ستر ہزار آدمی مارے گئی بعد ازان امیر تیمور نے

بعد مراجعت امیر تیمور کی شاہ منصور نے جو کیا وہ یہہ ہے

۴۳ ۷۹۵ قصبہ شیراز کا کیا سلطان زین العابدین سررشتہ وقار و تمکین کا ہاتہہ سے دیکر تشتر کی جانب
کوچ کیا اوس ولایت مین اوسکے چچا کا بیٹا منصور حکومت کرتا تہا وہ نہایت بیمروتی
سے پیش آیا کیونکہ اوسنے سلطان مذکور کو پکڑ کر قلعہ سلاسل مین قید کیا جب صاحبقران
نے بی روک ٹوک خاطر جمع سے شیراز مین جاکر نزول اجلال فرمایا اوسوقت سلطان عماد الدین
احمد کرمان سے اور شاہ نصرت الدین یزد سے اور سوار انکی اور بادشاہزادے
خاندان مظفری کی درگاہ عالم پناہ امیر تیمور گورکان کی مین حاضر ہوئی اون پر انواع
و اقسام کے لطف و کرم و احسان شاہ تیمور نے کئی اسی اثنا مین جانب ماوراءالنہر سے
خبر پہنچی کہ توقتمش خان نے بغاوت اختیار کر کی تمرد سے اور طغیانی پسند کی لاچار حضرت
صاحب قران نے عزم مراجعت کا کر کی حکومت شیراز کی شاہ یحیی کو اور سرداری کرمان کے
سلطان احمد کو اور ریاست سرجان کی سلطان ابو اسحاق بن سلطان قطب الدین اویس
بن شاہ شجاع کو تقسیم کی اور آپ وہان سے مراجعت فرمائے

بعد مراجعت امیر تیمور کی شاہ منصور بن شاہ شرف الدین مظفر نے جو کیا وہ یہہ ہے

کہ جب خبر معاودت و مراجعت امیر تیمور کی شاہ منصور بن شاہ شرف الدین مظفر کو ہوئی
درمیان ۷۹۵ہجری کی سپاہ کثیر اپنی ہمراہ لیکر شیراز پر چڑہائی کی شاہ یحیی حاکم اوس
شہر کے نے جو تیمور کی جانب سے تہا بسبب عدم شجاعت اور نہ طاقت رکہنی لڑائی کی
شہر مذکور کو اپنی چہوٹی بہائی کو دیکر آپ جانب یزد کی چلا گیا اسلئے شاہ منصور برادر
شاہ یحیی مذکور نے عین نشاط و سرور مین تختگاہ سلیمانی پر جلوس فرماکر رعایا سے عہدہ
کیا کہ مین نہیت عدل و انصاف کرونگا حضرت خواجہ حافظ رحمت اللہ نے
جنکا دیوان نام دیوان حافظ مشہور ہے شاہ منصور کی آنی کی تہنیت اور مبارکبادی دی ہین

بیان کہنچی سلائی سلطان زین العابدین کی آنکہوں مین

مین ایک غزل کہی جسکا مطلع یہہ ہی سے بیا کہ نوبت منصور بادشاہ رسید ہے نوید فتح ۳۵
بشارت بمہر و ماہ رسید ہے جب اس حال پر کئی مہینی گذر چکی اوسوقت سلطان زین
العابدین ہی بسبب مروت می قطبین اوربسپا ہیون قیدخانہ کی حبس سی خلاص ہوکر
اصفہان مین آیا پہر اوسکی سلطنت کو رونق اور رواج ہوگیا شاہ منصور نے جب یہہ
حال سنا بہت سپاہ لیکر اصفہان پر لشکرکشی کی اور شہر کا محاصرہ کرلیا مگر بی نیل مراد
اور بدون فتح میسر ہونی سے مراجعت فرمائی ــ مطلع سعدین مین لکہا ہے کہ جب شاہ
یحیی ــ شاہ منصور سی ڈرکر بہاگ گیا پہلی وہ ابرقوہ مین گیا وہان جاکر اوسکو لوٹ کر
یزد مین گیا وہان سی بارادہ تسخیر کرمان کو روانہ ہوا سلطان احمد نے مقابل ہوکر لڑائی
کے اسلئے شاہ یحیی وہان سی مغلوب ہوکر پہر یزد کو مراجعت کر آیا ــ اور درمیان ۷۹۰ سنہ
ہجری کے سلطان زین العابدین نے اپنی چچا سلطان احمد سی ملکر قصد چہوڑ دانی شیراز
کا کیا پہلی شاہ منصور ان دونوکی مقابلہ پر آیا موضع چوک پر لڑائی ہوئی اور بہی کوشش کی شاہ منصور نی فتح پائی
سلطان زین العابدین اصفہان کو اور عماد الدین احمد کرمان کو چلا گیا ــ مگر شاہ منصور نی سلطان زین العابدین کا اصفہان تک تعاقب
کیا وہ بادشاہ بی سروسامان جانب ری کی بہاگ گیا اوس ولایت مین موسی جوکار
جو بڑا پہلوان اور غدار تہا حکومت کرتا تہا اوسنے سلطان زین العابدین کو پکڑ کر شاہ منصور
کے حوالہ کردیا

سلائی کہنچی سلطان زین العابدین کی آنکہوں مین

اوس بادشاہ منصور نے جو نا عاقبت اندیش تہا درمیان ۷۹۲ سنہ ہجری کے اوس شاہزادہ
عالیقدر یعنی سلطان زین العابدین ابن شاہ شجاع کے آنکہوں مین سلائی کہنچ دی ــ
اور اسی سال مین لشکرکشی یزد پر کرکی اوس شہر کو تاراج کیا آخر کو بتوسط اور وسیلہ
بعض اقربا اپنی کی شاہ یحیی سی ایک گونہ صلح کرکے مانند بلای ناگہانی کے طرف کرمان کے

سلائی کہنچی سلطان زین العابدین کی آنکہو نمین

۳۶ کیا اوسنے نواح مین جاکر اوسیطرح پر لوٹتا کہسوٹتا رہا آخر کو جانب شیراز کی مراجعت کی — اسی سال مین درمیان ماہ شوال کی سلطان ابویزید بن محمد بن مظفر کرمان مین فوت ہوا یہہ شعر اوسکی طبع زاد ہی ــــہ از واقعہ ترا خبر خواہم کرد ٭ آنرا بدو حرف مختصر خواہم کرد بعد ان واقعات کی شاہ منصور نے پہر ایکدفعہ جانب یزد کے لشکرکشی کی چنانچہ وہان جاکر اوس ولایت کو لوٹ کر تاراج کرکے پہر شیراز کو آیا سنہ ۷۹۵ ہجری مین حضرت صاحبقران امیر تیمور گورگان نے قصد کشورستانی کا کرکے جانب عراق اور فارس کی کوچ فرمایا اور آتی ہی شاہ منصور کے استیصال کا قصد کیا چنانچہ بعد فتح کرنے قلعہ سفید کے جانب دار الملک شیراز کی حرکت کی شاہ منصور بہی چار ہزار سوار لڑاکے لیکر امیر تیمور کے مقابلہ پر آیا بروز جمعہ دہمین جماد الاول سنہ مذکور کو مقابلہ جانبین کا ہوا شاہ منصور مانند شیر ببر کی بیخوف و بیباک ہوکر میدان مین یہہ دو شعر پڑہتا ہوا آیا ــــہ برانم کہ گرگردن فرازی کنم ٭ بشمشیر یا شمشیر بازی کنم ٭ من امروز کاری کنم بیگمان ٭ کہ برنامداران سرآید جہان ٭ اوس روز شاہ منصور نے اسقدر شجاعت اور جوانمردی کو کار فرمایا کہ جو اوسکی تعریف مین کہا جائی درست ہی کتاب مطلع سعدین مین لکہا ہی کہ شاہ منصور اوس روز دو دفعہ حضرت صاحبقران کی نزدیک جا جا کر پہنچا بلکہ ایکدفعہ شاہ منصور کے تلوار امیر تیمور کے خود تک جا لگی مگر سچ ہے جسکو حمایت حق سبحانہ وتعالے کی ہوتی ہے اوسکو کون مضرت پہنچا سکتا ہے کچہہ گزند نہ پہنچا اور امیر تیمور بچ گیا سچ ہے ــــہ اگر تیغ عالم بجنبد زجای ٭ نبرد رگی تا نخواہد خدای ٭ المختصر شاہ منصور مقہور ہوا کیونکہ اثنار گردش مین گہوڑے پرسی گر پڑا گرتی ہی اوسکی ایک لشکری نی جو قشون شاہ رخ سلطان سی تہا پیادہ ہوکر شاہ منصور کو قتل کیا امیر علاء الدین نے واقعہ شاہ منصور مین یہہ شعر کہے ہیں ــــہ شہریار عصر منصور آنکہ او ٭ در زمین ملک تخم داد کشت ٭ ملک ہستی از وادود نیا چون برفت ٭ از جرم تاریخ

بیان خاندان سربداروں کا

تاریخ اوستد ملک ہشت + جب شاہ منصور پر یہہ معاملہ گذرا باقی اولاد محمد مظفر کی شبل سلطان ۲۷
عماد الدین احمد اور سلطان مہدی بن شاہ شجاع کے بہاگ بہاگ کر شاہ تیمور کی لشکر مین
آکر ملازمین مین بہرتی ہوگئی اور حضرت صاحبقران نے بہی واسطی مصلحت انتظام مملکت کے
اوس ساری خاندان کو مقید کیا کوئی شخص اوس خاندان سی باقی نچہوڑا — اور حفظ فارس
کو امیرزادہ عمر شیخ بہادر کو مرحمت فرمایا — اور ایدکو برلاس کو جو بہتیجا امیر حاکو کا تہا
واسطی ضبط اور انتظام کرمان کی روانہ کیا — اور تہوکہ قوچین کو واسطی انتظام یزد کے
مامور کیا — اور ابرقوہ کے سرداری دالم قورچی کو مرحمت ہوئی — اور شاہ شجاع
کی دونو بیٹون یعنی سلطان شبلی — اور سلطان زین العابدین کو جو کہ دونو اندہی تہے
جانب ماورار النہر کے روانہ کردی اور دسوین تاریخ رجب ۷۹۵ ہجری کو تمام اولاد مظفر
کی کہ دمون کو حقیقی چہوٹی اور بڑی تہی سبکو قتل کیا اور آپ دوسری ولایت کی تسخیر
کرنیکا عازم ہوا — بعبرت نظر کن بآل مظفر + شہانی کہ کوی از سلاطین ابو زید
کہ در ہفتصد و خمس وتسعین ز ہجرت + دہم شب زماہ رجب چون غنودند + چو خوبانیان
در زمانہا پر ستند + چو تیرہ باندک زمانے دررودند +

بیان خاندان سربداروں کا اور والی ہونا اونکا ولایت سبزوار مین

واضح ہو کہ تاریخ سربدارون مین لکہا ہے کہ باشتین ایک گانو جو مضافات بیہق مین
واقع ہے اوس گانو مین ایک خواجہ رہتا تہا اوسکو شہاب الدین فضل اللہ کہتے تہی
اوس خواجہ کے پانچ بیٹے تہی — امیر امین الدین — اور میر عبد الرزاق — اور امیر
وجیہ الدین مسعود — اور امیر نصر اللہ — اور امیر شمس الدین — ان پانچون لڑکون مین
سی امیر امین الدین — اور امیر عبد الرزاق بسبب پہلوانی اور شجاعت اور طاقت ور
ہونی کی منظور نظر تربیت سلطان ابو سعید خان خدا بندہ کی تہے جب تلک سلطان مذکور

بیان خاندان سربدارون کا

۷۳۸ زنده رہا یہہ دونون اوسکی خدمت مین قایم رہی بعد وفات سلطان مذکور کی امیر عبدالرزاق
نے باشتین کے لوگون مین آکر دیکہا کہ فتنہ و فساد برپا ہو رہا ہے کیفیت اور حال اس فساد کا یہہ ہے
کہ اون ایام مین ایک ایلچی باشتین مین آیا تہا اوسنے وہان آکر حسن حمزہ اور حسین حمزہ سی
جو کہ آپسمین دونو بہائی تہے یہہ کہا کہ شراب بہیجو اور ایک رنڈی رات کو جماع کرنے کو میرے
واسطے بہیجو اونہون نے رنڈی کی دینے مین انکار کیا تہا ایلچی نے اونکا عذر کچہہ نہ سنا
چاہتا تہا کہ اون کے جورون پر دست درازی کرے اون دونون بہائیون مذکورہ بالا نے
تلوارین کہینچ کر یہہ کہا کہ ما سربداریم و تحمل این رسوائی نداریم یعنی ہم سر اوڑا دینگی اس
رسوائی کی برداشت نہ کرینگے چنانچہ اوس ایلچی کو قتل کیا — خواجہ علاء الدین محمد نے
کہ جو اون ایام مین وزیر خراسان کا تہا اور فریومد گانو مین مقیم ہو رہا تہا فوراً حسین —
اور حسن مذکورین کی طلب کی اونہون نے وہان کی جانے مین لیت و لعل کی اسی اثنا مین
عبدالرزاق مذکور جسکا حال اوپر بیان ہوا اوس گانو مین آپہنچا جب اوسنے حقیقت واقعہ پر
اطلاع پائی اوس گانو کے رہنیوالون کو اپنی طرف متفق کرکے اون پیادون کو جو حسن حمزہ
اور حسین حمزہ کو پکڑنے آئے تہی مار جوتی نکلوا دئے جب یہہ حال خواجہ علاء الدین محمد نی
دیکہا پچاس آدمی سی زیادہ پہر اوس گانو پر بہیجی امیر عبدالرزاق نے اونکو بہی اچہی
طرح پر گت کی جب اون کو بہی شکست دی اوسوقت عبدالرزاق نے تمام باشندگان
باشتین کو جمع کرکی یہہ کہا کہ یہہ فتنہ اور فساد کچہہ نہین ہوا ہے سنو اگر ہم اب اسکو ایک
امر سہل تصور کرلینگی تو فوراً مقتول ہو جاوینگی مردمی کرکے اور شجاعت بتلاکر مرنا آپہی
بہتر ہی کہ نامردی کیسی مقتول ہون اور اپنی سر دار پر لٹکی ہوئے دیکہین اسیواسطی ایک گروہ
کا لقب سربداران رکہا گیا یہہ وجہ تسمیہ اس گروہ کی تہی — القصہ تہوڑی ہی عرصہ مین
سربدارون نی بہت ترقی پیدا کی چنانچہ سر راہ جاکر خواجہ علاء الدین محمد کو جو جانب
استرآباد کی جاتا تہا پکڑ لاکر تیغ ستم سی قتل کرکی جانب سبزوار کی گئے اور بعد ازان برنج و مشقت

بادشاہ ہونا امیر وجیہ الدین مسعود کا

مشقت کی اوس ولایت پر مستولی ہوگئی اور ۷۳۸ھ درمیان کی امیر عبد الرزاق نی خواجہ علاء الدین محمد ۳۹
کی بیٹی سی اپنی نسبت شادی کی چاہی وہ لڑکی چونکہ یہہ جانتی تہی کہ عرض عبد الرزاق کی اس
نکاح سی یہہ ہی کہ میرے فرزند سی اختلاط کرے اسلئی وہ راضی نہوئی راتون رات سبزوار
شہر سی باہر نکلکر جانب نیشاپور کی چلی گئی امیر عبد الرزاق نی اپنی بہائی امیر وجیہ الدین
مسعود کو اوسکے تعاقب مین اسواسطی روانہ کیا کہ اوس لڑکی کو لوٹا کر لی آوے چنانچہ امیر
وجیہ الدین نے اوسکو جا پکڑا چاہتا تہا کہ اوس مستورہ کو لے آوے اوسنی فریاد وزاری اور
رونا پیٹنا شروع کیا اور اوسکو قسم دی کہ تو مجکو مت چہیڑ اولٹا چلا جا امیر وجیہ الدین
کو اوسکے حال پر رحم آیا اسلئے اوسکو چہوڑ کر تن تنہا چلا آیا جب امیر عبد الرزاق کی پاس
آیا اوسنے کہا کہ میری اوسکی ملاقات ہی نہین ہوئی معلوم نہین کونسی راہ کو چلے گئی ہین دور تک
دیکہہ آیا عبد الرزاق نے اوسکو گالیان دین اور بدزبانی بہائی سی کی اسلئے امیر وجیہ الدین
مسعود نی غصہ مین آکر ایک چہری اوسکے پیٹ مین مار کر قتل کیا ۷۳۸ھ ہجری مین امیر عبد الرزاق
مقتول ہوا

بادشاہ ہونا امیر وجیہ الدین مسعود کا سربداران پر اور اوسکا حال

امیر وجیہ الدین مسعود بعد قتل کرنی اپنی بہائی کی سربدارون کے گروہ کا حاکم ہوکر جانب نیشاپور کے
کوچ کیا وہان جا کر ارغون شاہ جانی قربانی کو جو کہ اون ایام مین وہان کا حاکم تہا شکست دیکر
بہگا دیا آپ اوسکی جاے پر مقیم ہوا اور بسبب اغوا کرنے بعضی فقہا کے جو کہ دشمن شیخ حسن
جوری کی تہی مسمی مذکور کو جو کہ ... ملک مریدون اور خلیفون شیخ خلیفہ کے مین منسلک تہا اور
خلق اللہ اوسکی معتقد اور مرید تہے پکڑ کر قلعہ طاق مین قید کیا بعد ازان سپاہ بہت لیکر جانب
نیشاپور کی توجہ کی نیشاپور فتح کر کی سبزوار کو گیا اور امیر ارغون شاہ نے اپنی فرزند کو
طوس مین چہوڑ کر ملازمت طغا تیمور خان کی مین درمیان استرآباد کی حاضر ہوا اثناء اس
وقعہ مین شیخ حسن جوری کی سبب سی ایک جماعت مریدان فدا جانی تہی کے باسبب توجہ امیر وجیہ الدین

بیان حکومت محمد اتیمور کا

۴۲ مسعود حسب اخلاص دو ترلون کی قید سے خلاص ہوا سبزوار مین آکر اوترا اور واسطے استحکام بنیاد دولت اور سلطنت اپنی کی شیخ حسن کا مرید ہوگیا اور اوسکو امر بادشاہت مین اپنی ساتھہ متفق کر لیا چنانچہ ایک یہہ بہی سبب اوسکے پاس بہت لوگون کی جمع ہو جانی کا ہوا اور سنہ ۴۲ ہجری مین طغا تیمور خان نے مازندران سے اپنی بہائی امیر شیخ علی کاون کو بہت سپاہ دیکر سربدارون کے لڑنی کی واسطے بہیجا ۔ اس جانب سے شیخ حسن اور امیر وجیہ الدین مسعود بہت لشکر لیکر فی الفور سے لڑنی گئی جب فریقین کا مقابلہ ہوا شیخ علی کاون کا ہاتہہ اوس معرکہ مین کٹ گیا فوراً تمام لشکر بہاگ نکلا لشکر کے بہاگتی ہی سربدارون نی بہت مال اونکا لوٹا چنانچہ گہوڑون کا مال و متاع و مال غنیمت لیکر سبزوار مین آئے ۔ اور اسی سالمین یعنی درمیان سنہ ۴۳ ہجری کی شیخ حسن جوری اور امیر وجیہ الدین مسعود نی خیال تسخیر دار السلطنت ہرات کا کرکی کوچ کیا اثنا راہ مین شیخ نے امیر مذکور سے کہا کہ اگر مین ملک حسین کی لڑائی مین مارا جاؤن تو تو جانب سبزوار کی مراجعت کر جانا چنانچہ حسب اتفاق شیخ حسن اوس معرکہ مین شہید ہوا وجیہ الدین امیر نے بموافق وصیت شیخ کے سبزوار کو مراجعت کی بعد چند روز کی محمد اتیمور کو جو اوسکے باپ کی غلامون سے تہا اپنی نیابت دیکر خود جانب استدار کی گیا جب درمیان جنگل کے پہنچا وہان کے آدمی بر سر راہ کمین پر حملہ لائے ایک لڑائی راہ مین ہوئی بحسب اتفاق سے سربدارون نی شکست کہائی وجیہ الدین مسعود سنہ ۴۳ گرفتار ہوا حاکم استدار نے بسبب سے خواجہ علاء الدین محمد کے بیٹی کے اوسکو قتل کیا امیر وجیہ الدین سنہ ۴۳ ہجری مین مقتول ہوا اوسنے سلطنت بموجب ایک روایت کی سات برس تک کے

بیان حکومت محمد اتیمور کا

جب امیر وجیہ الدین کی مقتول ہونی کی خبر محمد اتیمور کو پہنچی فوراً بطور استقلال سربدارون کا حاکم محمد اتیمور ہوا اور سنی ۲ دو برس سلطنت کی بعد دو برس کی بسبب سے خواجہ شمس الدین علی کی جو کہ طایفہ سربدارون مین ایک بڑا سردار تہا محمد اتیمور درمیان سنہ ۴۵ ہجری کے مقتول ہوا اوسکی جابی کلو اسفندیار حاکم ہوا

خواجہ شمس الدین کی حکومت کا بیان

اسفندیار حاکم ہوا

بیان حکومت کلو اسفندیار کا

کلو اسفندیار جب مسند ریاست پر بجای محمد تیمور کی بیٹہا اوسنے تکبر اور نخوت اپنا پیشہ مقرر کرکے تمام طایفہ سرداروں کو اپنا دشمن بنا لیا اور بہت آدمیوں کو اوسنی بی سبب قتل کیا اسلئے سرداروں نی اوسسی متنفر ہوکر اوسکو بہی قتل کیا اور بجای اوسکے امیر شمس الدین فضل اللہ کو جو کہ امیر وجیہ الدین کا جو کہ مسعود کا بہائی تہا حاکم بنایا اوسنی دو برس سلطنت کی

بیان حکومت امیر شمس الدین فضل اللہ کا

جب امیر شمس الدین فضل اللہ مسند ریاست پر متمکن ہوا اوسنے عیش و عشرت کرنی اور عیاشی اپنا ہنر مقرر کیا اسلئے بعد سات مہینی کی اوسکو بہی طوعاً و کرہاً مسند سی اٹہاکر خواجہ شمس الدین علی کو ریاست سپرد کی

خواجہ شمس الدین علی کی حکومت کا بیان

یہہ شخص شجاعت اور فراست اور عقلمندی سی متصف تہا اوسنی بہت اچہی طرح رعایا کا بندوبست کیا اور یہانتک انتظام زناکاری کا کیا کہ ایکدفعہ پانسو عورت فاحشہ یعنی پانسو کسبیون کو کوئی مین زندہ ڈلواکر اوپرسی بند کروادیا اور بہنگ نوشی اور شراب خواری بکلم اپنی قلمرو سلطنت سی موقوف کروادی اور رات کو تن تنہا پاسبانی خلق کی کرتا کوچہ گردی تمام شب اکیلا کرتا پہرتا اخبار ہر ایک طرف کی اوسکے پاس پہنچی اور مخبرون کی خبر بہت جلد ستا بعد تحقیق کے انصاف کرتا کہتی ہین کہ خواجہ شمس الدین علی مذکور کا ایک ملازم [illegible] تہا اوسی عہدہ تمغا کا متعلق تہا جب اوسکا حساب پیش ہوا ایک روپیہ اوسکے ذمہ پر بیت المال کا نکلا خواجہ مذکور نی محصلان سرکاری کو اوسپر متعین کرکے حکم دیا کہ جو کچہہ اوسکے پاس ہو جلد

بیان حکومت خواجہ یحیی کرادی کا

۴۴ لیکن القصہ جب حیدر قصاب کی پاس کچھ باقی نہ رہا اور محصلوں نے تشدد اوسپر بہت کیا اوسنے بموجب استصواب خواجہ یحیی کرادی کی وقت غنیمت جانکر بوقت نماز شام کی بطور داد خواہوں کے خواجہ شمس الدین علی کی خدمت مین دوڑ کر آیا آتے ہی ایک خنجر اوسکے سینہ پر مارا وہ فوت ہوا یہہ واقعہ درمیان اوایل سنہ ۷۵۳ ہجری کی ہوا خواجہ شمس الدین علی نے چار سال نو مہینے سلطنت کی

بیان حکومت خواجہ یحیی بن خواجہ احمد کرادے کا

خواجہ یحیی مذکور بعد مقتول ہونی خواجہ شمس الدین علی کی باتفاق جمیع سربداروں کی مسند فرمان دہی پر بیٹھا اوسنے تقویت شریعت اور تربیت علماء اور اصحاب فضیلت کی پرورش پر کمر ہمت کی باندہ کر خوب اہتمام کیا — مطلع سعدین مین لکھا ہے کہ جب حکومت سربداروں کی خواجہ یحیی کرادی کو پہنچی طغا تیمور خان بادشاہ تاتار نے ایلچی بھیجکر اوسکو اپنی لشکر مین طلب کیا پہلے خواجہ مذکور نے اس التماس کو قبول نکیا آخر الامر تین سو سوار مرد بہادر اپنی ہمراہ لیکر لشکر خان مذکور مین گیا — بعد ان پہنچنے کے ہمراہ حافظ شغالی اور تین چار پہلوانان قوم سربدار کے ہتیار باندہ کر بادشاہ مذکور کے بارگاہ مین گیا اوسوقت سوای خواجہ غیاث الدین بجرابادی — اور ایک دو طالب علموں کے پاس طغا تیمور خان کے اور کوئی نہ تہا خواجہ یحیی نے گفت و گو بادشاہ سے شروع کی ناگاہ اسی اثنا مین حافظ شغالی نے ایک تیر کمان کہینچ کر بادشاہ کے ماتہی پر ایسا تیر مارا کہ دوسار ہوگیا بادشاہ گر پڑا خواجہ یحیی نے سر اوسکا تن سے جدا کر ڈالا یہہ حال گذرتے ہی لشکر مین روز محشر برپا ہوگیا اور مضمون اس آیت کا یوم یفر المرء من اخیہ وامہ وابیہ ظاہر ہوا — ترجمہ آیت کا یہہ ہے کہ اوسدن یعنی قیامت کی روز کوئی کسیکا نہ ہوگا مرد اپنی بہائی سی اور مان سے اور باپ سی بہاگیگا اپنی جان کی اوسکو پڑ جاویگی نفسی نفسی ہر ایک شخص پکاریگا

بیان حکومت حیدر قصاب کا

ہنگامہ کی گا ہے یہی حال طغا تیمور خان کی لشکر مین برپا ہوا کہ تمام لشکر تتر بتر ہوگیا اور ۱۴۲
سربداروں نے مقتولون کا سب مال لوٹ لیا بہت مال غنیمت لیکر خراسان مین آئی
روضۃ الصفا مین لکہا ہے کہ طغا تیمور خان چوتہی روز بعد پہنچنا سربدارون کی مقتول ہوا
پہر تقدیر سبب خواجہ یحیی کی سلطنت کو چار سال اور آٹہہ مہینی گذر چکی اور مملکت اوسکی
معمور و آباد ہوگئی اوسوقت اوسکی سالی یعنی اوسکی زوجہ کے بہائی علاء الدین نے
فرصت پاکر خنجر اوسکی پہلو مین ایسا مارا کہ کام تمام ہوگیا ۔ مگر خواجہ یحیی نے زخم کہاکر
اوسکو بہی زندہ نہ چہوڑا اوسنی زخم کی گرمی مین علاء الدین کی بہی ایک خنجر ایسا مارا
کہ اوسی ساتہہ اوسکی بہی دار البقا کو لیگیا دونو ایک ساعت مین مقتول ہوکر مرگئے تھے درمیان
سنہ ۷۵۹ ہجری کے مقتول ہوا تہا

بیان حکومت ظہیر الدین کراوی کا

واضح ہو کہ ظہیر الدین کراوی بسبب سعی حیدر قصاب کی بعد مقتول ہونی خواجہ یحیی کے
کے والی ریاست سربدارون کا ہوا لیکن یہ شخص چونکہ اکثر اوقات لہو و لعب اور دنیا کی
مین مشغول رہتا تہا اور بندوبست ملک کا اچہی طرح پر نہ کرتا تہا اسلیے حیدر قصاب نے
بعد چالیس روز کی درمیان سنہ ۷۵۹ ہجری کی اوسکو مسند پرسی اوٹہا کر آپ سلطنت کرنی
شروع کی اور خود مسند پر بیٹہہ گیا

بیان حکومت حیدر پہلوان قصاب کا

بعد بندوبست کرنی حیدر قصاب کی جب اوسنی خوب طرح پر رعایا کا انتظام کرلیا درمیان
ماہ ربیع الآخر کی سنہ ۷۶۱ ہجری کی بعد چار مہینی کے اوسنی قتلق نو ذا سے جوکہ غلام پہلوان
حسن دامغانی کا تہا حیدر قصاب کو قتل کیا

پہلوان حسن دامغانی کا حاکم ہونا

۴۴ امیر لطف اللہ بن امیر وجیہ الدین مسعود کی حکومت کا بیان

واضح ہو کہ امیر لطف اللہ جسکو قوم سربداران مرزا لطف اللہ کہا کرتے تھی بسبب اہتمام اور سعی پہلوان حسن دامغانی کی جو کہ اتابک اوسکا تھا بعد مقتول ہونی حیدر قصاب کے حاکم سربداران کا ہوا جب ایکسال تین مہینی اوسکے سلطنت کو گذر چکے درمیان اوسکے اور پہلوان حسن دامغانی مذکور کے بسبب اکہاڑہ کچھہ رنجش ہوگئی پہلوان مذکور نی امیر لطف اللہ کو پکڑ کر قلعہ سبزواران میں بھیجا کر حکم اوسکے قتل کر ڈالنی کا دیدیا اوسنی ایک برس تین مہینی سلطنت کی سنہ ۷۶۲ ہجری کے درمیان مقتول ہوا

پہلوان حسن دامغانی کا حاکم ہونا

درمیان سنہ ۷۶۲ ہجری کی پہلوان حسن مذکور نی مسند سرداری سربداران پہ جلوس فرمایا اوسکے ایام حکومت میں ایک شخص مریدان شیخ حسن جوری درویش سے ایک شخص درویش عزیز نام مشہد مقدس علی رضی میں ظاہر ہوا تہا اوسنی مشہد مقدس میں نماز وروزہ اور زہد گی اور طاعات ایسی ظاہر کین کہ خلق کثیر اوسکے پاس جمع ہوگئی اور لوگون کو بڑا عقیدہ اوسکا ہوگیا جب اوسنی دیکھا کہ میرے چیلی چانٹی بہت جمع ہوچکی ہین وقت خروج کرکے قلعہ طوس اپنی قبضہ میں لایا حسن دامغانی نے یہہ حال سنکر اوس جانب لشکر کشی کے آخر کش اوس درویش کو قید کیا اور چند گونین ابریشم کی اوسکو دیکر کہا کہ خراسان سی نکالی درویش مذکور عراق میں آکر درمیان اصفہان کی ساکن ہوا ... ثابت ہوتی ہے کہ آخر ایام دولت پہلوان حسن دامغانی کے مین خواجہ علی موید نے درمیان مین خروج کرکی واسطی طلب درویش مسمی عزیز مذکور کی چند آدمی اصفہان مین بہیجی وہ درویش بوالفضول دامغان مین گیا اوسکے آنی کے سبب خواجہ علی موید کے پاس

بیان حکومت خواجہ علی موید کا

پاس بہت لوگ جمع ہوگئی تہی — اسی اثنا مین یہہ خبر دامغان مین آپہنچی کہ ایک جماعت ۴۵
قلعہ سمنان مین پہلوان حسن دامغانی سی مخالف ہوگئی ہی وہ سبزوار کو خالی چہوڑکر اون مخالفین
کی تنبیہ اور محاصرہ مین مشغول ہورہا ہی یہہ خبر سنکر درویش مذکور اور خواجہ علی موید سبزوار پر
چڑہ گئی جاتے ہی بی محنت ومشقت اپنا عمل ودخل سبزوار مین کرلیا — پہلوان حسن چونکہ
طاقت مقابلہ کے اونسی نرکہتا تہا اسلئی وہ یہہ خبر سنکر باین خیال کہ درویش عزیز کی مریدونہا
مین اور خواجہ علی موید کے نوکرونمین منسلک ہو بجانب سبزوار کی آیا لیکن خواجہ موید نی خفیہ
مکتوبات پہلوان مذکور کی لشکریون کے پاس اسمضمون کے بہیجی تہی کہ اول حسن دامغانی کو قتل
کرین جب اسجانب کو آوین بسبب اسکی کہ اون لوگون کی اہل وعیال سبزوار مین تہی اونکو
یہہ خیال ہوا کہ اگر ہم خواجہ علی موید کا کہنا نہ مانینگی وہ ہماری عیال واطفال کو تباہ کرڈالی گا
اسلئی پہلوان حسن دامغانی کا سر اونہون نی کاٹ ڈالا اس پہلوان نے چار برس اور چار مہینی
سلطنت کی درمیان ۷۶۶ سنہ ہجری کے مقتول ہوا

بیان حکومت خواجہ علی موید کا

بعد ماری جانی پہلوان حسن کی بطور استقلال خواجہ علی موید مسندارای حکومت سبزوار کا ہوا جب
نوبت اوسکی سلطنت کو گذر چکی ایک لشکر واسطی مقابلہ ملک حسین کرت کی نامزد کرکی اوس
اوس درویش عزیز نامی کو اوسکا سپہسالار بناکر واسطی لڑائی کی روانہ کیا جب وہ درویش
نیشاپور مین پہنچ گیا اوسوقت خواجہ علی موید نے اپنا عقیدہ اوسی برگشتہ کرکی سپاہ کے
سرداران کو نامہ لکہا کہ درویش مسمی عزیز کو تنہا چہوڑکر تم مراجعت کرکے چلی آؤ لشکریون
کو یہہ امر بہت پسند آیا کیونکہ وہ اوسکی ستی تنگ تہی درویش مذکور کو اکیلا چہوڑکر سبزوار کو
مراجعت کرآئے درویش نی اپنی مریدون کی فوج لیکر عراق کی جانب قصد کیا خواجہ مذکور
نے ایک اور فوج اون پر متعین کرکے اوس فوج مریدون کو معہ اونکے پیر کے قتل کروادیا

بیان سلطنت غوریون کا

۷۴۴ اور درمیان سنہ ۷۷۲ ہجری مین ملک غیاث الدین پیر علی کی نیشاپور کو جو تحت تصرف خواجہ علی موید کی تہا اپنی قبضہ مین لاکر اوس شہر کی امارت سکندر شیخی کو سپرد کردی — اور درمیان سنہ ۷۸۰ ہجری کی درویش رکن الدین نی جوکہ درویش عزیز اور شیخ حسن جوزی کی مریدون مین سی تہا شاہ شجاع سی مدد طلب کرکی بہت لشکر فارس کا لیکر خراسان پر چڑہای کی امیر اسکندر شیخی بہی اوسکا مرید ہوگیا تہا وہ تو متفق ہوکر متوجہ جانب سبزوار کی ہوئے خواجہ علی نے جب دیکہا کہ مجہین طاقت اونکی مقابلہ کرنی کی نہین ہے اسلئے وہ جانب مازندران کے بہاگ گیا درویش رکن الدین نے آتی ہی سبزوار فتح کی خطبہ اور سکہ اپنی نام کا جاری کروادیا — اور درمیان سنہ ۷۸۱ ہجری کی امیر علی نے جوکہ حاکم مازندران کا تہا بمعیت خواجہ علی موید کے لشکرکشی سبزوار پر کی یہان آکر درویش رکن الدین کو وہانسی بہگاکر خواجہ علی کو پہر دوسری دفعہ مسند ریاست پہ بٹہلاکر آپ جانب استراباد کی مراجعت کی — اور درمیان سنہ ۷۸۳ ہجری کی صاحب قران نے چونکہ اکثر ولایات قرب وجوار خراسان کی فتح کرلین تہین اسلئے متوجہ سبزوار کا ہوا خواجہ علی موید پیہ خبر سنتی ہی برسم استقبال نواحی نیشاپور مین صاحبقران خدمت مین جاکر حاضر ہوا صاحب قران نے اوسپر الطاف اور عنایت فرمائی اسلئے باقی ایام حیات کو اوسنی رفاہیت اور فراغت سی گذارے یہہ بات صحیح ہے کہ خواجہ علی موید مذہب تشیع مین بہت غلو رکہتا تہا چنانچہ ہر ایک صبح کو باامید ظہور صاحب الزمان امام مہدی کے گہوڑا اسکو اکر کہڑا کروادیتا تہا اور سیادات کی بہت تعظیم کرتا تہا اوسنے ہرگز بنگ نوشی اور شراب خواری نہین کی

اسجا ہی سی بیان کیا جاتا ہی احوال غوریون کا

بیان سلطنت غوریون کا

ناقلان اخبار وصیرفیان جوہر آثار سطور پہ نقل کرتے اور یون کہتی ہین کہ جس زمانہ مین فریدون نے

بیان سلطنت غوریون کا

سنے ضحاک تازی پر فتح پائی اور حکومت ملک فارس کی اوسکے ہاتھہ آئی ایک جماعت اولاد ۴۸
ضحاک کی بہاگ کر جان بچاکر کوہستان غور مین چلے آئی تہی اس ولایت پر یہہ لوگ اکثر مسلط
ہوئے اور پشت در پشت سلطنت کرتی چلی آئی — راوی لوگ یہہ بیان کرتی ہین کہ سلطان
محمود غزنوی کی زمانہ مین سلطنت غور کی ایک شخص مسمی سوری کو پہنچی تہی وہ اس سلطان کے
ہاتھہ گرفتار ہوکر عالم بقا کو روانہ ہوا پوتا سوری کا سلطان محمود غزنوی کے خوف سے
ہندوستان کی جانب بہاگ گیا اوسکے ایک بیٹا مسمی سام تہا وہ آخر ایام حیات مین
ہندوستان سے مع اہل و عیال کی ایک کشتی مین بیٹہکر جانب غور کی چلا ناگاہ باد مخالف
جو چلی سب سوار کشتی کے سوا حسین ابن سام کی غرق ہوگئی وہ ایک تختہ پر بیٹہا اور چہلتا
تین روز اور تین دن مین کنارہ پر پہنچا جب وہ مصیبت زدہ کنارہ سے اوٹہکر شہر مین
گہسا بسبب ماندگی سفر راہ دریا کی کسی دوکان کے روبرو پڑ کر سو رہا وہان کی کوتوال نے
اوسکو چور تصور کر کی قیدخانہ مین قید کیا جب سات برس اوس حبس مین مقید رہ چکا بعد
اس عرصہ کی یہہ ہوا کہ اوس شہر کا حاکم بہلو بیمار ہوا اسلئے اوسنے تمام قیدیون کو جو
محبس مین مقید تہے رہائی دی حسین نی جب قید سے مخلصی پائی جانب غزنین کی سفر کیا راہ
مین ایک جماعت رہزنون سے ملاقی ہوا چورون نی جو اوسے ہٹا کٹا دیکہا اوسکا حصہ بہی
اوس دزدی کے مال مین لگایا چنانچہ ہتیار اور ایک گہوڑا اوسکو دیکر کہا کہ ہم سب تمہارے
رفاقت مین رہا کرین گی آپ جینے سی ہماری ساتہہ عمر بسر کیجئے اتفاقاً اوسی رات کو ایک
فوج سپاہ سلطان ابراہیم غزنوی کی اون چورون کے سر پر جا پہنچی اونہون نے فوراً
اونکی مشکین باندہ کر شہر غزنین مین تمام چورون کو مع حسین مذکور کے حاضر کیا بادشاہ نے
چورون کی قتل کا حکم دیا چنانچہ اون رہزنون کے سر قتل بہٹی کے اوڑنی لگے جب نوبت
قتل حسین کی آئی اوسنے دو سوم جبائی جلاد چاہتا کہ اوسکی آنکہین بند کر کے وار کری کہ اوسنے
باآواز بلند یہہ کہا کہ یا الٰہی مین جانتا ہون کہ تیری درگاہ مین ظلم نہین ہو سکتا اور تو جہوٹ اور

بیان سلطان علاو الدین حسین جہانسوز کا

غلطی کو بہ انہین نہ کہہ سکتا اب دیکہہ سلے کہ یہہ لوگ مجکو بیگناہ قتل کرتے ہین ان الفاظون نے
جلادوسکے دلمین رحم ڈالا اوسی جلاد نے ایک مقرب سلطان کی خدمت مین جو الفاظ
سنی تہے سب کہکر بادشاہ کی خدمت مین عرض کی کہ یہہ شخص بیگناہ معلوم ہوتا ہی سلطان
ابراہیم نے حسین کو اپنی روبرو طلب کرکی حقیقت حال دریافت کی اوسنی سب اپنی سرگذشت
بیان کی بادشاہ نے اوسکا جرم معاف فرماکر اوسکو دربانی کی نوکری دی — جب سلطان
مسعود بن ابراہیم تخت سلطنت غزنین پر جلوہ آرا ہوا اوسنے حسین مذکور کو حکومت غور کی
مرحمت فرمائے بعد انتقال پانے حسین کی اوسکے اولاد نی سلطان بہرام شاہ غزنوی سے
عصیان اور بغاوت اختیار کی چند نوبت جابجا مین لڑائے ہوئی آخرکار ایک دفعہ
علاو الدین جہانسوز جو حسین سکے اولاد مین سی فرزند رشید تہا بہرام شاہ پر غالب آیا
اوسنے اپنی بہائی سمی سوری کو حکومت غزنی پر متعین کرکی آپ جانب فیروزکوہ کی مراجعت
کی — اثنا رراہ مین اوسکا دوسرا بہائی جوکہ موسوم بسام تہا فوت ہوا — اور موسم جاڑے
مین بہرام شاہ نے بہت فوج جمع کرکی غزنین پر چڑہائی کی شہر کو فتح کرکی اوسکی بہائی
سوری کو قتل کیا

حال سلطان علاو الدین حسین جہان سوز کا

جب سلطان علاو الدین نے اپنی بہائی سوری کی مقتول ہونی کی خبر سنی ایک فوج عظیم لیکر
غزنین پر چڑہائی کی ایک روایت اسباب مین یہہ ہے کہ قبل پہنچنی علاء الدین کی بہرام شاہ
مرگیا تہا — اور ایک قول یہہ ہے کہ نہین بلکہ جانبین سی کئی لڑائیان سخت ظہور مین آئین
بہرتقدیر علاء الدین نے دار السلطنت غزنین کو فتح کیا اور اوسپر استیلا پاکر سات روز
اور سات رات تک حکم قتل اور غارت کا فوج کو دیا تمام رعایا وہان کی سات شبانہ روز
تک غارت لٹا کی بعد سات دن کی حکم دیا عمارتین اور گہر ان لوگون کی جڑ سی اوکہاڑ ڈالو

بیان حکومت ملک سیف الدین محمد کا

ڈالو اور جلا کر خاک سیاہ کر دو اور آل سبکتگین کی قبرین کہودوا کر ادن بادشاہون کی ہڈیان نکلوا کر آگ سی جلوا یین مگر سلطان محمود کی قبر نہ اکہڑوائی تہی پہر وہان سی مراجعت کر کی بہت مکانات کار خیر اور ثواب سمجہہ کر جو لوگون سنے بنوا رکہی تہی سبکو جلا کر خاک سیاہ اوسنے کر دی اسلئے اوسکا لقب جہانسوز مقرر ہوا جب اتنا کچہہ ظلم اور تعدی وہان کے رعایا پر سلطان جہانسوز کر چکا اور اب تک بہی اوسکا تبختر اور نخوت نہ گیا اوسوقت سلطان سنجر نی بہت لشکر لیکر اوسپر چڑہائی کی علاء الدین سنے بہی اوسکا سامہنا بہت جلد کیا دونون کا مقابلہ مقام مرو رود پر ہوا ایک بہاری لڑائی ہوئی اس لڑائی مین سلطان حسین جہانسوز قید ہوا لیکن سلطان سنجر سنے بسبب اسکی کہ وہ جہانسوز صاحب ذہن اور لطیف الطبع آدمی تہا اوسکا گناہ معاف کر کے اوسکو اپنی ندیمون مین بہرتی کیا کہتی ہین کہ ایک روز حسین جہانسوز سنے خاک کف پائی سلطان سنجر کو چوم کر یہہ رباعی تصنیف کر کی سنائی ؎

اسے خاک کف پائی سمم مرکب افسر من   وسے حلقہ بندگے تو زیور من
تا خاک کف پاسئے ترا بوسہ ندہم   اقبال ہمی بوسہ زند بر سر من

بعد ازان سلطان سنجر سنے علاء الدین جہانسوز پر نظر عنایت اور تربیت کی فرما کر پہر کر سلطنت غور کی مرحمت کی مگر افسوس کہ علاء الدین جب اپنی مملکت مین پہنچا وہان جا کر فوت ہوا

حال حکومت ملک سیف الدین محمد بن علاء الدین جہانسوز کا

بعد وفات اپنی باپ کی سیف الدین غور کا حاکم ہوا کچہہ کم ایک برس وہ بہی سلطنت کر کے آخر حیات مین غزنویون سے لڑائی مین گیا تہا ایک ایسی ابو العباس سنے جسکی بہائی کو ملک سیف الدین نی قتل کیا تہا نیزہ سے زخم سی اوسکو گہوڑے پر سی اولٹا کر زمین پر ڈالدیا کام اوسکا تمام ہو گیا کہتی ہین کہ سیف الدین خوبصورت نیک سیرت تہا اپنی ایام حکومت مین وہ طرفداری انصاف اور دین کے مرعی رکہتا تہا

بیان حکومت سلطان شہاب الدین کا

حال حکومت سلطان ابوالفتح غیاث الدین محمد بن سام کا

بعد شہید ہونے اپنے چچا کے بیٹے ملک سیف الدین کے ابوالفتح غیاث الدین محمد بن سام
مالک تاج و تخت کا ہوا اور باتفاق اپنے بہائی معز الدین کے جو درمیان مورخون
کے بنام سلطان شہاب الدین کے مشہور ہے ابوالعباس غوری قاتل ملک سیف الدین کو
قتل کیا دن بدن دولت و اقبال سلطان غیاث الدین کا زیادہ ہوتا جاتا تہا چنانچہ
تہوڑے ہی عرصہ مین زمین داور — اور گرمسیر — اور بادغیس کو اوسنے اپنے
سلطنت مین ملالی یہہ ملک بضرب شمشیر فتح کئے تہی — اور درمیان ۵۷۱ھ ہجری کے
دار السلطنت ہراۃ کو فتح کیا اور درمیان ۵۷۲ھ ہجری کی شہر فوشنج کو اپنی تحت تصرف
مین لایا اور درمیان ۵۹۷ھ ہجری کے شادیاخ پر لشکرکشی کی علی شاہ ابن تکش خان جو
اون ایام مین درمیان اوس ولایت کی حکومت کرتا تہا وہ برج مین جاکر چہپا حسب اتفاق
سلطان غیاث الدین نی برابر اوس برج کی آکر اپنی خواصون سی کہا کہ بسبب پتہر کون کے
اس برج مین رخنہ ہوسکتا ہے اوسکی اقبال سی فوراً جسقدر اوسنی دیوار ڈہانی کا حکم دیا تہا
ڈہہ گئی اور شہر فتح ہوا بادشاہ نے وہان سی مراجعت کرکے دوسری سال پہر بلدہ
مرو رود کو فتح کیا درمیان ۵۹۹ھ ہجری کی یہہ بادشاہ بہی فوت ہوا اوسنے تریسٹھ ۶۳ برس کی
عمر پائی تینتالیس ۴۳ برس حکومت کی اوس سر دہ کہ مین مدفون ہوا جو اوسنی اپنی حیات مین
درمیان مسجد جامع ہرات کی بنایا تہا — سلطان غیاث الدین مذہب امام شافعی کا رکہتا تہا
اسپور اسطی اما ست اور خطبہ خوانی مسجد مذکور کی اوسی مذہب کی لوگون کو دی

حال سلطان شہاب الدین کی حکومت کا

واضح ہو کہ سلطان شہاب الدین درمیان ۵۶۹ھ ہجری کی بموجب حکم اپنے بہائی سلطان

بیان حکومت سلطان محمود کا

سلطان غیاث الدین کی تخت سلطنت پر بیٹھا اور درمیان سنہ [illegible] ہجری کی بعد وفات اپنی بہائی غیاث الدین کی ہندوستان کی طرف لشکر کشی جیساکہ اوپر درمیان کتاب ابو الفدا کی مذکور ہوا ہی ہندوستان میں آکر شہر ملتان فتح کیا بعد ازان بتدریج دیار ہندوستان میں سپاہ کو لیگیا اور شہر فتح کرتا ہوا دار السلطنت دہلی میں پہنچا اس شہر کو بہی اپنی قبضہ میں لاکر قطب الدین ایبک کو جو اوسکا غلام تہا سپرد کیا — جس زمانہ میں کہ سلطان غیاث الدین فوت ہوا تہا سلطان شہاب الدین درمیان شہر طوس کی ارادہ سرخس کے تہا بعد سننے اس خبر وحشت اثر کے بادغیس میں گیا اوس جا سے جاکر اپنی بہائی کی ماتم داری کرکی جانب غزنین کی گیا وہان لشکر جمع کرکی قصد چڑہائی اور لڑائی سلطان محمد خوارزم شاہ کا کرکی جانب خوارزم کے گیا — اور ہوکر سلطان محمد سے شکست کہا کر غزنین میں آکر حکم دیا کہ باقی لشکر تین برس تک ترکستان میں لڑائی کرتا رہی اسی اثنا میں یہہ سنا کہ ایک طایفہ ساکنین کوہ جود سے کا پہر گیا ہی سلطان شہاب الدین نی اونکی تنبیہ اور تادیب وینی مہات عظیمہ سے سمجہ کر اونطرف جاکر بہت دشمنون کو قتل کیا بوقت مراجعت منزل دمیک پر پہنچ کر ایک خنجر دشمنون کا کہا کر فوت ہوا تاریخ اوسکی شہادت کی یہہ ہے ملک بحر و بر معز الدین — کہ از ابتدا ر جہان مثل او نیامد یک — سیم زغرہ شعبان بسال ششصد و دو — فتادہ در رہ غزنین بمنزل دمیک —

بیان سلطان محمود بن غیاث الدین محمد بن سام کا تخت پر جلوس کرنیکا

واضح ہو کہ بعد شہید ہونی سلطان شہاب الدین غوری کی سلطان محمود بن غیاث الدین محمد بن سام جو کہ بھتیجا شہاب الدین کا تہا قید ہر کوہ میں غور کی تخت پر جلوس فرمایا اور تمام ممالک غور اور غزنین اور ہندوستان اور بعض ولایت خراسان میں بہی خطبہ اور سکہ اوسکے نام کا جاری ہو گیا اسی سلطان محمود نے وہ مسجد جامع جو شہر ہرات میں ہے اسکی

بیان اون لوگونکا جو غوریون مین سی حکومت کرگذری ہین

۵۲ باپ نے خواہی تھی پوری تعمیر اوسکی کروائی — روضۃ الصفا مین لکھا ہی کہ در بیان ایام دولت سلطان محمود کی علیشاہ بن تکش خان اپنی بہائی سلطان محمد سی روگردان ہوکر فیروزکوہ کو چلا گیا تہا سلطان محمود نے بموجب فرمان خوارزم شاہ کی اور بسبب اوس عہد کی جو اون دونون مین ہوگیا تہا علیشاہ کو پکڑکر محل مین مقید کیا ایک جماعت ملازمین علی شاہ نے جو باشندہ خراسان و عراق کے تہی منگل کی رات تیسری تاریخ ماہ صفر سنہ ۶۰۹ ہجری مین چورون کی مانند سلطان محمود کی محل مین جاکر اوسکو قتل کیا اور پہر اوسی طرح چہپ کر محل سے نیچے کو اوتر کر چلے آئی کسی نے نہ جانا کہ یہہ حرکت شنیع کس سی صادر ہوئی ہے سرداران غور نے بوقت صبح سلطان محمود کو اوسی محل مین دفن کیا پہر ہرات مین لیجاکر درمیان کازرگاہ کے مدفون کیا — بعد اس واقعہ کے سام بن سلطان محمود اور اتسز بن علاء الدین جہانسوز نے ترقی کی لیکن چونکہ دولت اس طبقہ کی آخر ہوچکی تہی اور سلطان محمد خوارزم شاہ نے اکثر بلاد پر قبضہ پا لیا تہا کچھہ فایدہ اونکے ترقی سی مترتب نہوا سلطان محمود پر غوریون کی بہی سلطنت آخر ہوئی

بیان اون لوگون کا جو غوریون مین سی ولایت بامیان اور طخارستان پر حکومت کرگذرے ہین

اول اس طبقہ مین کا ملک فخرالدین مسعود تہی یہہ سلطان غیاث الدین ابوالفتح محمد بن سام کا چچا تہا بعد اوسکے ملک شمس الدین محمد بن فخرالدین مسعود گذرا اس شخص نے کچھہ ولایت بدخشان اور چغانیان کو بہی اپنی قبضہ مین لاکر مملکت موروثی اپنی مین منضم کرلی تہی تیسرا بادشاہ بہاءالدین سام بن شمس الدین محمد نہایت عادل اور عالم دوست گذرا امام فخرالدین رازی نے ایک رسالہ بہائیہ اوسکے نام پر لکہا ہے — اور ایک بادشاہ جلال الدین علی گذرا ہے اسنے سات برس حکومت بامیان کی تہی پہر وہ ملک اوسکے قبضہ مین سی نکلکر خوارزم شاہیون کے زیر حکومت ہوگیا تہا

بیان آرام شاہ کا

بیان اون غلامون کا جو سلاطین غور کی غلام تہی اور مرتبہ سلطنت کو پہونچی

واضح ہو کہ سلطان شہاب الدین کو غلامون کی خریداری اور تربیت کا بہت شوق تہا اسکا بیان بہت طویل ہی حاجت شرح کی نہین رکہتا ایک غلام اوسکا تاج الدین یلدز تہا جو حکومت کرمان اور سوران کی جو نواح دریاے سند کی ہی کرتا تہا یہی غلام مسمی تاج الدین یلدز بعد مقتول ہونے سلطان شہاب الدین کی تخت غزنین پر بیٹہا تہا مدت تک کامران اور حکمران رہا سلطان شمس الدین التمش والے دہلی کی ہاتہ سے لڑائی مین وہ گرفتار ہوکر مارا گیا — قطب الدین ایبک بہی ایک غلام سلطان شہاب الدین غوری کا تہا وہ دلیر اور شجاع اور سخی آدمی تہا اسیکو حکومت دہلی کی بادشاہی دیکر ہندوستان مین چہوڑ گئے تہی جیساکہ تاج المآثر مین مذکور ہی — قطب الدین ایبک نی بیس برس بادشاہت کی جسکی تفصیل یہہ ہی کہ چہہ برس شہاب الدین غوری کی تابع رہا اور چودہ برس خود مستقل ہوکر اپنی نام کا خطبہ ہندوستان کے منبرون پر پڑہوایا

بیان آرام شاہ بن قطب الدین ایبک کا

بعد فوت ہونے اپنی باپ کی آرام شاہ ابن قطب الدین ایبک تخت سلطنت پر بیٹہا اور بسبب عدم قابلیت اور بی لیاقتی کے تخت سی اوٹہایا گیا سلطان شمس الدین التمش بجایے اوسکے تخت پر بیٹہا یہہ شخص شریف النسب اور خاندان عالی سی تہا اوسی کو کوئی شخص چہوٹی عمر مین قطب الدین کی ہاتہ بیچ گیا تہا جسنے اوسکی خصایل پسندیدہ دیکہکر اپنی بیٹی سی نکاح کر دیا اور اوسکی بڑی قدر و منزلت کی التمش نے سنہ ۱۲۱۱ عیسوی مین تخت سلطنت پر جلوس کیا اور چہبیس برس تک وہ بادشاہت کرتا رہا — اور آرام ابن قطب الدین ایبک سنہ [illegible] ایک [illegible] اوسکی سلطنت کی — التمش درمیان سنہ [illegible]

بیان رضیہ الدین بنت شمس الدین کا

۵۴ ہجری کی فوت ہوا کتاب جامع الحکایات جوکہ بنام نظام الملک محمد ابوسعید وزیر کی ہی یہہ اوسیکے زمانہ مین تحریر کی گئی ہے

بیان سلطان ناصر الدین قباچ کا

بعد مقتول ہونی اپنی مالک اور آقا سلطان شہاب الدین کے یہہ غلام ملتان ور قصبات دیار سندہ پر مستولی ہوا — جب چنگیز خان نے مملکت ایران مین قتل اور غارت بہت کی اوسوقت بہت آدمی خراسان کی ناصر الدین کے پناہ مین آگئے اونہون نے انواع و انواع اور اقسام اقسام کے انعام و اکرام پائی آخر ایام دولت اپنی مین ناصر الدین مذکور نے سلطان شمس الدین التمش سی مخالفت پیدا کر کے لشکر باجہ اور ملتان کا اوسپر چڑہا کر لیگیا آخر کو ناصر الدین بہاگ کر قلعہ بہکر مین پہنچا جب سنا کہ وزیر شمس الدین التمش کا مسمی نظام الملک محمد بن ابوسعید قصد انحصار کا رکہتا ہے وہان سی کشتی مین سوار ہو کر بارادہ جان بچانے کی گرداب موت مین پہنس کر ڈوب گیا شمس الدین التمش نے بہت قلعہ اور مندر مسخر کئے اور درمیان سنہ ۶۳۳ ہجری کی فوت ہوا

بیان سلطان رکن الدین فیروز شاہ ابن التمش کا

بعد التمش کے اوسکا بیٹا فیروز شاہ سلطنت دہلی پر تخت نشین ہوا اوسنے تخت پر بیٹہ کر شراب نوشی اور چین اوڑانا اور عیاشی اور انعام و احسان لوگون کو بے سبب دینی شروع کئے سات مہینی کے بعد اوسکو اراکین سلطنت نے تخت سی اوتار دیا کیونکہ وہ لیاقت سلطنت کی نہ رکہتا تہا

بیان سلطان رضیہ الدین بنت شمس الدین التمش

بیان معز الدین بہرام شاہ کا

بعد اوتارنے فیروز شاہ کی تخت سے سلطان رضیہ بیٹی التمش کو تخت پر بٹھلایا وہ ایک بڑی ۵۵
سلیقہ مند اور ذی شعور عورت تھی بیچ ایام سلطنت اپنے باپ کے سرانجام امور مملکت سے
وہ عورت خوب واقف ہوگئی تھی اسنے ابتدا مین نظم و نسق سلطنت کا بہت استقلال سے کیا
اوسنے اپنی حسن تدبیر اور ضرب شمشیر سے فی الفور کو اپنا مطیع و منقاد کیا علماء اور فضلاء
کی وہ عورت بہت خاطر کرتی تھی اور فقرا اور ضعفاء کی دادرسی اور اہتمام نالش وغیرہ
مین بہت سعی رکھتی تھی اپنے ایام سلطنت مین وہ سر پر تاج شاہی رکھتی اور قبا مثل مردون کے
پہنکر روز روشن مین تخت پر جلوس فرماتی تمام دربار کے مرد اوسکو دیکھا کرتے تھے پردا نہین
کرتی آخر سنہ ۶۳۷ ہجری مین اوسنے ملک التونیہ پر لشکر کشی کی تھی مگر اثناء راہ مین ترک اوسی
باغی ہوگئے اسلئے اوسکو قلعہ سرہند مین مقید کیا جب بادشاہ التونیہ نے یہہ حال سنا اوس
قلعہ مین جاکر ملکہ مذکور سے اپنا نکاح کرکے دہلی کی طرف چڑھائی کی دوبارہ اوسنے اپنا خاوند کی
زیر حکم لشکر تیار کرکے چڑھائی کی دونو دفعہ شکست کھائی آخر لڑائی مین وہ معہ اپنی شوہر کے
گرفتار ہوئی اور ماری گئی اوسنے تین برس چھ مہینے سلطنت کی

بیان سلطان معز الدین بہرام شاہ بن التمش کا

بہرام شاہ بعد کوچ کرنی ملکہ رضیہ کے برضا و رغبت اعیان دہلی کے تخت نشین ہوا جب
اوسنے اپنی بہن اور ملک التونیہ کے آنے کی خبر سنی بہت لشکر لیکر اوسکے مقابلہ کو نکلا
بعد شروع جنگ کی ملک التونیہ اور ملکہ رضیہ بھاگ گئے اثناء راہ مین ایک جماعت کفار
ہند کی اونکو ملے اونہونے دونون کو پکڑ کر درجہ شہادت کو پہنچایا اور آخر ایام حیات
معز الدین بہرام شاہ کے یہہ ہوا کہ مسمی خواجہ مہذب اوسکے وزیر نے جو اوسکے
طرف سے متوہم اور در وسوسہ شیطانی مین گرفتار تھا امراء ترک کو سمجھا کر بادشاہ سے
مخالفت پیدا کروائی یہہ سمجھایا کہ بادشاہ کو قتل کرو چنانچہ اونہون نے بہرام شاہ کو

بیان علاو الدین مسعود شاہ کا

قتل کیا اوسنے دو برس ۲۵ پچیس روز سلطنت کی وہ درمیان سنہ ۶۳۹ ہجری کی شہید ہوا تھا ۵۶

بیان سلطان علاو الدین مسعود شاہ بن رکن الدین فیروز شاہ کا

آٹھویں تاریخ سنہ ۶۳۹ ہجری میں تخت سلطنت دہلی پر علاء الدین مسعود شاہ جلوہ آرا ہوا اوسنے تخت پر جلوس فرماتے ہی پیشہ عدالت اور نصفت اور جہاد کفار اور شریرون اور مفسدوں کی سرکوبی شروع کیا مگر آخر کو وہ بھی عیاشی اور آرام میں ایسا پڑا کہ کوئی وقت بیدون قدح شراب کے اور نشے کی نگذرتا تھا اسلئے امرا اور اعیان دہلی اوسکی دل برداشتہ ہوکر مخالفت میں اوسکی سعی کی چنانچہ اون امیروں نے اوسکے بھائی ملک ناصر الدین محمود کو جو بہرایچ کا حاکم تھا بلوایا اور کہا کہ ہم تمہارے خانہ زاد غلام ہیں آپ یہاں تشریف لاکر عدل و انصاف کیجئے لاچار ملک ناصر الدین درمیان سنہ ۶۴۴ ہجری کے لشکر لیکر دہلی پہ آیا سلطان علاو الدین کو پکڑکر قید کیا سلطان رکن الدین محمود بن شمس الدین التمش جو تخت حکومت پر بیٹھا اوسنے ایسی تلوارکشی کی کہ کئی ہزار کافر قتل کئے اور بہت ممالک ہندوستان کے فتح و زیر کئے تفصیل حالات اس مہر سپہر سروری کی درمیان کتاب طبقات ناصری کے جو منہاج سراج جورجانی کی تصنیف ہے اوسنے اسی بادشاہ کے نام پر اس کتاب کا نام رکھا ہے بہت مشرح اور مفصل مذکور ہے مجکو چونکہ اختصار بموجب فحوائے اس قول کے کہ خذ ما صفا یعنے جو اچھی چیز منتخب ہو وہ اختیار کر منظور خاطر ہے اسلئے مفصل حال لکھنے سے معذور ہوں واضح ہو کہ استجابی تک بھی کتاب روضۃ الصفا سے لکھا ہی مگر یہہ روایت تاریخ وصاف اور تاریخ ساکتی کے بالکل مخالف ہی کیونکہ اوسمین یہہ لکھا ہی کہ ملکہ سلطان رضیہ کو الغ خان نامی ایک امیر نے جو اون ایام میں امیر الامرا ہے کا عہدہ رکھتا تھا قتل کیا اور اوسکے بھائی ناصر الدین کو اوسکا قائم مقام کیا ۔ بعد چند روز کے اوسکو بھی تیغ کین سے ہلاک کیا بعد اوسکے باستقلال تمام آپ بادشاہ بن بیٹھا اور لقب اپنا سلطان

بیان حضرت امیر خسرو دہلوی کا

سلطان غیاث الدین مقرر کیا — بعد ازان غیاث الدین مذکور جب مرگیا اوسوقت ٥٧
اوسکا بیٹا قایم مقام ہوا — مگر ملک فیروز جوکہ پیشوا قوم خلجیون کا تہا اوسنی مخالفت کرنی لگا
آخر اوسکا یہہ ہوا کہ کمر ہمت باندہ کر لشکر کشی اوسنی دہلی پر کی یہان آکر اوسکو قتل کرکی اوسکے
بہائی ناصر الدین کو قایم مقام کیا بعد چند روز کے اوسکو بہی قتل کیا اور آپ تخت پر بیٹہا
اور اپنی بہتیجی علاء الدین کو حکومت عوض اور بدو کی دی علاء الدین نی اوس سرزمین مین
جاکر تہوڑے ہی عرصہ مین استعداد اور طاقت بڑی پیدا کرکی دہلی کی تسخیر ارادہ کیا — فیروز
برگشتہ روز بہی اوسکے مقابلہ پر آیا چچا کو قتل کرکی سنہ ٦٩٥ ہجری تک سلطنت دہلی مین کرتا رہا
واللہ اعلم بالصواب آگی کا حال آگے ذکر ہوگا

بیان حال بدایت اور نہایت امیر خسرو دہلوی کا

پوشیدہ نرہی کہ اصل خواجہ امیر خسرو کی ترک ہی کہتی ہین امیر خسرو شہر کش کے تہی آباو
اجداد اونکی ایام عہد چنگیز خان مین ماوراء النہر سی بہاگ کر ہندوستان مین آگئے تہے
باپ امیر خسرو کی بیٹی امیر محمود چودہری قوم ہزارہ لاجین کی تہی درمیان عہد سلطان محمود
تغلق شاہ کے محمود لاجین امیر ہوئی چونکہ سلطان محمد تغلق شاہ والی دہلی امیر محمود پر بہت
احسان کرتا اور نظر شفقت کی رکہتا تہا اسلئے امیر محمود نے درجہ عالی پایا ایک لڑائی مین
جو کفار ہند سی ہوئی تہی امیر محمود شہید ہوئے بعد اونکی وفات کے امیر خسرو بجای اپنی
باپ کی امیر ہوئی اونہو نے سلطان محمد تغلق کی مدح مین بہت قصیدی لکہی مگر امیر خسرو کو
جب یہہ یقین حاصل ہوا کہ دنیا وما فیہا سب ہیچ اور بے فایدہ ہے اوسوقت یہ ارادہ
کیا کہ بادشاہ کی ملازمت سی استعفا دینا چاہئے ہرچند کئی دفعہ درخواست استعفا کی
گذرانی سلطان محمد تغلق نی منظور نکی آخر الامر لاچار ہوکر آپ ہی ملازمت مخلوق سی
بیزار ہوکر خدمت فقرا مین مشغول ہوئے اور شیخ العارف السالک المحقق قدوۃ الواصلین

بیان حضرت امیر خسرو دہلوی کا

۵۸ نظام الحق والدین قدس سرہ سے بیعت کی رتبہ کشف اور درک حقایق اور معرفت میں وہ
رتبہ پایا کہ شیخ کو بھی اُس اپنی مرید پہ ناز پیدا ہوا اور بارہا شیخ نظام الدین اولیا نے اپنی زبان
سے یہہ فرمایا کہ میں بروز حشر کے امیدوار اسبات کا ہوں کہ مجھکو بسبب سوز سینہ اِس ترک کے
بخشیں اور خواجہ خسرو نے تمام اپنا مال و اسباب شیخ کے قدموں پہ ڈالکر قربان کردیا یہہ دو
شعر خسرو نے تعظیم شیخ کے حق میں کہے ہیں — جدار خانقاہ او تقدیم ❊ حطیم کعبہ را
ماند ز تعظیم ❊ فلک گردید نقش آشیانہ ❊ چو اندر سقفہا کنجشک خانہ ❊ کتاب جواہر
الاسرار میں شیخ آذری علیہ الرحمۃ جو کہ معتقد شیخ سعدی کا بہت ہے لکھتا ہے کہ شیخ مصلح الدین
سعدی شیرازی قدس سرہ نہایت پیری اور بڑھاپے میں امیر خسرو کے دیکھنے کے واسطے ہندوستان
میں آئے چونکہ خواجہ امیر خسرو شیخ سعدی سے اعتقاد عظیم رکھتے تھے اس شعر میں اپنا اعتقاد بیان
کرتے ہیں — خسرو سرمست اندر ساغر معنی بریخت ❊ شیرا از خمخانہ سعدی کہ در شیراز بود
اور ایک جا پر امیر خسرو یہہ فرماتے ہیں — مصرعہ — جلد سخن دارد شیرازہ شیرازی
بہر حال ارادت اوسکی نسبت شیخ کی ظاہر ہے — دیوان خواجہ خسرو کو فضلا جمع نہیں کر سکے
کیونکہ انصاف کی بات یہہ ہے کہ دریا ظرف میں نہیں سماتا — تاریخ خلاصۃ الاخبار کا مصنف
غیاث الدین ابن ہمام الدین ملقب بخواند امیر لکھتا ہے کہ ہمارے بادشاہ نے بسعی تمام بیس ہزار
شعر خواجہ امیر خسرو کے جمع کئے تھے بعد ایک مدت کے دو ہزار شعر خسرو کے ایک اور جا سے
ایسے پائے کہ اون میں سے ایک بھی اوسکے دیوان میں نہ تھا غرضکہ امیر خسرو کے تمام اشعار
مدون نہیں ہوئے خسرو ایک اپنے رسالہ میں تخمیناً لکھتا ہے کہ میرے شعر پانچ لاکھ شعر سے کم ہیں
اور چار لاکھ سے بیشک زیادہ ہیں — امیر خسرو کی تصنیف سے ایک خمسہ اٹھارہ ہزار
شعر کا ہے — اور خمسہ شیخ نظامی میں اٹھائیس ہزار شعر ہیں ایک امیر زادہ نے خمسہ
خواجہ خسرو کو خمسہ نظامی پر فضیلت دی ہے اور خاقان فغفور النبع بیک عذرا یہہ بات نہیں
مانتا اوسکو خمسہ نظامی کا بہت اعتقاد ہے — خسرو باوجود فضایل صوری و معنوی کے علم

بیان خواجہ حسن دہلوی کا

علم موسیقی مین بڑی دست قدرت رکہتی تہی — اونکی تصنیف سسی ایک راگ مالا ہی جسمین راگ ۵۹
اور موسیقی بہرا ہوا ہے ایکسو ننانوین ۱۹۹ کتابین خسرو کی تصنیف سسی ہین عمر بہی خسرو نی بڑی پائے
سال اوسکی عمر کے معلوم نہین مگر یہہ معلوم ہے کہ درمیان ۷۲۵ھ ہجری مین خسرو نے
وفات پائی اونکا مرقد روبرو شیخ نظام الدین اولیا کے واقع ہے

بیان خواجہ حسن دہلوی کا

واضح ہو کہ خواجہ حسن دہلوی بہی مریدون اور اصحاب شیخ الاولیا سسی تہا یہہ رہنوالے
دہلی کے خواجہ زادہ ہین وہ شعر مین بہی تتبع خواجہ امیر خسرو کا بہت کرتے ہین مگر شیرین
کلام ہین شعر اونکا درویشانہ اور بہت مناسب حال فقرا اور باعث جذب دل کا ہوتا ہے
کہتی ہین کہ خواجہ حسن ایک نان بائی کے دکان پر بیٹہی ہوئی تہی کہ شیخ نظام الدین اولیا
معہ اپنی اصحاب کی بازار مین کو جاتے تہی خواجہ خسرو بہی ہمراہ شیخ کی تہی خسرو نی جب حسن
مذکور کو دیکہا فورا آثار حرکات موزون اور قابلیت اوسمین مشاہدہ کرکی سوال کیا کہ روٹی کسطرح
بیچتی ہو حسن نی جواب دیا کہ ایک پلڑے مین ترازو کی روٹی چڑہاتا ہون اور خریدار سسی
کہتا ہون کہ دوسرے پلڑے مین سونا چڑہا دی جب سونا بہاری ہو جاتا ہی خریدار کو
کہتا ہون کہ اب چلدو امیر خسرو نی فرمایا کہ اگر خریدار مفلس ہو تو پہر کسطرح سودا بنی اوسنے
جواب دیا کہ درد اور نیاز اوسسی عوض قیمت کے لے لیتا ہون خسرو اس کلام سسی حیران
ومتعجب ہو گئے اور شیخ نظام سسی سب حال عرض کیا خواجہ حسن کو درد طلب کا دامنگیر ہوا
خانقاہ شیخ مین آکر دنیا ترک کرکی دکانداری چہوڑ بیٹہا سچ ہے ؎ اورا کہ بدانیم
کہ او قابل عشق است ✤ رمزی بنمائیم و دلش را بربائیم ✤ دیوان خواجہ حسن کی بہت
لوگ معتقد ہین یہہ شعر خواجہ حسن کا ہے ع ساقیا می دہ کہ ابری خواست از خاور سفید ✤
سرو و سبزہ سبز شد صد برگ را جا در سفید ✤ اکثر شعرا اور فضلا نے اس غزل پر غزلین

بیان تاج الدین کی حکومت کا

ہوئے بہی ہین مگر کوئی اسکو لطافت مین نہین پہنچتی تاریخ وفات خواجہ حسن کی معلوم نہین ۱۰۱

بیان بعض حکّام سیستان کا

واضح ہو کہ بعد انقضائے ایام دولت خلف بن احمد کے ملک نیمروز زیر حکم گماشتون بادشاہان غزنویون کے رہا اور جب اِس خاندان کے سلطنت سلجوقیون مین آئی اِس خاندان مین میان زمانہ سلطان سنجر طاہر بن محمد ـــ اور ایک روایت مین اولاد طاہر بن خلف بن احمد کے زمانہ مین یا بموجب قول بعض کی درمیان سلاطین خفا اور ملوک عجم کے انتظام رکہتا تہا غرضیکہ اوس ولایت مین سنجر بادشاہ ہوا بعد اوسکے بیٹا اوسکا ابو الفضل قایم مقام ہوا

بیان ابو الفضل کی حکومت کا

بعد اپنی باپ کے ابو الفضل حاکم ملک نیمروز کا ہوا جب باتہہ قضا نے اوسکا پیمانہ عیش کا بہی لپیٹ کی تہہ کر رکہا اوسوقت اوسکا بیٹا ملک شمس الدین محمد حاکم ہوا

بیان ملک شمس الدین محمد کی حکومت کا

بعد وفات اپنی باپ ابو الفضل کی شمس الدین محمد حاکم ہوا اوسنے عدل و انصاف چہوڑ کر بسبب ظلم و تعدی کی چوپٹ نگری اندہیر راج کردکہلایا اسواسطے سیستان کی سردار ون نے اوسکا سر تلوار سے اوڑایا اوسکے بہائی تاج الدین کو تخت پر بٹہلایا

بیان تاج الدین حرب کی حکومت کا

تاج الدین بعد مقتول ہونے اپنی بہائی شمس الدین محمد کی حاکم سیستان کا ہوا اسنے ساٹہہ برس حکومت کی درمیان ۱۱۲ سنہ ہجری کی عالم جاودانی کو چلدیا

بیان حکومت تاج الدین کا

بیان حکومت یمین الدین بن تاج الدین حرب کا

بجا ئی اپنی باپ کی بعد فوت ہونی اوسکے کی حاکم ہوا ـــ ابو نصر فراہی جسکی تصنیف سی ایک نصاب بنام نصاب الصبیان مشہور ہی اور اب ہماری زمانہ مین درمیان لکہنو کی چہپ کر مشہور معروف ہوگئی ہی اوسی بادشاہ کی مداحین مین سی تہا چونکہ بہرام شاہ مذکور سنے اپنی ایام حکومت مین چند مرتبہ قہستان پر لشکرکشی کرکی بہت ملحدون اور کافرون کو تیغ کین سی ہلاک کیا تہا اسواسطی اونہون نے بہی ایک دفعہ فتح پاکر اوسکو شہید کیا

بیان حکومت نصرت الدین ابن بہرام شاہ کی

بعد مقتول ہونی اپنی باپ کی تخت نشین سیستان کا ہوا اوسنے اپنی وقت مین کفار تتار سی بہت جہاد کئی چنانچہ اوسی جہاد مین عالم آخرت کو سدہارا

بیان حکومت رکن الدین بن بہرام شاہ کی

یہہ اپنی بہائی کی زمانہ مین خروج کرکی چند روز سیستان پر مستولی ہوگیا مگر پہر مغلون نے اوسپر بہی آکر ہجوم کیا وہ بہی شہید ہوا

بیان حکومت شہاب الدین محمود بن حرب کی

بعد مراجعت لشکر چنگیز خان کی یہہ شخص سیستان مین بادشاہ ہوا ایک اوسکی اقربا مین سی شاہ عثمان تہا اوسنی بمدد تاج الدین تیالیکین کی تیغ خلاف کو غلاف سی نکالکر اوسکو قتل کیا

بیان حکومت تاج الدین تیالیکین کے

بیان حکومت عز الدین عمر عینی کا

۲ یہہ شخص چچا زادون سلطان محمد خوارزم شاہ سی تہا مدت تک اطراف عالم مین ملازمت سلطان جلال الدین مین ترقی حاصل کرتا رہا بعد مقتول ہونے شہاب الدین محمود شاہ کی غنان کو بے اختیار کرکے ملک سیستان مین آپ حاکم ہوگیا اور درمیان سنہ ہجری مین قلعہ اسفرار اور نولک کو بہی تحت حکم اپنی اوسنی کرلیا اور درمیان سنہ ۶۲۵ ہجری کی مغلون کے سپاہ نی دوسری دفعہ پہر سیستان پر جاکر تاج الدین کا قلعہ ارک پر محاصرہ کیا جب دو برس ایام محاصرہ کو پہنچ گئی اوسوقت ترکون نے اوسمین گہس کر تاج الدین مذکور کو پکڑ کر ہلاک کیا کہتی ہین کہ بعد اس واقعہ کے بہی چند لوگون نے اولاد تاج الدین سی قصبہ نسرا مین نوبت بنوبت بادشاہی کی ہے واللہ اعلم بحقیقۃ الحال

بیان مجمل احوال ملوک کرت کا

بعضی مورخ کہتی ہین کہ سلاطین کرت کا سلسلہ سلطان سنجر ابن ملکشاہ تک پہنچتا ہی چنانچہ موید اس قول کا ایک شعر ربیع ابن قاضی قوشنج کا ہے جو کہ ملک فخر الدین کی مدح مین کہتا ہے سہ قاعدہ دودہ سنجر توئی * واسطہ ملک سکندر توئی * اور سوا اوسکے اور فضلا و علما نے بہی اوسکی شان مین نظم جو لکہی ہی اوسسی بہی یہی ثابت ہوتا ہی کہ سلسلہ ملوک کرت کا سلطان سنجر پر منتہی ہوتا ہی ــــ روضۃ الصفا مین لکہا ہے کہ سلطان شمس الدین محمد بن ابی بکر کرت نواسہ ملک رکن الدین کا ہے اور وہ اولاد عمر عینی سی ہے اور دادا اوسکا چچا زادون سلطان غیاث الدین محمد بن سام سی تہا

بیان عز الدین عمر غینی کے سلطنت کا

واضح ہو کہ درمیان زمانہ سلطان غیاث الدین کے ابو الفتح محمد بن سام اختیار تمام رکہتا تہا جب اوسنی مہمات ملکی اور فوجی پر اقتدار پایا وار السلطنت ہرات کو اپنی زیر کیا اور آپ

بیان حکومت شمس الدین محمد کا

اور آپ وہان رہنی لگا — قلعہ چیار اپنی چھوٹی بہای تاج الدین عثمان کو مرحمت کیا اور بعض ۶۴۳
بلاد غور ملک رکن الدین کو دیدئے تھی

بیان حکومت ملک رکن الدین کا

جن ایام مین کہ چنگیز خان نی ملکون پر ہجوم اور فتور مچایا ان ایام مین ملک رکن الدین نے ولایت ایران مین چنگیز خان کے اطاعت منظور کرکی خدمت واجبی اداکی جب یہہ خبر چنگیز خان نے پائی ایک نامہ طلب انقیاد اور تابعداری کے باب مین اوسکو بھیج کر سابق دستور حکومت مقرر کی اوسکو دیدی کہتی ہین کہ ملک رکن الدین جب بادشاہ مذکور کی لشکر مین جاتا ملک شمس الدین محمد بن ابی کرت کو ہمراہ اپنی ضرور لیجایا کرتا چونکہ شمس الدین مذکور صاحب فضل اور اہل علم اور ادیب تہا اسواسطی امرار چنگیز خانیہ کے نزدیک اوسنی بڑا رتبہ پایا تہا حاصل کلام کا یہہ ہے کہ ملک رکن الدین نے درمیان ۶۴۳ ہجری کے اپنی جای پر ملک شمس الدین کو ولیعہد کرکے فوت ہوا

بیان حکومت ملک شمس الدین محمد بن ابی بکر کرت کا

واضح ہو کہ بسبب خلل واقع ہونی کے درمیان خراسان کی سلطنت منگو خان کی زمانہ مین ملک شمس الدین مذکور جانب ترکستان کی گیا وہان جاکر ایک معرکہ مین آثار شجاعت اور مردانگی کے اوسی ظہور مین آئی بادشاہ نی شجاع اور بہادر اوسکو دیکہہ کر جانا کہ دل چلا آدمی ہے فوراً التفات اوسکی حال پر فرماکر اوسکو حاکم ہرات — اور غور — غرجستان — اور اسفرار — اور فرارہ — اور سیستان کا کردیا ان ملکوں مین وہ حکومت اور بادشاہت بہت اچھی طرح پر کرتا رہا بعد وفات ہلاکو خان کے وہ ایران مین آیا یہان آکر اباقا خان کی خدمت مین جاکر اوسکی ملازمت مین رہا اباقا خان نی بہی اوسکے حال پہ نظر عنایت فرماکر

بیان حکومت شمس الدین محمد کا

۶۷ سے طبل اور نقارہ اور علم کی جانب ہرات کی روانہ کیا۔ درمیان سنہ ۶۶۷ ہجری کی شاہزادہ
براق سپاہ باارادہ رزم اور جنگ کی اباقا خان پر چڑہائی کی دریا جیحون سے اوسپار آکر مملکت خراسان
تک پہنچ گیا تہا اور اسکے مقابلہ کو شمس الدین بہی بطور اعانت اور کمک دینی کی پاس اباقا خان
کے گیا مورد الطاف اور عنایت اور عطا کا ہوا۔ مگر بعد چند روز کے جب اوسنی اطوار
براقیون کے بی طور دیکہی قلعہ خیار کیطرف شمس الدین مذکور چلا آیا اور اباقا خان نے جب براق کو
شکست دی اوسوقت ملک شمس الدین محمد کو موقوف کرکی ایک اور شخص حاکم ہرات کا اباقا خان
نے مقرر کیا اور آپ جانب آذربیجان کی مراجعت فرمائی اس اثنا رمین خواجہ شمس الدین محمد
منشی نی ایک نامہ ملک شمس الدین کو لکہا اور یہہ قطعہ اوسمین مندرج کیا۔ قطعہ ملک
ملک شمس الدین محمد کرت ✤ تو ئی کہ ہیچو ملک سر بسر ہمہ جانی ✤ مشفقی کہ ز ہجرت رسید بر دل من
نکتہ آن نرسد فہم انسی و جانی ✤ بچشم من کہ دران ہر دو کون نیاید در ✤ غبار مرکب تو ہست
کحل انسانی ✤ زرای روشنی بار یک بین تو ئی الحق ✤ چنان سزد کہ چو این شوق نامہ برخوانی ✤
زبادپای برانگیز آتش عزمت ✤ ماب حزم غباری کہ ہست بنشانی ✤ چہ رنجہا کہ رسد
بر دل غمین ضعیف ✤ اگر ازین پس ہیچ سوی قدم نرنجانی ✤ چہ فتنہا کہ ز روی زمانہ برخیزد
نعوذ باللہ اگر عزم رہ نگہ دارنی ✤ جب یہہ نامہ ملک شمس الدین کے پاس پہنچا اوسکے
جواب مین کلمات مناسب لکہہ کر اس رباعی کو اوس خط مین لکہہ کر بہیجدیا وہ یہہ ہی۔
رباعی۔ بادشمن من چو دست بسیار نشست ✤ با دوست نشایدم دگر بار نشست
پرہیز از ان عسل کہ با زہر آمیخت ✤ بگریز از ان مگس کہ بر مار نشست ✤ درمیان
سنہ ۶۷۸ ہجری کے اباقا خان نے پہر دوسری دفعہ ایک فرمان ملک شمس الدین کے پاس
اس مضمون کا بہیجا کہ سابق دستور ہرات پر تم حکومت کرتی رہو اور مجہکو اپنا دوست تصور
کرو قسم ہی خدا کی اب مجہکو تمہاری کوئی مضرت یا کسی طرح کی تکلیف منظور نہین تم شوق سی
حکومت ملک ہرات کی کرو چنانچہ سلطان شمس الدین مذکور قلعہ خیار سی باہر نکلکر دار السلطنت ہرات

بیان حکومت ملک فخر الدین کا

٦٥ ہرات مین گیا اور حکومت کرنے لگا بعد چند مدت کی بسبب ستمگاری امرا و ارکان دولت
کے اباقا خان اذربیجان کی طرف گیا جب تبریز مین پہنچا ساقی اجل کے ہاتہ سے شراب
موت کی پیکر فوت ہوا مولانا نجم الدین نسفی نے اوسکے تاریخ وفات کی لکہی ہی وہ یہہ ہے

بسال ششصد و شصت و ششم ماہ شعبان ۔ قضا ز مصحف دوران چو بنگریست بفال
بنام صفدر ایران محمد کرت ۔ برآمد آیہ و الشمس کورت فی الحال

بیان حکومت ملک رکن الدین بن ملک شمس الدین کا

بعد وفات پانی اپنے باپ کی ملک رکن الدین درمیان اردوی اباقا خان کے ایام زندگانی
بسر کرتا تہا درمیان سنہ ٦٧٦ ہجری کے بسبب سعی اراکین کی اباقا خان نے اوسپر نظر
عاطفت فرماکر با نقارہ و طبل و علم جانب دار السلطنت ہرات کی وہان کا حاکم بناکر بہیجدیا
اور حکم دیا کہ اسکو اسکی باپ کا لقب دینا چاہئی چنانچہ اسیواسطی شمس الدین کہین
اوسکا خطاب مقرر ہوا شمس الدین کہین نے جب انتظام مملکت اور بندوبست رعایا
فراغت پائی درمیان سنہ ٦٨٠ ہجری کے جانب قندہار کی جاکر اوس ولایت کو مسخر
کیا بعد وفات اباقا خان کے ملک شمس الدین کہین بسبب چغل خوری اور بدطینتی بعض
معاندون اور دشمنون کے ارغون خان سی ڈرکر قلعہ خیسار مین چلا گیا پہر باہر اوس
قلعہ کے نہ نکلا یہانتک کہ اوسی ہی مین فوت ہوا وہ درمیان سنہ ٧٠٥ ہجری کی فوت
ہوا مولانا حکیم الدین غوری نے اوسکی تاریخ وفات مین یہہ شعر کہے ہین

روز پنجشنبہ از صفر دہ و دو ۔ سال ہجرت رسیدہ ہفتصد و پنج ۔ شمس دین
کرت خسرو آفاق ۔ شد بفردوس ازین سرای سپنج

بیان حکومت ملک فخر الدین بن شمس الدین کہین کا

بیان حکومت ملک فخر الدین کا

۶۶ جن ایام مین کہ اوسکے والد نے تلعہ نشینی اختیار کی بسبب ترک ادب کی فخر الدین محبوس
اور مقید ہوا بعد سات برس کی درمیان سنہ ۶۹۴ ہجری کے بہاگ کر قلعہ بالا مین متحصن ہوا
آخر الامر ملک شمس الدین کہین نے بسبب التماس امیر نوروز غازی کی بیٹی کو اپنی طرف سے
مامور کیا اور امن دی ملک فخر الدین امیر نوروز کی خدمت جا کر رہا اوس شخص نے اوسکو اپنی
سایہ عاطفت اور عنایت مین تربیت کر کی نشان اور علم حکومت ہراۃ کا معہ اوسکی مضافات
کے اوسکی واسطی حاصل کیا چنانچہ اوسنے دار السلطنت ہرات مین آکر انتظام امور مملکت کا
کیا اور حکومت کرنی لگا اسطرح اوسکی ابتدا ہوئی اتفاقًا سی درمیان سنہ ۶۹۹ ہجری کے
درمیان غازان خان اور نوروز غازی خان کی مخالفت ہوگئی امیر نوروز کا چونکہ ملک فخر الدین پر
بڑا اعتماد تہا اسلئے وہ قلعہ اختیار الدین مین بہاگ کر آ چہپا مگر اس سلطان بی مروت
نے اوسکی حقوق بالکل نہ پہچانی فورًا اوسکو قید کر کی تعلقات ہوین کے حوالہ کر دیا
اوسکے پکڑ دینی کی سبب غازان خان نے نظر عنایت اور الطاف سے زیادہ ملک
فخر الدین کی حال پر کی اور وہ تکلیف جو اوسکو لشکر خان مذکور مین حاضر ہونی کی رہتی تہی
وہ بہی زایل کر دی یعنی اوسکو حکم دیا کہ تمہاری حاضر ہونی کی بہی اب کچہ حاجت نہین تکلیف
نہ کیا کرو اس سبب اور بہی زیادہ نخوت اور تکبر ملک فخر الدین کو ہوگیا اوس تکبر کا
ثمرہ یہہ ہوا کہ جب سلطان محمد خدابندہ تخت سلطنت خانیت پر جلوہ آرا ہوا فخر الدین
بسبب غرور کی اوسکی تہنیت اور مبارکبادی کے واسطی حاضر نہوا بلکہ کوئی قاصد بہی نہ بہیجا
اسواسطی الجایتو سلطان نے امیر سمی دانشمند بہادر کو لشکر فراوان دیکر بارادہ تسخیر دار السلطنت
ہرات کی مامور کر کی روانہ کیا دانشمند بہادر نی بعد قطع منازل اور مراحل سفر کی ہرات پر آکر
شہر کا محاصرہ کیا بعد چند روز کی بسبب بیچ مین پڑنی شیخ الاسلام کے اس شرط پر صلح
ہوئی کہ ملک مذکور شہر ہرات دانشمند کے حوالہ کر کے ایک قلعہ امان کوہ مین جسکو شکنجہ
بہی کہتی ہین جا رہے چنانچہ ایسا ہی کہ امیر دانشمند شہر کے اندر آیا اور ملک فخر الدین کے

بیان حکومت ملک فخرالدین کا

ملک فخرالدین نی قلعہ اختیارالدین کے لوا حقون مین جو لوگ تہی اونسی کچہہ بدی کی اوسوقت ۶۷
کا مسمی جلال الدین محمد سام کو جسپر اوسکو اعتماد تمام تہا سپرد کیا اور دو سو پچاس سوار
نامدار اپنی ہمراہ لیکر قلعہ شکنجہ مین چلا گیا — دوسری روز امیر دانشمند بہادر نی دارالسلطنت
ہرات مین جاکر جلال الدین محمد سام کو یہہ پیغام بہیجا کہ بے وعدہ اور بے عذر قلعہ کو
میرے گماشتون کے سپرد کر دی اور ملازمت مین آکر حاضر ہو محمد سام نے مقابل مین اوسکے
کلمات سخت لکہہ کر بہیج دئے امیر دانشمند نے چاہا کہ مین قلعہ کا جاکر محاصرہ کرون لیکن بسبب
استصواب بعض عقلا کی خواجہ قطب الدین کی ہمراہ دو شخص معتبر مقرر کرکی ملک فخرالدین
کے پاس بہیجی اونہون نے جاکر یہہ صلاح دی کہ مناسب وقت یہہ معلوم ہوتا ہی کہ محمد سام
مذکور امیر دانشمند کو تہوڑے آدمیون کو ہمراہ قلعہ مین جانی دے اور بلکہ شرط ضیافت
اور مہمانداری کی بجا لاوے تاکہ وہ اپنی بیٹے مسمی لاغری کو خدمت مین شاہ الجایتو کے
بہیج کر بصورت اخلاص اور اطاعت کی نظر مبارک بادشاہ مذکور سی گذارے —
ملک فخرالدین نے اول انکار کیا مگر آخرکار ایک رقعہ جلال الدین محمد سام کے نام
اس مضمون کا لکہا کہ امیر دانشمند بہادر قلعہ کی سیر دیکہنی کو آیا چاہتا ہی اوسکی خدمت
خوب طرح پر کرنا جب یہہ رقعہ محمد بن سام کے پاس پہنچا وہ دیکہہ کر خوش ہوا اور کہا
کہ اب بسر و چشم وہ تشریف لائین اور دانشمند نے یہان یہہ تجویز کی کہ جسطرح بنی
محمد سام کو پکڑ لاون اس خیال محال کو دین جگہہ دیکر ایک فوج خادمون اور غلامون کے
ہمراہ لیکر قلعہ مین گیا مگر یہہ جانتا تہا کہ قضا سر پر کہڑی کہتی ہنس رہی ہی کیونکہ
محمد سام نے ایک جماعت سپاہ کی زینہ قلعہ مین کہڑی کر دی تہی اور یہہ کہہ دیا تہا کہ جب
دانشمند اوپر چڑہنی کا ارادہ کرے اوسکی اچہی طرح پر گت کرو بنا بر القصہ اوس روز
امیر دانشمند مع اپنی فرزند مسمی لاغری کی اور بہت نوکر اوسکے قلعہ اختیارالدین مین طعمہ تیغ
بے دریغ ہوئے اونکی تاریخ مین ایک فاضل کہتا ہی — بسال ششصد و ششش در صفر

بیان حکومت ملک فخرالدین کا

۶۷۵ شہر ہرات ٭ بحکم لم یزل کردگار ربی باشند ٭ زدست برد قضا از کف محمد سام ملک
جمشید جام شہادت امیر دانشمند ٭ جب یہہ خبر مقتول ہونی امیر دانشمند کی ملک فخرالدین کو
پہنچی بظاہر بڑا ماتم کیا مگر باطن میں خوشدل اور مسرور ہوا بلکہ ایک نوازشنامہ بہی خفیہ محمد سام
کو لکہا اور شہر اور قلعہ کے محافظت کے باب میں وصیت کی سبب سلطان محمد خدابندہ نے
جو اشتہ محمد سام کی اطلاع اور یاری جانے دانشمند کے جو بیستی فرمان و حکم دیا کہ اسمی بوجای
قبضہ میں دانشمند تہا درکا خراسان کی جانب جاوی جب بوجای مذکور دار السلطنت ہرات
میں نزدیک پہنچا ایک قاصد پاس ملک فخرالدین کی بہیج کر یہہ پیغام دیا کہ اگر میرے باپ
کے قتل ہونی میں تو بہی شریک تہا تو مجکو اطلاع کر دالانہ باشندگان ہرات کو اگاہ کر یہہ
چاہیئے کہ میری باپ کی قاتلوں کو میرے سپرد کر دیں ملک مذکورنی درجواب اسکی
کہلا بہیجا کہ تمہارے باپ کو محمد سام نے قتل کروایا اور مجکو خدا کی قسم ہی میں اس امر میں
شریک نہ تہا بدون حکم و اجازت میری کے اوسنے قتل کیا ہی اور اوسکو کوئی پکڑ کر
تمہارے حوالہ بہی نہیں کر سکتا کیونکہ دو ہزار بہادر اوسکے پاس ہر وقت جان دینی کے
واسطے مستعد رہتی ہیں یہہ خبر بوجای ابن دانشمند نی سنکر ارادہ لڑائی اور جنگ کا دلمین ٹہانکر
ماہ شعبان ۶۷۶ ہجری میں نواحی ہرات پر ڈیرا اکر کی شہر کا محاصرہ کیا اسی اثنا میں
ملک فخرالدین درمیان قلادہ سکتہ کے فوت ہوگیا اور بعد محاربہ شدید کی جب شہر کی ادمی
سبب محاصرہ کی تنگ آگئے اور قحط پڑگیا اور بوجای بہی بسبب بہت قیام اور مدت
گذر جانے کے تنگ آگیا تہا اسواسطے جانبین میں صلح ہوگئی محمد سام نے شہر ہرات بوجای کے
سپرد کر کی جمعیت دو سو جوانوں کے قلعہ اختیار الدین میں قیام کیا دوسرے روز
مع تین ادمیوں کی ملازمت بوجای میں حاضر ہو کر التفات اور نوازش سے مختص ہوا
تیرہ روز تک جانبین کے ادمی آتے جاتے رہی بعد اس عرصہ کی امیر سیادل جو کہ امیر الامراء
خراسان کا تہا پانچ ہزار سوار لیکر سواد ہرات میں آ پڑا اور ایک ایلچی محمد سام کے پاس

بیان حکومت ملک غیاث الدین کا

پاس بھیجکر یہہ پیام بھیجا کہ بے خوف اور بے وسواس تم میری پاس چلے آؤ بوجاہی کو ہم تم دونو ملکر یہان سے نکالدین تا کہ تم پہر اپنی ملک مین حکومت باستقلال کرو محمد سام نے خوف سے دلاوران غور کو ہمراہ لیکر اوسکی خدمت مین حاضر ہونی مین بہت جلدی کی اور یہہ سمجھا کہ یہہ فریب ہی تھا چنانچہ اوسنے ملک مذکور کو پکڑکر بوجاہی کے سپرد کیا اور کہا کہ سلطان اولجایتو شاہ کا حکم یہہ ہی کہ اپنے باپ کی قاتلون کو مار کر ہرات سے آگے جاؤ بوجاہی نے بموجب حکم بادشاہ کی تعمیل کرکے امیر یساول کو دار السلطنت ہرات مین چھوڑکر اون مقیدین کو قتل کرکے آگے کی راہ لے ملک فخر الدین ۷۰۶ھ ہجری مین مقتول ہوا اور حکومت اوس شہر کی اوسکا بھائی غیاث الدین کرنے لگا

بیان حکومت غیاث الدین بن ملک شمس الدین کہین کا

واضح ہو کہ درمیان ۷۰۶ھ ہجری کی ملک غیاث الدین بھائی ملک فخر الدین کا بسبب منظور نظر ہونی اولجایتو سلطان کے حاکم ہرات اور اسفزار اور فراہ اور غور اور گرجستان کا ہوا اوسنے دار السلطنت ہرات مین آکر رعیت کی حال کو بہت نظر انصاف اور عدالت سے دیکھا لیکن امرار ہرات کو اوسکا حاکم ہونا چونکہ بہت گران گذرا اسواسطے اون لوگون نے بادشاہ کی خدمت مین عرضیان اس مضمون کی بھیجین کہ غیاث الدین اپسے باغی اور طاغی ہو گیا ہی چنانچہ اولجایتو سلطان نے ملک غیاث الدین کو طلب کرکے کئے برس اپنی لشکر سے جمعیت تدی آخرکار درمیان ۷۱۵ھ ہجری کی رخصت لیکر ہرات مین آیا اور سنت رعیت پروری کی پہیلانے اور تعمیر مکانات جیسے مسجد اور سرای وغیرہ کی کوشش کے اور درمیان ۷۲۰ھ ہجری کے قلعہ زیرہ باشترک فتح کیا اونہین ایام قلعہ تونکہ کو بھی اپنی تحت تصرف مین لایا اور درمیان ۷۲۱ھ ہجری کے دو سو مرد بہادر اپنے ہمراہ لیکر واسطی حج کعبۃ اللہ اور زیارت مدینہ منورہ کی گیا اور درمیان ۷۲۷ھ ہجری کے امیر چوبان

بیان حکومت ملک حافظ کا

۷۰ سلطان ابوسعید بہادر خان سی روگردان ہوکر ملک غیاث الدین کے پاس بہاگ آیا تہا
اوسکی پیچہا ہی ایک فرمان بادشاہ کا درباب پکڑنے امیر چوبان کی ہرات مین آیا ملک
مذکور نے قواعد عہد و پیمان سے طاق نسیان پر رکہہ کر چوبان کو قتل کیا اور بموجب اوسکے
وصیت کی ایک اونگلی اوسکے جو زیادہ تہی کیونکہ وہ چہہ اونگلی ایک ہاتہہ مین رکہتا تہا
روسمین کی ایک اونگلی کاٹ کی سلطان ابوسعید بہادر خان سے پاس بہیجدی اور درمیان
سنہ ۲۸ ہجری کے ملک غیاث الدین سلطان ابوسعید بہادر خان کی خدمت مین حاضر ہوا
بسبب اشتیاق پانے مسماۃ بغداد بنت امیر چوبان کی جو اون ایام مین بہت محبوبہ مرغوبہ
اور چاہتی بیوی بادشاہ کے تہی کچہہ التفات بادشاہ سے اپنی حال پر نہ پائے کیونکہ
وہ اپنی باپ کی ماری جانی سی اوسسی بہت ناراض تہی سبب دارالسلطنت ہرات مین پہر آیا
سنہ ۲۹ ہجری مین فوت ہوا ملک غیاث الدین نے اپنی ایام دولت مین ایک جامع مسجد
جو ہرات مین خراب اور ویران پڑی تہی پہر نئی سر سی اوسکی تعمیر کی تہی اسلئے اوسجاسے
قریب مین سلطان غیاث الدین نے محمد بن سام کے پہلو کی پاس اپنی قبر کی جای پائے

بیان حکومت شمس الدین بن ملک غیاث الدین کا

ملک شمس الدین بجای اپنی والد کی حاکم ہرات کا ہوا چونکہ وہ اکثر اوقات شراب خواری
اور محبوبان بازاری سی رغبت رکہتا تہا اسلئے اوسنی اپنی عمر و زندگانی سی برخورداری نہ پائی
اوسکے جلوس کی تاریخ خلد مکانہ تہی مگر افسوس کہ ملک اوسکا بعد دو ماہ جلوس سے کے
جاتا رہا وہ جہینی سلطنت کر کے سنہ ۲۹ مین فوت ہوا

بیان حکومت ملک حافظ بن ملک غیاث الدین کا

بعد فوت ہونی شمس الدین کی اوسکا بہائی ملک حافظ بن ملک غیاث الدین قایم مقام ہوا

بیان حکومت معز الدین حسین کا

مقام ہوا مگر اوسکے زمانہ مین غوریون نے اوسکی سلطنت پہ چونکہ استیلا پایا تہا اسلئے موافق ۷۱
اپنی رای کی وہ لوگ حکومت کرتے تہی اوسکو درمیان ۷۳۲ھ ہجری کی قتل کیا

بیان حکومت معز الدین حسین بن ملک غیاث الدین کا

بعد مارے جانے اپنی بہائی کی باتفاق امرا غور کی سریر جہانبانی پر بیٹہا اور حسن تدبیر سی سب چہوٹی اور بڑون کو مطیع و منقاد اپنا کرلیا اور رعایا کی حال پر بنظر انصاف و عدل اوسنے توجہ کرکی ظلم یکسر موقوف کردیا بعد وفات پانی سلطان ابوسعید خدا بندہ کے اوسکی دولت اور اقبال نے ترقی پائی چنانچہ خطبہ بہی اوسکے نام کا پڑہا گیا اور سکہ اوسکی لقب کا جاری ہوا اوایل ۷۴۲ھ مین امیر وجیہ الدین مسعود سربداری باتفاق شیخ حسن جوزی کی قصد دار السلطنت ہرات کا کرکے آیا تہا ملک حسین مذکور بہی اوسکی مقابلہ کے واسطی نکلا جانبین کا مقابلہ ہرات سی دو فرسخ پر ہوا پہلے شکست غوریون کو ہوئی اسی اثنا مین ایک سربداری نی امیر وجیہ الدین مسعود کی اشارہ کی بموجب شیخ حسن کو قتل کیا سپاہ ملک حسین نی دوسری دفعہ حملہ سخت کیا وجیہ الدین مسعود اوسکی حملہ کی طاقت نہ پاکر بہاگ نکلا اوسکے بہاگنی ہی کوکب عظمت اور شوکت ملک حسین کا ذروہ عز و شرف پہ چمکا ایک فاضل اوس واقعہ کے بیان مین کہتا ہے

گر حشر و کرشت بر دلیران نزدے ۔۔۔ وز تیغ سیلے گردن شیران نزدے
از بیم سنان سربداران تا حشر ۔۔۔ یک ترک دگر خیمہ بایران نزدے

بعد اس فتح کی معز الدین نی چند بار لشکر کشی کی اوس ولایت مین کرکی بہت لوٹ اور تاراج اور غارت کی امرا ارلات اور نیز دلی اس سبب سی تنگ ہوکر ملک حسین کا تہوڑا سا حال ظلم اور زیادتی کا امیر قزغن کے روبرو پیش کیا یہہ شخص اون ایام مین امیر الامرا الوس چغتای خان کا تہا ۔ درمیان ۷۵۲ھ ہجری کے امیر قزغن

بیان حکومت ملک معز الدین حسین کا

بتیس ہزار مرد صف شکن اپنی ہمراہ لیکر متوجہ دار السلطنت ہرات کا ہوا — اسجانب ملک ۲۷
حسین نے بعد مشورت ارباب جنگ کی ایک گانو پوی مرغ سی النگ کوہستان تک
ایک دیوار کہنچوا دے اور اوس مقام پر چار ہزار سوار اور پندرہ ہزار پیادے لیکر مستعد
حرب ہوکر مقیم ہوا امیر قزغن درہ بادستان کی راہ سی جنگل مین آکر گاذرگاہ مین پڑا جانبین
کا مقابلہ اوسی میدان مین ہوا لڑائی ایسی بہاری ہوئی کہ بسبب غبار معرکہ جنگ کی آسمان
نہ دکہلائی دیتا تہا اور زمین بسبب بہنی خون مقتولون کی برنگ لعل بدخشان ہوگئی انجام کار
یہہ ہوا کہ غوریون نی شکست کہائی درمیان اوس دیوار کی آچہپی اور دوسری دفعہ ایسی مستعد
ہوکر مقابلہ پر آئی کہ ترکون کو شہر مین گہسنی نہ دیا ہ بدین گونہ چل روز پیکار بود * زمین ز
خون و ہوا تار بود * بعد ازان جانبین سے قاصد ایک دوسری طرف آئی گئی طرفین
کے صلح اس طور پر ٹہیرے کہ امیر قزغن ماوراء النہر کو مراجعت کر جاوے دوسرے سال
ملک مذکور امیر قزغن کے ملازمت مین حاضر ہوویگا اس پر عہد و پیمان جانبین سی ثبت
ہوگئی اوسوقت ملک حسین نی تبرکات لائقہ امیر قزغن کے پاس بہیجی اور امیر مذکور نے
ماوراء النہر کو مراجعت کی بعد اس واقعہ کی شان و شوکت ملک مذکور کی کم ہوگئی غوریون نے
اس ملک پر استیلا پاکر یہہ ارادہ کیا کہ ملک حسین کو پکڑ کر اوسکے بہائی باقر کو تخت پر بٹہلادین
جب یہ راز ملک پر کہل گیا فرصت پاکر پہاڑ پر بہاگ گیا اور بموجب وعدہ کی امیر قزغن
کے پاس درمیان ۷۵۳ھ سات سو ترپن ہجری کے جانب ماوراء النہر کے گیا بعد پہنچنی
کے مشمول نظر شفقت اور مرحمت امیر مذکور کا ہوا — ہرچند کہ بعض امرا نے جو کینہ ملک
حسین کا دلمین رکہتی تہے امیر قزغن کو ملک حسین مذکور کے پکڑنے اور قتل کرنی پر برانگیختہ کیا
لیکن اوسنی نہ مانا اوسوقت ان امرا نے یہہ تجویز کی کہ بوقت فرصت ملک حسین کو ہم
لوگ قتل کرین امیر قزغن نے یہہ حال ان امرا کا اور ارادہ بدنیتی سب ملک حسین سی ایکر
اطلاع کردی اور کہا کہ جسطرح بنی تم ہرات کی جانب چلے جاؤ اوسی شب کو ملک حسین

بیان حکومت ملک غیاث الدین پیر علی کا

ملک حسین اسپ تازی پر سوار ہوکر ہرات مین آ داخل ہوا اور بی دغدغہ قلعہ مین جاکر حکومت ۷۶
کرنے لگا اور جاتی ہی اپنی بہائی باقسر کو پکڑکر ایک قلعہ مین حبس کیا القصہ دوسری دفعہ
پہر ملک حسین نے بند و بست اور انتظام جیسا چاہئی قرار واقعی اپنا کرلیا — اور
درمیان سنہ ۷۵۹ ہجری مین امیر سلیمش بیگ بن عبد اللہ — اور امیر محمد خواجہ ایزدی دونو
متفق ہوکر بقصد جنگ ملک حسین پر چڑہائی کر آئی ملک مذکور ہی سپاہ جمع کرکی دشمنونکی
استقبال کی واسطی باہر آیا دره باخزران کی جنگل مین دونون لشکرون کا مقابلہ ہوا جب
بیشتر اور سیدہ لشکر مخالفین کا آراستہ ہوچکا اوسوقت امیر سلیمش بیگ اور امیر خواجہ
معرکہ جنگ مین تلوارین ہاتہہ مین لیکر باین خیال آئی کہ جبتک ملک حسین کو قتل نکرین میدان
سی نہ پہرین جب درمیان قلب سپاہ بادشاہ ہرات کی آ پہنچی اوسوقت بحسب تقدیر
آسمانی دو تیر اون دونو امیرون کی ایسی آکر لگی کہ گہوڑے کی زین پرسی زمین مین گر پڑے
اور کوئی لشکر جانبین کا ہلاک نہ ہوا — نہ خاکی بخون کس آغشتہ شد ٭ نہ یک مور
درزیر پا گشتہ شد ٭ ایک شاعر اوس واقعہ کی تاریخ مین کہتا ہی — ز ہجرت
ہفصد و پنجاہ و نہ بود ٭ ربیع الاول از ماہ خجستہ ٭ کہ شد روز دوشنبہ نیم ماہ
سلیمش با محمد خواجہ کشتہ ٭ اور ملک حسین معز الدین درمیان سنہ ۷۷۱ سات سو اکہتر
ہجری کے مرض صعب مین گرفتار ہوکر فوت ہوا ملک غیاث الدین پیر علی جو اوسکا
بڑا پیارا بیٹا تہا ولی عہد اوسکا تہا وہ اوسکی جای قایم مقام ہوا ملک حسین تیسری ماہ
ذیقعدہ سنہ ۷۷۱ ہجری مین فوت ہوا جامع مسجد ہرات کی گنبد مین اپنی باپ کی پہلو مین
مدفون ہوا — تو گفتی کہ از شاہ والا نژاد ٭ خود از مادر دہر ہرگز نزاد ٭

بیان حکومت ملک غیاث الدین پیر علی کا

وہ بعد فوت ہونی اپنی باپ ملک حسین کی حاکم ہرات کا ہوا اوسنی اپنی ایام حکومت مین

تین دفعہ لشکر کشی نیشاپور پر جو کہ تحت حکومت خواجہ علی موید سربداری کی تھی کی اور ہر دفعہ بے
نیل مقصد مراجعت کر آیا تھا چوتھی دفعہ دہ شہر فتح کیا اور حکومت وہان کی امیر اسکندر
شیخی کو سپرد کر کی دار السلطنت ہرات کو مراجعت کی اور درمیان ۷۷۸ھ سات سو اٹھتر
ہجری سے ایک ایلچی صاحب قران گیتی ستان امیر تیمور گورکان کا ہرات مین آیا اوسنی
اپنی بادشاہ کیطرف سے سخنان محبت انگیز اور کلمات مودت آمیز ملک غیاث الدین کو سنائے
ملک غیاث الدین مذکور نے بھی اخلاص اور انقیاد جتلایا اور ایک لڑکی مخدرات سراپردہ
سلطنت سے اپنے بیٹے کے نسبت چاہی امیر تیمور نی اوسکی التماس قبول کی چنانچہ مسماۃ
سونج قتلق اغا بیٹی شیر بیگ آغا کی نسبت بادشاہزادی سے کر دی اور پیر محمد نے
سمرقند کو جا کر بعد چند روز کی بسبب اسکے کہ منظور نظر حضرت امیر تیمور کا تھا رخصت پائے
مراجعت کر کی جب آیا اوسوقت حضرت صاحب قران نے سونج قتلق اغا کو تجمل تمام اور
حشمت تمام سے ہمراہ ایک جماعت امرار عظام سے پیچھی بادشاہزادی کی روانہ کے
ملک غیاث الدین پیر علی نی بسبب اوسکی زیادہ ترقی پائی بعد چند روز سے اون امرار
اور سرداروں کو جنکو امیر تیمور نے اوس لڑکی کی ساتھہ بھیجی تھی خوشدل اور مسرور کر کے
روانہ کئے ــ انشاء اللہ تعالی اب سب حال ملک غیاث الدین پیر علی کا اور اوسکے
اولاد کا درمیان ذکر صاحب قران امیر تیمور سے کے بیان کرونگا فقط

فصل

اس فصل مین ذکر اولاد یافث بن نوح ع کا اور نکلنا چنگیز خان کا اور سلطنت کرنی اوسکی اولاد کی اطراف و اقطار مین بیان کیجاتی ہی

مخبران تاریخ اور دانشمندگان حال سلاطین خوزین یون بیان کرتے ہین کہ جب کشتی

بیان اولاد یافث بن نوح علیہ السلام کا اور نکلنا چنگیز خان کا

کشتی حضرت نوح علیہ السلام کی پہاڑ جودی پر آکر ٹھہری اور زمین پھر کر آباد ہوئی اوسوقت حضرت ۷۵
نوح علیہ السلام نے اپنے بڑے فرزند کو جسکو یافث کہتے ہین اور بموجب روایت صحیح کے وہ بھی
پیغمبر مرسل تھا ملک ترکستان کا سپرد کیا اور اسم اعظم اوسکو بتلا دیا بلکہ اسم اعظم ایک
پتھر پر لکھکر یافث کو دیدیا یافث مذکور اوس پتھر کی برکت سے جب چاہتا مینہہ برسوا
لیتا چنانچہ پتھر آجکے زمانہ تک ترکوں مین موجود ہے جو باعث مینہہ کے برسنے کا حالت قحط
مین ہوتا ہے اوس پتھر کو ترک لوگ سنگ یدہ جدہ تاش کہتے ہین یہہ نام اوس پتھر کا
مشہور ہے المختصر یافث مذکور مثل صحرا نشینون کی ولایت مشرقیہ مین جاکر رہا اور اچھی
خصایل و رسوم استعمال مین لاتا رہا یہانتک کہ اوسکی اجل آئی تقضاے الٰہی فوت ہوا
اوسکے گیارہ فرزند تھے اونکے نام یہہ ہین — ترک — خزر — سقلاب — روس
— منسک — چین — کماری اسکو کیمال بھی کہتے ہین — تارخ — خلج — غز —
سدسان — بعد وفات یافث کی اوسکا بیٹا ترک بن یافث قایم مقام اور جانشین
اپنے باپ کا ہوا ترکون نے اوسکا خطاب یافث اعلان رکھا تھا یہی شخص دیار مشرقیہ کا
اول بادشاہ ہوا ہے جسطرح کہ کیومرث اول بادشاہ فارس کا دنیا مین ہوا اسی طرح یہہ
یہہ دیار مشرق کا اول ہی اول بادشاہ شمار کیا گیا اسی شخص نے رسمین خاندان خانی
کے اور آئین جہانبانی کی ایجاد کئے اور دوسو چالیس برس وہ زندہ رہا اوسکے پانچ بیٹے
تھے جنکے یہہ نام ہین — النجہ — ترنک — چگل — برسخار — ایلاق — بعد وفات
یافث اعلان کے اوسکے بیٹے النجہ نے سلطنت کی جب النجہ بھی فوت ہوا اوسکا جانشین
اوسکا بیٹا دیب باقوی خان ہوا بعد اوسکے وفات کی اوسکا بیٹا کیوک خان تخت سلطنت پر
بیٹھا اسنے اپنی آخر عمر مین النجہ خان کو اپنا ولیعہد کر دیا تھا بعد اوسکی وفات کی النجہ خان
تخت نشین ہوا جب النجہ خان تخت نشین ہوا اوسنے رسمین عدل اور انصاف کی زندہ
کین اوسکی ایام سلطنت مین ترکون کو جب بہت عیش و عشرت نصیب ہوا تو وہ لوگ

بیان حکومت قرا خان کا

٧٦ سنغرور ہو گئی اور انہون نی کفر اور ضلالت کی راہ اختیار کر لی کہتی ہین کہ النجہ خان سکے دو بیٹے
اوسکی بیگم سسی ایکدفعہ ہی پیدا ہوئی تہیے اون لڑکون مین سسی ایک کا نام تاتار رکہا —
دوسری کا مغول — بعد وفات النجہ خان کی وہ دونون لڑکے اپنی اپنی ولایت مین حکومت
کرنی لگی طبقہ تاتار سکے آٹہہ نفر تہی جنکی یہہ نام ہین — تاتار خان — بوقا خان — بلنجہ خان
— آتسیر خان — اردو خان — بایدو خان — سونج خان — ایسل خان —
اور مغول کی اولاد سسی نو نفر گذری جنکا حال مفصل لکہتا ہون اول مغول خان یہہ شخص
جب تخت پر بیٹہا اوسنی مراسم عدل اور انصاف کی قایم کین اور چار بیٹی اوسسی ہوئی
جنکی یہہ نام ہین — قرا خان — اذر خان — کر خان — اور خان

بیان حکومت حال قرا خان کا

بعد وفات مغول خان کی اوسکا بیٹا قرا خان تخت سلطنت پر بیٹہا اوسنی اپنی رہنی سکے جای
مقام قراقرم مین جسکو ازناق بہی کہتی ہین اور وہ درمیان دو پہاڑون سکے دررفع ہی اختیار کی
خدا کی عنایت سسی ایک فرزند دلبند قرا خان کے چاند کیسی صورت نہایت حسین اور نیک سیرت
پیدا ہوا حسن اوسکا ایسا تہا — بحسن خویش ہر کہ کردی نگہ + شدی خوار در چشم او
مہر و مہ + کہتی ہین کہ یہہ لڑکا جب پیدا ہوا اوسنی تین رات اور تین دن تک اپنی والدہ کا
دودہ نہ پیا اور ہر شب کو اوسکی والدہ خواب مین یہہ دیکہا کرتی کہ یہہ لڑکا مجسی یہہ کہتا ہی
کہ اسے مادر مہربان اگر تو خدا پر ایمان نہ لاوی گی تو مین تیرا دودہ ہرگز نہ پیون گا اگرچہ عورت
بسبب خوف اپنی خاوند قرا خان کی ایمان نہ لا سکتی تہی جب محبت مادری سنے جوشش زنی
کی اور دیکہا کہ بدون اس ترکیب کی چارہ نہین چہپی چہپی راہ خدا پر مشغول ہوئی اور خاوند سسی
خفیہ ایمان لائی اوسوقت اس لڑکی سنے اوسکی چہاتیان مونہہ مین لین — اون ایام
مین ایک رسم مغلون مین یہہ تہی کہ جبتک ایک برس کا لڑکا نہ ہو لیتا نام اوسکا نرکہتی جب ایک

بیان حکومت قرا خان کا

ایک برس اس لڑکی کی ولادت پر گذر چکا اوسوقت اوسکی باپ قرا خان نی ایک
مجلس عام آراستہ کرکی سب اشرافون اور اعیان سلطنت کو بر سبیل مشورہ جمع کرکے یہہ پوچھا
کہ اس لڑکی کا کیا نام رکھون کیونکہ اب ایک برس کا ہو چکا ہی ــــ لڑکے نی فی الحال بزبان
فصیح مقال یہہ کہا کہ میرا نام اغوز ہی حاضرین مجلس یہہ گفتگو اوس ایک برس کی بچے
کی سنکر بہت متعجب ہوئی آسواسطی سبنی وہی نام جو اوس لڑکے نی آپ بتلایا تہا رکہا
اغوز خان لوسکو کہنی لگی جب وہ لڑکا حد بلوغت کو پہنچا اور بالغ ہو گیا اوسوقت قرا خان
نے اپنی بہائی کر خان کے بیٹی سی اوسکا نکاح کردیا چونکہ وہ لڑکی مثل اپنی ماں باپ کی
کافر تہی نور ایمان سی اوسکا دل روشن نہ تہا اسواسطی اغوز خان نے کبہی اوسکی طرف
آنکہہ بہی اوٹہا کر نہ دیکہا ــــ قرا خان نے جب یہہ دیکہا اوسنی ایک اور لڑکی بیٹی اور خان
کی بیٹی سی جو اوسکا دوسرا بہائی تہا اپنی بیٹی سی منسوب کردی چونکہ یہہ لڑکی بہی کافر
تہی اسلئے اوسی بہی متوجہ ہوکر کبہی نہ بولا اس امر سی اوسکا باپ بہی نہایت حیران تہا
اسی اثنا میں ایک روز اغوز خان شکار کہیل کر مراجعت کری ہوئی آتا تہا راہ میں اپنی
چچا اور خان کی گہر گیا اوسکے بیٹی کو دیکہہ کر اوس لڑکی سی یہہ کہا کہ اگر تو ایمان وحدانیت
خدا سبحانہ وتعالی پر لاوے تو میں تجہسی اپنا نکاح کرلون اور جان سی زیادہ تجہکو دوست
رکہون اوس لڑکی نی کہا کہ مجکو تمہاری اطاعت اور فرمان برداری سب طرح سی منظور ہے
بعد اجازت اپنی والد کی اغوز خان نے اوسکو حرم سرا میں بلوالیا اور نکاح ہو گیا
اون دونو میں بڑی محبت اور الفت ہو گئی اس محبت کو اور بیگمون نے دیکہہ کر رشک
سے کہا کہ اوس لڑکی سی یہہ پوچہا کہ تجہسی زیادہ محبت کرنیکا کیا باعث ہی اوسنے بیان کیا
کہ میں وحدانیت خدا پر ایمان لائے ہون اسواسطی میرا خاوند مجکو زیادہ پیار کرتا ہی
تم کافر ہو تمکو اسواسطی وہ نہیں لگاتا اسواسطی بسبب حسد کی اون بیگمون نے بادشاہ کو
اس امر کی اطلاع دی اور کہا کہ اغوز خان سی اور خدا پرستار تمہاری بتون کی ایمان

بیان حکومت کورخان کا

لایا ہی قراخان یہہ بات سنتی ہی بیٹی کی قتل کرنی کی واسطی لشکر لیکر اوسکی شکارگاہ پر جا چڑہا وہ شکار کہیلتا پہر رہا تہا اوسکی بیوی مومنہ تہی جو خدا پر ایمان لائی تہی اور بہت اوسکی پیار تہی ایک آدمی کی زبانی بہت جلد اغورخان کو خبر پہنچی کہ تمہاری والدنے تمہاری مار ڈالنی کا قصد کرکی تمہارے اوپر چڑہائی کی ہی اغورخان بہی معہ اپنی مردمان شکاریوں کی باپ سی بہڑ گیا دونوں کا مقابلہ سخت ہوا ع دو لشکر خیال درہم آمیختند ✤ کہ از آہن آتش فرو ریختند ✤ اس لڑائی مین قراخان مارا گیا تمام اعیان دولت و امرا سلطنت نی متفق ہوکر اغورخان کو تخت پر بٹہلایا

بیان حکومت اغورخان کا

جب اغورخان تخت سلطنت پر متمکن ہوا اوسنے تہوڑے عرصہ مین تمام ولایت ترکستان سے حد بخارا تک مسخر اور مفتوح کیا ایک روایت مین یہہ ہی کہ دریا جیحون سی عبور کرکے بعض ملکت ایران کی بہی اوسنے اپنی حکومت مین ملالی تہی اوسکے چہہ بیٹے تہی جنکے یہہ نام ہین
۱ کورخان — ۲ ای خان — ۳ ملدزخان — ۴ کرک خان — ۵ ناق خان — ۶ تنکزخان
یکروز ان لڑکون نی شکارگاہ مین ایک کمان زرین اور تین تیر پڑی ہوئی پاکر اپنی باپ کے پاس اٹہا کر لائے اغورخان نے کمان سب سی بڑی بیٹی کو دیدی اور تینوں تیر سب سی چہوٹی بیٹی کو دئے اسواسطی جو اولاد اس بڑے فرزند سی پیدا ہوئے اوسکا نام بوزوق رکہا گیا — اور چہوٹے لڑکے سی جو اولاد پیدا ہوئے اوسکو اوچوق کہنی لگی مغلون مین بوزوق خاندان در حقیقت بڑا ہے کیونکہ کمان کو انہون نے تشبیہ بادشاہت سی دی ہے جو اونکی جد کو ملی تہی ۔ اور تیر کو مشابہت ایلچی سی دی گئے حاصل کلام جب اغورخان مرگیا بڑا بیٹا اوسکا کورخان بجائے اپنی باپ کی تخت نشین ہوا

بیان حکومت کورخان کا

بیان حکومت منگلی خان کا

کورخان بعد وفات اپنی والد انغورخان کے تخت حکومت پر بیٹھا اسنے ستر برس تک ۷۹
حکومت کی

بیان حکومت ای خان کا

ای خان بعد وفات اپنی بہائی کورخان کے تخت سلطنت پر بیٹھا اور ابہی وہ فوت نہوا تہا
کہ اوسکا بیٹا یدز خان اوسکا جانشین ہوگیا

بیان حکومت یدز خان کا

یدز خان اپنی باپ کی قایم مقام اوسکی عین حالت حیات مین ہوا جب وہ مرگیا اوسوقت
اوسکا بیٹا منگلی خان بادشاہ ہوا

بیان حکومت منگلی خان کا

منگلی خان بعد وفات اپنی باپ یدز خان کی تخت پر بیٹھا اور وقت وفات تنگز خان کو اپنا ولی عہد کرگذرا تہا منگلی خان نے ایکسو دو ۱۰۲ برس بادشاہت کی اور حالت ضعیفی مین یہ منصب اپنی بیٹی ایلخان کے سپرد کیا — ایلخان کی زمانہ مین تور بن فریدون نے جسکی سلطنت دیار ماورار النہر کی متعلق تہی باتفاق سونج خان کے جوکہ پہلا بادشاہ ملوک تاتار کا تہا قصد ایلخان کی استیصال کا دمین مصمم کر کی چڑہ آیا خدا تعالی کی شان سے انہوں نے غلبہ پاکر اکثر مغلون کو قتل کیا بلکہ سوای قیان ابن ایلخان کے اور اوسکی با موکی بیٹی نکوز خان کے اور دو لڑکیان جو اونکی بہنین تہین کسیکو قوم مغل سے زندہ نہ چہوڑا یہہ چار شخص بہی اسطرح پر بچی تہے کہ اونہون نی مردون مین اپنی تئین چہپا کر تمام روز میدان جنگ مین مثل مردون کے بیحس و حرکت ڈالے رکہا رات کو گہوڑون پر سوار ہوکر تمام شب بہاگی صبح کے وقت ایک ایسی پہاڑ کے نیچی پہنچی جہان بڑا سلسلہ پہاڑ کا ملا ہوا تہا اور آسکے جانیکا راہ ...

بیان حکومت الانقوہ عورت کا

۸۰ پہر ایک کو معلوم نہیں تہا ان چار دن نفر دن نے بمشقت تمام ایک ٹیلہ پر چڑہ کر آرام کیا وہان
ایک مرغزار بہت سبز اور مقام خوش پاکر اقامت اختیار کی غرضیکہ اوسجای پہاڑ پر رہنا
اور بسنا شروع کیا یہانتک کہ اون دونون سی بچی پیدا ہوئے اور بہت قبیلی تہوڑی عرصہ مین
اونکی اولاد کی پہیل گئی جو اولاد قیان ابن ایلخان سی پیدا ہوئی اوس قبیلہ کا نام قیات رکہا گیا
اور جو نکوز خان سی پیدا ہوئی اونکو درلیکن کہنی لگی — اور اوس پہاڑ کا نام جہان یہہ بستی تہی
ارکنہ قون رکہا گیا المختصر جبکہ قوم درلیکن کی بہت پہیل گئی اور گنجایش اونکی رہنی کی اوس
پہاڑ مین نرہی اوسوقت وہ لوگ اوس پہاڑ سی اوترکر مغلون کے شہرون مین سے کہ اون
لوگون سی جو ناحق اونکے ملک پر متصرف ہو گئی تہی لڑائی کرکے اپنا ملک پہر فتح کیا اور بادشاہ
مغلون کا یولدوز بن منگلی خواجہ بن تیمور تاش ہو کہ نسل قیان سی تہا مقرر ہوا اس یولدوز خان
کے ایک بیٹا تہا اوسکا نام جوبنہ ہے اوس جوبنہ سی ایک لڑکی خوش خصلت پری تمثال
پیدا ہوئی اوسکا نام الانقوہ رکہا گیا ~ نہ دختر اختری از برج شاہی ؛ گرامی گوہری از درج شاہی

بیان حکومت الانقوہ عورت کا

یہہ عفیفہ خاتون الانقوہ ابتدا حال مین اپنی چچا کی بیٹی کی نکاح مین تہی اوسکے خاوند کا نام
دویون بیان تہا یہہ شخص اون ایام مین حاکم مغلون کا تہا اوسکی نیت سی اوراس عورت کی
پیٹ سی دو بیٹی پیدا ہوئے ایک نام بلکدی — دوسری کا بکجدی تہا — جب دویون
بیان مرگیا الانقوہ بجاے اپنی خاوند کی سرور رہی اور اپنی بچون کی پرورش مین مصروف
رہنی لگی اسی اثنا مین ایک روز وہ عورت پہلوی بستر راحت پر پڑی ہوئی سوتی تہی کہ دفعتہً خانہ
تاریک اوسکا اسطرح پر روشن ہوگیا جسطرح اوجی روشنی کی چمک ہوتی ہے وہ یہہ حال دیکہہ کر
متحیر ہوئی کہ ناگاہ وہ روشنی اوسکی حلق مین اوتر گئی اوس روشنی کے اوترتی ہی حمل نمودار ہوا
اس مقام پر خلاصۃ الاخبار یہہ شعر لکہتا ہی ~ حکایت مریم اگر شنوی ؛ با الانقوہ ہمچنان

بیان حکومت بوقا خان کا

پہنچا ن بکر رہی تہی جب لوگون کو اس ملکہ کی حمل کی خبر ہوئی صاف ثابت ہوا کہ اوسنی زنا
کروایا ہی سبہنی طعنی اور تشنیع اور سخنان سخت ملکہ سی کہی اور کہا کہ ہمکو یقین کامل ہوا کہ آپنے
زنا کروایا ہی ملکہ نے اپنی بریت اور عفت کی باب مین بہت فہمایش کی جب کسیکو یقین اوسکے
پاک ہونیکا نہوا اوسوقت ملکہ نے کہا کہ اجکی شب تم میرے مکانمین رہو بچشم خود ملاحظہ
کرو اگر مین سچی ہون تو تمکو وہ نور معلوم ہوگا اور خدا مجکو سچی کریگا سبکو یہہ بات پسند آئی
پنانچہ اشراف اور اعیان اوس سرزمین کے رات کو ملکہ کی پاس ہی اونہونی بچشم خود
دیکہا کہ ایک لپٹ نور کی آسمان سی اوترکر ملکہ کی خیمہ مین جاتی ہی اور پہر ایک شعلہ وہان
سی نکلکر آسمان کو چلا جاتا ہی سبہنی آمنا صدقنا کی تمام بدگویون کی زبان بند ہوئی
اوسوقت سبکو یقین ہوا کہ ملکہ روح قدس سی حاملہ پائی گئی — کہتی ہین کہ ملکہ الانقوا کی
پیٹ سی بسبب برکت اوس نور کی تین بچی پیدا ہوئے — ایک لڑکے کا نام بوقون
تیقی رکہا گیا قوم قبقین اسی بچہ سی پیدا ہوئی ہی — دوسری بچی کا نام بوسین
سالجی رکہا گیا قوم سالجیون کی اوسکی طرف منسوب ہی — تیسری بچی کا نام بوزنجر قاآن
رکہا گیا تمام خان ترکستان کی اس بوزنجر کی نسل سی ہین اونکو مغل بہی کہتی ہین

بیان حکومت بوزنجر قاآن کا

جب بوزنجر قاآن حد بلوغ کو پہنچا باتفاق جمیع اعیان اور اشراف ولایت کی تخت سلطنت پر
اوسنی جلوس کیا اوسیکی وقت مین ابومسلم مروزی تہا — مدت مدید تک وہ داد اور
عدل کرتا رہا جب اوسنی وفات پائی بعد اوسکے دو لڑکے اوسکی نسل سی رہے تہی
ایک کا نام بوقا خان تہا اوسکے آٹہوین پشت مین چنگیز خان اور قراچار نویان ہی
— دوسرا لڑکا بوقیا خان تہا اوسی ایک بیٹا پیدا ہوا تہا جسکا نام ماچین تہا

بیان حکومت بوقا خان کا

بیان حکومت قایدو خان کا

۸۲ بعد وفات اپنی والد کی بوقا خان تخت سلطنت پر بیٹھا اوسنی وقت وفات اپنی بیٹے
دوتومن کو ولی عہد اپنا کر دیا تھا

بیان حکومت دوتومن خان کا

جب بجای اپنی باپ کی تخت شاہی پر بیٹھا داد و عدل اوسنی خوب کیا اوسکی ایک بیوی بہت بڑی عقلمند ذی شعور تھی اوسکو منولون کہتی تہے اس عورت کی پیٹ سی نو بچی پیدا ہوئے بعد وفات دوتومن کی وہ عورت اپنی بچون کی پرورش اور سیاست ملک مین مصروف ہوئی اسی اثنا مین قوم جلایر نزدیک تورت منولون کے جاکر مقیم ہوئے اور اپنی انوست زمین کندہ کرکی پیدا کرنی لگی اس قوم کی اقامت سی منولون مانع آئے قوم جلایر کو یہہ بات ناگوار گذری ایکروز وقت فرصت کا پاکر اونہون نی منولون کو قتل کیا اور اوسکے لڑکے بہی اوسکی مار ڈالے ایک بچہ نوان یعنی قایدو خان جو اوس وقت وہان موجود نہ تہا وہ ایک لڑکی کے خواہش کی واسطی اپنی چچا مسمی باجین کی پاس گیا تہا وہ بچ رہا اور باقی اوسکے آٹھون بہای معہ اوسکے والدہ منولون کے دارفانی کو کوچ کرگئے جب باجین نے یہہ حرکت بد سنی ایک ایلچی قوم جلایر کے پاس اوسنے بہیج کر خون کی خواستگاری کی بزرگ لوگ جو اوس قوم مین تہی اونہون نے عذر کیا اور کہا کہ یہہ قصہ بدون ہماری رای کی وقوع مین آیا ہے اب معاف کیجی اور ستر آدمی جو منولون کی قتل مین شریک تہی قتل کئے گئے

بیان حکومت قایدو خان کا

قایدو خان بسبب سعی باجین کے سردار ایل الوس کا ہوا اوسکی تین بیٹے پیدا ہوئے بایسنغر اور جرقہ لنکوم اور چارچین قوم تجیوت نسل چارچین سی پیدا ہوئے اور قبیلہ تاجیوت جرقہ لنکوم کی اولاد سی ہی جرقہ لنکوم کے ایک بیٹا تہا اوسکو

بیان حکومت نومنہ خان کا

اوسکو سمرقند کہتی تہی سمرقند کی ایک بٹیا تہا اوسکو ہمیقا کہتی تہی یہہ ہمیقا ایام جوانی مین ۸۳
اہل ختا کے پنجہ مین پہنس گیا اوسکو التان خانی نے ایک دیوار مین چنوا دیا

بیان حکومت باسنغر خان کا

باسنغر خان بعد وفات اپنی والد کے مدت تک سلطنت کرتا رہا آخر عمر مین اپنے بیٹے
نومنہ کو ولیعہد اپنا بناکر عالم بقا کو راہی ہوا

بیان حکومت نومنہ خان کا

نومنہ خان جب سریر سلطنت پر بیٹہا اوسوقت تہوڑا سا ملک ترکستان کا بہی اوسنے
فتح کرکے مملکت موروثہ اپنی مین ملا لیا اوسکے دو جوروان تہین ایک کی پیٹ سی
سات لڑکے پیدا ہوئے اور ایک سی دو لڑکے جوڑوان ایک ہی دفعہ پیدا ہوئے
یہہ دو لڑکی جو توام پیدا ہوئی تہی انمین سی ایک کا نام قبیل تہا دوسری کا نام قاجولی
— ایک شب کو قاجولی نے خواب مین دیکہا کہ تین ستارہ ایک پیچہی دوسری کی دامن
قبیل سی نکلکر آسمان پر بلند ہوئے پہر غروب ہو گئے — چوتہی بار ایک ستارہ نہایت
چمکتا ہوا اوسکے دامن کی نیچی سی نکلا اوسنے اسطرح کی روشنی دنیا پر کی کہ تمام اطراف
و اقطار مین اوسکے چمک پہیل گئی پہر اوس ستارہ مین سی آٹہ ستارہ اور نکلی ہر ایک اونمین
سی ایک ایک ولایت پر روشن تہا بعد غروب ہونے اوس ستارہ کی اطراف جہان
کی اوسیطرح پر روشن تہی یہہ خواب دیکہکر چونک پڑا ایک لحظہ اوسکے تعبیر مین رہا
پہر آنکہہ جہپک گئی اوسوقت ایک اور خواب یہہ دیکہا کہ اوسکی گریبان سی سات
ستارے چمکدار طالع ہوئی ایک پیچہی دوسری کی غروب ہوگئی آٹہوین دفعہ ایک
بہت تابندہ ستارہ نکلا اوسنے تمام اطراف جہان پر اپنی روشنی ڈالی پہر اوسمین

بیان حکومت قبل خان کا

سی گئے ستارہ پہوٹ کر پہیلی ہر ایک ستارہ ایک ایک ملک پر روشن تہا بعد غروب ہونے اوس بڑے ستارہ کی اون چہوٹی ستارون کی اوسیطرح پر روشنی باقی تہی جیسی اوسین روشن تہے یہہ خواب دیکہکر قاجولی بیدار ہوا اور باپ کی خدمت مین آکر حاضر ہوا سب حال خواب کا بیان کیا تومنہ خان نے فرمایا کہ بٹیا دوسری بہای کو بہی اپنی بلا لاؤ جب قبل خان حاضر ہوا اوسوقت تعبیر خواب کی بیان کی اور کہا کہ اس خواب کی تعبیر یہہ ہے کہ قبل خان کی پشت سے تین پچی بادشاہون کی پہر اوسکی اولاد سے ایک شخص ایسا بادشاہ ہوگا کہ تمام ملک اور اکثر ملک دنیا کی اوسکے تابع ہونگی اور بہت ملک وہ فتح کرکی اپنے بیٹون کو تقسیم کریگا بعد اوسکے مرنی کی سلطنت اوسکی بیٹی کرتی رہینگی مدت تک اوسکی اولاد سلطنت کریگی — دوسری خواب کی تعبیر یوں ہی کہ قاجولی کی نسل سے ہشت نفر سلطنت کرینگے اور ایک شخص آٹہوین اوسکی پشت سے اکثر بلاد دنیا کی فتح کریگا اور بہت ملک اپنی قبضہ مین لاویگا — اور اوسکے اولاد ہر ایک ملک مین ایک ایک بچہ سلطنت حکومت کریگا جب تومنہ خان تعبیر خواب کی کہہ چکا اوسوقت دونو بہائی یعنی قبل خان — اور قاجولی خان نے باہر آکر آپسمین عہد کیا اور قول و قرار اسبات کی ہوئے کہ تومنہ خان کی بعد قبل خان بادشاہ ہوکر تخت نشین ہو اور قاجولی سپہ سالار لشکر کا رہی اور یہی عہد و پیمان نسلاً بعد نسلٍ باقی رہی اسواسطی ایک اقرارنامہ دو نو بہائیون نے لکہکر ایکدوسری کو دیدیا

بیان حکومت قبل خان کا

قبل خان بسبب اوسی عہد اور اقرارنامہ کے بعد تومنہ خان کی وفات پانی کی تخت خانی پر جلوہ فرما ہوا اوسکو ترکان النجیک کہتی ہین اسکے چہہ بیٹی تہی تین کے نام یہہ ہین — اوکین برقاق — قوبلہ خان — برتان بہادر — اور تین بچون کے نام معلوم نہین ہوئی — کہتی ہین کہ اوکین برقاق صاحب جمال اور خوبصورت تہا ایک روز تن تنہا جنگل مین گہومتا

بیان حکومت بیسوکا بہادر کا

گہومتا پہرتا تہا ایک جماعت تاتاریون نے اوسکو پکڑکر الناتن خان کی پاس لیجاکر اوسکی ۸۵
حوالہ کیا الناتن خان نی بسبب عداوت دیرینہ کی ایک دیوار مین گہڑا کرکی چنوا دیا

بیان حکومت قوبلہ خان کا

بعد وفات اپنی باپ کی قوبلہ خان مالک تخت وتاج کا ہوا اوسنے لشکر جمع کرکی الناتن خان پر اپنی بہائی کے خون کا قصاص لینی کے واسطی چڑہائی کی انجام اسکا یہہ ہوا کہ الناتن خان شکست کہاکر بہاگا اور اوسنی اوسکے ملک کو خوب لوٹا تمام ملک اوسکا غارت وتاراج کرکی مراجعت کر آیا

بیان حکومت برتان بہادر کا

بعد وفات قوبلہ خان کی اوسکا بہائی برتان بہادر تخت نشین ہوا یہہ شخص مردانگی اور قوت اور شجاعت مین سب سے افضل تہا بعد وفات اپنی چچا قاجولی کے سرداری لشکر کی اوسنے اپنی بیٹی ایردمجی کو سپرد کی اور خطاب اوسکا ایردمجی برلاس رکہا سب برلاسی قوم اوسکی نسل سی پیدا ہوسے برتان بہادر کی اولاد بہت تہی مگر بیسوکا بہادر اون سب مین شجاع اور دلاور تہا بعد وفات اپنی باپ کی وہ حاکم اور بادشاہ ہوا

بیان حکومت بیسوکا بہادر کا

بیسوکا بہادر جب تخت خانیت پر جلوہ افروز ہوا ایردمجی برلاس (فوت ہو گیا تہا) اوسکے انتیس ۲۹ بیٹی تہی سب ہی زبان دار اور عقلمند سونجیچن تہا اسواسطے بیسوکا بہادر نے اوسکو بیچای کے اوسکے باپ کی منصب کیا اور باقتضای عہد اب دیدگی سونجیچن نے لشکرکشی قوم تاتاریہ پر کرکے مال اور ملک اوس قوم کا لوٹ کر تاراج اور غارت کیا پہر وہان سی دیلون بلدوق کو گیا بیسوبہا تاریخ ماہ ذیقعدہ سنہ ۵۴۹ پانسو انچاس ہجری مین مطابق تنکوز ییل کے

بیان حکومت چنگیز خان کا

دران بوم فرخنده خاتون نژاد ✤ بچنگیز خان شاه والا نژاد ✤ مران طفل را
بدبشت اندرون ✤ بقدر یکی کعب افسرده خون ✤ که برکشتن دشمنان بد دلیل
شد اندر کفش غیرزه دان ذلیل ✤ سونغو جیجن نے بیسوکا بہادر کی خدمت مین عرض کی
کہ یہہ لڑکا وہ پیدا ہوا ہی جو اکثر ملکون عالم کو فتح کریگا اور بسبب اسکے کہ اوس زمانہ مین
دولت تاتار بہوچین کی آخر ہو چکی تہی اسواسطی اوس لڑکی کا نام تمور چین رکہا گیا جب
تیرہ برس کا ہوا اوسوقت ناہ سکوزیل مین درمیان ۵۶۲ ہجری کے بیسوکا بہادر فوت ہوا
اور اوسی زمانہ مین سونغو جیجن عالم بقا کو سدہارا چونکہ اوسکا بیٹا قراچار تویان خورد سال
تہا اسواسطی لشکری لوگ اور تمام خدمتگار بیسوکا بہادر کی تموچین سی پہر گئی اور قوم تایجوت
سی مل گئی

بیان حکومت چنگیز خان کا
جسکو تمور چین بن بیسوکا بہادر کہتی ہین

واضح ہو کہ چنگیز خان نے بعد وفات اپنی باپ کی واسطی قصد دشمنون اور ملازمت امرا
اور ملازمون کی محنت اور مشقت بہت اوٹہائی اور کئی دفعہ اپنی جان پر کہیل گیا اور مہلکات
مین واقع ہوا مگر بسبب تقدیر ایزدی کی اوسکی جان کو صدمہ نہ پہنچا آخر الامر باتفاق
قراچار نویان بن سونغو جیجن کے پناہ اونگ خان حاکم قوم کرت سی چاہی یہہ شخص
اون ایام مین بڑا حاکم حکام ترکستان کا تہا آٹہہ برس تک اوسکی خدمت مین بسر کئے
اور اونہین ایام مین بڑے بڑے کار نادر اوسی ظاہر ہوئین اور بہت دشمن اونگ خان کے
اوسکی تلوار کی دہار مین کو نکالی اسواسطی اونگ خان نے تموچین کو اپنا منظور نظر عاطفت کا
کیا اور فیصلات امور مہمات ملکی اور مالی دونو مین اوسکو اپنا شریک کر لیا انجام کار
یہہ ہوا کہ بسبب چغل خوری اپنی بیٹی سنگون دل کے قصد اوسکے پکڑنے کا کیا اور حکم
دیا کہ تموچین کو پکڑ کر قتل کر ڈالو یہہ خبر ایک امیر نی رات کو اپنی جورو سی بیان کی اوسکا بے

بیان حکومت چنگیز خان کا

اوسجای دو لڑکی صغیر سن موجود تہی ایک کا نام — باتا — دوسرا قیشلیق اونہونے ۸۷
یہہ ذکر اوس عورت سی سنکر فوراً تیموجین کو جا کہا تیموجین نی بعد لینی مشورت کے
ذراچار نوبیان سی راتون رات خالی خیمہ ایک جای پر کہڑے کرکی معہ اپنی توابع
اور لواحق کی ایک پہاڑ کے نیچی جا پڑا دوسرے روز اونگ خان لشکر بیکران لیکر
چنگیز خان کے لشکر پہ پہنچا حکم دیا کہ تیرباران کرو جب یہہ جانا کہ اون خیمون مین کوی
بہی نہین شرمندہ ہوکر تیموجین کا تعاقب کیا جب فریقین کا مقابلہ ہوا بڑے بہاری
لڑای ہوی شام کی وقت دونو گروہ اپنی اپنی مقام پر فروکش ہوئے رات کو تیموجین
معرکہ سی بہاگ کر چشمہ بالجونہ پر پہنچا اوسجای کے بسبب استصواب ذراچار نوبیان کے
اون لوگون کے نام جو اوسکے ہمراہ تہی دفتر مین لکہی اور ہر ایک کا ایک ایک عہدہ اور منصب
موافق لیاقت کی مقرر کیا اور اون دونون لڑکون کو جنہون نے اونگ خان کے
چڑہای کی خبر تیموجین کو دی تہی عہدہ ترخانی کا دیا۔ چنین داد فرمان کہ تا نہ نژاد
ہر آنکس کہ از نسل ایشان بزاد ۞ گنہ شان ببخشند انبائے ما ۞ کزین پس نشینند بر جای ما
تمام ترخانی رہین دونون لڑکون کی اولاد سی ہین غرضیکہ تیموجین نے چشمہ بالجونہ سی
سفر کرکی سرحد خطا پر پہنچکر ایک ندی کی کنارہ ڈیرا کرکے سپاہ جمع کی چار ہزار
چہہ سو نفر اوسکے ساتہہ جان دینی پر مہیا ہوگی اس سپاہ کو ہمراہ لیکر منزل نادر پر پہنچا
اور اس مقام سی اونگ خان کی استیصال کا قصد کرکے کوچ کیا۔ جہان تاختن
کرد بر لشکرش ۞ کہ ویران شد آباد بوم و برش ۞ اونگ خان معہ اپنی بیٹے
سنگون کے معرکہ جنگ سی جان بچاکر کاشغر کی جانب بہاگ گیا گروہ اوسجای کا را
گیا — اور تیموجین بعد فتح پانے کے بہت مغلون کا لشکر لیکر اپنی ملک اصلی پر آیا
ماہ ترکوزبل مین درمیان سنہ ۵۹۹ پانسو ننانوین کے موضع تمان کہرہ مین مسند خانی اور
تخت جہانبانی پر بیٹھا اور درمیان سنہ ۶۰۰ چھہ سو ہجری ماہ جمادالآخر کے پندرہوین تاریخ کو

بیان حکومت چنگیز خان کا

۸۸ درمیان تاپانک خان کی کہ حکومت قوم نایمان سے اوسی متعلق تھی اور تموچین کی لڑائی ازبسکہ
ہوئی تاپانک خان معہ اکثر لشکریون کے اس معرکہ مین مقتول ہوا اور بیٹا اوسکا کوشلک بہاگ کر
اپنی چچا بویروق کے پاس گیا بعد اس فتح نامدار کی تموچین نے اکثر قوم مغل کو بزور شمشیر
اپنا تابع اور منقاد کیا اور ماہ رجب ۶۰۲ چہ سو دو ہجری مین تموچین نے حکم دیا کہ تمام امرا
اکابر اور روسا مغل جمع ہون ایسی جمعیت اور جشن کو ترکی زبان مین قرلتای کہتی ہین جیسا کہ
ایک شاعر اسمقام پر یہہ کہتا ہی ۔ قرلتای فرمود شاہ جہان ۔ بدرگاہ حاضر کہان و مہان
مہان ۔ اور فرمایا کہ توق سفید نہ پایہ کہڑا کرو یعنی منصوب کرنے توق مذکور کی تموچین
بکر و فر نہایت شان و شوکت سی مسند جہانبانی پر بیٹھا حضار مجلس نے زبان دعا اور ثنا
کے کہولی اوس محفل مین ایک عابد و زاہد قوم مغل کا حاضر تہا اوسکو تب تنگری کہتی تہے
اوسنے آگے بڑہ کر تموچین سی کہا کہ حق سبحانہ و تعالے شانہ نے مجکو فرمایا کہ روئے زمین
یعنی تموچین کو دی اسواسطے اب مین تیرا لقب چنگیز خان رکہتا ہون اور یہہ شعر کہی ۔ نہادیم
نام تو چنگیز خان ۔ ازین پس تو خود را تموچین مخوان ۔ ہمہ کس ورا ایچنین خواندند ۔ بدان
نام تو آفرین خواندند ۔ ازان رو کہ معنی چنگیز خان ۔ بود شاہ شاہان بتوری زبان
القصہ چنگیز خان نے بعد فراغت قرلتای یعنی جشن کے چڑہائی بویروق پر کی اوسکو
شکارگاہ مین اکیلا پاکر قتل کیا کوشلک ابن اونگ خان نے جب یہہ خبر پائی کہ چنگیز خان
نے چچا کو قتل کیا اوسوقت وہ اپنی جان بچانے کیواسطے ایک حاکم تکریت کی پاس
جسکو توقتیا بیگی کہتے تہے بہاگ کر گیا چنگیز خان نے بہی اوسی موسم جاڑے مین اوسپر سب
لشکر کشی کرکے توقتیا بیگی کا بہی کام تمام کیا ۔ کوشلک وہان سی بہی بہاگ کر
حاکم قراختای کے پاس چلا گیا اوس حاکم کا نام گورخان تہا ۔ ورا گورخان
خواند فرزند خویشتن ۔ بیفزود جا پیش پیوند خویشتن ۔ جب چنگیز خان نی تمام
ولایت مغولستان مسخر اور تابع کرلے اور انتظام ان ممالک سی فراغت پاچکا اوسوقت

بیان متوجہ ہونا چنگیز خان کا جانب ایران کی

اوسوقت اوسنی قراختائی پر لشکرکشی کی اور برس کی عرصہ مین وہ تمام مملکت بھی اپنی زیر حکومت ٨٩
کرکے اثنار اسی حال مین یہہ واقع گذرا کہ کوشلک خان نی کورخان سی مخالفت ظاہر کرکے
اوس سی دو دفعہ لڑا اول لڑائی مین بھاگ گیا دوسری دفعہ غالب آکر سلطنت قراختائیون
پر مستولی ہوگیا کوشلک چونکہ کافر تھا اسلئے اہل اسلام سی وہ بہت رنجیدہ خاطر تھا تھا
اور مسلمانون پر طرح طرح کی عذاب روا رکھتا تھا مثنوی ـــــہ اساس مسلمانی از وی خراب
شدہ بت پرستان ہمہ کامیاب * ز جورش جہانی بجان آمدند * زن و مرد از و
در فغان آمدند * چنگیز خان نے یہہ حال سنکر ایک لشکر جرار اوسکے استیصال کی
واسطے بھیجا وہ تاب مقابلہ کی نہ لاکر بھاگ گیا چندمدت جنگل جنگل پھرا کیا آخرالامر لشکریون
کے ہاتھہ آیا فوراً مقتول ہوا

بیان متوجہ ہونی چنگیز خان کا جانب ممالک ایران سے

واضح ہو کہ درمیان سنہ ٦١٥ ہجری کی چنگیز خان نے بلاد توران سی مع لشکر خراوان کے
جانب ایران کی کوچ کر نواحی انزار پر پہنچ گیا اوکدائی اور چغتائی کو واسطے محاصرہ
اوس شہر کے مامور کیا اور جوجی کو جانب جند کے روانہ فرمایا اور اولاق نویان کو جانب
بناکت اور خجند کے بھیجا اور آپ بنفس نفیس خود ہمراہ تولی خان کی متوجہ جانب بخارا
کے ہوا درمیان سنہ ٦١٧ چھ سو سترہ ہجری کی مطابق ماہ تیلان ییل مین باہر اوس شہر کے
جاکر خیمہ ڈالا اول ہی روز ایک جماعت امرا سلطان محمد خوارزمشاہ کی جو اوس شہر مین
رہتی تھی بارادہ شبخون لشکر چنگیز خان پر آئے مغلون نے اونکو تہ تیغ کر کی مہم حسب
دلخواہ تمام کی دوسری روز تمام علمار بخارا کی چنگیز خان کی خدمت مین جاکر حاضر
ہوئے اور سب نی انقیاد و اور فرمانبرداری ظاہر کی چنگیز خان درمیان شہر کی آیا
سپاہیون نے شہر خوب لوٹا جو کچھ جسکے ہاتھہ آیا وہ لیگیا ارباب تمول اور مالدارون

بیان چوچی خان کا

۹۰ نے اپنی جان بچانے کے عوض ہزارہا روپیہ دیا سے بابنا رمال بحر وارزر ہا بدادند
دارجان خریدند سرہا اسی اثنا رمین جب چنگیز خان نے سنا کر لشکری آدمی
خوارزم شاہ کے اس شہر مین آچہپی ہین فوراً حکم دیا کہ تمام شہر کے رہنی والی قتل
کئے جاوین سے بیک روز شد سوختہ خشک وتر ہا نہ بجان بجا ماند نے جانور ہا
بعد ازان قلعہ بخارا کا فتح کرکے ڈہاکر زمین کے برابر کردیا اور قلعہ کے رہنیوالون کو قتل
کرکے دوسری جہان کو بہیجدیا

بیان اوکدائی اور چغتائی دونو شہزادون کا

اوکدائی اور چغتائی کو جو واسطی محاصرہ اترار کے حکم دیا تہا بعد پانچ مہینے کی اونہون نے
یہہ شہر فتح کیا غایر خان جوکہ حاکم آنجا کا اور باعث اس فتنہ اور غوغا کا تہا قلعہ شہر
مین متحصن ہوا ان دونو شہزادون نے پہلی وہان کی باشندون کو قتل کیا پہر قلعہ کا محاصرہ
کیا تہوڑے عرصہ مین وہ قلعہ بہی فتح کیا غایر خان کو پکڑکر قید کیا قلعہ کی رہنیوالون کو
تلوار کے دہار کا مزہ چکہایا اون ایام مین چنگیز خان درمیان سمرقند کے تہا اوسکی خدمت مین
جاکر حاضر ہوئی اور بموجب حکم اپنی باپ چنگیز خان مذکور کے غایر خان کو بہی شربت
موت کا پلایا

اب حال چوچی خان کا سنو

چوچی خان جب جند کی پاس پہنچا امیر قتلق جو وہان کا حاکم تہا وہ بہاگ گیا پہلی ہی
روز وہ شہر فتح ہوا اونہون نے شہر مین گہس کر وہان کی باشندون کو طرف جنگل کے
نکالدیا اور سب مال اور دولت لوگون کی لوٹکر شہر کو غارت کری اور ڈہاکر زمین کے
برابر کردیا اب شہر جند مین کوئی گہر رہنا کا نا ہیت نرہا بعد اس فتح کی چوچی خان سمرقند کو

روانہ ہوا

بیان مسخر ہونی سمرقند کا

حال اولاق نویان کا یہہ ہی

کہ اولاق نویان نی جب باہر بناکتہ کی ڈیرا کیا حاکم وہان کا ایلنکو ملک اور قتلیان قلعہ مین متحصن ہوا۔ نظم: سہ بہ پیکار ستہ روز برخاستند ٭ بروز چہارم امان خواستند ز شہر فناکت برون آمدند ٭ ہمہ غرق در موج خون آمدند ٭ بعد اس لڑائی کے اولاق نویان شہر خجند کی جانب گیا وہان کا والی تیمور ملک کا وہ اوس قلعہ مین جو درمیان آب خجند کی بنا ہوا تہا جا چہپا مدت تک لڑائی ہوتی رہی جب بہت تنگ آگیا اپنی خواص اور متعلقون کی ایک کشتی مین سوار ہو کر جسکا سر اوپر سی پوشیدہ تہا اور باہر اوس کے سرکہ اور مٹی لتہڑی ہوئی تہی بیٹہ کر شل ہوا کے پانی پر روانہ ہوا مغلون نی بہی خبر پا کر کناری کناری دریا کے لڑتی ہوئی چلے جاتی تہے اور تیمور ملک تیرباران کرتا ہوا کنارہ نجات پر پہنچا کشتی سی اوتر کر زمین پر آیا مغلون نے اوسکا تعاقب کیا اوسکا یہہ حال تہا کہ ہر ساعت کہڑا ہو جاتا تہا ایک لڑائی لڑتا تہا پہر بہاگتا تہا آخر الامر اکثر اوسکی آدمی مقتول ہوئی اور مال اوسکا سب دشمنون نے چہین لیا وہ تن تنہا تیر ہاتہہ مین لئے ہوئی جنمین سی ایک بی پیکان تہا چلا تین مغل سنگا تین اوسکی پیچہی دوڑی تیمور ملک نے وہ ایک تیر بے پیکان کا ایک مغل کی آنکہہ پر مارا وہ اندہا ہو گیا باقی دو تیر اون دونون کے ماری اور آپ بہاگ کر خالی ہاتہہ خوارزم مین پہنچا پہر وہان سی جانب عراق کی چلا گیا تمام حال اوسکا روضۃ الصفا مین لکہا ہے اسکا بی سبب خوف تطویل اسی پر انحصار کیا جاتا ہی بعد ازان اولاق نویان بعد فتح خجند کی سمرقند مین پاس چنگیز خان کے حاضر ہوا

بیان مسخر ہونی سمرقند کا اور پہنچنا جبہ اور سوبدائی کا جانب خوارزم کی

بیان لڑائی خوارزم کا اور متوجہ ہونا چنگیز خان کا

پوشیدہ نرہی کہ جب چنگیز خان کی جانب بخارا سے فراغت پائی مانند بلائی ناگہان کے جانب سمرقند کی گیا باوجود اسکی کہ ایک لاکھہ دس ہزار مرد نامدار اور لڑاک اوس شہر مین تہی کسی سی کچھہ نہوا تین روز تک لڑائی رہی آخر کار اختلاف رائے مین ہوگیا بعضی مایل طرف صلح کی ہوئے اور بعضون نے بادشاہ کا حق جانکر لڑنا مناسب جانا مگر قاضی شہر کا اور شیخ الاسلام ہمراہ ایک فوج اعیان اور اشراف شہر کی شہر سے باہر نکلکر چنگیز خان کے خدمت مین واسطی طلب امن کی حاضر ہوا چنگیز خان نے اوسکو معہ اوسکے تابعین کے پناہ دیکر رخصت کیا اون لوگون نے سمرقند مین جاکر دروازہ نمازگاہ کو کہولدیا مغلون کا لشکر اوس راہ کو شہر مین جا گہسا قاضی اور شیخ الاسلام کو معہ اوسکی متعلقین کے شہر کی باہر نکالکر شہر کو خوب طرح پر لوٹکر غارت کیا دوسری روز قلعہ کو بہی مسخر کرکی جسکسیکو وہان پایا تہ تیغ کیا اسی اثنا مین جب چنگیز خان نے حال ضعف اور عجز سلطان محمد خوارزمشاہ کا سنا فوراً جہ توان سے اور سوبدای بہادر کو معہ تیس ہزار سواران نگاہبانی کی جانب خوارزم کے روانہ کیا وہ دونون کافر بد اختر معہ اوس لشکر قیامت اثر کے جس شہر مین پہنچتے تہے وہان کی باشندون کو تہ تیغ کرتے ہوئی چلے جاتی تہی اور جس دیار مین پہنچتے تہے کوئی اثر اوسکا چہوڑتے تہی بعد اسکی کہ بعض ولایات خراسان اور اکثر بلاد عراق اور آذربیجان اور سبزوار کو لکد کوب محنت و مشقت اور بربادی کا کرچکی اوسوقت راہ دربند کی مراجعت کرکے توزمت اصلی اپنی پاس چنگیز خان کے آئی

بیان لڑائی خوارزم کا اور متوجہ ہونا چنگیز خان کا جانب ترمذ اور بلخ کی

جب چنگیز خان کی تسخیر ولایت ماوراءالنہر سی فراغت پائی جوجی اور چغتای اور اوگدی کو معہ فوج گران کی جانب خوارزم کی روانہ کیا اون ایام مین درمیان خوارزم کے ہزار ملازم جو کہ ایک اعیان خوارزمشاہ سی تہا حکومت کرتا تہا اور بہت لشکر اوس بلدہ مین

بیان لڑائی خوارزم کا اور متوجہ ہونا چنگیز خان کا

اوس بلدہ مین خود رہتا تہا اور بہت عالم و فاضل اوس شہر مین رہتی تہی حاصل کلام کا
یہہ ہی کہ جب یہہ شاہزادی اوس شہر کی نواح مین پہنچی محاصرہ اور محاربہ شروع کیا
مگر بسبب کسی اختلاف کی جو درمیان جوچی اور چغتای کے ہوگیا تہا سات مہینے محاصرہ
کو گذر گئے خوارزم فتح نہوی جب چنگیز خان کو اوس امر کی اطلاع ہوئی کہ درمیان
دونون بہائیون کے اختلاف ہو رہا ہی اوسوقت ایک ایلچی بہیجکر یہہ کہلا بہیجا کہ لشکری
لوگ مطیع اور منقاد اوکدائی کی ہون اور جوچی اور چغتای کا کوئی کہنا نہ مانی اوسوقت
بسبب سعی اوکدائی کی درمیان دونون بہائیون کی صلح اور صفائی ہوئی جب یکتن ہوکر
خوارزم کی فتح کرنی پر مہیا ہوئی سہ چو کردند گرم آتش رزم را * فگندند بازوے
خوارزم را * بعد فتح شہر کے وہان کے باشندون کو جنگل مین لیجا کر ایک لاکہہ آدمی
اہل حرفہ اور ہنرمند علیحدہ کئی اور جوان جوان عورتین خوبصورتین علیحدہ کر کے لڑکون
صغر سنون کی حالت اسیری مین قید کین اور باقی آدمیون کو لشکریون کے حوالہ
کئے اور حکم دیا کہ سب لشکری اپنی اپنی حصہ مین لگا کر ان مردون کو قتل کرد کہتی ہین
کہ ایک ایک قاتل کے حصہ مین چوبیس چوبیس آدمی آئے تہے یعنی ایک ایک
لشکری نی چوبیس چوبیس آدمی قتل کئے اور وہ قاتل ایک لاکہہ اکہتر ہزار آدمی سی
زیادہ تہے اس پر شمار کرنا چاہی کہ پچیس لاکہہ سی زیادہ آدمی مقتول ہوئے
اونہین مقتولون مین شیخ نجم الدین کبری بہی مارا گیا ــــ مگر چنگیز خان بعد پہنچی بادشاہ
زادون کے جانب خوارزم کے آپ جانب نخشب کے چلا گیا تہا پہر وہان سی
جانب ترمذ کی گیا اور لشکری لوگ آتش جدال و جنگ کی بہڑکانے مین مشغول ہوئی
سہ بدہ روز کردند ترمذ خراب * فگندند بازوی ترمذ بآب * اور دسوین روز
ترمذ کو فتح کیا تمام ساکنین اوس شہر کو تلوار کی دہار مین لگا لیا گیا بڑا اور چہوٹا غنی
اور فقیر سبکو قتل کیا کوئی نہ بچا جب شہر کی گلیان مردون کی لاشون سی بہر گئین اور

بیان آنی تولیخان کا جانب ایران کی

۹۴ کوئی زندہ نہ بچا اوسوقت ترمذ سی نکلکر بلخ مین آیا باوجود یکہ وہان کی سب امیرون نے بطور رسم استقبال کی چنگیز خان کا استقبال کیا اور سب نی عرض کی کہ ہم لوگ خواہان امن ہین اور آپکی اطاعت اور فرمانبرداری سے کسی طرحکا قصور نکرینگی مگر اوس مردم کش اور سفاک بیرحم نے کسیکا کہنا نہ مانا مستوطنان قبۃ الاسلام کو دریاے خون مین غرق کیا اونکو بھی جب قتل کر چکا اوسوقت تولی خان کو جانب خراسان کی روانہ کیا اور بنفس نفیس خود عازم قلعہ طالقان کا ہوا اوس قلعہ کے باشندہ برسر مقابلہ پیش آئے لڑائی ہوئی پھر قلعہ مین محصور ہوئے سات مہینے تک محاصرہ کئی ہوئی چنگیز خان پڑا رہا جب تولی خان خراسان سی مراجعت کر کی حاضر ہوا اور لشکر وافر جمع ہوگیا اوسوقت اوس قلعہ کو فتح کیا اوس قلعہ کے رہنیوالون کو بھی قتل کیا کسی کو نہ چھوڑا ۔ اسی اثنا مین یہہ خبر پائی کہ سلطان جلال الدین منکبرنی موضع بارانی پر اوس سپاہ پر جو اوسکے مقابلہ پر بھیجی تھی فتحیاب ہوگیا ہی فوراً یہہ خبر سنتی ہی چنگیز خان بذات خود طرف غزنین کی آیا راہ مین جس شہر پر گذرتا تہا باشندون کو وہان کی قتل کرتا تہا اور شہر کو ڈہا کر نیست و نابود کرتا جاتا تہا جب سلطان جلال الدین کی مہم سی بھی فراغت پا چکا اوسوقت بلا نوئیان کو لشکر کثیر دیکر جانب ہندوستان کے روانہ کیا وہ قتل بلائی ناگہان سے مضافات لاہور اور ملتان مین پہنچا یہان کے لوگون اور باشندون کو نیست و نابود کر کے پھر چنگیز خان کی خدمت مین حاضر ہوا

بیان آنی تولیخان کا جانب ایران کی

ان ایام مین کہ جب چنگیز خان نے مہم بلخ سی فراغت پائی تولی خان بموجب اشارہ اپنی باپ کی اسّی ہزار سوار ہمراہ لیکر کہ دسوان حصہ لشکر مغل کا تہا جانب خراسان کے گیا پہلے اوسنی شہر مرو پر ہم کے جب باہر اوس شہر کے خیمہ ڈالکر علم تسلط اور اقتدار کا بلند کیا مجیر الملک جو ان ایام مین اوس بلدہ کے حکومت کرتا رہا تہا اوسنے دست بردی کا فکر ...

بیان آنی تولیخان کا جانب ایران کی

مخالفون کی خبر سنکر بھی تھی اور وہ جانتا تہا کہ اگر مین انقیاد اور فرمانبرداری نکرونگا پہر سے ۹۵
جان پر بہی وہ ہی بنی گی جو اورون پر گذری اسواسطی وہ بطریق عجز اور اضطرار کی شہر سے باہر
نکل آیا اور مغلون نے شہر مین گہس کر چار دیواری شہر کی اور تمام مکانات لوگون کے
گرا کر زمین کی برابر کر دی اور سوای چار سو پیشہ ور مردون اور دختران ماہ پیکر کی کسیکو
زندہ نہ چھوڑا سبکو قتل کیا کہتی ہین کہ بعد مراجعت لشکر مغل کی سید عز الدین نسابہ ہمراہ ان
چند لوگون کے جنکی اجل ابہی نہ آئی تہی زندہ تہا اوسنی شمار مقتولون کی کی صرف باشندگان
شہر کی جو مقتول ہوئی وہ کچھہ اوپر تیرہ [۱۳] لاکہہ آدمی تہی بعد اس واقعہ کی بہی مغلون کو چین
نہ آئی یعنی تین چار دفعہ نوبت بنوبت اوس بلدہ مین جاکر جسکو باقی قتل کر آتے چنانچہ تین
یا چار آدمی باشندگان اوس شہر سے باقی رہی تہے بعد فتح مرو کی تولی خان نے قصد
نیشاپور کا کیا ایک ہفتہ کے عرصہ مین اوس شہر کو بہی فتح کر کی کوئی جاندار وہان زندہ نچھوڑا
بسبب اس انتقام کی جو طغاچار جب تسخیر نیشاپور پر مامور ہوا تہا اور وہ وہان کی مہم مین
مارا گیا تہا اوسنی کسیکو زندہ نہ چھوڑا — اور برج — اور بارہ — اور تمام عمارات
اوس بلدہ کی جلا کر خاک سیاہ کر دی — تاریخ خراسان مین لکہا ہی کہ بارہ [۱۲] روز تک
مقتولین نیشاپور کی شمار کئی گئی سوای عورتون اور بچون کی دس لاکہہ اور سات سو سینتالیس ہزار
مرد مقتول شمار کئی گئی بعد فراغت مہم نیشاپور کی معہ لشکر و اوران گردون شکوہ کی جانب
ہرات کی گیا اون ایام مین ملک شمس الدین محمد جرجانی سلطان جلال الدین منکبرنی کے
طرف سی فرمان فرمای اوس ملک کا تہا اور قریب ایک لاکہہ سپاہ کی اوسکے زیر حکم تہی
المختصر تولی خان نی ہرات پر پہنچ کر سات روز تک لڑائی رکہی ان ایام مین بڑے بڑے
لڑائیان ہوئین آٹھوین روز ملک شمس الدین کے ایک تیر ایسا آکر لگا کہ روح اوسکی قفس
جسم سی پرواز کر گئی اس سبب سی بعض آدمی ہرات کی مایل بصلح ہوئی اس اثنا مین
تولی خان نے معہ دو [۲۰۰] سو سوار کے نزدیک دروازہ فیروز آباد کی جاکر لوگون کو کہا کہ تم

بیان آنے تولیخان کا جانب ایران کی

96 میری اطاعت منظور کرو اور قسم کھائی کہ ہرات کی باشندے میری تابعداری کرینگے اور برسر
فساد نہونگے تو مین اونکی جان و مال بخشی کرونگا اور کسی کچھ تعرض نہ کرونگا اور جو
کچھ مال آمدنی ہر سال سلطان جلال الدین کا ہوگا نصف اوس سی زیادہ نہ لونگا باشندگان
شہر نے جب یہہ باتین بگوش خود سنین اوسوقت دروازہ کہولدیا سب سرداروں سی
اول امیر عز الدین چودہری جولاہون کا جسکا تہان بیش قیمت واسطی نذر تولی خان سے
لیکر گیا بعد اوسکی اکابر اور اشراف شہر کی اوسکی خدمت مین آکر حاضر ہوئی سب پر نظر رحمت
فرمائی مگر بارہ ۱۲ نفر تابعین سلطان جلال الدین کو تولی خان سنے قتل کیا اور کسی آدمی سے
ساتھہ تعرض نہین کیا اور ملک ابوبکر کو عہدہ کوتوالی کا دیا بعد ازان جانب طالقان کے
لشکر چنگیز خان مین حاضر ہوا مگر چونکہ قلم تقدیر کا اوس ولایت کی بربادی پر جاری ہوچکا تہا
اسلئے بعد گذرنے چند روز کی یہہ خبر پہنچی کہ سلطان جلال الدین سنے نواحی غزنین مین بعضی
امرا چنگیز خان کو شکست دی اور مردمان ہرات نی ملک ابوبکر اور شکینا می کو معہ اونکی نوابین
اور رو جقین کی قتل کرڈالا ہی اور ملک مبارز الدین کو اپنا والی بنا لیا ہی جب خبر چنگیز خان نے
سنی تولی خان پر عتاب صادر ہوا کہ تمسی اچھا بندوبست نہوسکا اگر تم وہانکی ساکنین کو
یکقلم قتل کرڈالتی تو یہہ فتنہ نہ اوٹہتا بعد ازان چنگیز خان سنے ایلچیکدای نویان کو اسی ہزار
سوار جرار دیکر ہرات پر بہیجا اوسنے چہہ مہینی تک اوس شہر کا محاصرہ کرکی فتح کیا اور
سات روز تک بعد فتح ہونی شہر ہوائی قتل عام اور جلائی اور گہر ڈہوائی اور کہدوانی
کی اور کام نکرتا تہا سات روز مین سبکو تہ تیغ کرکی برباد کرکی نیست و نابود وہانکی لوگونکو
کردیا یہہ واقعہ درمیان سنہ ۶۱۹ چہہ سو انیس ہجری کی ہوا سولہ لاکہہ ۱۶۰۰۰۰۰ آدمی قتل ہوسکے اور جب
وہانسی اوسنی مراجعت کی تو کوئی آدمی شہر کی زندہ نہ تہا مگر [illegible] حکم دیا
سر جنگلو نہین بہی جاکر تلاش کرو کوئی چہپتا پہرتا اس نواح مین ہی اگر پاؤ تو اوسکو بہی قتل
کرو روایت ہی کہ سوا مولانا شرف الدین خطیب جوبانی اور پندرہ نفر کی ہرات مین کوئی

بیان مراجعت کرنی چنگیز خان کا جانب ترکستان کی

کوئی زندہ نہ بچا تہا بعد مدت چار شخص اور کسی ملک کی غریب لوگ بلوکات کی زمین والے
اونسی آکر ملی جب وہ سب ملکر ہرات مین رہنے لگی

بیان مراجعت کرنی چنگیز خان کا جانب مملکت ترکستان کی اور وفات پانا اوس موذی کشندہ عالم کا

جب چنگیز خان نی سلطان محمد خوارزم کی طرف سی فراغت پائی بعد لینی مشورہ کی عازم تورت رصلی کا ہوا ماہ ذوالحجہ سنہ ۶۲۱ ہجری مین اپنی تختگاہ مین نزول فرمایا اسی اثنار مین یہہ خبر سنی کہ حاکم شنیداقو نی جو قاشین پر حکومت کرتا تہا گردن اطاعت کی پہیر کر مخالفت اختیار کی ہے اسلئی بہت لشکر لیکر اوس جانب روانہ ہوا اور شنیداقو بہی پانچ لاکہہ آدمی لیکر مقابلہ پر آیا سہ بران ہر دو لشکر زمین تنگ بود * کہ پہنار ستان پست و سنگ بود * بعد مقاتلہ اور جنگ عظیم کے شنیداقو کو شکست ہوئے وہ بہاگ گیا بعد انہزام شنیداقو کے چنگیز خان نی قصد جورجہ اور سکتاش کا کیا وہان کے بادشاہ نی تضرع اور زاری کی راہ لایق بادشاہون کے پیشکس بہجی اسی اثنا مین شنیداقو نی جو درمیان اربادقیا کے متحصن ہوگیا تہا ایلچی بہیجکر عہد و پیمان چنگیز خان سی چاہی تاکہ بعد امین ہونیکے حاضر خدمت مین ہو چنگیز خان نے سوگند اور قسم اوسکی واسطی کہائی اور کہا کہ کبہی اوسکو میری طرح کی تکلیف نہ پہنچی گی جب چنگیز خان کی اجل قریب آئی اور حالت نزع کی ہوگئی اوسوقت تمام اپنی اولاد کو یعنی جغتائی اور اوکدائی اور تولی خان اور اولاد جوجی خان کو حاضر کیا کسواسطی کہ جوجی خان اون ایام مین دشت قپچاق مین فوت ہوگیا تہا اور قرابہا ریان کو بہی بلایا بعد تقدیم مشورہ کے اوکدائی کو سلطنت خانیت پر ممتاز کیا اور بلاد ماوراء النہر اور سوائی اوسکے اور ولایت اولاد کو بخشی اور وہ عہدنامہ قبیل خان اور قاجولی خان کہ وہ تمنا تومنہ خان کا تہا اپنی اولاد کو دیا اس عہدنامہ کا ذکر اوپر درمیان

بیان اولاد چنگیز خان کا

۹۸ ذکر تومنہ خان کی ہو چکا ہی بعد ازان اپنی اولاد کی طرف متوجہ ہوکر اور متوجہ ہوکی بیہ شعر پڑہا
سے چو مدت نماندہ حیات مرا ۔ نہان داشت باید ممات مرا ۔ چو از شہر شنیدا
تو آید برون ۔ مرا او را اماندم بر بنیاد خون ۔ یہہ کہہ کر آنکہین بند کر لین سے بگفت این
و دیدہ بہم بر نہاد ۔ تو گفتی کہ چنگیز خان خود نزاد ۔ یہہ واقعہ در بیان چوتہی تاریخ ماہ
رمضان ۶۲۴ سنہ سات سو چوبیس ہجری مین گذرا — چنگیز خان نے بہتر برسکی عمر پائی
پچیس برس سلطنت کی اوسکے چار بیٹے مشہور ہین — جوجی — چغتای — اوکدا ایسے
— تولی — ان چارون کا ذکر عنقریب آگے کرونگا انشاء اللہ تعالے بعد وفات
چنگیز خان سنے تمام امرا اور نوئینون نے بموجب اوسکی وصیت کی یہہ خبر فاش نہونے
دی — جب شاہ شنیدا تو باہر نکلا اوسکو قتل کرکے اوسوقت سبھی مراجعت کی جسم چنگیز خان
اوسس درخت کی نیچے کہ ایک روز شکار کہیلتا ہوا وہان جا بیٹہا اور یہہ اوسنے کہا تہا
کہ یہہ درخت اور مقام میری مقبرہ کی لائق ہے اوسکے نیچے دفن کیا بعد چند روز کی اوسی
مقبرہ پر صدہا درخت بدون بوسنے کی اگ آئی اور ایسی نیہا ہوگئی کہ ہر ایک شخص وہان کو
گذر نہ سکتا تہا — چنگیز خان بہت غصہ رکہتا تہا مزاج کا بدخو اور قاتل اور سفاک خونریز
آدمی تہا اوسنے لکہا آدمی قتل کئے ہین

اسامی اون بادشاہون کی جنہون نے الغ تورت مین مسند خانی اور سریر جہانبانی پر قدم رکہا ہی

واضح ہو کہ وہ بادشاہ جو الغ تورت چنگیز خان مین تہی جنکو کلوران اور قراقرم کہتے ہین
اور نام اردو بالغ بہی مشہور ہین اونیس ۱۹ آدمی تہے اونہین سے

اول اوکدا قاآن ابن چنگیز خان ہے

بیان اولاد چنگیز خان کا

یہہ بعد وفات اپنی باپ چنگیز خان کی دو برس پیچھی درمیان سنہ ۶۲۶ ہجری مین باتفاق جمیع ۹۹
بہائیون اور ردوسار کے تخت نشین ہوا تخت پہ بیٹھتی ہی ابواب عدل اور انصاف خلق کی
کہولی اور ظلم بکلم موقوف کیا وہ صفت جود اور سخاوت سی موصوف تہا اور تمام خلق کو خصوصاً
مسلمانون کی ساتہہ بہت نیکی کرتا رہتا تہا اوکدای قاآن نی اپنی اوایل ایام سلطنت مین
جرماغون نویان کو تین تومان لشکر کی دیکر واسطی دفع سلطان جلال الدین منکبرنی
کی بہیجا اوسکی وسیلہ سی وہ مہم فتح ہوئی نویان مذکور سب بہائیون مین بڑا شجاع اور
بہادر اور دل چلا آدمی تہا منصب لشکرکشی اور ضبط و انتظام توریت اور خزانہ کا اوسکی
باپ کی زمانہ مین متعلق اوسیکی رہتا تہا — اور تولیخان کے آٹھہ بیٹی تہے جنکی یہہ نام مین
منگو قاآن — قوبیلای قاآن — وارنق لوکا باقیون کا نام معلوم نہین درمیان سنہ ۶۳۳
چھہ سو تینتیس ہجری کی اوکدای قاآن نے ارغون آقا کو حکومت ولایت خراسان کے
دی اور جب یہہ خبر پائی کہ ہرات ہنوز ویران پڑی ہوئی ہی امیر عزالدین ہروے
جامہ باف کو حکم تولیخان نی ایک سو آدمی دیکر ترکستان کو بہیجا تہا جانب ہرات کی
واسطی تعمیر ہرات کی روانہ کیا اور قربق نامی کو داروغہ بناکر عزالدین کی ساتہ کیا
عزالدین نی ہمراہ داروغہ اور اسیران ہرات کی درمیان سنہ ۶۳۶ چھہ سو چھتیس ہجری کے
اپنی وطن مالوف مین پہنچکر امر زراعت اور عمارت مین بہت سعی اور کوشش کے درمیان
سنہ ۶۳۹ چھہ سو انتالیس ہجری کی اوکدای قاآن جہان فانی سی رحلت کرگیا اوسکی سلطنت
کی مدت چودہ ۱۴ برس کی تہی

دوسرا کیوک خان ابن اوکدای قاآن ہی

والدہ اوسکی توراکینہ خاتون تہی جسنی بعد وفات اوکدای قاآن بیٹا اپنی خاوند کے
[illegible] بسبب موجود نہونے بیٹی کے انتظام مملکت اور بندوبست سپاہ کا قرار واقعی کیا

بیان اولاد چنگیز خان کا

جب کیوک خان اپنی باپ کی اردو مین پہنچا قرلتای عظیم یعنی جشن بڑا کرکے بموجب رای امرا اور نویان کی ماہ ربیع الاخر سنہ ۶۴۳ چھ سو تینتالیس ہجری مین مطابق ماہ ینبل ییل کی مسند خانی اور سریر جہانبانی پر بیٹھا اوسنی بہی مثل اپنی باپ کی انعام واکرام لوگون کو دئے مگر افسوس کہ ایک ہی سال بادشاہت اوسکو نصیب ہوئی تہی کیونکہ درمیان سنہ ۶۴۵ چھ سو پینتالیسہ ہجری کے حدود سمرقند مین فوت ہوا

تیسرا منکو قاآن ابن تولیخان ہے

یہہ شخص بعد وفات کیوک خان کی تین برس پیچھی درمیان ماہ ربیع الاول سنہ ۶۴۸ چھ سو اڑتالیس ہجری کی مطابق ینکوز ییل کی بسبب سعی اور اہتمام باتو بن جوجیخان کی تخت جہانبانی پر بیٹھا بعد سات برس کی درمیان سنہ ۶۵۵ چھ سو پچپن ہجری کی وہ بہی فوت ہوا

چوتھا قوبلا خان بن تولیخان ہے

یہہ وقت وفات منکو قاآن کے ولایت خطا مین تہا جب اوسنی منکو قاآن کی مرنی کی خبر سنی خنبالیغ مین اوپر تخت سلطنت اور مسند خانی کے بیٹھا چھوٹا بہائی اوسکا ارتق بوکا جو درمیان الغ یورت کی تہا اوسنی اوسکے اطاعت نہ منظور کی بلکہ مخالفت سی مقابل ہوکر لڑا چند نوبت درمیان اونکی لڑائی ہوئی آخر الامر ارتق بوکا کو طوق و زنجیر پہنا باندہ کر پیشکش کرنے حاضر کیا قوبلا قاآن نے بعد لینی مشورت کی اوس اپنی بہائی ارتق بوکا کو ایسی چاردیواری مین قید کیا جسکی دیوارین خار مغیلان سی بنائی گئی تہین اور پہرہ سپاہیونکا بیٹہایا اوسکے چوگرد لگا دیا کہ بہاگ نہ جاوی ارتق بوکا ایک سال تک اوس وحشت آباد مین زندہ رہا بعد ازان نرم بستر لحد پر سویا ۔ اور قوبلا قاآن پینتیس ۳۵ برس بادشاہت کرکی سنہ ۶۹۳ چھ سو ترانوین ہجری مین فوت ہوا

بیان اولاد چنگیز خان کا

پانچوان تیمور قاآن بن حکیم بن قوبلای قاآن ہی

اسکو ایام بادشاہی مین اولجایتو کہا کرتی تہی تیمور قاآن نی بارہ[۱۲] برس سلطنت کی وہ صفت نصفت اور عدالت سی متصف تہا —

۶ قوشلای بن خیسک بن تربہ بن حکیم بن قوبلای قاآن ہے

۷ بودقیای بن قوشیلای

۸ تا بیری بن تولک جسکو زبان حکومت مین بیلکتو خان کہتی تہی

۹ انوشیروان بن داری جو اخلاق حمیدہ نرکہتا تہا اور اوسکی سبب سے قاآنی مین فتور ہوا تہا

۱۰ تو قیمور بن تیمور قاآن تہا

۱۱ بیسور دار

۱۲ انبکہ ابن بیسور دار

۱۳ ربلیک قاآن

۱۴ کیتمور

۱۵ ارکتیمور

۱۶ ایلچی تیمور قاآن جو ملازمت مین صاحب قران امیر تیمور گورکان کی حاضر ہوا تہا اور بعد وفات بانی تیمور کی بانج تورت مین جا کر مسند خانی پر بیٹھا

۱۷ دالتای خان جو کہ نسل ارتق بوکا سی تہا

۱۸ اوردامی بن ادرداہی بن ملک تیمور

۱۹ اورای بن ارکتمور یہ دونو شخص بہی نسل ارتق بوکا سی ہین یہان تک انیس[۱۹] بادشاہ تمام ہوئے

بیان اولاد چنگیز خان کا

۱۰۲ بیان جوجیخان اور اوسکی اولاد کا جنہونی دشت قپچاق مین حکومت کی ہی

روضۃ الصفا مین لکہا ہی کہ ایک دفعہ قوم مرکیت نی فرصت پا کر اردو چنگیز خان پر چڑہائی کر کے لشکر کو لوٹا بلکہ چنگیز خان کی ایک جورو کو بہی پکڑ کر لیگئی نہے وہ عورت پیٹ سی تہی اوسکو لیجا کر اونگ خان دشمن چنگیز خان کے حوالہ کی خان مذکور نے تہوری عرصہ اوس عورت کو قید رکہا آخر الامر اوسکے خاوندینی چنگیز خان کی پاس اوسکو بہجوا دیا جب چنگیز خان کی گہر مین آ سکے یہان آ کر اوسنی ایک بیٹا جنا چنگیز خان نی اوسکا نام جوجیخان رکہا کیونکہ جوجی زبان ترکی مین مہمان کو کہتی ہین تو اوسنے اوس لڑکی کو گویا مہمان سی تشبیہ دیکر یہہ نام رکہا تہا اسی سبب سی چغتائی سے اور اوکدائی جو دو بیٹی چنگیز خان کے تہی جوجیخان کے نسب مین اختلاف کیا کرتے تہی اور اوسکو کہا کرتے تہی کہ تو ہمارے باپ کی پشت سی نہین ہی کیونکہ تیری مان بگڑی گئی تہی خدا جانی کس خان کا تخم ہی اسلئے سب بہائیون مین صفائی نرتہی تہی اور سب لڑکون سی بڑا بیٹا یہی جوجیخان تہا بعد فتح خوارزم کے وہ بموجب وصیت اپنی والد چنگیز خان کے دشت قپچاق مین جا بسا وہ ولایت سب اوسکے زیر حکم تہی اور قبل وفات چنگیز خان کی جوجیخان چہہ مہینی پیشتر مر چکا تہا اوسکی اولاد اور احفاد سی ۳۸ اٹہتیس نفر دشت قپچاق کی بادشاہ ہوئے اور تخت نشین گذرے ہین جنکی تفصیل یہہ ہے

باتوخان ابن جوجیخان جو بعد وفات اپنی پدر بزرگوار کے بموجب حکم چنگیز خان کی تخت شاہی پر بیٹہا یہہ بادشاہ بلاد آلان اور آس اور روس اور بلغار وغیرہ اپنی تحت تصرف مین لایا اور مقلد کسی دین و مذہب کا وہ نہ تہا سوا ہی یزدان پرستی کی کچہہ نہ مانتا تہا سخاوت اوسکی بی نہایت تہی در میان ۶۵۴ سنہ چہہ سو چون ہجری کی وہ فوت ہوا

بیان اولاد چنگیز خان کا

برکہ خان بن جوجی یہہ مرد مسلمان تہا ۱۰۳

مونکا ہی تیمور بن طوغان بن باتو یہہ اپنی زمانہ بادشاہی مین ملقب بکلک ہوا

تودمنکا بن طوغان

بوقیا خان بن کلک

اوزبک خان بن طغرل بن کلک — اوس ازبک اوسیکی طرف منسوب ہین

جانی بیگ خان عادل بادشاہ اور مسلمان تہا اوسنی جب یہہ خبر سنی کہ اشرف بن تیمور تاشش بن چوپان ولایت ایران مین ظلم کر رہا ہے راہ دربند سی بہت جلد جاکر اوسکو قتل کیا اور مال اوسکا سب لی آیا ایک شاعر اسباب مین یہہ کہتا ہی سه دانی کہ چہ کرد اشرف خر او مظلمہ برد جانی بیگ زر سه ابد مقتول ہونی اشرف کی اپنی بیٹی بیرو کا کو تبریز مین چہوڑکر آپ متوجہ جانب دشت کی ہوا اور تہوڑی عرصہ سی ہلاک ہوا

بردی بیگ ابن جانی بیگ خان جب اوسنی باپ کی مرض کی خبر سنی تبریز سی جاکر دشت قبچاق کا بادشاہ ہوا

کلیدی بیگ

نوروز جو سلک اولاد جانی بیگ سی شمار کیا گیا ہی

چرکس خان اوسکو بسبب مصلحت وقت کی جانی بیگ کا فرزند شمار کرتی تہی

خضر خان

مرود ابن خضر خان

بازارجی

بیان اولاد چنگیز خان کا

بیان ہلاکو خان بن تولیخان بن چنگیز خان کا اور حال اوسکی سلطنت کرنیکا ایران مین

مورخین بیان کرتے ہین کہ جب منگو قاآن نے موضع قراقرم مین تاج بادشاہی کا سر پر رکہا اور سونقت تاپجو نویان کو معہ سپاہ بیکران واسطے ضبط ولایت ایران کے مامور کیا مقصد کو پہنچکر اور باوجود اقامت عرصہ درازکے کچہہ بندوبست نکر سکا ایک عرضی شکایت مستعصم باللہ خلیفہ عباسی کی اور چند ملحدین اسماعیلیہ کی شکایت لکہکر بادشاہ کی خدمت مین بہیجی اسلئے منگو قاآن نے اپنے بہائی ہلاکو خان کو پانچوان حصہ لشکر چنگیز خانی کا دیکر واسطے ضبط اور حفاظت مملکت ایران کے روانہ کیا ہلاکو تاریخ دویم ربیع الاول سنہ ۶۵۱ چہہ سو اکاون ہجری کو قاآن سے رخصت ہوکر اپنے اردو مین آیا اور اسی سال کے ماہ شعبان مین جانب مقصد کے کوچ کیا سنہ ۶۵۳ ہجری مین ایران مین پہنچا اور ماہ ذالحجہ سنہ مذکور مین دریا جیحون سے اوتر کر ذیقعدہ سنہ ۶۵۴ ہجری مین اسماعیلون کو قتل کیا انہین ایام مین خواجہ نصیر الدین طوسی بسبب اوس سبب کے جو تواریخون مین لکہا ہے قلعہ میمون مین رہتا تہا ملازمت ایلخان مین جاکر منظور نظر خاص ہوتے اور رفتہ رفتہ وزارت اسکا ہوا اور ہلاکو نے بہی سنہ ۶۵۶ ہجری مین مہم بغداد سے فراغت پاکر راہ میدان سنہ ۶۵۷ ہجری مین جانب دیار شام کے گیا اثنار راہ مین اپنے بیٹے یشمت کو واسطے محاصرہ میافارقین کے متعین کیا اور آپ بذات خود جانب نصیبین کے چلا گیا بعد تسخیر اوس بلدہ کے

بیان بادشاہزادی شمون کا

۱۰۶ اور لوٹ وغارت کرکی حلب کی جانب گیا وہان جاکربہی اوسنی کوئی شہر ثابت نہچھوڑا جب
یہہ خبر محشر اثر تخریب اور غارت بلاد کی والی دمشق کو پہنچی وہان کی سب باشندون نی ایلچی
بہیجکر اظہار اطاعت اور انقیاد کیا ہلاکو خان نی بطور امتحان کی کیتبوقا آن کو اوس ولایت مین
روانہ کیا اکابر اور اشراف اوس بلدہ کی برسم استقبال پیش آئی اور اوسکو معزز اور محترم
کرکے شہر مین لیگئی اسی اثنا مین ہلاکو خان کو یہہ خبر پہنچی کہ منکو قاآن فوت ہوا یہہ خبر سنتی
سے پریشان ومضطرب ہوکر انتظام مملکت شام کا کیتبوقا نویان کو سپرد کرکی آپ مراجعت
کر آیا اور کیتبوقا وہان حکومت کرنے لگا بعد تہوڑی عرصہ کی سیف الدین قیدوز بادشاہ مصرنے
معہ لشکر فراوان حدود بعلبک مین پہنچکر اوسکو معہ اکثر مغلون کے جہنم واصل کیا جب ایلخان
نے اس واقعہ کی خبر پائی فوراً عازم شام کا ہوا مگر بسبب مخالفت بعض خویشون اور اقارب
کے جلدی کی اس مقصد کو حیز تاخیر مین ڈالدیا

حال بادشاہزادی شمون کا جو جانب میا فارقین کی گیا تہا

اور شاہزادہ شمون جو جانب میا فارقین کی گیا تہا اوسنی وہان جاکر دو برس تک اوس قلعہ کا
محاصرہ کرکے اپنی تحت وتصرف مین لاکر وہان کی حاکم ملک کامل کو اردوی ایلخان مین بہیجدیا
اور تمام رسوم قتل اور غارت اور تاراج کے ادا کین بعد ملک کامل اردوی ہلاکو مین بڑے
عذاب سے مارا گیا اور شمون میا فارقین سے فراغت پاکر ماردین مین پہنچا ملک سعید جو حاکم
اوس سرزمین کا تہا وہ ملازمت اس شاہزادی کی مین حاضر ہوا شمون نی اوسکو دوسرے
جہان کو چلتا کیا اور اوسکے بیٹے ملک مظفر کو اوسکا قایم مقام کیا اوسوقت اردوی ہلاکو خان
کی جانب مراجعت کرکے آیا ـــــ ہلاکو خان نی آثار رشد اور نجابت کے ناصیہ احوال
فرزند بزرگتر اپنی کی مین جو اباقا خان تہا مشاہدہ کرکے ولایت عراق اور مازندران اور خراسان
کی اوسکو سپرد کی اور مملکت دیار بکر اور دیار ربیعہ کی توران نویان کو دی اور مملکت روم کے

بیان حکومت کرنے اباقاخان کا

کے معین الدین پروانہ کو سپرد کی — اور سیف الدین بتکچی کو جو کہ منصب وزارت کا رکہتا تہا ۱۰۷
شہید کر کی خواجہ شمس الدین محمد جوینی کو بجای اوسکی مقرر کیا اور حکومت بغداد کی اوسکی
بہائی علاء الدین عطا ملک کو جسکی تاریخ جہانکشای ہے سپرد کی — ہلاکو خان شب
یکشنبہ انیسوین ربیع الاخر ۶۶۳ سنہ ہجری مین فوت ہوا اڑتالیس ۴۸ سال شمسی زندہ رہا —
اپنی ایام سلطنت مین آٹھہ سال تک تعمیر بتخانون اور محلون کی اوسنی کی اور اہل علم
اور حکمت کی صحبت کی بہت رغبت رکہتا تہا اوسکے آثارات سی ایک رصد شہر تبریز مین
ہے جو خواجہ نصیر الدین طوسی نی مراغہ تبریز مین بنائی ہے

بیان حکومت کرنی اباقاخان بن ہلاکو خان کا

بعد وفات اپنی باپ کی باتفاق تمام امرا اور نوئینون کے درمیان ماہ رمضان ۶۶۳ سنہ چہ سو تریسٹھہ
ہجری مین مسند خانی اور سریر جہانبانی پر بیٹھا اور دربند شیروان کی بندوبست کی واسطی
اپنی بہائی یشمت کو مقرر کیا — اور دوسری بہائی تبشین اغل کو خراسان کی جانب
بہیجا — اور سونجاق نوئین کو نیابت حکومت اور مملکت کی سپرد کی اور منصب وزارت پر
بدستور سابق صاحب عادل خواجہ شمس الدین محمد جوینی کو بحال رکہا — اور اصفہان
کی ولایت کی سرداری خواجہ بہاء الدین محمد ولد خواجہ شمس الدین محمد کو سپرد کی —
اور خواجہ علاء الدین عطا ملک بموجب حکم کے دار السلام بغداد کی تسخیر کی درپی ہوا
یہہ صحبت کو پہنچا ہی کہ خواجہ شمس الدین محمد عادل اور منصف اور سخی تہا ہمیشہ طبیعت اپنی
متوجہ انتظام امور دین اور دنیا پر رکہتا تہا اباقا خان کے وقت مین مشایخ اور سادات
اور علما اور فضلا کے بہت بڑی قدر تہی اور رعیت بہی بہت رفاہیت اور آسودگی
سی گذران کرتے تہی خواجہ علاء الدین عطا ملک نی بہی شہر بغداد مین طریق اجتہاد
اور اہتمام کا مرعی رکہہ کر تہوڑی ہی زمانہ مین دار السلام کو آباد اور معمور کر دیا اور ساکنین

بیان حکومت کرنی اباقا خان کا

اوس سرزمین کو طرح طرح کی انعام اور احسان سے مالامال کیا — مگر خواجہ بہاء الدین محمد نے ۱۰۸
اصفہان مین جاکر بہت ظلم کئے اور سیاست بے نہایت خارج از اندازہ ایسی کرنی شروع
کی کہ صدہا غریبون اور بیگناہون کی جان پر آبنی اور صدہا بیگناہ مار ڈالے ہرچند کہ
خواجہ شمس الدین محمد نے مکتوبات مشفقانہ دلدہی آمیز بیٹے کو بہیج کر خونریزی سے ممانعت کی
مگر اوس سے کچہ فایدہ مترتب نہوا آخرکار مظلومون کی آہ کی تیر نے اوسکا کار تمام کیا یعنی
وہ بہی اپنی جوانی سے بے بہرہ گیا — کہتی ہین کہ اوایل سلطنت اباقا خان کے مین نوقا کو
سپاہ بے انتہا کی راہ دربند سے جانب آذربیجان کی گیا تہا اور بیسوین صفر سنہ ۶۶۴ ہجری
مین لڑائی ہوئی لشکر قپچاق کو شکست ہوئی جب یہہ خبر برکہ خان کو پہنچی تین لاکہہ سوار ساتہہ
لیکر تسخیر ایران کے واسطی گیا اور اباقا خان بہی سپاہ لیکر اوس جانب لگی ہوئی پڑا تہا
مستعد و منتظر تہے برکہ خان نے جانب تفلیس کی کوچ کیا چاہتا تہا کہ بڑا سے اوتر کر گذرے
کہ ناگاہ صیاد اجل نے کمین گاہ سے کود کر اوسکی روح کی مرغ کو گرفتار کیا اسلئے اوسکی لشکری
تتر بتر ہوگئے سب اپنی اپنی مکانون کو چلے گئی اور درمیان سنہ ۶۶۶ ہجری کے براق اغلان
جو کہ اون ایام مین الوس چغتای خان کا بادشاہ تہا اوسنی مسعود بیگ بن محمود یلواج کو
خدمت اباقا خان مین واسطی اظہار دوستی اور اتحاد کی بہیجا اور غرض اصلی اوسکے بہیجنے سے
سر لشکر اور کثرت مردمان جنگی کا اخبار اور سبب کیفیت سے وہان کی مطلع ہوکر چلا آوے
جب مسعود بیگ اباقا خان کے اردو مین پہنچا خواجہ شمس الدین محمد صاحب دیوان نے شرط
استقبال کی بجا لایا بوقت ملاقات نہایت ادب اور انسانیت سے رہ پیادہ ہوگیا
اور مسعود بیگ بسبب کمال نخوت کے اوسیطرح سوار رہا حالت سواری ہی پر خواجہ کو
سے ہمکنار ہوا یہہ بات اگرچہ صاحب دیوان پر گران گذری مگر بسبب اسکی کہ وہ مقام
اوسکی اظہار کا نہ تہا چپ ہو رہا جب مسعود بیگ ایلچیان کے دربار مین پہنچا تمام امرار
سے اول رتبہ اور صدر کی مقام پر جا بیٹہا اور کلمات خوب اور عبارات مرغوب سے

بیان سلطنت نکوداران کا

مرعوب سی نبا ناکر بتکلف تمام اور رسالت کرنی لگا بعد دو تین روز کی جب بتور سکی بہری ۱۰۹
ہوئے پائی جسطرح ہوسکا بلطایف الحیل رخصت لیکر بہاگا ایک گہوڑی تیز رفتار پر سوار ہوکر
ماوراء النہر کی جانب چلا دوسری روز اباقا خان نی یہہ سنا کہ مسعود بیگ بفریب میری
لشکر کی خبر سنی اور حال دیکہنی بطور جاسوسی کی آیا تہا اور مخالفین یورش ایران پر مستعد ہین
اسلئے چند ایلچی بہیجی مسعود بیگ کی پیچہی کہ جہان اوسکو پاؤ پکڑکر لاؤ مگر مسعود بیگ نے وقت جانے
آذربیجان کی بسبب رعایت اور محافظت اپنی جان کی گہوڑون کی ڈاک اول بٹہلا دی تہی
ہر ایک منزل پر ایک گہوڑا چہوڑتا ہوا چلا گیا تہا اسلئے وہ ایلچیون کی ہاتہہ نہ آیا غرضیکہ جب
مسعود بیگ ملازمت براق مین حاضر ہوا اور جو کچہہ دیکہا یا سنا تہا بیان کیا براق نے ایک
لاکہہ سوار جمع کرکی درمیان ۶۶۷ سنہ چہہ سو سڑسٹہہ ہجری مین اموییہ سی گذر کر مقابلہ کیا تمام مملکت
خراسان کی حدود آذربیجان تک پر فتنہ اور آشوب سی ہوگئی تہی اور دوسری جانب سی اباقا خان
نے بہی مع سپاہ فراوان کی جانب خراسان کی کوچ کیا ماہ ذی الحجہ ۶۶۸ سنہ ہجری مین پانچ
فرسنخ پر ہرات سے باہر جانبین کا مقابلہ ہوا براق شکست کہاکر بہاگا اباقا خان نی سب
اسباب اوسکا اپنی تحت تصرف مین لاکر جانب آذربیجان کی مراجعت کی — بعد ازان درمیان
ملوک مصر اور اباقا خان سے لڑائیان بہت ہوئین اونکو ہم اسواسطی چہوڑ دیتی ہین کہ ابو الفدا
نے کچہہ کچہہ حال اونکا لکہا ہی — اباقا خان بیسوین ماہ ذالحجہ ۶۶۰ سنہ ہجری کو
درمیان ہمدان کی فوت ہوا سترہ برس اوسنی سلطنت کی

بیان سلطنت کرنے نکوداران مین ہلاکو خان کا

باتفاق اشراف اور اعیان سلطنت کی بروز یکشنبہ تیرہوین تاریخ ماہ ربیع الاول ۶۸۱ سنہ
ہجری کو موضع الاتاق مین تخت بادشاہی پر نکوداران جلوہ آرا ہوا اوسنی باب عدل اور
انصاف کا ساکنین ولایت آذربیجان اور عراق پر کہولا لقب اس بادشاہ کا سلطان احمد

بیان سلطنت کرنی تکوداران کا

۱۴۰ رکھا گیا سلطان نی وزارت اپنی سلطنت کی خواجہ شمس الدین محمد کودی اور عطاء الدین عطا
ملک کو بھی منظور نظر تربیت اور عنایت کا کیا اور مجد الملک کو پکڑا کر اوسکی سپرد اوسنی
اوسکو قتل کر ڈالا اور خواجہ علاء الدین نے بھی چوتھی تاریخ ذی الحجہ مذکور کو انتقال پایا
پس بادشاہ کے حسن سعی اور اہتمام خواجہ شمس الدین محمد کی سے اہل اسلام کو قوت پیدا ہوئی
یہہ حال دیکھکر اور بادشاہزادے جو اپنا ایمان تھے اور مسلمان نہ تھے رشک کرنے لگے
ازانجملہ ارغون خان نے ولایت خراسان میں جاکر ترتیب اسباب سلطنت کی اور تمہید رباط
مخالفت کی اور لڑائی کرنی شروع کی سنہ ۶۸۳ چھ سو تراسی ہجری میں جانب دامغان کی
گیا یہاں ایک لڑائی بھاری ہوئی وہاں بھی شکست کھائی پھر سلطان احمد نے طرف خراسان
کی کوچ کیا شاہزادہ ارغون خان قلعہ کلات میں جا چھپا اور لشکر الیناق نے اوسکا
تعاقب کیا غرضیکہ الیناق نے وہاں جاکر بادشاہزادے کو کلات فریفتہ کہکر امین اور
بے خوف کرکے اردوے احمد خان میں بھیجا بادشاہ اہل اسلام نے اوسکو ایک خیمہ میں قید کیا
اور سیمی ارق برادر بوقا کو مع چار ہزار آدمی کی اوسکے محافظت کی واسطے مقرر کیا اور آپ
بخواہش عشرت و عیش تن تنہا جانب عراق کے قصد کیا اور حکم دیگیا کہ تم لوگ بعد ایک ہفتہ
کے ارغون کو یاسا میں پہنچا دینا مگر بعد جانی سلطان احمد کے ایک جماعت اون امرا کے
جو بادشاہ کیساتھ اسلام نرکھتی تھے اور موافق مزاج سلطان احمد کی نہ تھے اونہوں نے باہم متفق
ہوکر آدہی رات کو ارغون خان کو قید سے خلاصی دی اور ارغون خان نے اوسی شب کو شکل
بلائے ناگہانی کے تاخت لاکر الیناق کو مع چند مقربان سلطان احمد کی جان سے قتل کیا
دوسری روز بوقا نے سات ہزار سوار ایل قراولاتیں کے پاس بھیجا تاکہ وہ سلطان احمد کے
راہ بند کریں اور چند روز میں ارغون خان نے بھی سلطان احمد کا تعاقب کیا سلطان احمد نے
درمیان نواحی اسودین کے ارغون خان کے خلاص ہونے کی خبر پاکر اپنی والدہ مسماۃ قوتی خاتون
کے لشکر میں جاکر پناہ لی وہ لوگ جو اوسکے مطیع اور خادم تھے راہ سے کہیں کہیں کو بھاگ گئے

بیان سلطنت ارغون خان کا

گئے جب سلطان احمد سر آب پر پہنچا توم قرا داتاشش نی لشکر پر ہاتھہ غارت اور لوٹ کا بڑھایا اسی اثنا مین ارغون خان بھی اوس نواح مین آپہنچا ـــ بوقا اور سنگور جو بلازبان قدیمی مادر سلطان احمد کے تھی اوسکی والدہ سی ملکر اور حیلہ کرکے سلطان احمد کو ارغون خان کے پاس لیگئی سچ ہے ؎ بیک ساعت بیک لحظہ بیک دم ؛ دگرگون میشود احوال عالم ؎ ارغون خان نے بلا توقف سلطان احمد کو قنغرتای کی بیٹون کے حوالہ کیا کہ انکا باپ سلطان احمد کے ہاتھہ سی مقتول ہوا تھا اونھون نے اپنی باپ کی قصاص مین سلطان احمد کو قتل کیا ؎ چنین است رسم سرای درشت ؛ گہی پشت زین دگہی زین بر پشت ؎ سلطان احمد نے دو برس تین مہینی سلطنت کی

بیان سلطنت ارغون خان بن اباقا خان کا

و الصبح ہوکر ساتوین جمادی الاخر سنہ ۶۸۳ چھہ سو تراسی ہجری باتفاق خوانین اور امرا اور شاہزادگان والا تبار کے تاج سلطنت ارغون خان کے سر پر رکھا گیا ارغون خان نی تمام مقدمات کلیات اور جزئیات ملکی اور مالی بوقا کے سپرد کی صاحب سعید خواجہ شمس الدین محمد وقت بادشاہی ارغون خان کے بارادہ فرار جانب اصفہان کی آیا اور یہہ ارادہ رکھتا تھا کہ اسجای سی دریا کی راہ ہندوستان کو بھاگ جاون مگر پھر توکل اور صبر کر کی لشکر ایلخان کی جانب گیا اثنا راہ مین ایک استمالت نامہ بادشاہ کا اوسکے نام پہنچا اسلئی وہ برسبیل تعجیل بادشاہ کی خدمت مین بھاگ کر چلا گیا اور ماہ رجب سال مذکور مین مجلس ارغون خان مین پہنچا سنہ ۶۸۶ چھہ سو چھیاسی ہجری مین مارا گیا اسی سال مین ایک یہودی سعد الدولہ نامی طبیب ندیم بادشاہ کا ہوا روز بروز اوسکو ترقی ہوتی گئی اور اوسکو تمام انتظام ملک اور مال مین ایسا اقتدار ہوا کہ اوسنی سب امرا اور اعیان کو بے اختیار کردیا اور اوسکی قوم کی یہودی لوگ بہت اچھی رتبہ اور مسند عزت مین متمکن ہوگئے تھے اسلئی

بیان سلطنت کیخاتوخان کا

١١٢ اکثر یہودیون نے مسلمانون کی شریعت پر طعن اور تشنیع کرنی شروع کی بلکہ اونکی بہکانی
سے ارغون خان نی بہی یہہ حکم دیدیا تہا کہ کوئی مسلمان کسی عہدہ جلیلہ پر ممتاز نہو اور اردو
اعلی مین بہی مسلمان لوگ نہ آنی پایاکرین بلکہ اون لوگون نی ارغون خان کو یہہ صلاح دی
کہ کسی تجویز سے یہہ کرنا چاہئی کہ کعبۃ اللہ مین بہی بت رکہوادو اور کوئی شخص نماز مسلمانون کے
طور کی نہ پڑہی بجائے عبادت رحمان کی پرستش بتون کی جاری ہوجاوے تو سب سی بہتر ہی
اس عزم کی پورا کرنی کی ارادہ مین تہا کہ خدا نی مسلمانون کی دعا سن لی یعنی ارغون خان
بیمار سخت ہوا غرضکہ اوسکی بیماری کے دفعیہ مین بہت تدبیرین کیجاتی تہین جو جو علاج کرتی
تہے مرض زیادہ ہوتا جاتا تہا اور سعد الدولہ یہودی کو یہہ خیال بہت تہا کہ اگر بادشاہ مرجاوے
گا تو میرا کوئی حامی اور مددگار نہوگا اور یہہ جو مینی تشدد اور تعصب کی راہ سی مسلمانون پر زیادتے
کی ہین خدا جانی بعد مرنے بادشاہ کے میری جان پر کیا بنی چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ ابہی بادشاہ
نزع کی حالت مین تہا کہ طغاچار نویان اور بعض امرا مسلمانون نے بادشاہ سی ناامید ہوکر بسبب
اوس کینہ دیرینہ اور عداوت مذہبی کے سعد الدولہ کو سلخ صفر سنہ ٦٩٠ چہہ سو نوی ہجری مین
پکڑکر قتل کیا ارغوخان نے وقت نزع یہہ حال سنا تیسری تاریخ ربیع الاول سال مذکور مین
ارغون خان بہی سعد الدولہ کے پیچہی پیچہی جہنم واصل ہوا اس بادشاہ کے مرنے ہی مسلمانون
کے چہرہ حال پر بشاشت اور تازگی پیدا ہوئی

بیان سلطنت کیخاتوخان بن اباقاخان کا

کیخاتون ایام سلطنت ارغون خان مین درمیان روم کی روزگار بسر کرتا تہا جب اوسنی ارغون کے
مرنی کی خبر سنی بسبب طلب امرا سلطنت کی متوجہ اردو کا ہوا اور ماہ رجب سنہ ٦٩٠ ہجری مین
اوسجا سے پہونچا جاتی ہی تخت نشین ہوا او نہین ایام مین جانب روم سی غبار پریشانی کیخاتون
کے سننی مین آئے سعد وسطی جانب روم کی کوچ کیا ماہ جمادی الاخر سنہ ٦٩١ چہہ سو اکانوی ہجری

بیان سلطنت کیخاتو خان کا

ہجری مین روم سے مظفر اور منصور ہوکر مراجعت کی پہر اپنی سلطنت کی انتظام اور ضبط سے ۱۱۳

فارغ ہوا چنانچہ منصب امیر الامرائی کا قتوقا کو دیا اور عہدہ وزارت پر صدر الدین خالد زنجانی کو سرفراز کیا خلاصہ اس بادشاہ کی حال کا یہہ ہی کہ کیخاتو خان مذکور اکثر اوقات شراب خواری اور صحبت زنان سیم اندام مین گذارتا تہا یعنی رات دن اوسکو یہہ خیال رہتا تہا کہ اشرافون اور اعیان سلطنت کی بیٹون کی چہرہ شگفتگی کیجی چنانچہ دو تین لڑکیون پری چہرہ کی چیر سے اوسنی توڑے اور تمام ہمت اسی کام پر مصروف ہوگیا اوسکو سلطنت کی کار سے کچہہ ہی خبر نہ تہی اسلئی طغاجار نویان — اور طولادای اور بعض اور امرا اوسسی دل برداشتہ ہوگئے اور سبہی یہہ ارادہ کیا کہ اس بادشاہ چہرہ شگفن کو تخت سے اوتارہ بایدو خان کو تخت پر بٹہلاو بایدو خان اون ایام مین حاکم بغداد کا تہا جب کیخاتو خان نے اس امر کی اطلاع پائی قبجوق مال اور طولادای کو معہ بعض امرا کے بندیخانہ مین قید کرکے — طغاجار نے یہہ حال دیکہکر ایک ایلچی خفیہ بغداد کو بہیجکر بایدو خان بادشاہزادی کو پیغام یہہ کہلا بہیجا کہ جتنی تم سے جلدی ہوسکے اس جانب چڑہ آؤ ہم کیخاتو خان کو پکڑکر تمہارے حوالہ کر دینگے اور آپ بادشاہی کیجی اسلئی بایدو خان لشکر زیادہ اپنی ہمراہ لیکر بغداد سے آیا — کیخاتو خان بہی واسطی مقابلہ دشمن کی آقبوقا — اور طغاجار نویان کو اپنی سے اول بہیجا اور آپ بہی بروز ۲۳ شنبہ جمادالاول سنہ ۶۹۴ چہہ سو چورانوین ہجری مین دشمن کی طرف چڑہ کر گیا — اثنای راہ میں طغاجار آقبوقا سے جدا ہوگیا اور کیخاتو خان کی مخالفت اوسنی ظاہر کی اور لشکر کی بہی اکثر اوسکے ساتہہ ہوکر بایدو خان سے مل گئی آقبوقا تہوڑے سے آدمی ساتہہ لیکر کیخاتو خان کی لشکر مین آیا کیخاتو خان نے جب یہہ حال دیکہا بادل غمناک دردناک غمناک کی موغان کی جانب بہاگ گیا اسی اثنا مین قبجوق مال — اور طولادای معہ اون امیرون کے جو بندیخانہ مین قید ہوئے تہے بایدو خان نے چہوڑ دئی وہ

بیان سلطنت بایدو خان کا

۱۱۴ لوگ شل بلائی ناگہانی کی سوغان مین پہنچی وہان جاکر کنجیا تو خان چہرہ شکن کا چہرہ
حیات کا توڑا یعنی قتل کیا — کیخاتو خان تمام اولاد ہلاکو خان مین سخی سب سی بڑا تھا
اور ایام دولت مین عدالت اور انصاف کرتا رہتا تھا بیگناہ کے قتل کو اوسنے کبھی حکم
نہیں کیا کیخاتو کا نام عنقا تو بہی لکہتی ہین

بیان سلطنت بایدو خان بن ہلاکو خان کا

بایدو خان نے آخر ماہ جمادی الاول سنہ ۶۹۴ چہہ سو چورانوین ہجری مین درمیان حدود ہمدان
کے باتفاق امرا اور اعیان کی سریر خانیت پر جلوہ افروز ہوا اوسنی منصب امیر الامرائی کا
طغاجار نویان کو جو اوسکی سلطنت کا بانی اور اساس رکہنی والا تھا دیا اور کار مہمات
وزارت اور امور دیوانی کا کفایت جمال کو مرحمت ہوا جب خبر مقتول ہونے کیخاتو خان
کی اور بادشاہ ہونی بایدو خان شاہزادہ غازان کو جو کہ اون ایام مین اپنی باپ ارغون خان
کے وقت سی حاکم خراسان کا تھا پہنچی اوسنی ارادہ انتقام لینے کا مصمم کرکے امیر نوروز
غازی سی مشورت لی یہہ امیر نوروز ارغون آغا کا بیٹا تھا جو کہ زمانہ چنگیز خان سی ۲۴ چوبیس برس
تک خراسان کی حکومت کرتا رہا بعد وفات اپنی باپ کی ملازمت ارغون خان مین بسر کرتا
تہا کہ جب کہ ارغون خان نے بوقا کو باسا قہا مین بہیجدیا تھا یہہ بہاگ کر طرف دیار مشرق
کے چلا گیا تھا چونکہ وہ مقلد دین اسلام کا تہا اسلئے اوسنے جہاد کرنے پر کمر باندہ کر بہت
مشرکون کو قتل کیا اور مدت تک درمیان امیر نوروز غازی اور شاہزادی غازان کے
لڑائی اور خصومت قایم رہی آخر الامر درمیان سنہ ۶۹۴ چہہ سو چورانوین ہجری کی صلح ہوگئی
امیر نوروز شاہزادی کی خدمت مین واسطی پابوسی کے حاضر ہوا اور رتبہ تقرب اور
ندیمی کا پایا القصہ جب شاہزادے نے قصد یعنی عراق اور آذربیجان کا کیا اسباب مین
نوروز غازی سی صلاح لی نوروز غازی نے جواب دیا کہ مین آپ کو مسند سلطنت اور شاہی بادشاہی

بیان سلطنت بایدو خان کا

بادشاہی کی تخت پر بٹھلا دن گا اور بایدو کو اوسکی بدعملی کی سزا دون گا مگر ایک شرط

یہہ ہی کہ تم ہماری پیغمبر خدا یعنی محمد مصطفی پر ایمان لاؤ اور کفر اور بت پرستی سی ہاتہہ اوٹہاؤ

شاہزادی نی اقرار مسلمان ہونیکا کیا اور بمقام فیروزکوہ پہ کلمہ جاکر پڑہا اوسی روز صدہا آدمی

اوسکے ساتہہ کی مسلمان ہوگئی بعد ازان غازان خان متوجہ جانب آذربیجان کی ہوا جب حدود

آذربیجان پہ جا پہنچا اوسوقت ایک ایلچی سخن دان کو بایدو خان کے پاس بہیجکر یہہ کہلا بہیجا

کہ گنجاتو خان کے قاتلون کو ہمارے حوالہ کر دو وہان سی قاصد بے مراد پہر آیا غازان نے

باتفاق امیر نوروز کی مخالفت ظاہر کی دوسری طرف سی بہی بہت لشکر مقابلہ پر آیا قاصد

جانبین کے ایکدوسرے کی پاس پہنچی اور لڑائی شروع ہوگئی شاہزادے غازان نے

قراول بایدو خان کو شکست دیکر ایک اور ایلچی پاس بایدو خان کے بہیجکر سخنان محبت آمیز

کہلا بہیجین اور کہا کہ جنگ قراولان بسبب بیوقوف قراولون کے ہوا والا نہ ہمکو تسی محبت اور

دوستی سے لڑائی ہونی کی کیا معنی جواب مین اوسکے اوسنی بہی کلمات مشفقانہ زبان پر لاکر

مقرر ہوا کہ بالمشافہ ہماری تمہاری ملاقات ہو جو بات ولین ہو وہ بے وسیلہ غیر کے آپسین کہہ سن

لین بعد ازان ایکروز معین مین دونون بادشاہ معہ لشکر کے وعدہ گاہ پر گئے اور دونو بادشاہ

تہوڑے تہوڑے آدمی لیکر باعزاز و احترام تمام ملے بعد ملاقات غازان نی التماس فارس

اور عراق کی جو ارغون خان سی متعلق تہی کے بایدو خان نے یہہ التماس اچہی طرح پر قبول

فرمائی اور یہہ بات پر قرار ٹہرا کہ کلکی روز دونو بادشاہ اپنی اپنی اردو کو کوچ کر جاوین لیکن

چونکہ بایدو خان کے امیرون کے دلمین یہہ خیال تہا کہ کلکی روز وقت مراجعت کی مہم غازان

کی منقطع کرنے چاہئی یعنی غازان کو مار ڈالئے اس امر کی اطلاع شاہزادے کو اون لوگون

کی تیور پہرے ہوئی دیکہہ کر ہوگئی فوراً اشتعل زمانہ کی تیرہ و تار دمین غبار کچہہ تمام جانب

خراسان کی کوچ کر گیا دوسرے روز بایدو خان نے جب یہہ خبر سنی بہت افسوس کیا

دوسری روز غازان نی ایک ایلچی بایدو کے پاس بہیجکر یہہ اطلاع کی کہ مین آغاسی خیالی

بیان سلطنت بایدو خان کا

116 دوستی کا رکہتا تہا لیکن جناب کے امیرون کی دلنشین رنگ عصیان پاکر بی رخصت مراجعت
سرآرا ہوئی بایدو نے حسب ظاہر تملق اور چاپلوسی کی اور حکم دیا کہ ملک الاسلام جلال الدین سولات
رنجہا ور فارس کو غازان خان کی گماشتون کے حوالہ کردیوے بعد ازان شاہزادے کے
نوکرون نی وہ فرمان شاہی فارس مین پہنچایا جلال الدین نے اوسپر کچہ عمل نکیا ملازمان غازان
بے مراد پہر آئے اسی اثنا مین امیر نوروز درسطی اطلاع ضمایر اور اسرار امرا آذربیجان اور عراق
بطور ریلچی گری کے پاس بایدو خان کی گیا مگر خفیہ امیر طغاچار سی عہد و پیمان اس مضمون کے کرلی
سرانجام معاونت غازان کے کریگا اور بایدو کو تخت سی اوٹہادو اور غازان کو تخت پر بٹہلادو اور
بایدو خان نے امیر نوروز کو چند روز قید رکہا آخر کار نوروز نے قسم کہائی اور کہا کہ اگر تم مجکو
خراسان مین جانی دو تو مین غازان کو باندہ کر آپکی ملازمت مین حاضر کرونگا اس فریب سی
خلاصی پاکر نوروز مذکور خدمت شاہزادے مین حاضر ہوا اور وہان آکر ایک ہانڈی باندہ کر
بہیجدی تا کہ قسم سی بری ہوجاوی کیونکہ غازان ہانڈی کو کہتی ہین جیسا کہ ابو الفدا نے لکہا ہے
اس مقام سی تا مسلط ہونی تیمور لنگ کی ہم سب بادشاہون چنگیز خانیون کے ذکر چہوڑ دیتی
ہین کسواسطی کہ ابو الفدانی علی سبیل الاختصار سبکا حال لکہا ہے مگر بہت اختصار کی سبب سی مین
سر بعد بایدو کے سلطان محمود غازان خان بن ارغون خان درمیان ماہ ذالحجہ سنہ ۶۹۴ چہ سو
چورانوے ہجری کی مین تخت خانی پر بیٹہا اسنی بنیاد کفر کی ملکون مین سی بالکل موقوف کرکے
شریعت محمدی کی بنیاد ڈالی اور ملوک مصر کا حال ابو الفدا مین مع اس ذکر کی کہ غازان
خان سی ملک ناصر بادشاہ مصر کی لڑائی ہوئی گذر چکا وقت وفات اپنی چہوٹی بہائی الجایتو
سو اوسنی اپنا ولی عہد کر دیا تہا روز یکشنبہ دسوین ماہ شوال سنہ ۷۰۳ سات سو تین ہجری مین
فوت ہوا اور الجایتو سلطان بعد اوسکے تخت پر بیٹہا بہ سبب علما اور سادات اور بزرگون کا
مذہب اثنا عشری سی عقیدہ کامل رکہتا تہا سنہ ۷۱۷ سات سو سترہ ہجری مین فوت ہوا
سنہ ۷۱۷ ہجری مین سلطان ابو سعید بن الجایتو ماہ صفر مین تخت خانیت پر بیٹہا اسکے ایام سلطنت

بیان نکاح بغداد خاتون کا

سلطنت کا حال چونکہ ابو الفدا لکھہ چکا اور چوبان کا حال بھی اوسمین مندرج ہی اسلئے چھوڑا جاتا ہی ۱۱۷

بیان نکاح بغداد خاتون کا

جب امیر چوبان نویان مارا گیا اوسوقت بادشاہ سلطان ابو سعید نے قاضی مبارک شاہ کو طلب کرکے کہا کہ امیر حسن کے پاس جاکر جسطرح ہوسکے مسماۃ بغداد خاتون کو طلاق دلوادی یہہ عورت چونکہ خوبصورت تھی بادشاہ اوسپر بہت مفتون تھا قاضی نے یہہ بات شیخ حسن سے جاکر کہی شیخ حسن نے بسبب خوف بادشاہ کی اپنی جورو بغداد خاتون سے مفارقت اختیار کرکے بعد گذرنے ایام عدت کی بادشاہ نے اوس سے اپنا نکاح کیا اور اس عورت کو امور ملکی اور مالی مین دخیل کرلیا درمیان سنہ [۷۳۲] سات سو بتیس ہجری کے کہ چند لوگون نے بادشاہ سے یہہ کہا کہ درمیان شیخ حسن اور بغداد خاتون کے مراسلات خفیہ جاری ہوگئی ہین اسواسطے بادشاہ نے شیخ حسن کو جانب قلعہ کاخ کی روانہ کردیا اور بغداد خاتون سے وہ محبت جاتی رہی اوسکا رتبہ بھی کم کرکے دل سے اوسکو اوتار دیا جب بعد تحقیق یہہ ثابت ہوا مفسدون نے یہہ مضمون بناکر اوڑا دیا تھا اور اصل مین یہہ جھوٹ تھا اوسوقت منظور نظر عنایت کی مسماۃ بغداد خاتون ہوئے — اور امیر شیخ حسن سلطنت روم کا بادشاہ ہوا اور آخر سال سات سو پینتیس [۷۳۵] ہجری مین بادشاہ اوزبک نے قصد اران اور آذربیجان کا کیا — اسلئے بادشاہ اوایل سنہ [۷۳۶] سات سو چھتیس ہجری مین عازم اران کا ہوا جب حدود شیروان مین پہنچا اوسجا کے بسبب حرارت اور عفونت ہوا کی مرض سخت مین مبتلا ہوا بعد پندرہ روز کے جب کچھہ تخفیف ہوئی حمام کیا وہ ہی مرض پھر عود کر آیا تیرہوین [۱۳] تاریخ سال مذکور مین فوت ہوا — گرگ زد تاریخ

تخت تا کی باشد بعید — بر زوال دولت سلطان اعظم بو سعید —

اوسکا تابوت سلطانیہ مین لاکر جانب غرب دفن کیا جن ایام مین کہ مرزا امیر شاہ بن امیر تیمور نے دارالسلطنت خراب اور برباد کرنے اوس گنبد کی حکم دیا اوسوقت وہان سے اوسکے تابوت کو اوٹھا کر اور [illegible] لے پہنچے

بیان حکومت ارپہ خان کا

١١٨ اوسکے باپ کے پاس دفن کیا بتیس[٣٢] برس وہ زندہ رہا اور انیس[١٩] برس اسنی سلطنت کے ظفرنامہ مین لکہا ہے کہ سلطان ابوسعید نے اخر ایام حیات اپنی مین مسماۃ دلشاد خاتون بنت دمشق خواجہ بن چوپان سے نکاح کر لیا تہا بسبب اوس کی دولہن کی محبت کی بغداد خاتون سے کم التفاتی کرنے لگا تہا اسواسطے اوس خاتون بہروت کی بیٹی بغداد خاتون نے اوسکو زہر کہلایا ابن یمین نے تاریخ اوسکے وفات کی یہہ کہی ہے ۔ چون گذشت از سال ہجرت ہفصد و باسی وشش ٭ وزربیع الاخرین بسہم سیزدہ بگذشتہ بود ٭ درقراباغ از سر سلطان اعظم بوسعید ٭ دست تقدیر الہی افسر شاہی ببرد ٭

بیان سلطنت کرنی ارپہ خان کا

وہ شیخ ہو کر ارپہ خان نسل ارتق بوکا بن تولیخان سے ہے وہ بعد وفات سلطان ابوسعید کی بسبب سعی خواجہ غیاث الدین محمد وزیر کے سریر سلطنت خانیت پر بیٹھا اوسنے بغداد خاتون کو جو بڑی نظر سے اوسکو دیکھتی تہی اور برا جانتی بسبب زہر دینی سلطان ابوسعید کی قتل کیا بعد ازان لب آب پر پہنچ کر اوزبکون کو شکست دی اور چونکہ امیر علی بادشاہ نے جو کہ ماموں سلطان ابوسعید کا تہا اور اون ایام مین حکومت دیار بکر کے اوسکی متعلق تہی سلطنت ارپہ خان سے مطلع ہو کر علم خلافت کا بلند کیا تہا اور موسی خان بن علی خان بن بایدو خان کو بادشاہ بنا لیا تہا اسواسطے بسبب حسن اہتمام کے خواجہ غیاث الدین محمد نے لشکر بہت جمع کر کے جانب دشمنون کی کوچ کر کے روز چارشنبہ سترہوین[١٧] رمضان سنہ سات سو چہتیس[٣٦] ہجری کو نواحی تغتو پر دونون لشکرون کا مقابلہ ہوا تلوار اور خنجر کی لڑائی رہی آخرکار ارپہ خان کو شکست ہوئی خواجہ غیاث الدین محمد ایک لحظہ ثابت قدم رہا جب اوسنے دیکہا کہ میدان ہاتہ سے جاتا رہا وہ بہی جنگل کی جانب بہاگا امیر علی نے لوگونکو اوسکی تعاقب میں بہیجکر اوسکو پکڑا اکیسوین[٢١] رمضان کو خواجہ فاضل نیکو اخلاق مذکور کو شہید

بیان حکومت محمد خان کا

شربت شہادت پلایا اونہین ایام مین ارپہ خان بہی امیر علی بادشاہ کے ہاتہہ آگیا معہ ۱۱۹
اپنی لشکریون کی مارا گیا

بیان سلطنت کرنی موسی خان کا

موسی خان نی ماہ شوال سنہ مذکورمین مقام اوجان مین تاج خوانی کا سر پر رکہا اور مہمات ملکی اور مالی کا اختیار امیر علی بادشاہ کی سپرد کیا ــــ امیر شیخ حسن بن امیر امبوقار جلایر جو سلطان ابوسعید کا چچی زاد بہائی تہا اون ایام مین دیار روم پر حکومت کرتا تہا اوسنی جب اس واقعہ کی خبر سنی فوراً محمد خان بن یولقتیغ بن ایلس تیمور بن انبارجی بن منککا تیمور بن ہلاکو خان کو تخت بادشاہی پر بٹہلایا اور اوسکو بادشاہ قرار دیکر جانب تبریز کی آیا موسی خان اور علی بادشاہ دونو برسم استقبال اوسکے پاس گئے چودہوین ذالحجہ سنہ مذکور مین مقام بوشہر پر تلاقی طرفین ہوئے ــــ علی بادشاہ نی امیر شیخ حسن کے پاس ایک قاصد کی زبانی یہہ کہلا بہیجا کہ دو بادشاہ ایک تخت سلطنت پر نہین بیٹہہ سکتی ان دونو نکو آپسین لڑنی دو ہین اور نہین کیا ضرورت پڑی ہی جو درمیان مین سر پہٹول کرین اب مصلحت یہہ ہے کہ اپنی اپنی منشین کو لیکر ہم تم چلدین ان دونون کو سر پہوڑنے دو ــــ امیر شیخ حسن نی اس بات کو مان لی دو ہزار آدمی لیکر چلا گیا اور دونون بادشاہون مین لڑائی ہونی شروع ہو گئے اسی اثنا ءمین امیر علی بادشاہ ایک جای چشمہ پر بفراغ خاطر بیٹہا ہوا وضو کر رہا تہا امیر شیخ حسن نی اوسکو دیکہہ کر معہ سواران جرار کی وہان آپہنچا اور فوراً اوسکو قتل کیا موسی خان نے جب یہہ خبر سنی کہ امیر علی بادشاہ مر گیا اوسکے پیر بہی اوکہڑ گئے فوراً بہاگ گیا

بیان سلطنت محمد خان کا

بعد شکست دینی موسی خان کی محمد خان باتفاق شیخ حسن نویان کے اوجان مین گیا وہان پہنچکر

بیان سلطنت امیر شیخ حسن کا

۱۲۰ تخت سلطنت پر بیٹھا اور امیر شیخ حسن امور مملکت کی بند و بست اور استمالت سپاه اور رعیت مین مشغول ہوا وہ لوگ جو خواجہ غیاث الدین محمد وزیر کی بچی ہوئی تہی اونکو پناه شفقت اور رعایت مین جائی دی — مسماۃ دلشاد خاتون بنت امیر دمشق خواجہ بن چوبان کو جو سلطان ابوسعید کی جورو تہی اپنی نکاح مین لایا

حال سلطنت طغا تیمور خان کا

واضح ہو کہ طغا تیمور خان چنگیز خان کی بہائی کی نسل سی تہا درمیان ۷۳۷ھ سات سو سینتیس ہجری کی بسبب سعی امیر شیخ علی قوشچی جو بعضی بلاد خراسان کا حاکم تہا اور بسبب تحریک امیر علی جعفر کی جو شیخ حسن سی بہاگ کر چلا گیا تہا تخت سلطنت پر بیٹھا بعد ازان تسخیر عراق کا قصد کر کی جب حدود آذربیجان مین پہنچا موسی خان بمعہ اپنی تابعین کی اوسکی زیر اطاعت لایا — اور محمد خان اور شیخ حسن نویان نے بہی مخالفین کی استقبال کو بڑہی درمیان پندرہوین ماه ذیقعده سنه مذکور کی صحرای کرہ رود مین دونو لشکرون کا مقابلہ ہوا — طغا تیمور نی قبل لڑنے اور جنگ کرنی سے ملک سی ہاتہ اوٹہالیا تہا اور خراسان کی جانب چلا گیا تہا اسلئی موسی خان ایک لحظہ لڑتا رہا آخر کو وہ بہی منہزم ہوا بعد چند روز کی شیخ حسن نویان کی آدمیون کی ہاتہ لگ گیا پکڑا آیا بروز عید یاسا کو روانہ ہوا

حال سلطنت امیر شیخ حسن بن تیمور تاش کا

واضح ہو کہ شیخ حسن کو چوپان سی کوچک کہتی ہین یہہ شخص ولایت روم مین رہتا تہا ۷۳۸ھ ہجری مین بخواہش حکومت اور بادشاہت کی ایسی ایک فریب بنایا کہ ایک غلام ترکی نژاد کو جسکا نام قراجری تہا اپنی باپ کی شکل کا ڈہونڈہ کر اپنی پاس لایا اور یہہ آوازه تمام ملکون مین پہیلا دیا کہ میرا باپ تیمور تاش جو بعد قتل کرنی امیر چوبان کی مصر کو چلا گیا تہا اب آگیا ہی سب لوگون کو یقین

بیان شاہزادی ساتی بنت اولجایتو کا

یقین ہوگیا کہ تیمور تاشش زندہ ہی اور اپنی والدہ بہی اوس غلام کی حوالہ کی کہ یہہ آپ کی جورو ۱۲۱
ہی اور یہان تک اوسکی عزت کی کہ اوسکی گہوڑی کی رکاب پکڑ کی پیدل اوسکی ساتہہ چلا کرتا
جب یہہ حال سب لشکریوں اور ساکنین بلاد کی شناسب منقاد ہوگئی ہے اوسوقت شیخ حسن کوچک
نے اسباب لڑائی اور آلات حرب مہیا کروا کی جانب آذربیجان کی کوچ کیا ہے اور محمد خان
اور امیر شیخ حسن بزرگ مخالفین کی دفعہ کی واسطی متوجہ ہوئی بیسوین تاریخ ماہ ذالحجہ کو حدود
الاتاق مین لشکر روم اور لشکر عراق کا مقابلہ ہوا شیخ حسن کوچک نی فتح پائی شیخ حسن ایلکانی
جانب تبریز کی چلا گیا اور محمد خان دشمنون سکے ہاتہہ مین گرفتار ہوکر مارا گیا ہے اب اوس غلام
ترا جوہی کی قسمت کہل گئی مفت مین شیخ حسن کوچک کی والدہ زوجیت مین ملی اور بادشاہت
اور حکومت کرنی کی قدرت خدا نی دی اوسوقت اوس غلام کی نیت مین فرق آگیا شیخ حسن
کوچک جسنی کہ یہہ تدبیرین کرکی سلطنت کی بنیاد اپنی واسطی ڈالی تہی اوسکی ایک چہری ماری
مگر وہ کارگر نہوئی اسلئی وہ بچ کر جانب گرجستان کی بہاگ گیا اوسوقت اوسنی وہان جاکر بیان
کیا کہ وہ میرا باپ نہین ہی بلکہ صرف ملک اور حکومت لینی کی واسطی ایک غلام ترکی اپنی باپ
کی شکل کا ڈہونڈکر یہہ کہدیا تہا کہ میرا باپ ہی اور دراسطی یقین لوگون کی اپنی والدہ کو بہی اوسکی
حوالہ کردیا تہا مین نہ جانتا تہا کہ وہ غلام بدذات میری ساتہہ یہہ سلوک کریگا شیخ حسن کوچک
شاہزادی ساتی بیگ بنت اولجایتو سلطان کی خدمت مین آنی لگا اور تیمور تاشش حیلہ کی قصد
جنگ شیخ حسن ایلکانی سکے متوجہ جانب تبریز کی ہوا بعد تلاقی جانبین سکے شکست کہا کر بہاگا تا [illegible]
قوم روبرات کی جانب بغداد کی گیا اور امیر شیخ حسن جانب سلطانیہ کی چلا آیا

حال شاہزادی ساتی بیگ بنت اولجایتو سلطان کا

در صبح ہوکر درمیان ۷۳۹ سات سو انتالیس ہجری مین امیر شیخ حسن جوبانی مسند جہانبانی پہ
بیٹہا جب وہ سلطانیہ مین پہنچا امیر شیخ حسن ایلکانی یہہ خبر سنکر جانب قزوین کی چلا گیا قبل [illegible]

بیان حکومت جہان تیمور خان کا

۱۲۲ جنگ کی ایک گونہ صلح ہوگئی تہی اور شاہزادی مسماۃ ساتی بیگ اور امیر شیخ حسن کوچک اران اور آذربیجان کو چلی گئی — اور امیر شیخ حسن بزرگ درمیان سلطانیہ کی مقیم ہوا — ماہ رجب سنہ مذکور مین طغا تیمور خان نی دوسری دفعہ قصد چہوڑدانی عراق اور آذربیجان کا کیا جب وہ ساوہ مین پہنچا امیر شیخ حسن بزرگ اوسکے دفعیہ کی واسطی نکلا اور شاہزادی مسماۃ ساتی بیگ معہ امیر سیورغان اور شیخ حسن کوچک کی اران سسی اوجان مین آئی اسی اثنا مین قوم اویرات نے اوس غلام قراچری تیمورتاش مجہول کو قید کرکی اُس شاہزادی کے لشکر مین بہیجدیا مسماۃ ساتی بیگ بادشاہزادی نی حکم دیا کہ اُس کا سر تن سسی جدا کرڈالو چنانچہ وہ مارا گیا — بعد ازان امیر شیخ حسن جوبانی نے پہر مکر اور فریب کرنا شروع کیا یعنی طغا تیمور خان کو یہہ کہلا بہیجا کہ اگر قصد بادشاہ کا امیر شیخ حسن ایلکانی کے پکڑنے کا ہو تو چاہئی کہ آجاسئے مین مسماۃ ساتی بیگ بادشاہزادی سسی اوسکا نکاح کروادونگا اور مثل غلامون کی اوسکی خدمت کرتا رہونگا طغا تیمور نے اُس فریب مین آکر ایک خط مشتمل اوپر موافقت بادشاہزادی ساتی بیگ اور شیخ حسن جوبانی کے اور مخالفت اور قصد شیخ حسن ایلکانی کے لکہہ کر پاس امیر شیخ حسن کوچک کی بہیجدیا — جب امیر شیخ حسن بزرگ نی یہہ باتین سنی بہت متحیر اور پریشان خاطر ہوکر ایک شخص کو جو طغا تیمور کا مقرب اور مخصوص تہا بلاکر وہ عہدنامہ کہ اوسکی درمیان ہوگیا تہا دکہلایا وہ شخص بہت خجل ہوکر بادشاہ کے پاس گیا اور کیفیت تمام واقعہ کے بیان کی طغا تیمور نے شیخ حسن جوبان کی حیلہ پر مطلع ہوکر انگشت تعجب کی دانتون سسی کاٹی اور نہایت شرمندہ ہوکر اوسی شب کو جانب خراسان کی چلا گیا

بیان حکومت جہان تیمور خان بن افرنگ بن گنجاتو خان کا

بعد مراجعت طغا تیمور کے امیر حسن ایلکانی نی جہان تیمور خان کو تخت پر بٹہلایا وہ جانب بغداد کی آیا اور اکثر ولایت عراق اور عرب کی اپنی تصرف مین لاکر خطبہ اور سکہ اوسکی اپنے نام کا

بیان سلطنت سلیمان خان کا

نام کا جاری کروا دیا

بیان سلطنت سلیمان خان کا

واضح ہو کہ سلیمان خان بن یشموت ابن ہلاکو خان کی نواسون مین سی ایک شخص تہا آخر سنہ ٧٣٩ سات سو انتالیس ہجری مین بسبب سعی شیخ حسن جوبانی کے شاہزادی ساتی بیگ سی اوسکا نکاح ہوا اور تخت سلطنت پر بیٹہا اور ماہ شوال سنہ ٧٤٠ سات سو چالیس ہجری مین باتفاق امیر شیخ حسن کے اوجان مین گیا اور سچا سے بہت خلق اللہ اوسکی جہنڈی کی نیچی جمع ہو گئی — اسی اثنا مین امیر شیخ حسن بزرگ نی ہمراہ جہان تیمور خان کے قصد آذربیجان کا کر کی گیا اور سلیمان خان اور امیر شیخ حسن اوسکی مقابلہ پر آئی لڑائی بہاری ہوئی لشکر بغداد کو شکست ہوئی امیر شیخ حسن ایلکانی جب دار السلام مین پہنچا تیمور خان کو جو نہایت ناقابل تہا موقوف کیا اور درمیان سنہ ٧٤١ سات سو اکتالیس ہجری کی امیر شیخ حسن علی کا دن بموجب حکم اپنی بہائی طغا تیمور خان کے متوجہ تسخیر عراق اور آذربیجان کا ہوا اور سچانب سی ملک اشرف بن تیمور تاش بن جوبان بموجب اشارہ اپنی بہائی شیخ حسن کی مقابلہ پر آیا شیخ علی کا دن کو شکست ہوئی بہاگ گیا بعد اپنی بہائی کی خدمت مین پہنچی کی سردارون سی لڑنے گیا وہان مارا گیا — اور سنہ ٧٤٣ ہجری مین طغا تیمور خان بہی خواجہ یحیی سربدار کی ہاتہ مقتول ہوا القصہ امیر شیخ حسن جوبانی بعد شکست دینی شیخ علی کی جانب دیار بکر اور بلاد روم کی گیا وہان جاکر قتل اور غارت اور شہرون کو بہت خراب اور ویران کیا اور صحیح و سالم وہان سی مراجعت کی — اور درمیان سنہ ٧٤٤ سات سو چوالیس ہجری کی سلیمان اور امیر یعقوب شاہ کو معہ ایک جماعت امرا کی جانب روم کی بہیجا وہ لوگ وہان سی شکست کہا کر آئے اسلئے امیر شیخ حسن یعقوب کو بسبب اوس تقصیر کے جو اوسنی لڑائی مین کی تہی مقید کیا — امیر شیخ حسن کی جورو جسکو خاتون عزت ملک کہتی تہی یعقوب شاہ سی محبت رکہتی تہی اوس عورت نی یہہ خیال کر کے کہ میری خاوند کو اس ہو دنی السبب اسباب کی کہ مجہسی وہ محبت رکہتا ہی مقید کیا ہی دو تین عورتون سی ملکر ستائیسوین ٢٧ رجب کی رات کو شیخ حسن کی پاس

بیان حکومت ملک اشرف کا بن تیمور تاش کا

گئی اور اوسکی خصیہ پکڑکر ایسی کھینچی کہ وہ تڑپنی لگا آخرکار خصیہ پکڑے رہی بہت اوسنی زور
اور ملکہ چہڑانی کا کیا مگر خصیہ نچھوڑے یہانتک کہ وہ مرگیا خواجہ سلیمان نے اس مقام پر یہہ تاریخ
لکہی ہے سنہ ز ہجرت نبوی رفتہ ہفتصد و چہل و چار ٭ در آخر رجب افتادہ اتفاق حسن
زنی چگونہ زنی فرخ است حسان ٭ بزور بازوی خود خصیتین شیخ حسن ٭ گرفت محکم و شیدا
تا بمرد و برفت ٭ زہی خجستہ زنی خایہ دار مرد افکن ٭ دوسری روز وہ قحبہ نابکار معہ اپنی
اعوان اور انصار کی چھپ کر محل سی نکلکر بہاگی دو دن تک یہہ حال کسی پر نہ کہلا تیسری روز
تمام امیرون کو اس امر کی خبر پہنچی بعد جستجو اور تکاپو کی عزت ملک اور تمام قاتلین بادشاہ کو
پکڑکر ہلاک کیا

بیان حکومت ملک اشرف بن تیمور تاش کا

واضح ہو کہ وقت مقتول ہونے اپنی بہائی کے ملک اشرف اپنی چچا یاغی باستی کی ساتہہ حدود
شیراز مین تہا جب اوسنے یہہ خبر سنی تبریز مین آیا اسی اثنا مین امیر سیورغان نے جو کہ
درمیان قلعہ حصار رفیع کے محبوس تہا نکلکر شہر کی کوتوال کو قتل کر کی ملک اشرف اور یاغی باستی
سی جا ملا اور سلیمان خان نے جب جمعیت امرا اور مردان سپاہ کی دیکہی جانب دیار بکر کے
چلا گیا مدتہا درمیان اونکی طریق اتفاق کا جاری رہا آخر الامر اونمین باہم اختلاف ہو گیا
ایک رات کو یاغی باستی اور سیورغان تبریز سی نکلکر جانب خوی کی بہاگ گئے ملک اشرف نے
بہی اونکی پیچہی تعاقب مین حرکت کی صحرای غیاباد مین جاکر دونو لشکرون کا مقابلہ ہوا سیورغان
اور یاغی باستی کو شکست ہوئی اوسوقت ملک اشرف نے موضع تادیل پر نزول کر کی ایک شخص مسمی
نوشیروان کو تخت پر بٹہلایا اور حکم دیا کہ اسکو نوشیروان عادل کہا کرو یہہ منادی پہروا دی
جب یہہ خبر بغداد مین پہنچی قاضی محی الدین بردعی واسطی صلح کروانی کی یاغی باستی کی طرف سی اوسکے پاس
آیا ملک اشرف نے صلح مان لی سیورغان کو یقین تہا آیا امیر الملکان ولد امیر شیخ حسن بزرگ
کی ہاتہہ سی مارا گیا اور یاغی باستی اپنی چہوٹی بہائی کے پاس گیا وہ اسکی دونو جانب تبریز کے

بیان حکومت ملک اشرف کا

تبریز کی متوجہ ہوئی جب تبریز مین آئی ملک اشرف نی اپنی چچا بزرگوار کو ایسی طرح پر
قتل کیا کہ کسی کو اطلاع اس امر کی نہوئی کہ کسطرح مارا بعد اوسکے قتل کرنی کی مستقل ہو کر حکومت
کرنے لگا اور ظلم اور بی انصافی ایسی کی کہ جس کسی سی ہو سکا اران سی اور آذر بیجان سی
بہاگ کر جہان امن پایا وہان جا بسا — اول موسم بہار ۷۴۸ھ سات سو اڑتالیس ہجری
مین ملک اشرف نے قصد جنگ شیخ ایلکانی کا دل مین کرکے جانب بغداد کی کوچ کیا —
امیر شیخ حسن شہر مین محصور ہوا ملک نی محاصرہ چند روز کی ہراسان ہو کر جانب تبریز کی مراجعت
کی اور محرم ۷۵۱ھ سات سو اکیاون ہجری مین اصفہان پر گیا پچاس روز تک اصفہان نے
لوگ لڑتے رہی آخر کار خطبہ نوشیروان عادل کی نام کا پڑہا اور دو ہزار دینار نقد زر سرخ
معہ اخراجات ایک لاکہہ دینار کی ملک اشرف کی خدمت مین اصفہانیون نے بہیجی اوسوقت
مراجعت کی اور ظلم اوسنے بیشمار کئی مین چنانچہ اوسکی ظلم دیکہہ کر شیخ صدرالدین صفوی نے
جانب گیلان کی — اور خواجہ شیخ کجی شام مین گئی اور قاضی محی الدین بردعی دشت قپچاق
مین گیا اوس شہر کے سرای مین جاکر ٹہرا — اور جانی بیگ خان حافظ اوس بادشاہ کی وعظ
کرنے کو حاضر ہوا تہا اثنار وعظ مین شرح ظلم ملک اشرف کی اسطرح پر تقریر کی کہ بادشاہ
اور اہل مجلس کو طاقت کچہہ پوچہنی کی نہ تہی ظلم سنکر سُست ہو گئی تہی بعد ازان جانی بیگ
خان نے دو مہینی کے عرصہ مین لشکر جمع کرکے ۷۵۸ھ ہجری مین وہ عادل مسلمان ملک
اشرف کی ظلم کی خبر سنکر دشت قپچاق سی متوجہ جانب آذربیجان کی ہوا بعد یہان پہنچنے کے
ملک اشرف خبر بر ظفر پائی اوسکو قتل کیا چار سو قطار اونٹون کی جو لدی ہوئی جواہر اور زر
اور اخراجات سے کے تہی ملک اشرف کی خزانہ سی جانی بیگ خان کی نصیب کی تہی جو اوسکو ملے
— پہر دس ہزار آدمی لیکر تبریز مین آیا لشکری اوسکے راہ مین جو فرد کشش ہوتے ہوتے
اور رسد پانی ہوئی آتی تہے کسی کی مجال اتنی نہ تہی کہ ایک مٹہی گہاس کی بے دئیے قیمت کے
کسی کسان سی لی ایسا عادل بادشاہ بعد چند روز کی اپنی بیٹی بردی بیگ کو معہ پچاس

بیان وفات پانی شیخ حسن ایلکانی کا

۱۲۶ ہزار سوار کی تبریز مین چہوڑکر آپ بنفس نفیس خود مراجعت کر گیا بعد تہوڑے زمانہ کی بزری کی
دختر نے آکر خبر دی کہ باپ مرض الموت مین گرفتار ہی اسلئی واخی حق کو اپنا نائب بنا کر
خود متوجہ دشت قبچاق کا ہوا اور اخی حق اوس ولایت پر مستولی ہوکر ملک اشرف کے
طریقہ پر چلنے لگا یعنی وہی ظلم جاری کیا

بیان وفات پانی شیخ حسن ایلکانی کا اور بیٹہنا تخت سلطنت پر اوسکی بیٹی سلطان اویس کا

واضح ہو کہ ۷۵۷ سنہ سات سو ستاون ہجری مین امیر شیخ حسن بزرگ درمیان بغداد کی فوت ہوا
اوسکا بیٹا سلطان اویس مسند سلطنت اور جہانگیری پر درمیان سنہ مذکور کی بیٹہا اور درمیان
سنہ ۷۵۹ سات سو اونسٹہہ ہجری کے اوسنی قصد تسخیر آذربیجان کا فرمایا اخی جوق اوسکے
مقابلہ پر آیا لیکن شکست کہاکر تبریز کو چلا گیا سلطان اویس بہی اوسکے تعاقب مین اوس شہر مین
پہنچا پہر وہان سی اخی جوق نخجوان کو چلا گیا اور سلطان عمارت رشیدی مین داخل ہوا ماہ رمضان
سنہ ۷۶۷ سات سو سینتالیس ہجری مین چند امرا کو جو بر سر خلاف تہی پا سامین مقید کیا اسلئی ایک
جماعت امرا اور اعیان اوس جا سے کی اخی جوق سے ملگئی سلطان نی امیر علی کو اونکی دفع کے
واسطی روانہ کیا امیر علی بسبب اوس کینہ دیرینہ کی جو سلطان سے رکہتا تہا اخی جوق سے جا
ملا کر شکست کہاکر بہاگ آیا اور بادشاہ نے جانب بغداد کی مراجعت فرمائی سنہ ۷۶۰
سات سو ساٹہہ ہجری موسم بہار مین امیر محمد مظفر نے لشکر لیکر آذربیجان پر چڑہائی کرکے
اخی جوق کو شکست دی چند روز تبریز مین مقیم ہوا اسکی بعد آوازہ سلطان اویس کا سنکر پہر
اخی جوق نی مراجعت کی اگلی دفعہ اخی جوق کو بادشاہ نی قتل کیا اور سنہ ۷۶۵ سات سو
پینسٹہہ ہجری مین خواجہ مرجان نے جو کہ جانب سلطان اویس کی حاکم بغداد کا تہا راہ مخالفت
اور عصیان کی اختیار کی اسلئے سلطان جانب دار السلام کی گیا خواجہ مرجان شکست کہاکر

کہا کر محصور ہوا پھر بطور عجز و انکسار کی پیش آکر دروازہ بغداد کی کہول دے سلطان اویس نے ۱۲۷
اوسکا گناہ معاف کیا بعد گیارہ مہینے کے دیار بکر کی راہ جا کر موصل کو فتح کیا پھر جانب
ماردین کی گیا وہان سے تبریز کو مراجعت کی اور ۷۷۲ سات سو بہتر ہجری میں سلطان اویس
نے امیر ولی کی مہم پر توجہ کی یہہ امیر ولی بعد قتل کرنے طغا تیمور خان کی ولایت مازندران پر
مستولی ہو گیا تہا غرضیکہ جانبین سے مقابلہ سخت ہوا آخر کار شکست امیر ولی کو ہوئی اور
سلطان نے سمنان تک دشمنون کا تعاقب کر کے مراجعت کی آخر ماہ ربیع الاول ۷۷۶ سات سو
چھہتر ہجری مین سلطان اویس کو بیماری صعب پیدا ہوئی تمام امرا اور ارکان دولت اور
قاضی شیخ علی کججانی نے بادشاہ کے سرہانے بیٹھکر وصیت طلب کی اوسنے کہا کہ سلطنت
حسین کرے اور حکومت بغداد کی شیخ حسن سے متعلق رہے اون لوگون نے عرض کی کہ شیخ
حسن شیخ حسین سے بڑا ہے ایسا نہو کہ انمین جنگ و جدال آکے بعد قایم رہیگا بادشاہ نے
نزع کی حالت مین یہہ کہا کہ تمھین اختیار ہے اس لفظ کو سنکر اجازت تصور کر کی شیخ حسن
کو قید کیا پھر سلطان اویس کو بولنے کی تاب و طاقت نرہی تہی کیونکہ جاڑی بند ہو گئی تہی
دوسری تاریخ جمادی الاول کو فوت ہوا اوسی رات کو شیخ حسن کو بہی عمارت دمشقیہ مین
لیجا کر زمین مین گاڑ دیا اور سلطان اویس کو سرداران مین دفن کیا

بیان سلطنت حسین بن سلطان اویس کا

واضح ہو کہ سلطان حسین بن سلطان اویس دوسرے روز بعد انتقال شاہ اویس کی باتفاق
جمیع امرا اور ارکان سلطنت کی تخت نشین ہوا حسین نے اوایل بہار ۷۷۹ سات سو اناسی
ہجری مین جانب شاہ ارجیش کی حرکت فرمائی قرا محمد ترکمان کے تہا لشکر کشی کی انجام
صلح پر منتہی ہوا قرا محمد بادشاہ کی خدمت مین حاضر ہو کر مشمول نظر عاطفت کا ہوا اور
درمیان ۷۸۱ سات سو اکاسی ہجری کے ایک جماعت امرا کی سلطان حسین سے پھر گئی تہی

بیان سلطنت حسین بن سلطان اویس کا

۱۲۸ وہ لوگ نسل سرائیل ــــ اور عبد القادر جان شاہ کی تہے غرض ان باغیون کی یہہ تہی کہ عادل آغا کی حکومت اور استیلا جاتا رہی اسلئے وہ بغداد کو چلے آئے عادل آغا حسب الامر بادشاہ کے سلطانیہ سے جانب مخالفین کے گیا اب کرکان کی نواح مین سے ان لوگون کو پکڑ کر پا سا مین مقید کیا اور اسی سال مین درمیان بغداد کے ایک جماعت امرا نے امیر اسماعیل بن امیر زکریا کو جو کہ جانب سلطان حسین کی سے وہان کا حاکم تہا قتل کیا اور شیخ علی بن شیخ حسن کو تخت حکومت پر بٹہلایا جب یہہ خبر سلطان حسین کو پہنچی بموجب صلاح وقت کی ایک فرمان اوسکے نام بہیجکر اوسکو اوس عہدہ پر بحال کیا ــــ اور پیر علی نے بغداد مین آکر تمام امور ملکی اور جنگی مین بطور استقلال اپنا دخل کرکی اکثر ولایت عرب کو تحت و تصرف اپنی مین لایا ــــ جب سلطان حسین اور عادل آغا نی پیر علی کی استیلا اور بغاوت کی خبر پائی سپاہ کثیر لیکر دار السلام کے جانب گئے ــــ اور شاہزادہ شیخ علی اور پیر علی بسبب نرکہنی طاقت جنگ کی جانب تستر کے بہاگ گئی عادل آغا نی اونکا تعاقب کیا بعد محاصرہ قلعہ تستر کے شاہزادی شیخ علی سے صلح اسبات پر کی کہ در صلاع تستر مین حکومت وہ کرتا ہے دار السلام بغداد سے کچہہ تعرض نکرے بعد ازان بغداد کو مراجعت کی وہان سے لشکر بہت سا لیکر سلطانیہ کو گیا اور عین موسم جاڑے مین شیخ علی اور پیر علی نی بسبب استدعای بعضی مردمان بغداد کی اوس جانب کو کوچ کیا سلطان حسین نے بہی محمود دواتی اور عمر قبچاقی کو اونکی مقابلہ کے واسطی روانہ کیا وہ دونو امیر علی کے پنجہ مین قید ہوئے اور خلق کثیر بادشاہ کی لشکر سی ماری گئی سلطان حسین یہہ خبر سنکر جانب تبریز کی بہاگ گیا راہ مین بہت صدمہ اوٹہاکر بہزار خرابی بلدہ تبریز مین داخل ہوا اردبیل ۷۸۴ھ سات سو چوراسی ہجری مین عادل آغا قلاع رے کی فتح کرنے پر تمام بہت مصروف تہا اور سلطان حسین نے بہت لشکر اوسکے مدد کو بہیج دیا تہا اسلئے فرصت غنیمت جانکر سلطان احمد بن سلطان اویس نے جسکی برابر کوئی شخص ردی زمین پر سفاک بیباک نہ تہا بخیال مخالفت اپنی بہائی کے تبریز سی جانب اردبیل کی گیا ہر چند

بیان سلطنت سلطان احمد کا

ہر چند کہ سلطان حسین نی اوسکی پاس کئی قاصد بھیجکر مراجعت کرنی کی خواہش کی اوسنی ہرگز 129
منظور نکیا بلکہ اوسنے وہان جاکر لشکر فراہم کرکی شتل بلائی ناگہان کی تبریز پہ چڑہائی کے سلطان حسین
متحیر اور سراسیمہ ہوکر کسی گوشہ مین جان بچاکر چھپگیا لیکن قضا نی چھپنی ندیا اوسکی رات کو
اوسکی لشکری کہین سی ڈہونڈکر پکڑ لائی اوسنے فوراً قتل کرڈالا کہتی ہین کہ سلطان حسین
ایک جوان صاحب جمال عشرت دوست آدمی تہا گاہی گاہی وہ فعال جو لایق مردون کی نہین
ہے کیا کرتا تہا

بیان سلطنت سلطان احمد بن سلطان اویس کا

بعد قتل کرنی اپنی بہائی سلطان حسین کی احمد تخت پر بیٹہا مگر دوسرا بہائی اوسکا سلطان
بایزید بہاگ کر عادل آغا کی پاس چلاگیا اوسنی سلطان بایزید کو بادشاہ بنایا پہر عادل آغا
تبریز مین آیا اور سلطان احمد بسبب اسکی کہ ابہی اوسنی کچہہ مضبوطی اور تمکین اور قوت پیدا
نکی تہی جنگل کی جانب بہاگ کر تبریز مین چلاگیا پہر عادل آغا جانب سلطان احمد کی گیا اثنار
راہ مین بعضی امرا نے بسبب ہوا خواہی سلطان احمد کی عادل آغا سی مخالفت جب پیدا کیا
اوسوقت اوسنی صلاح وقت تعاقب کرنا جانکر سلطانیہ کی طرف مراجعت کی اور سلطان احمد
دوسری دفعہ پہر تبریز مین آیا اسی اثنا مین سلطان احمد نی یہہ خبر پائی کہ شاہزادہ شیخ
علی اور پیر علی بادوک بارادہ جنگ جانب تبریز کی آتی ہین اسلئی سلطان احمد نے اوسکی
لڑائی کا قصد کرکی اونکی طرف کوچ کیا نوح ہفت رود مین دونون لشکروں کا مقابلہ ہوا
عمر قپچاقی جو سلطان احمد سی کینہ رکہتا تہا شاہزادہ علی سی ملگیا اسلئی سلطان احمد معرکہ سی بہاگ
کر راہ خوی سی نخجوان کو چلا گیا وہان جاکر قرا محمد ترکمان سی جا ملا قرا محمد و اسکی معاونت
سلطان احمد کے پانچ ہزار مرد لیکر جانب شاہزادہ شیخ علی اور پیر علی بادوک کی آیا سلطان
احمد کو اسکی دفعہ فتح نصیب ہوئی اور شاہزادہ شیخ علی اور پیر علی بادوک مقتول ہوئی ترکمان
لوگ بہت مال اور دولت لیکر اپنی وطن کو مراجعت کر گئے اور سلطان احمد تبریز کو چلاگیا

بیان اولاد چنگیز خان کا

۱۲۳ بعد ازان درمیان سلطان احمد اور عادل آغا کی بہت لڑائیان اور وقایع ہوئے ہنوز
لڑائی ان دونون مین ہو رہی تہی کہ تیمور صاحب قران عراق اور آذربیجان مین پہنچا اوسکی
مہم کی اور ہی شکل ہو گئی کچہہ اور حال سلطان احمد کا اور کیفیت اوسکے مقتول ہونے کے
انشاء اللہ تعالی آگی بیان کرونگا اب دل یہہ چاہتا ہی طایر قلم کو ایران سی جانب توران
کے اوڑاون یعنی حال چغتائی خان کا معہ اوسکے اولاد کی جو چہوٹ گیا ہے بہت مختصر کرکے
لکہون تاکہ کتاب نہ بڑہ جاوے اور مطلب بہی نہ رہ جاوے

ذکر سلطان چغتائی خان معہ اوسکی اولاد اور اقربای اوسکی کی جو مملکت توران مین تہی

واضح ہو کہ چغتائی خان چنگیز خان کا دوسرا بیٹا تہا وہ بسبب عقلمندی کے تمام اپنی
بہائیون پر مشہور و امتیاز رکہتا تہا چنگیز خان نی وقت تقسیم کرنی اپنی سلطنت کی حکومت
دیار ماوراء النہر — اور بلاد غور — اور کاشغر — اور بدخشان — اور بلخ کی اوسکو
دی تہی اور اس لڑکی کو قراچار نویان بن سوغو چیچن کو جسکی پانچوین پشت مین حضرت صاحبقران
تیمور مین سپرد کیا تہا جب چنگیز خان فوت ہوگیا چغتائی مذکور اکثر اوقات ملازمت مین اپنے
بہائی اوکتائی قاآن کی مشغول رہتا اور حتی الوسع اوسکی تعظیم اور تکریم مین مبالغہ کرتا رہتا
اور بدون مشورت اور بے استصواب قراچار کی کسی کار مین دخل نہ دیتا تہا درست وقایع
اوس زمانہ کے سی ایک یہہ ہی کہ درمیان سنہ ۶۳۰ ہجری کی موضع تاراب مین جو کہ ایک گانو
تین فرسخ پر بخارا سی واقع ہے ایک شخص محمود تارابی نام شقاوت فرجام پیدا ہوا اوسنی
چند شعبدی لوگون کو دکہلا کر بہت خلق اللہ کو اپنا مرید کرکے بخارا اور ماوراء اوسکے اور
مشہورون کو حلقہ گوش اپنا کر لیا جب اتنی بہیڑ بہاڑ مریدون کے اوسکی پاس ہو گئی اوسوقت
داروغہ چغتائی خان کو معہ اوسکی انصار اور اعوان کے بخارا سی نکالکر آپ بخارا کا حاکم

بیان اولاد چنگیز خان کا

حاکم ہو بیٹھا اوسنی تارابی کی نام کا خطبہ بہی بخارا مین پڑہا گیا بعض اکابر اور علما اور امرا کو ۳۱
اوسنی قتل کیا اوسکی مستولی ہونی سی اوباشون کی بن آئی چوریان اور لوٹ بہت ہوئی
روز روشن مین متمول لوگ لٹ گئی اوباشون اور بدمعاشون کی یہہ حالت تہی کہ جس دولتمند
کے گہر مین جا گہسی جو چاہا سو لیا بادشاہ کی طرف سی کچہہ مانعت اسبابت کی نہ تہی ـــ وہ
دار وغہ اور امرا چغتائی کی جو بہاگ گئی تہے اونہون نے سپاہ جمع کرکے پہر بخارا پر چڑہائی
کی جب جانبین کا مقابلہ ہوا اوسوقت مغلون سے دیکہا اوسکی کرامات کی باتین سنکر جنگ
کرنی کا ارادہ نہ تہا بلکہ کسیکا ہیاؤ نہ پڑتا تہا کہ اوسی لڑے اتفاقاً تیسی اسی اثنا مین ایک
تیر غیبی اوس شیخ تارابی کی ہاتہی مین کسی مخالف کا آکر لگا اوسکا تو فوراً کام تمام ہوا لیکن بسبب
کثرت غبار کی کسی نے نہ جانا کہ پیر جی کی جان پر کیا بیتی اور مغلون سے دیکہا جو دہشت اوسکی
کرامات کی چہا گئی تہے وہ بہی شکست کہا ہی بہاگے شیخ تارابی کے مریدون نی اونکا
تعاقب کرکی قریب دس ہزار مغل کی قتل کئے جب اپنی لشکر کو مراجعت کرکی پہر سے محمود
تارابی کی لاش کہین لاشون مین ملگئی تہی کسیتی اوسکو تالاش نہ کیا سب مریدون نے یہہ تجویز
کی کہ شیخ غائب ہوگیا ہے اسلئے سب نی متفق ہو کر اوسکا محمد علی کو قایم مقام کیا القصہ جب
یہہ خبر بادشاہ قراچار کو پہنچی اوسنے ایلدر نویان ــ اور حکمن قورچی کو اس فتنہ کی دفع کرنی
کے واسطی نامزد کیا وہ لشکر فراوان لیکر طرف بخارا کی گئے مہم حسب دلخواہ اونہون نی بانکی
کرکی قتل اور لوٹ کا ارادہ کیا اکابر اور اشراف بخارا نی یہہ عرض کی کہ ابہی قتل اور غارت
کرین ہم ایک عرضی قراچار نویان کے پاس بہیجتی مین بعد اوسکے جیسا حکم صادر ہوگا
وہ آپ بیجی گا اونہوں نی منظور کیا قراچار نے عرضی پڑہ کر حکم عفو جرایم کا دیا چغتا کے خان
ماہ ذیقعدہ سنہ ۶۳۸ ہجری مین فوت ہوا اتیس آدمی اوسکے اولاد سی تخت سلطنت توران
راج کرگذرے ہین جنکی تفصیل یہہ ہے

۱ اول بیسو منگا بن چغتائی خان

بیان اولاد چنگیز خان کا

قرا ہلاکو بن منوکا بن چغتائی خان بعد فوت ہونی مبسوکا کی سبب
سی قراچار نویان کی وہ بادشاہ ہوا تھا نویان مشار الیہ سے
اوسکی ایام دولت مین درمیان ۶۵۲ سنہ چہ سو باون ہجری کے
عالم جاودانی سی رحلت کی عمر اوسکی نواسی ۸۹ برسکی ہوئے
ارغنہ خاتون بنت تورالچی گورکان منکوحہ قرا ہلاکو کی اوسکی ایک
بیٹا قرا ہلاکو کی نسل سی مبارکشاہ تہا چونکہ وہ بچہ تہا اسلئی وہ عورت
بعد فوت اپنی خاوند کی خود سلطنت کا بندوبست کرتی تہی
بایغو بن نامدار بن چغتائی خان مورخ لوگ اسکو بائغو کہتی ہین
مبارک شاہ بن قرا ہلاکو بعد وفات بایغو کی تخت کا وارث ہوا
براق خان بن بیسو منتوار بن بیتوکان اسنی اپنی ایام دولت
مین خراسان پر لشکرکشی کی تہی جب اباقا خان بن ہلاکو سی شکست
کہاکر بہاگا بخارا مین جاکر مسلمان ہوگیا تہا بعد مسلمان ہونی کی سلطان
غیاث الدین اوسکا نام رکہا گیا آخر ۶۶۸ سنہ چہ سو اڑسٹہ ہجری مین
فوت ہوا

نیکی اربن سارابان بن چغتائی خان
بوقا تیمور بن قلاعی بن بوری بن مسوکان
دورسخان بن براق خان یہہ عادل اور بلند مرتبہ بادشاہ تہا
کوچک خان بن دورسخان
بایغو بن قلاعی بوری بن بیتوکان
السبوقا خان بن دورسخان
کبک خان بن دورسخان کہ بادشاہ نیک خلق اور عادل تہا بلخ مین

بیان اولاد چنگیز خان کا

بلخ مین قتبۃ الاسلام اوسنی نبوایا ہی ۔
ایلچکدای خان بن دوا سچان
دوا تیمور بن دوا سچان
سر بن دوا سچان ہندوستان پر ہی اوسنی لشکر
کشی کے تہی
خبکتی بن ابوکان بن دوا سچان
بیسو بن تیمور بن ابوکان سنی اپنی بہائی پر خروج
کر کے اوسکو قتل کیا اور اپنی والدہ کی دونون چوچیان
کٹوا ڈالین تہین یہہ پاگل اور دیوانہ تہا وہ بی قصور تہے
کیونکہ والدہ کو یہہ کہا کہ تو نی مجکو باغی ہونی کی صلاح دیکے
تہی اسیواسطی تیری چوچیان کٹوا ڈالین
علی سلطان جو کہ نسل اوکدائی قاآن سی تہا
محمد خان بن بولاد بن کوبجک خان
قزان سلطان بن بیسور بن اور کتیمور بن بوقا بن تیمور بن
بوری بن منتوکان جو درمیان ۳۴۳ ھ ہجری کی تخت نشین ہوا
دانشمند خان اوسکا نسب بہی اوکدائی قاآن تک پہنچا ہی
بعد مقتول ہو نی قزان سلطان کی امیر قزغن نی اوسکو بادشاہ
بنایا بعد گذرنے دو سال کی اوسکو بہی قتل کیا
بیان قلیجان بن سورعد بن دوا سچان ــ امیر قزغن نے
دانشمند کو قتل کرکی بیان قلی کو بادشاہ بنایا اوسنی
اچہا بندوبست اور عدل کیا درمیان ۷۶۰ ھ ہجری کی قتل ...

بیان اولاد چنگیز خان کا

تیمور نامی ایک مغل نے جسکی نکاح مین امیر قزغن کی بہن تہی
بسبب کینہ دیرینہ کی فرصت پا کر شکارگاہ مین اوس امیر
ملکانت پناہ کو شہید کیا اور آپ جانب قندز کی بہاگ گیا
مغلون نے بہی اوسکا تعاقب کر کی قندز مین جا کر اوسکو پکڑ کر
پرزی پرزی کیا بعد ازان امیر قزغن کی بیٹی امیرزادہ عبد اللہ کو
اوسکی قایم مقام کیا اوسنی سمرقند کو دار السلطنت بنایا اور
بسبب طمع خاتون بیان قلی کی جو بیہودہ حرکت کی تہی اوسی
نامراد ہی گیا

تیمور شاہ بیٹا بیسو تیمور بن ابوکان بن دوا چغتائی خان امرا نے
عبد اللہ کے بعد قتل کرنے بیان قلیخان کی اوسکو بادشاہ
بنایا ـــ اور امیر بیان سلدوز نے طریق اطاعت نہی اختیار
کر کی باتفاق امیر حاجی برلاس کی جو کہ اولاد بیسونکا سے
قراچار نویان سے تہا جانب امیرزادہ عبد اللہ کی خروج کیا
جانبین سے لڑائی ہوئی امیر بیان سلدوز نے فتح پائی تیمور شاہ
اور امیرزادہ عبد اللہ کو قتل کیا ـــ اور دیار ماوراء النہر مین
جہنڈا بادشاہی کا بلند کیا وہ شخص سلیم النفس کم آزار آدمی
تہا اور اکثر اوقات شراب خواری مین رہتا تہا اسلئی خلل
توران مین بغیر آگیا تہا

توغلق تیمور خان بن ایمل خواجہ بن دوا چغتائی خان ـــ بعد شہادت
امیر قزغن کی الوس جتہ مین وہ حاکم ہو گیا تہا جب اوسنی
خبر پریشانی ماوراء النہر کی سنی درمیان سنہ ۷۶۱ ہجری کی

بیان اولاد چنگیز خان کا

۱۳۵ ہجری کی وہان گیا اکثر امرا کو اپنا مطیع و منقاد کر کی مراجعت
کر آیا اوسکی آنے کی بعد جب امیرون مین پہر نزاع اور اختلاف
پڑا اسلئی درمیان ۷۶۳ سات سو ترسیٹھہ ہجری کے پہر
لشکر کشی کی امیر بایزید جلایر اور امیر بیان سلدز کو قتل کیا
اور اپنی بیٹی خواجہ خان کو حکومت ماوراء النہر پر مقرر کر کے
مراجعت کر آیا

الیاس خواجہ بن تو غلق تیمور خان ہی کہ بعد مراجعت اپنی باپ
کے ماوراء النہر مین بادشاہ ہوا اور درمیان ۷۶۵ سات سو
پینسٹھہ ہجری کے مقتول ہوا

عادل سلطان بن محمد بولادین کو بخل خان اسکو پانی مین اوسکی
وزیر نی ڈبوکر مار ڈالا تہا

قبول سلطان بن دورجی بن ایلجکدای

سیور غتمش خان بن دانشمند جہ خان جسکو حضرت صاحبقران
امیر تیمور گورکان نے تخت خانی پر بحال رکہا

سلطان محمود خان بن سیور غتمش خان کہ امیر تیمور نی بعد فوت
ہونے اوسکے باپ کی بسبب مواثیق اور عہود کی حکم دیا کہ
اوسکا نام فرمانون کے سر پر لکہا جایا کری ـــ واضح ہو
کہ اسجا ہی تک مرزا الغ بیگ گورکان کی رسالہ سی لکہا گیا یہہ
رسالہ اوسنی خانان الوس اربعہ کی ذکر مین تصنیف کیا ہے
ـــ اب ہم اسجا ہی حال امیر تیمور گورکان صاحبقران کا کہ جو ہمایا
اور اوسکی اولاد کا بہی حال مختصر اپنی وقت تک لکہینگے فقط

فصل

اسمین ذکر فرمان فرمائی اور کشور کشائی امیر تیمور صاحب قران اور اوسکی اولاد کا آجکی زمانہ تک لکھا جاتا ہی

بیان نسب امیر تیمور گورکان کا

واضح ہو کہ مورخون نے نسب امیر تیمور گورکان کا اسطور پر لکھا ہی کہ امیر تیمور بن امیر ترا غان — بن امیر برکل — بن امیر ایلنگر — بن انجل — بن قراچار نویان — بن سوجیجن — بن امیر ردجی برلاس — بن قاجولی بہادر — بن تومنہ خان — بن باسنقر خان — بن قایدو خان — بن دوتومن خان — بن بوقا خان — بن بوذنجر قاآن — بن الانقوا ہی جو کہ نسل قیان سی تہی اور قیان کی نسل حضرت آدم علیہ السلام تک اوپر لکھہ چکا ہون اوسکی بیان کرنی کی کچہہ حاجت نہین

بیان ابتداء حال امیر تیمور کا مرتبہ سلطنت کی پہنچنی تک

امیر تیمور صاحبقران ایام صباءمین اور اوائل جوانی مین اچہی طرح پر ایام بسر کرتی تہی درمیان سنہ سات سو اکسٹہہ ہجری کی کہ تو قلقتیمور خان نے جب قصد تسخیر ماورا النہر کا کیا اور جب آب جیحون سی لشکر عبور کر گیا اور صلاح ہو چکی اوسوقت امیر تیمور نی بسبب مصلحت کی اون سی اجازت مراجعت کی لیکر اردوی امراء خان مذکور مین آکر بتقریر کلمات دلپذیر کی اونکو مقام خستہ و کین سی عبور کروایا امراء مذکور نے آثار رشد اور نجابت کی اوسکی ناصیہ مین پاکر حکومت تومان نقیب کش سکی امیر تیمور کو دی امیر تیمور نی اوس ولایت مین جا کر تہوڑی سی عرصہ مین بہت سا لشکر جمع کر لیا اسی اثنا مین امراء تو قلقتیمور خان سکی اوس سی پہر سگی اور بادشاہ بہی شکست کہا کر بہاگ گیا بعد ازان امراء ماورا النہر سی امیر تیمور لڑا اکثر اوقات شکست مخالفون کو

بیان امیر تیمور کا

مخالفون کو ہوتی رہی ان لڑائیون کا حال تاریخون مبسوطہ مین لکہا ہوا ہی اختصاراً چہوڑا جاتا ہے ۱۳۶
غرضیکہ درمیان ۷۶۳ سات سو تریسٹہ ہجری کی دوسری دفعہ پہر متوجہ جانب ماوراء النہر کی
ہوا — امیر حاجی برلاس جو جانب خراسان سے آیا تہا وہ بہی باتفاق امیر تیمور کی ماوراء النہر پر
گیا جب تو تغلق تیمور نے امیر بایزید جلایر کو قتل کر ڈالا امیر حاجی نے خوف کر کی جانب
خراسان کی بہاگنا اختیار کیا گانو خوراشنا پر وہ بہی مقتول ہوا — اور امیر تیمور صاحب قران
بسبب سعی امیر حمید مقرب تو تغلق تیمور خان کے منظور نظر بادشاہ کا ہوا بدستور سابق بادشاہ
نے حکومت تومانات شہر سبز کی امیر تیمور کو مرحمت کی — اور عین قلب موسم زمستان مین
خان مذکور بارادہ عزم استیصال امیر حسین کی چونکہ خوش ہو رہا تہا حکم دیا کہ اوسپر چڑہائی
کیجاوی ناگاہ کیخسرو ختلانی امیر حسین سے باغی ہو کر مخالفین سے آملا اسی امیر حسین نی ارادہ
بہاگنی کا کیا اسواسطی تو تغلق تیمور خان نے بہی قصد مراجعت کا کر کے اپنی بیٹی الیاس خواجہ
خان کو حکومت ماوراء النہر پر مقرر کیا اور ایک جماعت امرا اور کچہہ سپاہ اوسکی نگاہبانی
کی واسطی چہوڑ کر چلا آیا اور یہہ حکم دیا کہ امیر تیمور گورکان بہی الیاس خواجہ خان کی لشکر
مین رہی اور بیکچک ساری لشکر کا سپہ سالار مقرر ہوا — بعد جانی تو تغلق تیمور خان کی بیکچک
نے ہاتہہ ظلم اور بیدادی کا بلند کیا یہہ امر سب امرا پر گران گذرا خصوصاً امیر فرخندہ ماثر پر
بہت شاق ہوا اسلئے عنان عزیمت واسطی طلب شیخ امیر حسین کے منعطف فرما کر بیابان جوق پر
اوپر ایک کوئی ساغج کی ملاقات ہوئی ۷۶۵ سات سو پینسٹہہ ہجری مین الیاس خان سے لڑنے
کا ارادہ کیا موضع قبا مین دونو لشکرون کا مقابلہ ہوا اور لڑائی ہونی لگی انجام کار
فتح و نصرت امیر حسین اور امیر تیمور نے فتح پائی اور مخالفین کی آدمی بہت مارے گئی
اور الیاس خواجہ اور امیر بیکچک نی بہاگ جانا اور بعضی امرا جو مقید ہوئے اور امیر حسین
اور صاحب قران کامیاب ہو کر اپنی مقام کو مراجعت فرما آئے — آخر فصل بہار مین
الیاس خواجہ بعزم انتقام ماوراء النہر پر پہر چڑہ کر گیا امیر حسین اور امیر تیمور پہر مقابلہ پر آئی

بیان امیر تیمور کا

نواح آب پنہا لڑائی ہوئی یہہ لڑائی بنام جنگ لائی مشہور ہی اس لڑائی مین چند حرکات
امیر حسین سی مخالف طبع امیر تیمور کی سرزد ہوئین اسواسطی امیر تیمور نے اوسکی سپاہ کو قتل
کرنا شروع کیا قریب دس ہزار آدمی کی سپاہ امیر حسین سی مارا گیا اور وہ بہاگ کر موضع
سبز تو پر جا پڑا صاحب قران نے بہی اونکا تعاقب کرکے قبۃ الاسلام بلخ پر جا ڈیرا کیا
بعد ازان لشکر جتہ جانب سمرقند کی گیا مگر بسبب مخالفت مولانا زادہ سمرقندی — اور مولانا
خوردک بخاری کے اور بسبب موافقت رعایا اون دونون کی اوس شہر مین کو لشکر کو
راہ ندی بعد ازان درمیان چارپایون لشکریون کے وبا پہیل گئی اسلئے لشکر کی جانب جتہ
کی مراجعت کی — اور امیر حسین اور امیر تیمور نی یہہ خبر بہجت اثر سنکر حدود نخشب پر باہم ملاقات
کرکی مراجعت کی امیر حسین سالی سرای کو چلا گیا اور امیر تیمور شہر سبز کو مراجعت کر آیا اور درمیان
۷۶۷ سات سو سڑسٹھ ہجری کی بسبب چغل خوری بعض مفسدین کی درمیان امیر حسین اور
صاحب قران کی پہر مخالفت اور نزاع قایم ہوئی قریب دو برس تک لڑائی ہوتی رہی اکثر
معرکون مین امیر تیمور گورکان کو فتح ہوتی رہی درمیان ۷۶۹ سات سو انہتر ہجری کے اتفاق
صلح کا ہوا صاحب قران خطہ کش کو چلے آئی اور امیر حسین قبۃ الاسلام بلخ کو چلا گیا اور اوس
شہر کو دار الملک بنایا درمیان آخر ۷۷۰ سات سو ستر ہجری کی امیر حسین نے امیر تیمور
کو لکہا کہ اپنی لشکر کا کوچ کرواکی بہت جلد خدمت مین حاضر ہووی کیونکہ بعضی مہمات کا سرانجام
کرنا بہت ضرور ہے اور لکہا کہ تمہاری ہمشیرہ شیرین بیگ آغا کا خاوند مسمی امیر مویدار لات
کسیکو مار کر بہاگ کر بلخ مین چلا گیا ہے اوسکو بہی سزا دینی ہی سوا اسکی اور افعال ناہنجار
امیر حسین سے بیشرح کی سرزد ہوئی کہ امیر تیمور کو پہر کر مخالفت کرنی اور لڑنا اوسی مناسب معلوم ہوا
امیر تیمور نے شہرت اور آوازہ چڑہائی اور حکم کوچ کا جانب قبۃ الاسلام بلخ کے دیا
اکثر امرا اور لشکری الوس چغتائی کی جو بسبب خباثت امیر حسین کی اوسکے اتباع سی متنفر
تہی صاحب قران کی جہنڈی کی نیچی آجمع ہوئے امیر تیمور درمیان ۷۷۱ سات سو اکہتر ہجری کی

بیان امیر تیمور کا

۱۳۹ ہجری کی سپاہ موفور لیکر شہر سبز سی نکلکر جانب قبتہ الاسلام بلخ کی روانہ ہوا جب موضع بیاکر
پر جو نو فرسخ ترمذ سی واقع ہے وہان امیر سید برکت سی ملاقات ہوی جو کہ واسطی موقوفات
حرمین شریفین کی امیر حسین کی پاس گیا تہا اور اوسنی اوسکے حال پر کچہہ التفات نہ کی تہی
وہ بہی امیر تیمور سی ملگیا اور اس باکمال نے یہہ فرمایا (ترجمہ حیث ماشئت فانک لمنصور)
امیر تیمور نی بسبب برکت بیی اوس جناب کی اور نیک فال پانی کی تمام اوقاف حرمین کے
وقف کر دئے اور سب چہوڑ دئے اور اوسکی بہت عزت اور تعظیم کی غرضیکہ باہر بلخ کے
لڑائی بڑی ہوی امیر حسین کو شکست ہوی اسی اثنا مین صاحب قران نی سیورغتمش اغلان کو
تخت خانی پر بیٹہلایا اور بلخ کی باہر چہاونی ڈالدی اور آپ بہات جنگ و جدل اور حرب
و قتال مین مشغول ہوا بعد چند روز کی امیر حسین نی ایلچیون کے زبانی یہہ پیغام دیا کہ آپ سی
یہہ عرض ہی کہ میری جان بچ جاوی تاکہ مین بیت اللہ کی زیارت کو جاوٴن امیر تیمور گورکان نے
اس عرض کو قبول فرماکر حکم دیا کہ کوئی آفسرید ہ متعرض امیر حسین کا نہو جدہر اوسکے دل مین
آوے جاوی دو ایک امیر حسین کو صاحب قران کی عہد و پیمان کا یقین نہوا اسلئے صبح کی وقت
شہر بلخ سی باہر نکلکر پرانی شہر مین مبارک کہنڈرات کی چلاگیا اور قریب طلوع صبح کی ایک
مینار مین چہپ گیا اتفاقاً اوسی جس رات کو امیر حسین نکلا اوسی دن کسی شخص کا ایک گہوڑا
جاتا رہا تہا اوسنی یہہ تصور کیا کہ اوس مینار پر چڑہیں شاید کہیں جنگل مین میرے نظر چڑہ جاوی اوسنی امیر حسین کو دیکہہ لیا امیر حسین نے بسبب خیال جان
بچانے کی ایک مٹہی مروارید کی بہرکر اوسکو دی اور کہا کہ کسی سی میرے حال کی اطلاع مکرنا
اوس شخص نے یہہ بدی کی کہ اوسکی خاطر سی ظاہر قسم کہا کر اطمینان اوسکے کرکی فوراً امیر
تیمور کی خدمت مین حاضر ہوکر سب حال کہدیا حسب الحکم ایک فوجی جانب مینار کے روانہ
ہوی امیر حسین نے گہوڑون کی سمون کی آواز سنکر وہان سی نکلکر ایک اور غار مین چہپ
گیا جب لشکریون نی مینار مین اوسکو نہ پایا اوس غار تک کہوج لگاکر اوسکو پکڑا اشکریت

بیان امیر تیمور کا

۱۴۰ باندہ کر امیر تیمور کی خدمت مین حاضر کیا صاحب قران نی فرمایا کہ مینی اوسکی جان بخشی کا حکم دیدیا ہی اپنی بات سی مین ہرگز نہ پہرونگا تجاوز کرنا اپنی بات سی مردمیت کی بات نہین ہی ــ جب امیر حسین کو مجلس امیر تیمور سی باہر لاے امیر کیخسرو ختلانی نی صاحب قران سی عرض کی کہ امیر حسین نی میری بہائی کیقباد کو بیجرم قتل کیا تہا اوسکو آپ میرے سپرد کر دیجی تاکہ اپنی بہائی کا قصاص لون امیر تیمور نے امیر کیخسرو کو سخنان نصیحت آمیز فرماکر یہہ کہا کہ امیر حسین کی مصاحبت کی تیرے اوپر بہت حق ہین اون حقوق کو یاد کرنا چاہیے اور یہہ کہکر امیر تیمور اوسکی بیکسی پر بہت رویا امیر الجا تیوا بیردی نی امیر کیخسرو کی طرف آنکہہ سی اشارا کیا کہ اب باہر جاکر امیر حسین کو قتل کرڈال اوسنی بدون اجازت امیر تیمور کی اوسکو قتل کیا بلکہ اوسکے دونو بیٹون کو بہی اوسکے ساتہہ قتل کیا ــ اسمقام پر گرچہ بعض مورخ اوسکی قاتلین مین امیر تیمور کو نہین شمار کرتی مگر اور تاریخون معتبر سی امیر تیمور کا شریک ہونا قتل امیر حسین مین ثابت ہی سچ ہی ــ صدای خطبہ درین گنبد است بر بقفنہ ✤ بنام شاہ دگر گوش کن چو داری ہوش ✤

بیان جلوس فرمانی صاحبقران امیر تیمور گورکانکا اور تسخیر کرنی بعض ممالک اور امصار کا

در اصح ہو کہ بعد فوت ہونے امیر حسین کی ــ امیر تیمور صاحب قران باتفاق اکابر امرا مثل امیر شیخ محمد بیان سلدز ــ اور امرا اولجا تیوا بردی اور امیر کیخسرو ختلانے اور امیر جاکو برلاس وغیرہ اور باتفاق اعاظم سادات مثل سید برکت اور خانزادہ ابوالمعالی اور خانزادہ علی اکبر کی بارہوین تاریخ ماہ رمضان ۷۷۱ سات سو اکہتر ہجری کو تخت سلطنت پر جلوہ فرما ہوا ــ امیر تیمور نے تمام امرا اور ارکان دولت کو بہت انعام دئی اور لایق امرا منصب ہر ایک کی ارزانی اور منصب مقرر کیا اور حکومت بلخ کی مراد بن سہر جو عام برلاس کو دیکر جانب سمرقند کی گیا وہان جاکر عدل اور احسان باشندگان سمرقند پر کیا اسیطرح پر چند

بیان امیر تیمور کا

چند دفعہ جانب خوارزم کی نہضت فرماکر اون دیار کو بھی بضرب شمشیر آبدار کی تسخیر فرماکر اوائل ۷۷۹ھ سات سو اوناسی ہجری مین جہانگیر ابن امیر تیمور گورکان نے وفات پائی چودھوین ربیع الآخر سنہ مذکور مین مرزا شاہرخ پیدا ہوا آخر ۷۸۲ھ سات سو بیاسی ہجری مین صاحب قران نے بارادہ خراسان کی جیحون سے عبور کیا بعد قطع منازل کی ماہ ذالحجہ سنہ مذکور مین باہر قصبہ خوشنج کی نزول اجلال فرمایا تین روز کی عرصہ مین سپاہیون نے قلعہ کو تسخیر کیا اور حسب الحکم اہل فتنہ اور غوغا پکڑ کر یاسا کو پہنچائے گئے بعد ازان صاحب قران نے نواحی ہرات پر چھاونی فوج کے ڈالی اور ملک غیاث الدین پیر علی شہر مین محصور ہوا تین چار روز لڑائی رہی آخر کار ماہ محرم ۷۸۳ھ مین ازراہ عجز و نیاز کی حاضر ہوا باغ زاغان مین خدمت امیر تیمور مین آکر حاضر ہوا لشکریون نے ہرات کی تمام برج اور شہر کے اندر گھس کر تمام لوگون کے گھر مسمار کر ڈالی اور آدمیون کو قتل کیا پھر وہان سے کوچ فرماکر الانگ کوہستان کی نیچے اوتر کر حکم دیا کہ جتنی خزانی سلاطین غور اور ملوک کرت کی ہین سب نکال لاؤ بعد ازان جانب ولایت جرجان کی کوچ فرمایا نواحی نیشاپور مین خواجہ علی موید سربدار اور علی بیگ جونی خدمت عالم پناہ مین حاضر ہوکر مشمول نظر عنایت ہوئے پھر حضرت صاحب قران نے ایک ایلچی امیر ولی حاکم مازندران کے پاس بھیج کر حکم فرمانبرداری اور انقیاد کا دیا اوسنے وعدہ کیا کہ عنقریب ملازمت حضور مین حاضر ہونگا اسلئے صاحبقران نے جانب سمرقند کی مراجعت فرمائی اور ملک غیاث الدین پیر علی اور تمام حکام خراسان کو اونکی ولایت کی جانب بھیجدئے اور درمیان ۷۸۴ھ سات سو چون ہجری کی حضرت صاحب قران نے بسبب مخالفت علی بیگ جونی کی دوسرے دفعہ پھر خراسان پر لشکرکشی کرکے اور قلعہ ترشیز اور حصار کلات کو بعد محاصرہ اور محاربہ کی تسخیر فرماکر چونکہ ملک غیاث الدین سے حرکات نالایق سرزد ہوئی تہین اسلئے اوسکو معہ اوسکے اولاد کی اور علی بیگ جونی قربانی کو قید کرکی ہمراہ اپنی ماورا النہر مین لے آیا اور درمیان ۷۸۵ھ سات سو پچاسی

بیان امیر تیمور کا

۱۴۲ ہجری کی جب دارو غہ ہرات نی وفات پائی بعضی غوریون سنے فتنہ و فساد وہان برپا کر کے بہت مغلون کو قتل کیا اسلئے لاچار امیرزادہ میران شاہ گورگان نی کہ اون ایام مین کنارہ آب مرغاب پر تہا ہرات مین آکر بہت خلق اللہ کو قتل کیا ــــ اور حضرت صاحبقران نی بہی سمرقند مین جاکر جانب ملک غیاث الدین پیر علی اور تمام ملوک کرت سے جو اون دیار مین محبوس تہی خاطر جمع فرماکر آب اموئیہ سی عبور کر کی ماہ رمضان مین درمیان ہرات کی پہنچکر وہان جانب فراہ ..... اور سیستان ــــ اور قندہار اور افغانستان کی لشکر کشی سے اور تمام اوس ولایت کو بضرب تیغ اور سنان کی مسخر کے اور شاہ قطب الدین حاکم سیستان کو مقید کر کی سمرقند مین بہیجدیا اور شاہ شاہان کو وہان کا حاکم بنایا پہر موسم جاڑے کی قندہار مین تمام کر کی فصل بہار مین اپنی دار السلطنت کو مراجعت فرمائی ــــ اور درمیان سنہ ۷۸۶ سات سو چہیاسی ہجری کے صاحبقران ولایت مازندران پر لشکر کشی فرمائی جب قریب استرآباد کی ڈیرا کیا امیر ولی بادشاہ مازندران کا مقابلہ پیش آیا قریب ایک مہینی کی لڑائی ہوتی رہی آخر الامر امیر ولی عاجز اور سراسیمہ ہو کر جانب ری کی بہاگ گیا پہر وہان سی جانب استندار کی چلا گیا اور حضرت صاحبقران نے حکومت مازندران کی لقمان بادشاہ پسر طغا تیمور خان کو مرحمت فرمائی اور آپ جانب ری اور سلطانیہ کی آیا اوس مقام کو بہی اپنی تخت و تصرف مین لاکر عادل آقا اور محمد سلطان شاہ کی سپرد کی پہر راہ مازندران سی سمرقند کو مراجعت کی اور درمیان سنہ ۷۸۸ سات سو اٹھاسی ہجری کے جانب فارس اور آذربیجان اور عراق کی کوچ فرمایا اس بیورش مین کہ قریب دو سال کی مدت ہو گئی تہی تمام وہ ولایت مسخر اور مفتوح کے اور امیر شیخ ابراہیم والی شیروان ازراہ عاجزی درگاہ عالم پناہ مین حاضر ہوا انواع الطاف سی مخصوص ہوا اور درمیان سنہ ۷۸۹ سات سو نواسی ہجری کی کہ شیراز مین امیر تیمور کی جو نکہ چہاونی پڑے ہوئی تہی ایک ایلچی نے جانب ماوراء النہر سی آکر یہہ خبر دی کہ توقتمش خان

بیان امیر تیمور کا

توقتمش خان بہت لشکر لیکر جانب شیران کی آیا چاہتا ہی اسلئی صاحب قران نی اوسکا مقابلہ ۴۳
اہتمامات سی شمار کرکی جانب دار السلطنت شیراز کی لشکرکشی کی — بات یہہ ہی کہ توقتمش خان
کا نسب جوجی خان بن چنگیز خان تک پہنچتا ہی وہ اوایل سلطنت امیر تیمور کے مین اروس سی
بہاگ کر امیر تیمور کی ملازمت مین حاضر ہوا تہا اوسکی مدد اور عنایت سی دشت قپچاق
کی تخت پر وہ بیٹہا جن ایام مین کہ امیر تیمور بلاد فارس و عراق مین جہانگیری اور کشورکشائی
مین مشغول تہا توقتمش خان سنے اوسکی حقوق اور عنایات کو نابود تصور کرکی لشکر کثیر ماورا النہر
پر روانہ کیا اور امیر سلیمان شاہ بن امیر داود اور امیر عباس برلاس کہ جانب حضرت صاحبقران
کی سی واسطی ضبط اور انتظام سمرقند کی مامور تہی یہہ خبر سنکر امیرزادہ عمر شیخ بہادر سی ملکر
مخالف کی لشکر پر گئی لیکن بسبب سستی بعضی امرا کے مخالفون کو فتح ہوئے امیرزادہ عمر شیخ
حصار اندکان مین محصور ہوا — اور امیر سلیمان شاہ اور امیر عباس جانب سمرقند کی بہاگ گئے
وہان جاکر اونہون نی شہر کی محافظت کی تدبیر کی — اور لشکر قپچاق سنے ماورا النہر مین
آکر غارت اور لوٹ اور قتل شروع کیا القصہ جب یہہ خبر بلدہ شیراز مین امیر تیمور صاحب قران
کو پہنچی حکومت فارس اور عراق کی آل مظفر کو مرحمت فرماکر آپ دار الملک کی طرف مراجعت
فرمائی اور داروغگی قم اور کاشان اور قزوین سکے پیر محمد سادہ کو دی — اور حکومت
ری کی موسی پسر حسن جوکار کو مرحمت کی — اور امیر جمشید قارن کو مملکت دامغان پر مقرر کیا
— اور امارت استرآباد کی پیر بادشاہ نواسہ طغا تیمور کو سپرد کی — بعد ازان قطع منازل
اور مراحل کرتا ہوا آپ جانب مخالفون کی کوچ فرمایا اثناء راہ مین سنا کہ مخالفین
اپنی ولایت کو مراجعت کرگئی ہین سمرقند مین پہنچکر اوس جماعت امرا کی جو جنگ کلاک مین
مقصر رہی تہی باز خواست کی اور جن لوگون سکے آثار مردانگی ظہور مین آسے تہی بہت خوش ہوا
— اسی سال مین سیورغتمش خان روضہ رضوان کو راہی ہوا حضرت صاحب قران نی اوسکی
اوسکے بیٹی سلطان محمود خان کو بجائے اوسکی منصوب کیا اور اوایل سنہ ۷۹۱ھ سات سو اکانوین

بیان امیر تیمور کا

ہجری میں توقتمش خان نے پہر آب جخند سی عبور کیا یہانتک کہ مقدمۃ الجیش اوسکا اوپر بزرلوق ۱۴۴
کے پہنچا اور صاحب قران عین موسم زمستان میں متوجہ جانب مخالفین کے ہوا ایک ہی حملہ میں
اون سبکو شکست دی وہ لوگ بہاگ کر لشکر توقتمش خان میں حاضر ہوئی سب حال عرض کیا فوراً
وہ بہاگ گیا اسی اثنا میں حاجی بیگ جونی قربانی نے جو کہ بموجب حکم حضرت صاحب قران
کے حاکم ولایت طوس کا تہا علم مخالفت کا بلند کیا اور امیرزادہ میران شاہ حسب فرمان جانب
ولایت خراسان کی باتفاق داروغہ ہرات امیر اقبوقا کی جاکر بہت لوگون کو قتل کیا اور چند روز
دار السلطنت ہرات میں بعیش و عشرت تمام گذران کر ماہ شوال سنہ مذکور میں متوجہ جانب
سمرقند کی ہوا اور ماہ ذی قعدہ میں پہنچا باپ نامدار کی ملازمت میں حاضر ہوا

بیان جانی صاحب قران کا دشت قبچاق میں اور محاربہ فرمانا سات توقتمش خان اور لشکر لقمان کی

جب توقتمش خان نی ذکر احسانات امیر تیمور کو طاق نسیان پر رکھہ کر مخالفت ظاہر کی چند نوبت
ممالک محروسہ امیر پر لشکر کشی کی صاحب قران حسب عادہ نی بعد جمع ہونی سپاہ ظفر پناہ کے
بارہویں ماہ صفر سنہ ۷۹۳ سات سو ترانوین ہجری کو جانب دشت قبچاق کی نہضت فرمائے
بعد قطع مسافت پنج ماہ کی درمیان لشکر امیر تیمور کے قحط بہت پڑ گیا یہانتک کہ ایک گوسپند کی
قیمت سو دینار ہوگئی اور ایک من اناج سمرقند کی من کے برابر سو دینار کو بکتی لگا اس مصیبت سی
قطع مسافت کرکی جب آپ ایک ہی عبور کرچکا اول ماہ رجب سال مذکور میں قراولان امیر کے
تین شخص مخالفین کی گرفتار کر کے صاحب قران تک لائے اوسی حال توقتمش خان کا دریافت کیا اونہوں
نے بیان کیا کہ خان مذکور نے ایکی آنی کی خبر سنکر سپاہ جمع بہت کی ہے امیر تیمور نی اس شب کو
اوسی موضع پر توقف فرماکر حکم دیا کہ ایک خندق لشکر کی گرد اوسی مقام پر کہودا اور دوسرے
روز آپ وہان سے جانب دمشق کی چلا گیا پہر قراولان نے ایک اور مخالف گرفتہ کو پکڑ کر حاضر کیا

بیان امیر تیمور کا

حاضر کیا اوس شخص نے بیان کیا کہ توقتمش خان نے یہہ سنا ہی کہ آپکی لشکر مین قحط ہوگیا ہی تاخت کرنیکا ارادہ رکہتا ہی صاحب قران نے اوسکو قتل کروا ڈالا منشر بہادر نے معہ جمعیت سپاہ کی مخالفین پر حسب الامر چڑہائی کی ایک جماعت لشکر نقان کی جنگل مین مل گئی چالیس آدمی اونمین کی پکڑکر امیر تیمور کے سامنی حاضر کئے امیر نے اوس جماعت سے حال توقتمش خان کا پوچہا اونہون نے یہہ بیان کیا کہ خان مذکور نے ہمکو یہہ حکم دیا تہا کہ سب لشکری لوگ کول پر جمع ہووین ہم اوسجا ئے گئی تہی وہان کسی کو نہین پایا معلوم نہین کسسبب خلاف وعدہ کا کیا ہوا صاحب قران نے اون اسیرون کو پاسبانی مین روانہ کیا اور ندلہ تر خان اور جلال پسر امیر حمید اور ہولی اور صاین تیمور کو معہ ایک جماعت پہلوانون کے واسطی قراولی بہیجا اونہون نے قراولان سپاہ توقتمش خان کو دیکہا مولی نے بازگشت کرکے امیر تیمور سے خبر کی کہ دشمن قریب آگئی ہین اوسوقت صاحب قران ظفر پناہ نے امیر ایکو تیمور برلاس کو معہ چند نفر بہادرون کے واسطی قراولی کے متعین کیا امیر ایکو تیمور امیر جلال الدین سے ملکر دونو آگے بڑہے ایک ٹیلہ پر چند آدمی مخالفین کی اونہون نے دیکہی جب اوس ٹیلہ پر چڑہے وہان جاکر دیکہا کہ چند قشون لشکر کے آراستہ ہوئی پڑے ہین امیر ایکو تیمور نے مراجعت کرنا مصلحت جانا مگر بسبب ازدحام قراولان مخالفین کے اوسکو مراجعت میسر نآئی دشمنون نے اون تک پہنچ کر آتش قتال کے بہڑکادی امیر ایکو تیمور نے شربت شہادت پیا مگر بعد بہیجنی چند امرا باقیکی لشکر امیر تیمور مین ہر ایک چہوٹی اور بڑے کی دل پر دہشت غالب آگئی کیونکہ چہہ مہینی سی لشکر دیامت اثر یاغی کی تعاقب مین تہا اور توقتمش خان کہین ایک مقام خاص پر نہ ٹہرتا تہا جو مہم انجام کو پہنچی غرضکہ صاحب قران نے یہہ چالاکی سے کہ امیرزادہ شیخ عمر بہادر کو بیس ہزار سوار جرار دیکر حکم دیا کہ بہت جلد گہوڑی اوٹہائی ہوئی توقتمش خان پر چلی جاو تاکہ توقتمش خان ٹہر جاوی شاہزادہ حسب الحکم متوجہ جانب دشمنون کی ہوا دوسری روز

بیان امیر تیمور کا

۱۴۶ اردو اعلی میں یہہ خبر پہنچی کہ قراولان جانبین سے اور سپاہ دیکھی ہی صاحب قران نے
روز دوشنبہ پندرہوین ماہ رجب سنہ ۷۹۳ سات سو ترانوے ہجری کو موضع قندرچہ میں لشکر
کی آراستہ کرنی کی واسطی قیام کیا کہ ناگاہ اثر لشکر غنیم کا نمودار ہوا اور توقتمش خان نے
بہی بہت لشکر لیکر برابر صاحب قران کے سمت پہنچی اسی اثنا میں امیر صاحب تدبیر نے
حکم دیا کہ سپاہ ظفر پناہ ٹیلہ سے نیچی اوترآوی خیمی کہڑے کرنی اور کہانا پکانی کہانے میں مشغول
ہوں اوسوقت توقتمش خان کو بہی امیر تیمور کی بہادری پر نہایت تعجب آیا کہ اسی مقابلہ پر
کچہہ خوف یا گہبراہٹ اسکی مزاج پر نہیں بلکہ لشکر کو حکم کیا کہ کہانا پکاؤ کہاؤ بعد ازان
جانبین سے بہادر میدان جنگ میں ظاہر ہوئے تیر باراتی اور تیغ زنی سے لڑائی ہونی
لگی اوس روز بہت بہاری لڑائی ہوئی ہے ز تیر و ز پیکان ہوا تیرہ گشت + جہان
چشم خورشید ازان خیرہ گشت + پر از نالہ کوس شد گوش میغ + پر از آب
شنگرف شد جوی تیغ + نہ گرد سیہ روشنائی نماند + ز خورشید شب را جدائی نماند
آخر الامر فتح اور ظفر پرچم امیر تیمور پر نمودار ہوئے اور توقتمش خان نی معرکہ کو پشت دکہلائی
تمام اوس جوجیان کا متفرق و پریشان صحرا بیابان ہوکر پراگندہ ہوگیا اور صاحبقران
ظفر قرین نے باصد حشمت و آئین اوسی سرزمین پر نزول اجلال رکہکر شاہزادگان کے
نوئیان کو بلکہ تمام بہادران اوس معرکہ کی آثار شجاعت کی دیکہہ کر انعام و اکرام مرحمت فرما
بعد ازان لشکری لوگ مال غنیمت کے لینی کی واسطی اطراف اوس ولایت میں پہیل گئی اور
حضرت صاحبقران نے کنار آب آل پر پہنچ کر درمیان مرغزار رود نوبہ کے چہبیس روز
چین اور مزے سے اوڑائی کہتی ہیں کہ اس سفر میں امیر تیمور اوس مقام پر گیا تہا کہ ان ملکوں میں
ایک سال میں چالیس روز قبل غائب ہونی شفق کی اور طلوع صبح صادق کا ظاہر ہوتا ہے
اور اتفاق تمام ائمہ اہل اسلام کی بنا اوپر عدم وقت کے اوس مقام میں عشا کی نماز کی
فرض نہیں ہی القصہ بعد جمع ہونے تمام لشکروان اور مال غنیمت کی صاحبقران مظفر اور

بیان امیر تیمور گورکان کا

اور منصور ہو کر اوس مقام سے اپنی دار السلطنت کو آیا سنہ ۷۹۳ سات سو ترانوی ہجری مین در میان ۱۴۰
ماہ ذیقعدہ کی سمرقند مین داخل ہوا بعد مراسم جشن وغیرہ کی امیرزادہ میران شاہ ہو جسب
فرمان کی جانب خراسان کی متوجہ ہوا اور اوایل سنہ ۷۹۴ سات سو چورانوی ہجری مین
صاحب قران نے مملکت کابل اور غزنین کی امیرزادہ پیر محمد بن جہانگیر کو عنایت کی
شاہزادی نے سردار اور لشکریون کی اوسجانب کوچ کیا

بیان اوس یورش امیر تیمور کا جو پانچ برس تک رہی تہی

جب امیر کشورستانی یورش قبچاق سی فراغت پاکر دار السلطنت مصر کو مراجعت کی اور قشت
سنی مین آیا کہ بعد غیبوبت امیر مذکور کے بعض حکام ولایت ایران کی دادی خلاف اور طغیان
مین چلنی لگی ہین اسلئی دوسری دفعہ پہران ملکون پر چڑہائی کرنی کا ارادہ ہوا چنانچہ بیندرہوین
رجب سنہ ۷۹۴ سات سو چورانوی ہجری کو طرف ایران کی روان ہوا اور راہ استراباد کی
جانب آمل کی جاکر ساتہہ قوت بازو جلادت آئین کی قلعہ ماناند سر کو فتح کیا وہان کی حاکم
سید کمال الدین اور سید رضی الدین کو قلعہ ساری مین مقید کیا اور اوس قلعہ کی دارو غگی
جمشید قارن کو عنایت کی ——— اور حکومت آمل کی سکندر شیخی پسر افراسیاب جلادی
کو تفویض کی جاڑی کی موسم گذار کر اوایل فصل بہار مین عنان عزیمت جانب ولایت
فارس اور عراق کی منعطف کی جب شیراز مین پہنچا اکثر آل مظفر کی واقعات امیر تیموری سی
واقف ہو کر اردوی ہمایون مین آ ملے اور اوسنی اونکی مملکت لیکر اونکو یاسا مین پہونچادیا
——— اور بخیال تسخیر بغداد کی سلطان احمد جلایر سی لڑنے کی واسطی مستعد ہوا سنہ ۷۹۵ ہجری کے
نوین تاریخ شوال کو نواح بغداد پر پہنچا سلطان احمد نے تمام اسباب اور رجال اور اطفال
اور خزاین راہ دجلہ سی روانہ کرکے آپ بھی ہزیمت کہا کر بہاگا لشکر تیموری نے بہی اوس
پانی ہی مین اوسکا تعاقب کیا دشت کربلا مین جاکر لڑائی ہو ئے سلطان احمد کی ...

بیان امیر تیمور کا

۱۴۸ اپنی جان معرکہ سے بچاتی لشکر نے منصور و مظفر ہوکر مراجعت کی پھر صاحب قران نے چوبیسوین تاریخ ماہ ذی الحجہ کو قصد تسخیر قلعہ تکریت کا کرکے بغداد سے کوچ فرمایا اوایل محرم سنہ ۷۹۶ سات سو چہیانوے ہجری میں وہان پہنچکر بعد جد و جہد کے اوس قلعہ کو فتح کیا اور امیر حسن حاکم اوس سرزمین کو یاسا میں پہنچوا دیا — اور غرہ صفر میں جانب دیار بکر کی کوچ کرکے تھوڑی ہی عرصہ میں دیار بکر اور ماردین کو بھی فتح کیا — اسی اثنا میں امیرزادہ شیخ عمر بہادر کہ ولایت فارس سے حسب الحکم متوجہ اردوی ہمایون کی ہوا تہا باہر قلعہ خرماتو کے ایک زخم تیر کا کہا کر راہی ملک بقا کا ہوا یہہ خبر سنکر مزاج عالی امیر تیمور کا مکدر ہوا اوسکے بڑے بیٹے مرزا پیر محمد کو حکومت فارس کی مفوض کی — اور بروز یکشنبہ انیسوین ۱۹ جمادی الاول سنہ مذکور کو خداتعالی نے امیرزادہ شاہ رخ مرزا کو درمیان قلعہ سلطانیہ کی ایک لڑکا خورشید منظر عطا کیا جب یہہ خبر صاحب قران کو پہنچی اوس مولود کا نام محمد ترغائی — اور لقب الغ بیگ مقرر کیا — بعد ازان بادشاہ ممالک ستان جانب قلعہ ماردین کی گیا اوس قلعہ استوار کو تین چار روز کی عرصہ میں لیکر جانب الاتاق کی کوچ کیا پہر وہان سے قلعہ اینک کو نہضت فرمائی چالیس روز تک محاصرہ رہا اٹہارہوین ماہ شعبان کو وہ قلعہ بھی فتح کیا — اور دوسری تاریخ ماہ شوال کو اوس قلعہ کا حاکم امیر مصر پسر قرا محمد ترکمان ایک تلوار اور کفن لیکر درگاہ بادشاہ میں حاضر ہوا صاحب قران نے اوسکو جانب سمرقند کی روانہ کیا پہر اوسکا حال معلوم نہوا کہ کیا گذرا — بعد ازان وہان سے صاحب قران نے ایک جماعت ہمراہ امرا لشکر کے جانب گرجستان کی روانہ کی اور آپ بہی اوسکی پیچھے روانہ ہوا جب صحرای فارس میں نزول اجلال فرمایا روز سہ شنبہ چوبیسوین ۲۴ ماہ شوال کو امیرزادہ شاہ رخ مرزا کے ایک بیٹا اور پیدا ہوا امیر تیمور نے اوس بچہ کا نام ابراہیم سلطان رکہا وہ سپاہ جو گرجستان پر گئی تہی منصور و مظفر ہوکر آئی صاحب قران نے بنفس نفیس خود تفلیس میں جاکر بہت گرجیون کو تیغ کین سے ہلاک کیا پہر جب وہان سے مراجعت کی امیرزادہ شاہ رخ کو جانب سمرقند کی روانہ فرمایا اور امیر تیمور نے اوس جاڑے کا

بیان امیر تیمور کا

جاڑے کی موسم کو علت زار محمود آباد مین بسر کیا وہان یہہ خبر سنی مین آئی کہ سپاہ توقتمش خان ١٤٩
سکے راہ دربند سے ولایت شیروان مین آگئی ہے فتنہ و فساد اون لوگون نے برپا کر رکھا
ہی اسلئی صاحب قران نے جمادی الاول ۷۹۷ھ سات سو ستانوی ہجری مین راہ دربند
سے جانب دشت قپچاق کے نہضت فرمائی اس دفعہ بہی توقتمش خان کو بُری طرح
بہگا کر اکثر ولایت جوجیان کو لوٹ کر برباد کر دیا ۷۹۸ھ سات سو اٹہانوی ہجری مین
اوسی راہ سے گذر کر کے موضع آق نام پر خیمہ ڈالا اور امیرزادہ میران شاہ کو واسطے انتظام
مملکت آذربیجان کی اور دربند سے سمرقند کی بغداد تک اور ہمدان سے سرحد روم تک
مقرر کیا اوسنے کوچ کیا — اور امیر تیمور نے آق نام سے کوچ کر کے جانب ہمدان کی کوچ
کیا وہان پہنچکر لشکریون کو رخصت مراجعت کی دیکر آپ جانب سمرقند کی مراجعت کی
اور بہت جلد کوچ کرتا ہوا اوس شہر مین آیا

بیان سپرد کرنے خراسان کا امیرزادہ شاہرخ سلطان کو اور متوجہ ہونا صاحب قران کا جانب ہندوستان کے

واضح ہو کہ درمیان ۷۹۹ھ سات سو ننانوی ہجری کے صاحب قران درمیان سمرقند کی
عیش و عشرت مین مشغول تہا — ولایت خراسان اور سیستان — اور مازندران کی حدود
رے تک معین الدین والدنیا شاہرخ بہادر کو مفوض کی — اور امیر سلیمان شاہ —
اور امیر مضراب ولد امیر جاکو برلاس اور سید خواجہ بن شیخ علی بہادر — اور علی ترخان
— اور حسن صوفی ترخان کو جو دونون بیٹے غیاث الدین ترخان کے تہی ان سب امرا کو
ملازمت شاہزادہ شاہرخ مرزا مین متعین کر کے درمیان اسعد ساعات اور اشرف اوقات
کے عازم دار السلطنت ہراۃ کا ہوا ماہ شعبان مین درمیان عین فرح اور سرور کی آب جیحون
سے عبور فرما کر ماہ مبارک رمضان مین النگ کہدستان پر نزول اجلال کیا اسی سال کے

بیان امیر تیمور گورکان کا

۱۵۰ اکیسوین تاریخ ماہ ذی الحجہ کو ولادت مرزا بایسنقر کی ہوئی شاہرخ بہادر کو اسی سبب سی انواع انواع نشاط اور خورمی ہوئے بعد درمیان سنہ ۸۰۰ اٹھ سو ہجری کی صاحب قران نے ارادہ جہاد کفار کا قصد کر ماہ رجب مین جانب ہندوستان کے کوچ کیا اثنا راہ مین ہزارہا کفار کو قتل کیا جب دیار ہند مین پہنچا ہزارہا کفار کو قتل کرکے خون کی نالہ بہادے آخر ماہ صفر سنہ ۸۰۱ اٹھ سو ایک ہجری مین باہر شہر نظر کے نزول اجلال فرمایا والی اوس قلعہ کا الدو جین جسکو کہتی ہنی بسبب کثرت اعوان وانصار کی مغرور ہوکر لڑنے کی ارادہ مقابلہ پر آیا لشکر اسلام نے تمام سعی محاصرہ اوس قلعہ گار کے تہوڑی ہی زمانہ مین قلعہ چہین لیا اور پہونک اور ڈہا کر زمین کی برابر کر دیا اور کئی ہزار آدمی زخم تیغ آبدار کی جہنم واصل کئی بعد ازان غازیان دین جانب دہلی کی روانہ ہوئے جب لشکر باہر شہر دہلی کی جاکر پڑا حاکم اس سرزمین کا یعنی سلطان محمود پوتا سلطان فیروز شاہ کا باتفاق ملو خان کے جو ایک بہادر بہادران ہندوستان سی تہا لڑنے کی واسطی نکلا روز سہ شنبہ ساتوین ربیع الآخر سنہ مذکور مین لڑائے عظیم ہوئی صاحب قران نی فتح پائی سلطان محمود اور ملو خان باہل کفر اور طغیان بہاگ گئی — بعد فتح کرنی دار السلطنت دہلی کی صاحب قران نی اور بہی غزوات اور فتوحات بہت کین اور بہت جواہر اور اجناس گران بہا اور سونا اور چاندی لشکریوں کے ہاتھہ آیا بعد فتح ہندوستان کے بادشاہ جم جاہ نی اپنی دار السلطنت کو مراجعت کی روز ... شنبہ اکیسوین ماہ شعبان سنہ مذکور کو مظفر اور منصور ہوکر دار السلطنت سمرقند مین پہنچا

بیان تہوڑا سا حال مرزا میرانشاہ گورکان کا
اور یورش ہفت سالہ صاحب قران کا

درمیان سنہ ۷۹۸ سات سو اٹھانوی ہجری کی شاہزادہ جہانگاہ مرزا میرانشاہ کہ دربی انتظام مملکت ہلاکو خان کی تہا بہ نیت صید و شکار سمند باد رفتار پر سوار ہوکر صحرای ترند مین شکار

بیان امیر تیمور گورکان کا

شکار کہیلنی گیا تہا سرکی بل گہوڑے پرسی گر پڑا اوسکی حالت کی صعوبت سی بیہوش ہوگیا بعد مدت ۱۵۱
کے کچھہ افاقہ اوسکو ہوا مگر بسبب سقطہ کی خلل فاحش دماغ مین پہنچا ہرچند علاج معالجہ کیا گیا
کچھہ فایدہ نہ ہوا اسیواسطی افعال اور اقوال جو لایق عاقلون کے ہوتی ہین اوسسی ظہور مین نہ آتی
تہے — ازانجملہ ایک یہہ ہی کہ اوایل فصل تابستان مین بے تقریب متوجہ جانب بغداد کی
ہوا اور نہایت تعجیل سی دو روز کی راہ کو ایک دن مین طی کیا اور سلطان احمد جلایر نے
جو کہ بعد مراجعت امیر تیمور گورکان کے یورش ہنجیالہ سی مدد بادشاہ مصر کی دوسری دفعہ
اون دیار پر استیلا پایا تہا چونکہ وہ جانتا تہا کہ اس فصل مین محاصرہ کرنا بغداد کا بہت
مشکل ہی اسلیے اوسنی کسی طرف حرکت نہ کی اپنی جاے پڑا رہا جب شاہزادہ مذکور باہر
دار السلام کی پہنچا ایلچیون نے جانب تبریز سی آکر عرض کی کہ ایک جماعت اشراف اور اعیان
آذربیجان کی باہم عہد باندھکر عذر خواہی کیا چاہتی ہین اسلیے بادشاہزادہ نے دو روز
بعد نواح بغداد سی مراجعت کرکی تبریز مین جاکر اہل فتنہ اور سرکشون کو پکڑ کر یاساکو پہونچا کر
شراب پینی اور رنڈی بازی کرنی شروع کی اسی اثنا مین جب گرجیون کو یہہ خبر پہنچی کہ بادشاہ
زادہ مخبوط العقل ہوگیا ہی اور رات دن عیش و عشرت مین زندگانی کرتا ہے اونہون نے
بہی کمر بہادری کی باندھکر بعض قریات اور قصبات آذربیجان کی غارت کی جب یہہ خبر درمیان
سمرقند کی امیر تیمور کو پہنچی آٹہوین محرم ۸۰۲ آٹہسو دو ہجری مین عنان عزیمت جانب ایران
کے منعطف کی جب ملک ری سی آگے رایات اور نیزے امیر تیمور کی پہنچی شاہزادہ شاہزادہ
تبریز سی باہر آکر اردوی اعلی مین ملحق ہوا پہلے روز امیر تیمور نی بادشاہ زادے کو اپنے
لشکر مین گہسنی کا حکم نہ دیا دوسری روز گرچہ مرزا میران شاہ مذکور نے باپ کی پابوسی
حاصل کی مگر پہر تو عنایت و التفات صاحب قران بدستور سابق او سپر نہ پڑا اور بسبب اسکے
صاحب قران کی خدمت مین لوگون نی یہہ عرض کی تہی کہ شاہزادہ عیش و طرب مین بسبب
اغوا رندیمون اور ہم جلیسون اپنے کی گذارتا ہے اسواسطی مولانا محمد کاہکی — اور استاد

بیان امیر تیمور گورگان کا

۱۵۴ قطب ثانی — اور حبیب غوری — اور عبد المومن گو نیده جو سالک خواص مرزا میران شاہ مین
منسلک تہی ان سبکو صاحب قران نے شربت شہادت کا پلوایا — اور اعلام ظفر فرجام نواح
رستے سے جانب سلطانیہ کی روان ہوئی وہان سی جانب قراباغ کی کوچ فرمایا پہر بادشاہ
دین پناہ نی کر یورش لشکر کشی گرجستان پر کی اور بہت قلعی کفار کی فتح کئے اسی اثنا مین —
سلطان احمد جلایر نی درمیان بغداد کی بعضی امرا مقربین اپنی سی متنفر اور متوہم ہو کر بہت لوگونکو
قتل کیا اور عام و خاص سی اختلاط موقوف کر کی ساتہ نفر ہمراہ لیکر آدہی رات کو دجلہ سی
پار جاکر قرا یوسف ترکمان کی سی درمیان دیار بکر کی جا ملا — اور دونون ملکر جانب روم
کی متوجہ ہوئے مگر راہ مین ان دونون مین بہی اختلاف ہو گیا اسلئے قرا یوسف سلطان احمد کی
جدا ہو گیا اور سلطان احمد روم مین پہنچا ایلدرم بایزید کہ قیصر روم تہا شرط ضیافت کی بجالایا
آخرکار قرا یوسف بہی ملک روم کی خدمت مین جا کر مشمول نظر نوازش کا ہوا —
درمیان ۸۰۳ سنہ اٹہسو تین ہجری کی صاحب قران نی عزم تسخیر سیواس کا فرمایا بعد پہنچنے کے
تہوڑی زمانہ مین اوس قلعہ محکم کو فتح کیا چار ہزار آدمی لشکریان ایلدرم بایزید کے جو کہ
اوس قلعہ مین تہی اور اکثر اہل اسلام نہ تہی یکر دکر یا سامین بہیجدیئے اور بعضی نصاری تہے اونکو
اسیر کر اونکو بہی مقید کیا پہر جانب ملطیہ اور ابلستان کے گیا اوس موضع کو بہی فتح کر کے
یورش روم کی موقوف رکہکر جانب شام کی مراجعت کی بعد پہنچنے مملکت شام کی قلعہ بہسنی
— اور عنتاب — اور حلب — اور حمص — اور حمی — اور بعلبک کو فتح کیا — اور بروز
یکشنبہ تیرہوین تاریخ جمادی الاول کو سال مذکور مین بقصد رزم حاکم مصر اور شام کا جانب
دار الملک دمشق کی حرکت مین آئے اور ملک فرج بہی کہ بعد وفات اپنی باپ کی منصب سلطنت
کے درپی تہا بعد پانے خبر ورود صاحب قران کے لشکر کثیر لیکر مملکت مصر سی جانب دار السلطنت
دمشق کی گیا اور برج اور بارہ کو مضبوط کر کی مستحکم کیا اور ارادہ محاصرہ اور محاربہ کا کیا اور
صاحب قران درمیان جمادی الاول کی ساحت پہنچا قراولان جانبین کے ملاقی ہوئے تلوار اور نیزہ

بیان امیر تیمور کا

نیرہ کی لڑائی ہوئی لشکر صاحب قران نی دشمنون کو شکست دی سب بہاگ گئی جب رات ہوئی ۱۵۳
ایک امر عجیب وقوع مین آیا تفصیل اوسکی یہہ ہی کہ امیرزادہ سلطان حسین پسر محمد بیگ بن امیر
موسی جو کہ نبیرہ دختر صاحب قران کا تہا اور بہادری مین اپنی امثال و اقران سی امتیاز
تمام رکہتا تہا بسبب اغوا کرنی فتنہ پردازون کی اردوی ہمایون سی بہاگ کر دمشق مین
آیا شامیون نی اوسکی آنی کو مقدمہ نصرت اور فتحمندی کا تصور کرکی کوئی دقیقہ دقایق
تعظیم اور تکریم سی فروگذاشت نکیا — دوسری روز اس حادثہ عجیبہ کی خبر صاحبقران کو
ہوئی اوس منزل سی کوچ کرکی اوس جنگل مین جو طرف کنعان اور مصر کی واقع ہی خیمہ ڈالا
اسی اثنا مین گفتگو صلح کی درمیان آئی بعد چند روز کے جب اوس سرزمین مین گہانس
نرہی روز سہ شنبہ ۲۳ انیسوین جمادالاخر کو صاحبقران نے وہان سی کوچ کرکی جانب شرقی
شہر کی شہر غوطہ پر لشکر کو ڈالا اسی اثنا مین سپاہ مصر اور شام نی پس پشت لشکر سی
آکر لڑائی شروع کی حضرت صاحب قران نی اوپر خیال محال شامیون کی مطلع ہوکر فرمایا
کہ لڑائی ہونی لگی اہل شام بہاگ گئی اسی اثنا مین میرزادہ سلطان حسین کی گہوڑی کو نبیرہ
لشکر دشمنون کا اوسکے اہتمام مین تہا باگ ایک سی ملازم نی جو ملازمان میرزا شاہرخ
سی تہا پکڑ کر اردوی صاحب قران مین لا حاضر کیا حکم ہوا کہ اسکو قید کرو بعد چند روز کے
اوسکو بید سی مار کر نکالدیا القصہ دوسری روز بادشاہ بحر و بر نی علم نصرت پیکر بلند کرکے
فوج دمشق مین آکر لڑائی شروع کی ملک فرخ نی بعد مشورہ لینی اور استخارہ دیکہنی کے
ایک ایلچی حضرت صاحبقران کی پاس بہیج کر یہہ التماس کی کہ آج کی روز جنگ موقوف
رکہو کل کے دن مین تابعداری اور فرمانبرداری قبول کرونگا یہہ التماس قبول ہوئی جب رات
ہوئی اور اندہیرا ہو گیا ملک فرخ نی معہ اکثر امرا اور خواص کی آدہی رات کو دارالسلطنت سی
نکلکر جانب مصر کی بہاگ گیا دوسری روز حضرت صاحبقران کو اس حال کی اطلاع ہوئی
دمشق کے باہر آکر ڈیرا کیا — سادات اور علماء شہر نی باہر آکر پناہ اور امن طلب کی

بیان امیر تیمور کا

۱۵۴ اور دروازون کی کنجیان ملازمین امیر تیمور کی سپرد کرین اونہین ایام مین قلعہ دمشق بہی فتح ہوا پہرہ دار کوتوال کو پاس اپنے بہیجدیا اور بہر اکثر آدمی مقتول ہوا بلکہ بعضی بعضی محلہ جلا کر خاک سیاہ کردئے القصہ بعد فتح کرنے اکثر بلاد کی مال غنیمت بہت ہاتہہ آیا — اور اوایل ماہ شعبان مین رایات ظفر قرین نی جانب ماردین کی نہضت فرمائی اور صاحب قران مظفر اور منصور ہوکر جانب دار السلام بغداد کی گیا فرخ نام شقاوت فرجام جو اون ایام مین جانب سلطان احمد جلایر سے حاکم اوس خطہ کا تہا شہر مین متحصن ہوا اور لڑائی شروع کی چالیس روز محاصرہ رہا ستائیسوین تاریخ ماہ ذیقعدہ کو بغداد فتح ہوا امیر تیمور نے حکم قتل عام کا دیا سب باشندہ وہان کے مقتول ہوئے بلکہ لشکریون نے اکثر عمارات اور باغ جلا کر خاک سیاہ کر دئے — ماہ ذی الحجہ سال مذکور مین صاحب قران منصور و مظفر ہوکر جانب آذربیجان کی آیا — اوایل سنہ ۴ سات سو چار ہجری مین صاحب قران نے عنان عزیمت جانب گرجان اور قراول تہ کے منعطف کی اور وہان سے قراباغ کو جا کر موسم جاڑے کی وہان گذار کر تیرہوین تاریخ ماہ رجب سال مذکور کو بقصد جنگ ایلدرم بایزید کے جو ایام یورش شام مین بسبب اغوار قرا یوسف ترکمان متعرض بعضی ممالک محروسہ کا ہوا تہا طرف بلاد روم کی کوچ کیا — بعد تسخیر قلعہ تورتوم اور قلعہ کماخ اور ارزنگ کی براہ قیصریہ اور انکوریہ سے جانب بادشاہ روم کے متوجہ ہوا اور اوس جانب سے ایلدرم بایزید جو کہ نہایت تجمل اور حشمت اور کثرت لشکر اور بسط مملکت مین تمام سلاطین روم سے امتیاز تمام رکہتا تہا سپاہ کثیر اور اسباب و آلات حرب بیشمار ہمراہ لیکر دار السلطنت اپنی سے باہر آیا صاحب قران کے مقابلہ کا ارادہ کیا بروز جمعہ انیسوین تاریخ ماہ ذی الحجہ کو نواح انکوریہ مین دونو سپاہ کا مقابلہ ہوا اور جانبین سے مردان دلیر اور بہادران صف شکن نے آتش جنگ اور جدال کی روشن کی — ز بس زہر گشتہ خنجرہای خونریز بخون چون غمزہ کافر دلان تیز ٭ خدنگ شیر مردان سینہ خستہ ٭ ز قتل سرکشان درخون نشستہ ٭ اور اوس روز صبح سے شام تک ملک الموت کو سر کہجانے کی فرصت نہ تہی

بیان امیر تیمور کا

استوار کا اور وقار نہایت اونکی پاؤن ملک روم کی قیصر تہا گیا تہاک کرتی قبض روحین تہی نہ
رکہکر جتنا ہو سکا حتی الوسع دشمن کی لشکر کی دفعیہ مین مصروف تہا مگر جب شام ہوئی اور شفق
ایلدرم بایزید کی آثار ضعف اور انکسار کے اپنی زمانہ کے رخسارون پر ہویدا پائی اسکی ارادہ
بہاگنی کا کیا — سلطان محمود خان نے فوج لیکر قیصر مذکور کا تعاقب کیا اور اوسکو پکڑکر
امیر تیمور کے سامنی لا حاضر کیا امیر تیمور نے پہلی کلمات تحت زبان خجستہ بیان سی فرمائے
پہر لطف اور رحمت بیدریغ کا امیدوار اوسکو کرکی حکم دیا کہ واسطی قیصر کے بڑا خیمہ بہت اچہا
کہڑا کروا دو — اور حسن برلاس — اور بایزید جتائی حسب الحکم بادشاہ روم محافظت مین
مشغول ہوئی اور منشیان بلاغت شعار اور دبیران فصاحت آثار نے فتح نامہ ہر دیار و بلاد کو
لکہکر روانہ کئے — بعد ازان حضرت صاحب قران نی یکو تامیہ پر ڈیرا کرکی شاہزادون اور
امیرون کو واسطی تاخت مملکت روم کی حکم دیا ایک ماہ وہان ٹہرکر تنکزلغ کے جانب
ارادہ کوچ کرنیکا ٹہان کر اثنار راہ مین نواحی الہون تاش پر ڈیرا کرکی قیصر روم کو جو قید
ہتہا طلب کیا چند نصایح مشفقانہ فرماکر اوسکے آئینہ دل سی زنگ کو دور کیا اسی اثنار مین
سلطان محمود خان فوت ہوا حضرت صاحب قران کو بہت رنج اور الم اوسکے وفات سی
پیدا ہوا اور فصل خریف مین درمیان تنغوز یوق کے نزول اجلال فرماکر پہر وہانسی کوچ
کرکے تیرہ مین جو مشاہیر بلاد روم سی ایک شہر ہی ڈیرا کیا — وہان جاکر یہہ سنی مین
آیا کہ دریا کی کنارے پر ایک قلعہ بہت مضبوط نہایت حصین ہے اوس قلعہ مین فرنگی لوگ
رہتی ہین اہل اسلام سی بغض اور عداوت بہت رکہتی ہین اسلئے مسلمانون کو اکثر ضرر پہنچاتی
رہتی ہین اوسکو قلعہ ہیرو کہتی ہین اسلئے صاحب قران نے یہہ خبر سنکر تاریخ چہٹی روز شنبہ کو
ماہ جمادی الاول سنہ ۸۰۵ ساتسو پانچ ہجری مین ارادہ جہاد کا کرکے اوس جانب کو
کوچ کیا اور اوس قلعہ کو دو ہفتہ مین فتح کیا قیصر روم کو سات برس مین بہی وہ فتح نہوا تہا
جسکو امیر تیمور نے دو ہفتہ مین فتح کیا غازیون نے اندر قلعہ کی گہس کر سی فرنگی کو زندہ

بیان امیر تیمور کا

پچھوڑا اور اوس قلعہ کو بہی ڈہاکر زمین کے برابر کر دیا — بعد ازان واسطی فتح کرنی ذرد شین کے متوجہ ہوا ایلدرم بایزید کو بسبب اوس مرض کی جو اوسکو ہوگیا تہا جانب آق شہر کی بہیجدیا جب بائکری ذرد شین مین پہنچا اون دونون قلعون کو بہی مسخر کر کی جانب اغراق کی کوچ کیا — روز پنجشنبہ چودہوین شعبان کو ایلچی نے آق شہر سی آکر عرض کی کہ قیصر سعید ایلدرم بایزید نے بسبب مرض خناق اور ضیق النفس کے انتقال پایا صاحب قران اوسکی وفات کی خبر سنکر ملول ہوا اور یہہ کلمہ زبان سی کہا کہ (عرفت اللہ بفسخ العزایم) یعنی پہچانا مینی خدا کو بسبب فسخ ہونی ارادون کی) — جب آق شہر مین لشکر امیر تیمور کا آکر پڑا اوسوقت اردوی محمد سلطان بن مرزا جہانگیر سی کہ بعضی موضع روم پر چڑہائی کر کے گیا تہا یہہ خبر آئی کہ شاہزادہ مذکور مرض صعب مین گرفتار ہی بسبب اسکے کہ حضرت صاحب قران اوسکو اور اولاد سی زیادہ چاہتی اور محبت کرتے تہی کیونکہ وہ چاہتے تہی کہ میرے بعد منصب ولیعہدی کا اوسکو ہو یہہ خبر سنکر نہایت مشوش اور پریشان خاطر ہوکر جانب بادشاہزادہ کی جاکر دیکہا تمام قوی ضعیف ہوگئے تہے اوسیوقت محافہ مین ڈالکر اوس مقام سی کوچ کیا جب نواحی قراحصار مین پہنچی مرزا محمد سلطان فوت ہوا بادشاہ کو کمال رنج اور غم ایسا ہوا کہ عنان تحمل اور صبر کی ہاتہہ سی چہوڑ کر ماتم داری کی اور نعش اوسکی ہمراہ الیاس خواجہ بن شیخ علی بہادر کے جانب سلطانیہ کی روانہ کر دے تا کہ وہان خاک مین سپرد کر دین پہر وقت فرصت کی سمرقند مین بہجا دین — اسی اثنا مین ملک فرخ سلطان مصر نے خطبہ اور سکہ امیر تیمور کی نام کا جاری کر دا کی قاصدان چرب زبان عالم پناہ کی خدمت مین بہیجکر اظہار اطاعت اور انقیاد کا کیا اور صاحب قران گیتی ستان نی بعد اسکی کہ اکثر ممالک روم کو جولان گاہ سپاہ ظفر پناہ کا کر لیا تہا اسکے جانب آذربیجان کی مراجعت کی — جب حوالے فارس کی لشکر پڑا امیرزادہ مظفر الدین ابابکر بن میرزا میرانشاہ کو واسطی تعمیر بغداد اور سردار کے عراق عرب اور واسطی فتح قرا یوسف ترکمان کی کہ اون ایام مین روم سی آکر اون دیار پر مستولی ہوگیا تہا مامور کیا — دربیان ۸۰۶ کی حضرت صاحب قران نی دوسری دفعہ بہی گرجستان پر

بیان سفر کرنی صاحبقران کا

گرجستان پر لشکرکشی کرکی بہت قتل اور جبل اور بلاد گرجیون کو ویران و منہدم کرکے تھے چودھوین تاریخ ماہ رمضان سنہ مذکور مین جانب سمرقند کی کوچ فرماکر آب ارس سے گذر کر نواح قریہ نعمت آباد مین جو کہ ایک گاؤن قریات نہر برلاس سے ہی نزول جلال فرماکر اوس مقام مین بڑا جشن کیا — ممالک آذربیجان مع اوسکی توابع و لواحق کے حدود روم اور شام تک امیرزادہ عمر بن میرانشاہ کو سپرد کرکے — اور حکم دیا کہ تمام بادشاہزادے جوکہ درپے حکومت فارس اور عراقین کے ہون اوسکے حکم سے تجاوز کبھی نکرین اور امیر جہانشاہ بن جاکو برلاس کو شاہزادے کی ملازمت مین چھوڑا اور امور ملک داری مین بہت نصیحتین کین — بعد ازان صاحب قران سمرقند مین بہت جلد درمیان سنہ آٹھ سو سات ہجری کی داخل ہوا

بیان سفر کرنی صاحب قران کا جانب ملک ختا کی

جب صاحب قران سعادتمند نے چند روز مشقت سفر سے آرام لے لیا اوسوقت یہہ خیال آیا کہ باشندگان ختا سے جو کافر ہین لڑائی کیجئے مگر قبل اس مہم کے بادشاہزادون کی شادی نکاح کی کرنی منظور تھی اسلئے حکم دیا کہ اشراف و اعیان اطراف اور ولایات اور بلدون سے موضع سمرقند مین آکر جمع ہون اور ملازمان آستان اقبال نشان کو حکم دیا کہ تیاری جشن اور شادی کی کرین خلق بسیار سمرقند مین آکر حاضر ہوئی اور فرمان جہان بانی کے وسط مین مرغزار کان گل مین خیمہ بیشمار کھڑے کئے — روز یکشنبہ غرہ ربیع الاول سال مذکور کو خسرو منصور نے اوس منزل نزہ کو تشریف لاکر غیرت گلستان ارم کیا ساعت سعید مین علما اور ائمہ اور سادات اور قضاۃ بلدون کے نے اپنی اپنی جگہ پر قیام کیا — امیرزادہ الغ بیگ اور امیرزادہ ابراہیم سلطان اور امیرزادہ امیرزادہ بایقرا پسران امیرزادہ عمر شیخ کا نکاح دختران حوروش سے کرکی ہزار روپیہ

بیان سفر کرنی صاحبقران کا

نثار اون پر کیا بعد ازان حضرت صاحبقران تخت جہان بانی پر جلوہ افروز ہوا اشراف
اور اعیان اور اولاد اور نوئیان اور امرا اور وزرا اور ایلچیان مصر و شام اور فرنگ
اور سوار ادنی اور وہان کی خلقت نی اپنی اپنی مقام مین آرام کیا بعد عیش و عشرت
تین روز سے حسب الحکم یورش خطا اور عزیمت جہاد کا حکم ہوا ستیری جمادی الاول سنہ ۸۰۷
اٹھ سو سات ہجری کو کوچ کرکی اقتولات پر لشکر ظفر پیکر پہنچا شدت برودت کی ہوا پر
ایسی مستولی ہوئی کہ ہاتھ پیر سپاہیون کے بی حس و حرکت ہوگئی باوجود اسحال کی بھی
صاحبقران نے اتنا توقف نہ کیا کہ شدت سرما کی کم ہوجاوی عین زمستان مین کہ آفتاب
آخر جدی مین تھا عنان عزیمت جانب انزار کی منعطف کی روز چہار شنبہ بارہوین رجب کو
انزار مین پہنچا سنا درات سی یہہ اتفاق ہوا کہ جو سرای واسطی نزول امیر تیمور کے متعین
کی گئی تھی دو روز بعد پہنچی کے ایک بخار آتش سقف خانہ مین لگا تھوڑا سر خیمہ کا جل گیا
یہہ لوگون نے فال بد تصور کی اور ان ایام مین لوگون نے خواب بھی بہت پراگندہ دیکھی
تھے اسلئے تمام وضیع و شریف سخت حیران اور متفکر تھے کہ کیا واقعہ گذرا چاہتا ہے
اسی اثنا مین قرا خواجہ ایلچی ہوکر توقتمش خان کی پاس سی جو بے سر و سامان قطع بیابان
کرتا پھرتا تھا آیا اور بوسیلہ امرا اور مقربین کی شرف اندوز ملازمت کا ہوکر توقتمش خان
کی طرف سی یہہ عرض کی کہ اوسنی یہہ کہا ہے کہ مینی بدلا اور جزا کفران نعمت کی دیکھہ لے
مشقت بہت اوٹھا لے اب امیدوار ہون کہ بادشاہ ہفت اقلیم اپنی لطف عمیم سی میرے
دفتر جرایم پر قلم عفو کھینچی تاکہ مدت العمر مقام ... کی اور نیازمندی مین گذاردون اور پھر کبھی
بد عہدی اور بیوفا نہون امیر نے منظور کیا اور فرمایا بعد فراغت اس یورش سے اگر مین صحیح
و سالم مراجعت کرونگا تمام دشت قبچاق اور الوس جوجیان کو خاشاک طغیانی
مخالفین سی پاک کرکی اوسکو دونگا امیر تیمور کے دل مین اوس روز یہہ تھا کہ قرا خواجہ
کو رخصت معاودت کی مع تحایف لایقانہ کی توقتمش خان کے پاس جانیکی دون مگر پردہ

پردہ غیب سے تقدیر نے اور ہی کچھہ صورت دکھلائی جسکا بیان یہہ ہے

بیان وفات فرمانا امیر تیمور کا اور بعض وہ وقایع جو بعد اوسکی گذری

واضح ہو کہ مطابق تجربون امم اور حسب تواتر عالم کے ہر ابتدا کی ایک انتہا ہے اور ہر کمال کی واسطے ایک زوال ہے ــ وہ کونسا صاحب دولت گذرا ہے جسنے علم کامرانی کا اس عالم فانی مین بلند کیا ہے کہ بعد تہوڑے عرصہ کی قلم تقدیر نے اوسکی نقش وجود کو لوح ہستی سے محو نہین کیا سچ ہے ــ ه زرفعت گرنہی بر آسمان پائے ** بود زیر زمینت عاقبت جائے

غرض وارد کرنے ان کلمات سے یہہ ہے کہ روز چارشنبہ دسوین ماہ شعبان سنہ ۸۰۷ ہجری کو مزاج صاحب قران کا سرحد اعتدال سے نکل گیا اور لحظہ لحظہ صعوبت مرض کی زیادہ ہوتی گئی اور ساعت بساعت شدت حالت بیماری کی بڑہتی جاتی تہی اسلئے لاچار تن بتقدیر سپرد کرکے اپنی گناہون سے استغفار زبان دل سے کہی اور تمام خواتین عصمت شعار اور امرا رفیع مقدار کو طلب فرماکر کلمات دلپسند اونکی گوش ہوش مین پہنچائے اور بعد وصایای سودمند اور نصایح غیر محصور کی امیرزادہ پیر محمد بن جہانگیر کو ولیعہد اور قایم مقام کیا جب وصیت تمام کر چکا حالت نزع کی ہوگئی حکم دیا کہ تمام حفاظ اور موالی جو قرأت کلام اللہ مین مشغول ہین اونمین سے مولانا ہبۃ اللہ کو اندر بلاوے جب وہ اندر آیا حکم ہوا کہ تلاوت قران مجید کی اور کلمہ توحید کا ذکر کرے سترہوین ماہ مذکور کو بادشاہ موید و منصور زبان کلمہ توحید سے گویا کرکی جنت اعلیٰ کو انتقال کرگیا ــ ه دریغ ان شہنشاہ صاحب قران ** جم تاج بخش ممالک ستان ** دریغ آنکہ دیگر نہ بیند سپہر ** نظیرش در آئینہ ماہ و مہر ** عمر صاحب قران کی اکہتر برس کی ہوئی چہتیس ۳۶ برس بادشاہت کی بعد وقوع اس حادثہ عظیم کی امیر شاہ ملک اور امیر نورالدین نے باتفاق جمیع خواتین کے ایلچیون کو اطراف ممالک محروسہ مین واسطے اطلاع اس واقعہ شاہ جہان کے بہیجا تاکہ سب بادشاہزادون کو خبر ہوجاوے اور محافظت ولایات مین مشغول

بیان وفات فرمانا امیر تیمور کا

۱۶۰ مبالغہ کے بجا لادین بعد اپنی مشورت اور اداکرنے رسومات تعزیت کی نعش اوس بادشاہ کی
ہمراہ یوسف اور علی قورچین کی جانب سمرقند کی بہیجی وہ بہت جلد شب دوشنبہ بائیسوین ماہ
شعبان کو وہان پہنچی بطریق اہل سنت و جماعت اوس گنبد مین جو اسی واسطی بنایا گیا تہا درمیان
خاک کے سپرد کیا — بعد روانہ کرنے نعش کی امیرزادہ ابراہیم سلطان اور امراء اور تومانات
نے مع سپاہ ظفر پناہ کے بہنیت جہاد و غزا کفار ختا کی اترار سی کوچ کیا قریب ایک فرسنگ کے
چلکر فروکش ہوئی — مگر امیرزادہ سلطان حسین نی جو سب مین بہادر تصور کیا گیا ہے خبر اس
واقعہ کی سنکر اپنی سپاہ کو پراگندہ کر کی ایک ہزار سوار لیکر جانب سمرقند کی کوچ کیا اوسکا ارادہ
یہہ تہا کہ سمرقند مین جاکر بجائی امیر تیمور کی مین بادشاہت کرون اور تخت پر جا بیٹہون — امرار
اردو اعلی نے جب یہہ خبر سنی فوراً جانب سمرقند کی اونہون نے بہی مراجعت کی اور ایک ایلچی
میرزا خلیل سلطان کے پاس بہیجکر اس امر کی اطلاع کی کہ اسطرح سی سلطان حسین لشکر سی جدا ہوکر
بارادہ بادشاہت یہان آیا ہی وہ تخت پر نہ بیٹہنی پاوے جب یہہ خبر خلیل سلطان کو ہوئی
خداداد حسینی اور اور امراء نے جو اوسکی ملازمت مین تہی اونہون نے خلیل سلطان ہی کو بادشاہ
بنالیا — جب امیر شاہ ملک اور امیر شیخ نورالدین نے یہہ خبر پائی کہ خلیل سلطان ہی بادشاہ بن گیا
اور وہ ارادہ سمرقند مین جانیکا رکہتا ہے مکرر اونہونے خطوط شاہزادی اور اوسکے متعلقین کو
لکہکر یہہ اطلاع کی کہ حکومت سمرقند کی بموجب وصیت صاحبقران امیرزادہ پیر محمد بن
جہانگیر کو پہنچی ہے مناسب یہہ ہے کہ وصیت پر امیر تیمور کی عمل کرو لیکن اس پر بہی کچہہ فایدہ مترتب
نہوا — جب مرزا الغ بیگ نے اور میرزا ابراہیم سلطان نے اور امیر شاہ ملک اور امیر شیخ
نورالدین نے بعد خواتین حشمت آئین کی موضع مرقی پر جاکر اونسے باستصواب تمام امرار اور بادشاہزادوں
کے امیر شاہ ملک سبہی پیشتر روانہ ہوکر سمرقند کی قریب آیا تو کہا کہ سمرقند بہت مضبوط
اور مستحکم ہوگئی ہی کیونکہ ارغون شاہ بسبب دعوے میرزا خلیل کے بہت فراہمی تمام بادشاہزادوں
کی مخالفت پر مستعد ہو رہا تہا اسلئے اوسنے خوب بند و بست کر رکہا تہا تاکہ کوئی اندر نہ آنے پاوے

بیان تعداد اولاد اور نواسون کا

غرضیکہ امیر شاہ ملک نی دروازہ چہار راہہ پر جاکر ہر چند ارغون شاہ کو نصیحت کی تاکہ وہ ۱۶۱
اوسکو شہر مین آنے دی اوسنی ہرگز نہ مانا شہر مین بہی گہسنی ندیا لاچار ناامید ہوکر پہر گیا اردو
معلی مین پہر مراجعت کر آیا سب صورت حال وہان کی بیگمات کی خدمت مین عرض کی اونہونے
امیر شیخ نورالدین کو بہی اوسکے ساتہہ کرکی پہر دوسری دفعہ روانہ کیا کہ شاید اوسکے جانے
سی شہر کہولدین امیر شیخ نورالدین بہی مایوس ہوکر پہر آیا شہر کا دروازہ نہ کہولا متعاقب
اس حال کی رستم طغا بوغانی اردوی میرزا خلیل سلطان سی آکر عرض کی کہ تمام امرا
اور لشکریون میرزا خلیل سلطان کی بیعت کرلی ہی وہ سمرقند کی جانب روانہ ہوگیا ہی
یہہ خبر سنکر آغایون اور خاتونون نی باستصواب امرا سمرقند کی جانب سمرقند کی کوچ
بہت جلد کیا اور امیر شاہ ملک اور امیر شیخ نورالدین ملازمت ابراہیم سلطان — اور
میرزا الغ بیگ کی معہ اکثر خواص اور مقربان حضرت صاحبقران سکے جانب بخارا کی
چلی گئی اور ماہ رمضان سال مذکور مین اپنی مقصد کو نہیچکر برج اور بارہ اوس بلدہ کے مضبوط کئے

بیان تعداد اولاد اور نواسون صاحبقران کا

بیٹی یعنی مرد اولاد صاحبقران منصور سی بروز وفات چہتیس ۳۶ بچہ بیٹے اور پوتی اور پڑپوتی
تہے — امیرزادہ جہانگیر کے گیارہ ۱۱ بچہ موجود تہے — محمد — جہانگیر — سعد —
وقاص — یحیی انبار شاہزادہ مرحوم محمد سلطان بن جہانگیر اور میرزا پیر محمد بن جہانگیر
معہ سات بیٹون کے حیات تہا — قیدو — خالد — بوزنجر — سعد وقاص —
سنجر — قیصر — جہانگیر — اور اولاد شاہزادہ شہید عمر شیخ بہادر کے سی نو بیٹے
اور پوتے تہی — پیر محمد بن عمر شیخ — بایک بن عمر شیخ عمر — رستم بن شیخ عمر
معہ دو پسر کی یعنی عثمان اور سلطان علی — اسکندر بن عمر شیخ — امیرزادہ بایقرا
بن عمر شیخ — میرزا میرانشاہ سات بیٹی اور نو پوتی رکہتا تہا لیکن معہ دو پسرا یلنگر اور

بیان سلطنت میرزا خلیل سلطان کا

۱۶۲ غان عمر بن میران شاه خلیل سلطان بن میرانشاه ابجل بن میران شاه — مرزا شاہرخ کی
سات بیٹے تھے الغ بیگ ابراہیم سلطان بایسنقر سیورغتمش محمد جوکی خان اعلان باردوی

بیان سلطنت میرزا خلیل سلطان کا

جب لشکریون نے تاشکند مین مرزا خلیل سلطان کو بادشاہ بناکر اور بادشاہزادون کو نابود تصور کیا اوسوقت وہ کامیاب اور کامران ہوکر جانب سمرقند کی آیا تمام اکابر اور اشراف شہر نے استقبال کیا اور ارغون شاہ نے آب کوہک تک استقبال کرکے کنجیان شہر اور دروازون کی حوالہ کین شاہزادہ نے سولوین رمضان ۸۰۷ آٹھ سو سات ہجری مین درمیان شہر کے آکی افسر بادشاہی کا سر پر رکہا اور فقرا نے حضرت صاحبقران کی کہول کر جود و سخا کرنے لگا لیکن وصیت صاحب قران پر بہی کچہہ عمل کیا وہ یہہ میرزا محمد جہانگیر کو جوکہ پسر مرزا محمد سلطان کا اور برادرزادہ میرزا پیر محمد کا اور ولی عہد صاحب قران کا تہا تخت خانی پر بٹہلایا اور حسب رسم فرمانون کے سرون پر اور احکام کی پیشانیون پر اوسکا نام لکہا اور چند روز واسطی ثواب رسانی روح حضرت صاحب قران کی فقرا اور مساکین کو کہانا بہی دیا — اور شعرا اور فضلا کو جنہون نے اوسکی تحقین قصاید کہی تہے انعامات بیجا بات مرحمت کی — پوشیدہ نرہے کہ اوس زمانہ مین خطہ سمرقند بسبب کثرت علما بزرگوار اور فضلا رفیع المقدار اور پیشہ ور اور ہنرمندون بی مثل کی تمام عالم کی شہرون سی ممتاز تہا — اور زر نقد اور جواہر زواہر اور نفایس قیمتی اور طرح طرح کے اسلحہ اور خیمہ وخرگاہ اور اسباب بادشاہی سے بہرا ہوا تہا گویا سب سامان بادشاہی معہ زر و دولت کی موجود تہا اور بی مشقت اور بی زحمت مرزا خلیل سلطان کی ہاتہہ وہ ملک بہی آیا اور باوجود اسکی کہ تمام امرا اور باشندگان شہر اوسکے مطیع و منقاد تہی کوئی باغی بہی نہ تہا مگر چار برس سی زیادہ حکومت نکر سکا پہر اور ولایت کا فتح کرنا اور مسخر کرنے کا تو کیا ذکر ہی — اور سبب

بیان جلوس سرما سلطان سعید مرزا شاہرخ کا

سبب زوال سلطنت مرزا خلیل کا یہہ ہوا — کہ یہہ شاہزادہ ایک عورت شاد ملک نام پر عاشق تہا جن ایام مین کہ امیر تیمور زندہ تہی اسکو قدرت کہل کہیلنی کی نہ تہی اب جب کہ وہ مستقل بادشاہ ہوا پھر ایک طرحکا خوف جاتا رہا کہل کہیلا یعنی رات دن اوسکی بوس و کنار مین ایسا مشغول ہوا کہ سلطنت کی سب امور سی کنارہ کرکی اوسکے حوالہ کئے اور عورت شاد ملک نے اسکو ایسا اپنا تابع کیا کہ جو وہ کہتی تہی اوسپر عمل کرتا تہا چنانچہ اوسی عورت کی اغوا اور بہکانی سی بعض بیگمات کو جو امیر تیمور کے چہوڑ دین تہین مردم فرومایہ اور ناجنس سی باکراہ و زبردستی اون بیویون کی نکاح کردئے اور مال بہت بے فایدہ صرف کیا اسلئی اکثر اکابر اور امرا کی طبیعت اوس سی متنفر ہوگئی چنانچہ یہی باعث اون فتنون کا تہا جو ماوراء النہر مین برپا ہوئے اوسوقت وہ بیچارہ طوعاً و کرہاً سمرقند سی بہاگ کر مرزا شاہرخ کی خدمت مین گیا اور ولایت رے مین عالم بقا کو کوچ کرگیا

بیان جلوس فرمانی سلطان سعید مرزا شاہرخ کا
تخت بادشاہت پر درمیان ولایت خراسان کے

جب خبر فوت ہونی امیر تیمور کی دار السلطنت ہرات مین پہنچی مرزا شاہرخ بہادر بعد ادائی رسم ماتم داری کی باستصواب امرا و ارکان دولت کی سریر خلافت پر ماہ رمضان مین بیٹہا — اور حکام ممالک خراسان اور سیستان اور مازندران نے اوسکا حکم دل و جان سی قبول کرکی خطبہ اور سکہ اوسکے نام کا جاری کروادیا — اوسوقت حضرت خاقان سعید نی امیر مضراب جاکو — اور امیر حسن صوفی ترخان — اور امیر علیکہ کوکلتاش کو واسطی انتظام خراسان کے متعین فرمایا اور خود مع تمام امرا کی جانب ماوراء النہر کی نہضت فرمایا جب مع جمیع وردو نزدیکی پہ پہنچا اوسوقت امیر سید خواجہ ابن شیخ علی بہادر نے سمرقند سی آ خبر جلوس مرزا خلیل سلطان کی عرض کی سلطان مذکور نے بعد لینی مشورت کی امیر جلال الدین

بیان سلطان حسین پوتی صاحبقران کا

فیروزشاہ ابن ارغون شاہ کو واسطی تعمیر برج اور بارہ کی ہرات کو اور امیر سید خواجہ کو واسطی ۱۶۴
عمارت قلعہ طوس کی روانہ فرماکر تن تنہا بذات خود طرف سمرقند کی گیا جب حدود شیخ زادہ
بایزید مین پہنچا وہان مرزا سلطان حسین ملازمت مین حاضر ہوا نوازش اور لطف بیکران
اوسپر فرمائی — جب مرزا شاہرخ بہادر نے دریا جیحون سے عبور کیا اوسوقت امیر شاہ
ملک نے بخارا سے آکر اخبار سلامتی شاہزادون کا عرض کیا اسی اثنا رمین ایک ایلچی
مرزا خلیل سلطان کے پاس سے آیا اور عرض کی کہ مجکو اطاعت اور انقیاد اپکا بدل منظور ہی
رسو اسطی خاقان سعید نے مراجعت کی امیر شاہ ملک کو واسطی لانے اولاد امجاد کی درمیان
بخارا کی بہیجا جب اوسی جا مین امرا بخارا نی شنا کہ مرزا خلیل سلطان بہی لشکر لیکر باہر
سمرقند کی آپڑا ہے بسبب بیم کی بخارا چہوڑ کر مرزا الغ بیگ — اور مرزا ابراہیم
سلطان سے جا ملے وہ لوگ بہی آب امویہ سے عبور کرکے اردو اعلی مین ملحق ہو گئی — بعد
ازان امیر شیخ نورالدین بموجب فرمانی خاقان گیتی ستان مرزا شاہرخ بہادر کی پاس مرزا
خلیل سلطان کے گیا کچہہ خزانی حضرت صاحب قران کے آگے امیرزادہ پیر محمد ولیعہد
کے بہیجی اور اوسی کہا کہ سلطنت ماوراالنہر پر قناعت کرے اسطور پر مرزا شاہرخ بہادر
صلح کرکی عازم دارالسلطنت ہرات کی ہوئے اسی اثنا رمین امیر سلیمان شاہ جو کہ بموجب
فرمان صاحب قران کے مملکت رستمدار اور فیروزکوہ مین حکومت کرتا تہا بسبب جہالت
سپاہ مرزا میران شاہ کی بہاگ کر اردو اعلی مین جا ملا مرزا شاہرخ بہادر نی چہبویں ۲۶
تاریخ ذی قعدہ کو ہرات مین نزول اجلال فرمایا

بیان حال سلطان حسین پوتی صاحب قران کا
اور بیان مخالفت امیر رکن الدین کا

جب مرزا سلطان حسین نہایت بیوقوفی اور جنون کی باعث اردوی ہمایون سے بہاگ کر

بیان لڑائی پیر محمد اور مرزا خلیل کا

165 بہاگ کر آب اموبہ سی عبور کرکی سلک مخصوصان مرزا خلیل سلطان مین منتظم ہوا بموجب فرمانی
مرزا خلیل سلطان کی معہ بعضی امرا کی کنارہ جیحون پر پہنچا تاکہ جانب مرزا محمد جہانگیر کے
سی جو کہ اون ایام مین کابل سی درمیان بلخ سکے آگیا تہا خبردار رہی وہان جاکر اوسکو
یہہ خیال آیا کہ مین خود مستقل بادشاہ ہوکر سلطنت کرون یہہ سوچکر امیر تیمور خواجہ بن آقبوغا
— اور امیر خواجہ یوسف کو شہید کرکی باقی امرا سی عہد و پیمان کرکے دار الملک سمرقند
کو مراجعت کی — ادہر سی امیرزادہ خلیل سلطان نے سپاہ کثیر ہمراہ لیکر بقابلہ دشمن
کا کیا آٹہوین محرم ۸۰۸ سنہ آٹہ سو آٹہ ہجری مین نواح کش پر مقابلہ جانبین کا ہوا —
بسبب غدر اور سفاکی کے بعض امرا اور لشکری مرزا سلطان حسین کی بہاگ کر اندخود اور
شبرغان کی جانب بہاگ کر امیر سلطان شاہ سی جا ملے اور جانبین مین محبت و اتحاد ہو گیا
ناگاہ مرزا پیر محمد جہانگیر نے دونون پر تاخت کی دونو بہاگ کر ہرات مین آئی حضرت
خاقان سعید یعنی مرزا شاہرخ بہادر نے امیر سلیمان شاہ کو بسبب بعضی مصالح ملک درمیان
طوس کی بہیجا اور مرزا سلطان حسین کو یاساکو روانہ کیا جب یہہ خبر سلیمان شاہ نے سنی آغاز
مخالفت کر کی حصار کلان مین متحصن ہوا اور حضرت خاقان یعنے مرزا شاہرخ نی اوسکی جانب
نہضت فرمائے ابہی لشکر پہنچی نہ پایا تہا کہ امیر سلیمان شاہ طرف سمرقند کی بہاگ گیا اور
بادشاہ ظفر پناہ نے صحیح و سالم مراجعت فرمائی ہرات مین آکر مرزا الغ بیگ اور امیر شاہ
ملک کو واسطی ضبط اندخود اور شبرغان کے روانہ کیا اور فصل بہار مین بنفس نفیس جانب
بادغیس کی لشکر کشی کی

بیان لڑائی مرزا پیر محمد بن جہانگیر اور مرزا خلیل سلطان کا اور کچہہ حال وقایع خراسان کا

واضح ہو کہ جن ایام مین مرزا الغ بیگ اور امیر شاہ ملک حدود اندخود و شبرغان مین تہے

بیان لڑائی پیر محمد اور مرزا خلیل کا

۱۶۶ مرزا پیر محمد نی ایک ایلچی بہیجکر امیر شاہ ملک کو بلایا اوسنی بلخ مین جاکر مخالفت مرزا خلیل سلطان
کی اختیار کی اور مرزا الغ بیگ بہی اوس سی مل گیا دونون نی متفق ہوکر آب امویہ سی عبور کیا
دوسری طرف سی مرزا خلیل سلطان بہی دشمنون کے استقبال کو آیا نسف کے پاس فریقین
کی ملاقات ہوئی شکست مرزا پیر محمد کو ہوئی شاہزادہ قبۃ الاسلام بلخ کو چلا گیا اور
مرزا الغ بیگ اور امیر شاہ ملک بہی آب اموی سی عبور کرگئی جب یہہ خبر بادشاہ مرزا شاہرخ
بہادر کو پہنچی متوجہ ماورالنہر کا ہوا اثناء راہ مین مرزا الغ بیگ اور امیر شاہ ملک اردوی
ہمایون سی ملحق ہوگئی اور انہون نے کیفیت اس لڑائی کی سب مشرح بیان کی اسی اثنا مین
ایک ایلچی مرزا خلیل سلطان کی پاس سی آیا اوسنی بیان کیا کہ بادشاہزادے نی یہہ عرض
کی ہی کہ بسبب اسکی کہ مرزا پیر محمد آب اموی سی عبور کرکی ماوراالنہر مین چلا آیا تہا اور میری
ملک مین دہ تعرض کرتا تہا اسلئی مین اوسکے دفع کرنے کی واسطی مقابل ہوا تہا ورنہ مین اوسی
عہد و پیمان پر ثابت ہون جو اسی کیا تہا شہریار عالیمقدار نی سخنان شفقت آمیز کہہ کر موضع
ایلہ ار سی دارالسلطنت ہراۃ کو مراجعت کی اسی اثنا مین بعضی ارکان دولت شاہرخ بہادر کے
بلخ کو چلی گئے اور امیر سید خواجہ بن شاہ علی بہادر جو کہ منصب امیر الامرائی کا رکہتا تہا خیال
استقلال کا دہین لاکر ایک جماعت کو اپنی سی متفق کرکے بوقت نماز مغرب غرہ ذی الحجہ کو
نواح ہرات سی عازم جام کا ہوا اوسی شب کو رایات عالیات نی بہی اوسکا تعاقب
تمام شب کیا علی الصباح اونکو جالیا مخالفون نے گہوڑون پر سی اوترکر زمین عجز پر سجدہ
کیا اور زبان تضرع اور عاجزی کی کہولی حضرت خاقان سعید نی اونکے جرم معاف فرماکے
اور مراجعت جانب ہرات کی اور سید خواجہ معہ اپنی اتباع کی ملازمت شاہ مین سپہ سالار
تک گیا جب شہریار عالیمقدار شہر مین آیا سید خواجہ نے دوسری دفعہ پہر نقارہ
مخالفت کا بجایا اور جانب طوس کی جاکر پہر وہاں سی قلعہ کلات کی جانب گیا حضرت
خاقان سعید نے بہی تئیسوین ۲۳ تاریخ ماہ ذی الحجہ کو تعاقب خواجہ مذکور کا فرمایا جب مشہد

بیان حالات مرزا میران شاہ کا

مشہد مقدس پر خیام بادشاہی پڑے سید خواجہ نے قلعہ کلات سے جانب سبزآباد کی کوچ کیا ۱۱۷
سے مرزا شاہرخ بہادر نے بہی اوسی جانب حرکت فرمائی جب بلغر معاج پر پہنچا امیر شاہ
ملک بلخ سے حاضر ہوا منظور نظر التفات کا ہوا اور حضرت خاقان نے وہان سے آگی جاکر
سمنان مین چند روز منزل کی اوس مقام مین مرزا عمر بن مرزا میران شاہ درگاہ عالم پناہ
مین حاضر ہوا بادشاہ نے اوسکے حال پر التفات اور عنایت بہت کی

بیان حالات مرزا میران شاہ اور اوسکی اولاد کا

جو بعد وفات امیر تیمور صاحب قران کی گذرا

واضح ہو کہ جب خبر حادثہ وفات حضرت صاحبقران کی ولایت آذربیجان مین مرزا عمر نے
سنی سکہ اور خطبہ اپنی نام کا جاری کروادیا اور اپنی بہائی اور باپ سے جو درمیان بغداد
کے تہی کچہہ حساب نہ کہا — اسی اثنا مین امیر جہان شاہ جاکہ نے بسبب اغوا مفسدون
کے خیال استقلال کا دمین لاکر بائیسوین[22] تاریخ ماہ رمضان کو ایک جماعت نوابون اور مخصوصون
مرزا عمر کو قتل کر کے سراپردہ شاہزادہ پر چڑہائی کی مرزا عمر نے بہی پاؤن ثبات کا استوار
اور محکم فرمایا مقابلہ کیا آخرکو وہ بہاگا اور مرزا عمر نے ایک جماعت بہادرون کے
ساتہہ لیکر اوسکا تعاقب کیا ظہر کے وقت دوسری روز اوسکو پکڑا حکم دیا کہ قتل کرو
اسی اثنا مین مرزا ابو بکر نے بہی اوسی قصد چڑہائی کا کیا اور ایک ایلچی درسلی طلب جانب
کے مرزا عمر کے پاس روانہ کیا اوسنے آکر یہہ بیان کیا کہ اسطرح پر ارادہ بادشاہزادی کا
ہی مرزا عمر نے اوسکی بہت عزت کی اور کہا کہ یہہ کہنا کہ بہائی جان جلد تشریف یہان لائے
تاکہ ہم تم دونو متفق ہوکر انتظام مملکت کا کرین مرزا ابو بکر یہہ بات سنکر دو سو[200] سوار لیکر
مرزا عمر کی خدمت مین حاضر ہوا اوسی روز وہ تو گرفتار ہوا اسکو ایک قلعہ مین قید کیا گیا
اور جب مرزا میران شاہ نے اپنی ولد اعز کی مقید ہونی کی خبر پائی جانب مازندران کی

بیان تسخیر در المرز استرآباد کا

۱۶۸ کوچ فرمایا — بعد ازان درمیان مرزا عمر اور امیر شیخ ابراہیم شیروانی کی مخالفت ہوگئے وہ دونوں لب آب پر مقابل ہوئے — اور مرزا ابوبکر نے چند روز قلعہ بند کو مین قید رہکر وہان محافظون اور کوتوال قلعہ سی گٹھہ کر خلاصی پائی باپ کی پیچھی وہ بہی بہاگ گیا دونون نی کالپوش مین پہنچکر متفق ہو گئے قلعہ سلطانیہ مین اپنا قبضہ کرلیا اور تمام عیال اور اموال مرزا عمر پر متصرف ہوگئی جب یہہ خبر مرزا عمر کی لشکر مین پہنچی اکثر امرا اور لشکری جانب سلطانیہ کی چلے آئے — اور مرزا عمر نے امیر شیخ ابراہیم سی کچہہ صلح کرکی مراجعت کی — اور یہان مرزا ابوبکر نی مرزا میرانشاہ کو تخت سلطنت پر بیٹھلا دیا تہا آخر یہہ ہوا کہ خطبہ اپنی نام کا پڑہوا کر جانب تبریز کی گیا — اور مرزا عمر نے شہر کو چہوڑکر اولا مرزا عمر شیخ بہادر کے خدمت مین التجا لیگیا بعد ازان درمیان بہائیون کی بہت لڑائیان ہوئین آخر الامر جانب خراسان کے آیا اور پہر درمیان خدمت مرزا شاہرخ بہادر کی پہنچ کے مورد لطف اور عنایت کا ہوا

بیان تسخیر در المرز استرآباد اور بعضی وہ حالات جو اوسکی پیچھی گذری

حضرت خاقان سعید نے بعد پہنچی مرزا عمر کی جانب استرآباد کی کوچ فرمایا جب موضع سیاہ بلار پر نزول فرمایا بادشاہ استرآباد کا جو بسبب التفات حضرت صاحب قران کے مدت سے حکومت مازندران کی کرتا تہا اور کوئی اوسکا خصم کبھی ہوا تہا باتفاق امیر خواجہ کے لشکر فراوان لیکر مقابلہ پر آیا جانبین مین لڑائی سخت ہوئی فتح حضرت خاقان سعید کو ہوئی — اوسوقت وہ بادشاہ طرف خوارزم کی بہاگ گیا اور سید خواجہ جانب مملکت فارس کی چلاگیا تمام ولایت مازندران تحت تصرف بندگان مرزا شاہرخ بہادر کی آگئی اور سکہ اور خطبہ شاہرخی جاری ہوگیا اوسوقت حکومت مازندران کی امیرزادہ عمر کو بادشاہ جہان نے مرحمت کی اور آپ مراجعت فرماکر چوتہی تاریخ جمادالاول سنہ ۸۰۹ ہجری مین نزول اجلال درمیان

بیان تسخیر دار المرز استرآباد کا

169 درمیان بلدہ ہرات کی فرمایا اور اسی سال کی ماہ رمضان میں مرزا پیر محمد جہانگیر تیغ ظلم پیر علی سی مارا گیا مرزا سید احمد میرک نی جو شبرغان میں اقامت رکھتا تھا درگاہ عالم پناہ میں حاضر ہو سکے شرح اس حادثہ کی بیان کی حضرت خاقان سعید نی بعد اظہار تحسر اور تاسف کی امیر مضراب اور امیر حسن صوفی ترخان سے اور امیر نوشیروان کو ہمراہ سید احمد میرک کی جانب بلخ کی روان کیا اور چاہتا تھا کہ خود بھی پیچھے سی کوچ فرماوے لیکن وقتہً یہہ خبر سننی میں آئی کہ مرزا اعمر نی بخیال استقلال آب گرگان سی عبور کرکی خراسان میں فتنہ و فساد برپا کر رکھا ہے اسلئے خاقان عالی مقام نی اٹھارویں ماہ شوال کو کوچ فرماکر متوجہ جام کا ہوا روز دوشنبہ نویں ذیقعدہ کو نواحی بردویہ پر ملاقات لشکرین کی ہوئی لڑائی نیزہ اور تیر کی ہوئی سپاہ مرزا اعمر کی متفرق ہوکر پریشان ہوگئی اور شہزادہ مذکور بسبب بزدلہ ہونے کی بھاگ گیا اور حضرت خاقان سعید نی دار السلطنت ہرات کو مراجعت کی انہیں ایام میں امیر مضراب کے نوکرون نی مرزا اعمر کو نواحی آب مرغاب پر پکڑکر پیرون میں بیڑیان اور سر پر ایک زخم آیا ہوا تھا اس شکل سی لاکر مرزا شاہرخ بہادر کی سامنی حاضر کیا خاقان سعید نی نظر عنایت کی اوسکے حال پر مبذول فرماکر ایک جراح کو واسطی علاج زخم سر کی مامور فرمایا جب مقام رباط پر مرزا اعمر پہنچا فوت ہوگیا بیسویں ماہ مذکور کو امام فخر الدین رازی کے قبر کی برابر اوسکو دفن کیا اور خاقان مؤید و منصور ہوکر اوائل ماہ ذوالحجہ میں اپنی دار السلطنت میں آیا درمیان نصف ماہ مذکور کے بادغیس پر چڑہائی کے اور وہان سی انیسویں ماہ محرم سنہ ۸۱۰ آٹھ سو دس ہجری کو واسطی انتقام کے پیر علی پر چڑہائی کے جانب قبۃ الاسلام بلخ کی گیا جب مقام خواجہ دوکہ پر پہنچا وہان سننی میں آیا کہ پیر علی بھاگ گیا وہان سی مراجعت فرماکر قلعہ ہندوان کی پھر تعمیر فرمائی اور وہ مملکت مرزا قیدو ولد مرزا پیر محمد کر دی امیر مضراب اور توکل برلاس کو واسطی استیصال پیر علی کے روانہ کرکی بنفس نفیس جانب دار السلطنت ہرات کی آیا گیارہویں ربیع الآخر کو خطہ ہرات میں تشریف لاکر رہا

بیان مجمل سلطان احمد جلایر اور قرا یوسف کا

۱۷ زینت فرمائی وہ امرا جو مہم پیر علی پر نامزد ہوئے تہی اوسکو بہگا کر اور شکست دیکر صحیح و سلامت
آئی اور پیر علی نے تازہ پہر لشکر جمع کرکی متوجہ بلخ کا ہوا۔ اور لشکر کے صدموں سے
مرزا قیدو کو بہگا دیا مگر اوسکے نوکرون نی سر اوسکا کاٹ کر جہان پناہ کی خدمت مین بہیجدیا
۔ اسی سال مین حضرت خاقان سعید نے سنا کہ پیر بادشاہ نے خوارزم مین بہت سپاہ
جمع کرکی ارادہ مازندران کا کیا ہی اسلئے پہر خاقان سعید نی دار السلطنت ہرات سے حرکت
کرکی استرآباد مین پہنچ کر پہر نئے سر سے مازندران کو اپنی تحت مین لاکر مرزا الغ بیگ گورکان
کو کہ حاکم بعضی ولایت خراسان کا تہا در سے وہان کا کیا اور آپ جانب ہرات کی مراجعت کرآیا

مجمل احوال سلطان احمد جلایر اور قرا یوسف ترکمان کا
اور مارا جانا مرزا امیران شاہ اور مرزا ابوبکر کا

ان ایام مین کہ صاحب قران گیتی ستان نی قصد روم کا کیا تہا سلطان احمد جلایر اور قرا یوسف
ترکمان جو بہی سایہ دولت قیصر روم سے آسودہ تہے بہت خوف اور ہراس کرکی جانب
مصر کی چلے گئے تہے بعد جانے ان دونون کے ولایت مین ملک فرخ نی ایک قاصد
حضرت صاحبقران کے پاس بہیجکر اطلاع اونکی آنے کی کردی صاحب قران نے اوسکے
جواب مین یہہ لکہا کہ اگر بادشاہ کو ہماری محبت مین رسوخ ہے تو چاہئے کہ سلطان احمد کو
قید کرکے ہماری پاس روانہ کردی اور قرا یوسف کو قتل کری جب یہہ نامہ ملک فرخ کی
پاس پہنچا اوسنے دونون کو قید کرلیا اور ان دونون نے حالت قید مین یہہ عہد آپسمین
کر لیا تہا کہ اگر ہم صحیح و سلامت اس مہلکہ سے نجات پاوینگی تو ہمیشہ موافقت اور محبت
مین رہینگے کبہی آپسمین مخالفت نکرینگے اسی اثنا مین جب صاحب قران کی فوت
ہونی کے خبر مصر مین پہنچی ملک فرخ نی سلطان احمد اور قرا یوسف کو منظور نظر التفات اور
محبت کا کیا اور تہوڑی ہی عرصہ مین قرا یوسف نی شوکت اور حشمت پیدا کرکی بے رخصت بادشاہ

بیان مجمل سلطان احمد جلایر اور قرا یوسف کا

بادشاہ کی جانب عراق عرب کی کوچ کیا اور جاتی ہی دیار بکر پر استیلا پایا بسبب اس حرکت کی
ملک فرخ نی سلطان احمد سی بہی محبت کم کردی اور بدگمان اوسکی جانب سی بہی ہوگیا سلطان
احمد نی فقیرون کا لباس بدلکر بہت محنت اور مشقت سی اپنی تئین حلہ مین پہنچایا وہان آکر چند
اوباشون سی ملکر ایسی خبرین واہیات درمیان بغداد کی اوڑائین کہ دولت خواجہ اباق
جو ان ایام مین جانب مرزا عمر کی سی حاکم دارالسلطنت بغداد کا تہا متوہم ہوکر شہر چہوڑکر بہاگ
گیا بعد ایک ہفتہ کی سلطان احمد نی بغداد مین آکر جہنڈا اپنی سلطنت کا بلند کیا — اور آخر
سنہ ۸۰۸ اٹہہ سو آٹہہ ہجری مین کہ مرزا ابوبکر اصفہان کی محاصرہ مین مشغول تہا — اور امیر شیخ ابراہیم
شیروان سی جانب تبریز کی چلا گیا تہا سلطان احمد نے ارادہ تسخیر آذربیجان کا کیا — اور
امیر شیخ ابراہیم نے سلطان احمد کی خبر آنی کی سنکر شیروان سی جانب تبریز کی کوچ کیا
— اور آخر محرم سنہ ۸۰۹ آٹہہ سو نو ہجری مین سلطان احمد نی دولت خانہ تبریز مین آکر شراب
خواری اور صحبت امردان سیم تن مین مشغول ہوا جب مرزا ابوبکر نی مہم اصفہان سی فراغت پائی
جانب تبریز کی آیا سلطان احمد بسبب خوف اور وہم وہراس کے جانب بغداد کی چلا گیا اور
مرزا ابوبکر آٹہوین ربیع الاول سال مذکور کو دارالملک تبریز مین داخل ہوا اور رعایا تبریز
سی وعدہ کیا کہ مین ظلم اور اعتساف بالکل دور کردون گا اور انصاف اور عدل کرون گا
— بعد ازان قرا یوسف ترکمان نے قصد مملکت آذربیجان کا کیا درمیان اوسکے اور مرزا
ابوبکر کی لڑائیان ہوئین آخر حملہ ماہ ذیقعدہ سنہ ۸۱۰ اٹہہ سو دس ہجری مین عزالدین امیر شاہ
ہلاک ہوا اور میرزا ابوبکر بہاگ کر متوجہ جانب دارالامان کرمان کے ہوا سلطان اویس ابن
ایدکو برلاس کہ حاکم اوس مملکت کا تہا جب اوسنی شاہزادی کے آنی کی خبر سنی بطور استقبال
گیا اور مرزا ابوبکر نے کرمان مین آکر خیال استیصال سلطان اویس کا دل مین ٹہرایا اسلئے وہی
بادشاہزادہ کے بگڑنی پر مستعد ہوا آخر یہہ ہوا کہ نقارہ جنگ کا بجاکر مرزا ابوبکر کے محل کا
احاطہ کیا پہر صلح اسطرح پر ہوئی کہ کرمانی لوگ ابوبکر کی بگڑنی کا قصد نکرین اور شہر سی نکلکر

بیان تھوڑا سا مرزا پیر محمد اور میرزا رستم اور میرزا اسکندر کا

۱۷۲ اکسی اور ولایت مین چلا جاویگا بعد ازان ابوبکر کرمان سی نکلکر سیستان مین آیا درمیان اوسکی
اور حاکم سیستان قطب الدین کی محبت اور اتحاد ہو گیا یہی باعث لشکرکشی خاقان سعید کا جانب
ولایت اور سیستان کی ہوا چنانچہ خاقان مذکور نی اکثر وہ ولایت مسخر کی اور مرزا ابوبکر نے
دوسری دفعہ پھر بھاگ کر کرمان مین جاکر سلطان اویس سی چند لڑائین کین ایک معرکہ مین
شہید ہوا ـــ اور قرا یوسف ترکمان بعد بھاگنے مرزا ابوبکر کی اور مارے جانی مرزا میرانشاہ
گورکان سے تمام ولایت آذربیجان کا حاکم ہو گیا اور اپنی بیٹی پیر نداف کو جسکو سلطان احمد
جلایر نے اپنا بیٹا کر لیا تھا تخت سلطنت پر بٹھلا کر خطبہ اور سکہ اوسکے نام کا جاری کروا دیا

بیان تھوڑا سا میرزا پیر محمد اور میرزا رستم اور میرزا اسکندر کا اور مخالفت واقع ہونے درمیان بھائیون کی گردش فلک سی

واضح ہو کہ جن ایام مین صاحب قران گیتی ستان نے وفات پائی مرزا پیر محمد دارالملک شیراز پر
مستولی تھا ـــ اور مرزا رستم صفہان مین ـــ اور مرزا اسکندر ہمدان مین جب یہہ خبر وحشت
اثر یعنی وفات صاحب قران سے خبر مرزا پیر محمد کو پہنچی بعد لینے مشورہ کے بسبب اسکے کہ اوسکی
والدہ ملکہ آغا سلک خواتین حضرت خاقان سعید مرزا شاہرخ بہادر سے مین منسلک تھی
خطبہ اور سکہ بنام مرزا شاہرخ بہادر سے موشح اور مزین کرکی واسطی اطلاع اس نیک
امر کی ایک ایلچی خراسان مین بھیجا اور یہہ شعر اوسنی اپنی عرضداشت مین لکھی ـــ ہم بندگانیم
شاہرخ پرست ٭ من و رستم و سکندر و ہر کہ ہست ٭ حضرت خاقان سعید نی اوس ایلچی پر
بہت نوازش اور عنایت فرماکر رخصت کیا اور فوراً مرزا عمر نی امیر جہانشاہ کو قتل کیا اور مرزا
ابوبکر کو قید کیا مرزا اسکندر اوسی متوہم ہو کر ہمدان سی جانب شیراز کی گیا اور مرزا پیر محمد نے
عنایت فرماکر حکومت یزد کی اوسکو سپرد کی مدت تک درمیان بھائیون کی طریق یکجہتی
اور اتحاد کا سلوک رہا یہان تک کہ درمیان سنہ ۸۰۹ آٹھسو نو ہجری کے بسبب فساد مفسدون

بیان تھوڑا سا مرزا پیر محمد اور میرزا رستم اور مرزا اسکندر کا

مفسدون کی اتفاق مخالفت کا ہوا مرزا پیر محمد نی مرزا اسکندر کو مقید کر کی جانب خراسان کی ۱۶۳
بھیجا وہ درمیان سی چھٹکر صفہان مین پہنچا میرزا رستم نی اسکندر کی آنی کو فوز عظیم تصور کر کے
ایک دوسری کی موافقت کر کی قصد شیراز کا کیا مرزا پیر محمد نی اونکا سامنا تو کیا مگر شکست کہا کر
مراجعت کی اون دونون بہائیون نی تعاقب اوسکا کر کی چالیس روز شیراز کا محاصرہ کیا جب
دیکہا کہ فتح میسر نہین ہوتی چند دہات فارس کی لوٹ کر صفہان مین آ گئے — اور درمیان ۸۱۰
آٹھ سو دس ہجری کی مرزا پیر محمد نی لشکر کثیر جمع کر کی اصفہان پر چڑہائی کی اور دونون میرزا رستم
نے کنارہ ان کو لشکرگاہ کے بعد پہنچی مرزا پیر محمد کی جنگ عظیم ہوئی شکست لشکر صفہان کو
ہوئی مرزا رستم اور مرزا اسکندر جانب خراسان کی بہاگ گئی اور مرزا پیر محمد نی صفہان سپرد شیخ
مرزا عمر شیخ کو دیکر آپ منصور اور مظفر ہو کر جانب دار الملک شیراز کی مراجعت فرمائی — اور
مرزا رستم نی خراسان مین پہنچکر بسبب عنایت خاقان سعید کے پرتو ملاطفت اور مہربانی کا پایا
— اور مرزا اسکندر نے حدود بلخ اور شبرغان مین پہنچکر مرزا قیدو اور سپاہ کو اوسکی استقبال
کے واسطے روانہ کیا شاہزادہ بہاگ کر جانب ولایت اندخود کی گیا وہان کی حاکم سید خواجہ خان نے
اوسکو مقام مناسب مین اوتار کر کیفیت حال کی اطلاع خاقان سعید کو کی خاقان سعید نی نوازش
لطف اور احسان سی سفارش مرزا اسکندر کی مرزا پیر محمد سی کی اور ایک نامہ سید خواجہ خان کے
نام بہی اس مضمون کا بہیجا کہ مرزا اسکندر کا فرستادہ ہو وے جہان چاہی جانی دو مرزا اسکندر
بامید شفقت برادر کی عازم فارس کا ہوا اور بوقت مغرب چہبیسوین رمضان ۸۱۱ آٹھ سو گیارہ
ہجری کو پیادہ شیراز مین آیا مرزا پیر محمد نی بہائی کی آنی کی خبر پاکر فورا اوسکو بلایا اور
طرح طرح کی عنایت اور التفات اوسکے حال پر کی اور درمیان ۸۱۲ آٹھ سو بارہ ہجری کی
مرزا پیر محمد نے مرزا اسکندر کو اپنی ساتھ لیکر جانب کرمان کی کوچ کیا جب مقام دوشاخہ پر
پہنچی سید حسین شربت دار نی جسکو شاہزادی نے مرتبہ نہایت سی درجہ امارت کو پہنچایا
تہا نہایت شقاوت اور بدبختی سی پیش آکر طالع اقبال شاہزادہ عالیمقدار کی ستارہ جہانداری کو

۱۷ مرزا پیر محمد کی ویزی مین جاکر شربت شہادت کا اوسکو پلایا — مرزا اسکندر یہہ خبر سنتی ہی
جورًا بہاگ کر جانب شیراز کی چلا گیا امرا اور اعیان سلطنت نے اتفاق کرکی شہر کا بندوبست
کر دیا اور برج اور بارہ کا استحکام خوب طرح پر کیا حسین شربت دار نی جب مرزا اسکندر کے
بہاگ جانی کی خبر سنی تجمل حشمت تمام شیراز کی باہر آکر ڈیرا کیا اور دوسری روز صبح سی
ظہر کی نماز تک لڑائی رہی اسی اثنا مین میر صدیق جو کہ ملازم مرزا پیر محمد کا تہا حسین شربت دار
گرفتار ہوا میر صدیق نی اوسکو پکڑ کر شہر مین لاکر شیخ سعدی شیرازی کی روضہ مین بٹہلا رکہا
اور داڑہی اوسکی ترشوا ڈالی اور ایک گدہی پر اوسکو سوار کرکی تمام شہر مین پہرایا بعد ازان
اوسکو مرزا اسکندر کی خدمت مین لیگئی تہا ہزادی نے اوس سی پوچہا کہ میرے بہائی کو تو نے
کیون قتل کیا — اوسنی کہا کہ اوسکی نسبت جو مینی عذر سوچا ہے اوسکا جواب تجہسی نہی ہوگا مرزا
اسکندر یہہ جواب سنکر خفا ہوا اپنی ہاتہہ سی پہلی آنکہہ اوسکی کٹاری سی نکالڈالی اور فرمایا
کہ اس بدذات کو قتل کرو چنانچہ مارا گیا — اسی اثنا مین سلطان معتصم بن زین العابدین بن
شاہ شجاع نی درمیان اصفہان کی خروج کیا مرزا اسکندر نے اوسکی دفع کی تدبیر کی بعد
تلاقی فریقین کے سلطان معتصم منہزم ہوا بہادرون نے تعاقب کرکی پانی کی کنارہ پر اوسکو
مار ڈالا — اور مرزا اسکندر نی مظفر اور منصور ہوکر جانب شیراز کی مراجعت کی بعد ازان مرزا
رستم بسبب رخصت خاقان سعید کی جانب اصفہان کی گیا چند نوبت درمیان بہائیون کے
لڑائی ہوئی آخر الامر دوسری دفعہ پہر مرزا رستم جانب خراسان کی گیا درمیان ۸۱۵ آٹہہ سو
۸۱۷ پندرہ ہجری کی پاسے بوس حضرت خاقان سعید کا ہوا — اور مرزا اسکندر نے عراق اور فارس
مین استقلال تمام پاکر اصفہان کو تخت گاہ اور دار السلطنت بنایا

بیان متوجہ ہونی سلطان احمد جلایر کا جانب آذربیجان کے اور مارا جانا اوسکا امیر قرا یوسف ترکمان کی ہاتہہ سی

بیان متوجہ ہونی مرزا شاہرخ بہادر کا جانب بلدہ سمرقند کی

واضح ہو کہ درمیان سنہ ۸۱۲ اٹہہ سو بارہ ہجری کی کہ تمام ملک آذربیجان کا تحت تصرف قرا یوسف ۱۷۵
کے تہا بسبب اسکی کہ قرا عثمان نی درمیان ولایت آذربیجان کی کچہہ تعرض کیا تہا اور بسبب اسکے
کہ ظہر تن نی بہی اوسکے آنی کی استدعا کی تہی اسلئی وہ اوس جانب گیا سلطان احمد نی اوسکی غیبوبت
کو غنیمت جانکر لشکر جمع کرکے درمیان محرم سنہ ۸۱۳ اٹہہ سو تیرہ ہجری کے آذربیجان پر چڑہائی کی
درمیان غرہ ربیع الاول کی تجمل و حشمت بسیار جانب تبریز کی پہنچا ــ امیر قرا یوسف نی جب
یہہ خبر ناخوش سنی فوراً مراجعت کی اور سلطان احمد نی بہی جہنڈا مخالفت کا بلند کیا روز جمعہ اٹہائیسویں
ربیع الاخر کو اوپر دو فرسخ کی تبریز سی لڑائی ہوئی قرا یوسف غالب آیا شکست لشکر بغداد کو
ہوئی اور سلطان احمد ایک باغ میں جا چہپا کسی رزالی نی قرا یوسف کو اوسکے چہپنی کی خبر کر دے
ایک جماعت اوس جانب گئی اوسکو پکڑ کر ترکمان کی سامنی لا حاضر کیا قرا یوسف نی بعد کلمات
ناسزا کہنی کی نشان حکومت آذربیجان کا بنام والدہ اپنی کی یعنی بنام مرید اق خان کی اور فرمان
سرداری بغداد کا بنام دوسری بیٹی مسمی سلطان محمد کی سلطان سی طلب کی اور وہ
چاہتا تہا کہ اوسکو قتل نکرے لیکن امرا عراق عرب نی درباب قتل کرنے سلطان احمد کی
بہت مبالغہ کیا اسلئی قرا یوسف نی سلطان مذکور کو معہ اوسکی اولاد کی قتل کیا اب دولت خاندان
امیر شیخ حسن ایلخانی کی تمام ہوئے

بیان متوجہ ہونی خاقان سعید یعنی مرزا شاہرخ بہادر کا جانب بلدہ سمرقند کی اور سپرد کرنا بعضے ممالک کا شاہزادون کو

واضح ہو کہ حضرت خاقان سعید نی پانچویں تاریخ ماہ ذیقعدہ سنہ ۸۱۱ اٹہہ سو گیارہ ہجری کو بارادہ
قصد یا وغیرہ کے لشکر جمع ہونی کا حکم دیا اوس مقام پر جب یہہ خبر متواتر پہنچی کہ درمیان مرزا
خلیل سلطان اور خداداد کی مخالفت واقع ہوگئی اور خداداد نے فتح و نصرت پائی اور
شاہزادہ کو اپنا مامور و محکوم کر لیا ہے اسلئی خاقان سعید مؤید و منصور اکیسوین ماہ مذکور کو

بیان متوجہ ہونے مرزا شاہرخ بہادر کا جانب بلدہ سمرقند کی

۱۷۶ جانب ماوراء النہر کے نہضت فرما ہوئے جب دریائے جیحون سے عبور کیا اوسوقت خبر آئی کہ خداداد نے
مرزا خلیل کو مقید کیا اور آپ بھاگ گیا القصہ خاقان سعید بیسوین ذی الحجہ کو دار السلطنت سمرقند مین
تشریف لائے اور ماہ محرم سنہ ۸۱۲ آٹھ سو بارہ ہجری مین علم ظفر پیکر تعاقب مین خداداد کی جانب
مغولستان کی روانہ ہوئے اور امیر شاہ ملک مع بعض امرا اور فوج کثیر کے متحرک ہوا اسی
اثنا مین ایسی صورت دیکھنے مین آئی کہ کسیکی آئینہ خیال مین متصور نہوئی تھی بیان اسکا یہ ہے
کہ جن ایام مین کہ خداداد حسینی نے بادشاہ مغولستان سے مدد طلب کی اوسنے اپنے بھائی شمع جہان کو
اس مہم کے واسطے متعین کیا جب خداداد اوس سے ملا اوسنے اپنی خواص اور مقربین سے کہا کہ خداداد
حسینی مرد ناسپاس اور بیمروت لئیم ذات ہے کیونکہ اوسنے ذرہ حقوق تربیت صاحب قران کو
طاق نسیان پر رکھکے اوسکے اولاد امجاد کی نسبت راہ مخالفت اور عصیان کی چلا ایسے شخص
کی موافقت کرنی اور مدد دینی بیوقوفی ہے یہ سوچکر سر اوسکا تن سے جدا کرکے امیر شاہ ملک کی
پاس بھیجا امیر شاہ ملک نے بدون لڑائی اور محاربہ کی بے جوکھون دشمن کا سر لیکر مراجعت کی بعد ازان
حضرت خاقان ممالکستان نے حکومت خطا اور جند کی مرزا میرک احمد بن عمر شیخ کو تفویض کے
اسی اثنا مین امیر شیخ نور الدین رخصت طلب کرکے جانب اترار کی گیا اور اردوی معلی مین یہہ خبر پہنچی
کہ مرزا خلیل سلطان کی بعد مقید ہونے امیر خداداد کی محافظین سے متفق ہوکر اوس قلعہ مین متحصن ہوگیا
ہی حضرت خاقان سعید نے امیر شاہ ملک کو اوس جانب روانہ کیا اوسنے جاکر اوس قلعہ کا محاصرہ کیا
جب کئی روز گذر چکے اوسوقت مرزا خلیل سلطان نے پیغام بھیجا کہ مجکو راہ دو تاکہ مین قلعہ کے باہر
آؤن اور بملازمت حضرت شاہرخ بہادر کی مین حاضر ہون امیر شاہ ملک نے منظور کیا اور یہان سے
نکلکر امیر شیخ نور الدین کے پاس گیا اوسوقت حضرت خاقان سعید نے آپ اوسطرف کوچ
کیا اثنائے راہ مین جانبین سے قاصد آنے لگے میرزا خلیل سلطان نے بعد لینے عہد و پیمان کی ملازمت
عم بزرگوار مین حاضر ہوا طرح طرحکی مراحم خسروانہ سے معزز و ممتاز ہوا اور حضرت خاقان
سعید نے جانب خراسان کی مراجعت کی ولایت ترکستان اور ماوراء النہر کے مرزا الغ بیگ کو دے

بیان مخالفت کرنی مرزا اسکندر کا نسبت حضرت خاقان سعید کی

کو دی اور مملکت حصار شادمان کی مرزا محمد جہانگیر بن مرزا محمد سلطان کو دیدی — جب سواری ہمایون آب جیحون سی عبور کر چکی اوسوقت حکومت قندہار اور کابل اور غزنین کی مرزا قیدو بن مرزا پیر محمد ولی عہد کو عنایت ہوئی — اور ابو الفتح مرزا ابراہیم سلطان کو والی ملک بلخ اور طخارستان کا کیا سولوین شعبان کو دار السلطنت ہرات مین بادشاہ داخل ہوئے — اور ماہ ذیقعدہ مین مرزا خلیل سلطان نے بموجب حکم اور فرمان شہریار گردون وقار کی دس ہزار سوار جرار لیکر عراق پر چڑہائی کی جب مملکت ری مین پہنچا چندروز فراغت سی اقامت کی بعد ازان امیر شیخ نور الدین نے ولایت انزار مین کہ وطن قدیم آبا و اجداد اوسکے کا تہا جہنڈا مخالفت اور عصیان کا مرتفع کیا اسی واسطہ دفع خاقان عالی مرتبت نے اوسکے اوپر لشکر کشی کی درمیان ۸۱۴ ہجری کے امیر شیخ نور الدین اوپر دروازہ قلعہ محصوروں کے پشت زین سی گر پڑا اگرتی ہی جان بحق ہوا — اور بیسوین رجب بسال مذکور کو مرزا خلیل سلطان ولایت ری مین فوت ہوا حضرت خاقان نے یہہ خبر سنکر بہت رنج کیا

بیان مخالفت کرنی مرزا اسکندر کا نسبت حضرت خاقان سعید کی اور پانا فتح و نصرت اوس حضرت کا حکم و تائید ملک مجید سی

جب قرا یوسف نی مملکت آذربیجان پر استیلا پایا اور حضرت خاقان سعید نی اوسکی استقلال کی خبر سنی بارادہ تسخیر عراق اور آذربیجان کی بہت لشکر جمع کیا اٹہارہوین رجب سنہ ۸۱۶ آٹہ سو سولہ ہجری کو کوچ فرمایا جب بلدہ نیشاپور پر خیمی سپاہ خاقان منصور کے پڑے اوسوقت ایک مکتوب بدین مضمون مرزا اسکندر کو لکہا کہ برادر عالی نسب اور اسکی دفع فتنہ و فساد قرا یوسف ترکمان کی متوجہ جانب آذربیجان کی ہوئی ہین اوس فرزند کو چاہیے کہ طریق اتحاد اور موافقت کا مسلوک رکہکی فارس اور عراق کی لشکر لیکر نواح ری پر ہمسی آملی — بعد ازان یہہ خط روانہ فرماکر آپ مازندران مین پہنچا جار سنہ کی موسم ...

بیان سپرد کرنی ولایات کا شاہزادون کو

۱۷۸ دیارین گذاری جب وہ خط مرزا اسکندر کی مطالعہ مین آیا اوسنی یہہ تصور کیا کہ حضرت خاقان سعید قصد ملک فارس کا رکہتی ہین اسلئے جواب باصواب بہیجا ر علم مخالفت اور عصیان کا بلند کیا اور جا بجا ایلچی بہیج کر صفہان مین لشکر جمع کیا بادشاہ جہانبانی بہی خیال فاسد مرزا اسکندر سی واقف ہوکر یورش آذربیجان کی موقوف رکہہ کر جانب اصفہان کی چڑہائی کی اور اوایل فصل بہار مین مرزا بایسنغر کو مازندران سی طرف خراسان کی روانہ کیا اور آپ بنفس نفیس بتاریخ [illegible] ہوین محرم سنہ ۸۱۷ اٹہ سو سترہ ہجری کو طرف ری کی گیا جب اوس مملکت مین پہنچا ایک جماعت امرا اسکندر کی شاہزادی سی روگردان ہوکر اردوی اعلی مین آملے اور جب صفہان کی قریب پہنچا مرزا اسکندر لشکر قیامت اثر لیکر برابر مقابلہ پر آیا بہادران دونو جانب نی تیر و خنجر کی لڑائی مین داد مردانگی دی اور شجاعت اپنی اپنی دکہلائی خاقان سعید نی فتح پائی مرزا اسکندر نی سلطانیہ اصیل اپنی تئین شہر مین ڈالا اور لشکر نے اصفہان کا محاصرہ کیا اسی اثنا محاصرہ مین اکابر اور اعیان شیراز کی متعلقان مرزا اسکندر کو مقید کرکے خطبہ اور سکہ بنام شاہرخ بہادر کے مزین کرکے اس خبر کی بشارت ایلچی کے زبانی حضرت خاقان کے پاس بہیجی خاقان نے یہہ خبر سنکر خوشی بہت کی اور لطف اللہ بیان تمور کو واسطی ضبط اموال فارس کی متعین فرمایا اور چونکہ محاصرہ اصفہان کو قریب دو مہینی کے ہوچکی تہی دوسری تاریخ ماہ جمادی الاول کو جنگ سخت واقع ہوئی صبح سی شام تک لڑائی رہی اوسی شب کو مرزا اسکندر علامت عجز و انکسار کی اپنی حال پر ظاہر دیکہہ کر ارادہ بہاگنی کا کیا ایک فوج نے اوسکا تعاقب کیا پکڑا ہوا حضرت خاقان کی خدمت مین حاضر ہوا حضرت خاقان نے اوسکا خون معاف فرماکر اوسکو مرزا رستم کے سپرد کردیا اوسنی آنکہون مین اوسکے تیل کی سلائی پہرا دی

مصرع بسنگ گشتن و کر بودن آرزومند ست * زبان و گوش کسی کین حدیث گفت و شنید

بیان سپرد کرنی ولایات کا شاہزادون کو

بیان وقایع خاقان منصور کا

حضرت خاقان عالیمکان نے بعد فتح اصفہان کی سرداری وس بلدہ کی مرزا رستم کو دی اور حکومت ۱۸۹
ولایت ہمدان اور قلاع رود جرد اور نہاوند کی شاہزادہ سعادت انتما مرزا ابا بقرا کو دے
اور امارت مملکت ری کی مرزا الجیل کو سپرد کی اور حکومت دیار قم کی مرزا سعد وقاص کو
عنایت کی اوسوقت اعلام ظفر پناہ جانب شیراز کی آی بعد وہان کے پہنچنے کے حاکم شیراز کا
مرزا ابراہیم سلطان کو کیا اور آپ جانب خراسان کی مراجعت کی بابیسوین رجب سنہ مذکور مین
بلدہ ہرات مین داخل ہوا اور مرزا بایسنقر نے دیدار والد بزرگوار سے مشرف ہوکر نذر گذرانی
اسی اثنا مین درمیان مرزا الغ بیگ اور مرزا امیرک احمد بن عمر شیخ بہادر کی مخالفت اور منازعت
ہوگئی بعد جنگ جدال کی مرزا امیرک احمد طرف مغولستان کے چلا گیا

بیان اون وقایع کا جو بعد مراجعت خاقان منصور کی ولایت عراق اور فارس مین ظاہر ہوئی اور حال متوجہ ہونیکا جانب شیراز کی

بعد معاودت خاقان سعید کی ملک شیراز سے جو حالات گذری ایک اونمین سے یہہ ہی کہ مرزا
اجل پہلو بستر ناتوانی پر پڑکر عالم جاودانی کو انتقال کر گیا جب یہہ خبر حضرت خاقان نے سنی
مرزا ایلنگر کو ایک فوج دیکر جانب مملکت ری کی روانہ کیا دوسرا حادثہ یہہ ہوا کہ قرا یوسف
ترکمان نے قصد قلعہ سلطانیہ کا کیا امیر بسطام جاگیر جو اوس قلعہ مین تہا اور دم اخلاص اور ہواخواہی
کا بہرتا تہا بہاگ کر قم مین چلا گیا وہان جاکر امیرزادہ سعد وقاص کے ملازمت مین حاضر ہوا اوس
شاہزادہ نے امیر بسطام کو مقید کرکی صورت حال واقعہ کے عرض کرا بہیجی خاقان روشن ضمیر کو
امیر بسطام کا قید کرنا موافق مزاج کی نہ آیا حکم دیا کہ اوسکو چہوڑ دو لیکن مرزا سعد وقاص نے
اوس حکم کے تعمیل نہ کی بسبب اغوا اور بہکانی بعض مفسدون کی امیر بسطام کو ہمراہ لیکر قرا یوسف
کے پاس گیا اور منظور نظر عنایت اور اعزاز و احترام کا ہوا اور یہا کچہ یہہ ہوا کہ شاہزادہ
مرزا ابا بقرا نے بسبب تحریک اپنی بہائی مرزا اسکندر کی جسکی ظل عاطفت مین بسر کرتا تہا خیال

بیان وقایع خاقان منصور کا

استقلال کا اپنی دمین ٹہرا کر جانب شیراز کی چڑہائی کی — اور میرزا رستم نے کیفیت اس واقعہ سے وقوف پاکر ایک جماعت سپاہ بہیج کر مانع اوسکا ہوا قضارا مرزا اسکندر مخالفین کی ہاتہہ آگیا اوسکو اصفہان مین لیجا کر قید کیا اسواسطی تہوڑا سا فتور عزیمت مرزا بایقرا مین بہی پیدا ہوا چند روز کندمان مین توقف کیا مگر بہر حرص جہانگیری اور کشورکشائی کی اوسکے دلپر غالب آئے جانب شیراز کی گیا — جب ابراہیم سلطان نے مرزا بایقرا کی آنیکی خبر سنی فوراً سپاہ آراستہ کر کی مقابلہ پہ آیا — مرزا ابراہیم سلطان بعد لڑنے کی جانب ابرقوہ کی بہاگ گیا اور مرزا بایقرا آخر ماہ ربیع الاول سنہ ۸۱۸ ہجری مین مظفر و منصور بلدہ شیراز مین داخل ہوا اور جہنڈا عیش و عشرت کا بلند کیا اسی اثنا مین مرزا رستم نی درمیان اصفہان کی مرزا اسکندر کو جو کہ منشاء اور بانی اس فتنہ کا تہا عالم آخرت کو روانہ کیا جب یہہ خبر حضرت خاقان نے سنی بعد بینی مشورہ کے از جمع کرنے لشکر کی ستروین جمادالآخر سنہ مذکور کو جانب شیراز کی متحرک ہوا جب رایات عالیات اوس مملکت مین پہنچ گئے اوسوقت مرزا بایقرا کہ خاقان سعید کی متوجہ ہونیکی خبر کا یقین نکرتا تہا متحیر اور پریشان ہوا — لاچار جب کوئی صورت نظر نہ پڑی اپنی دوست مرزا بایسنغر کے پاس سبب رابطہ اور اخلاص کی امیر جلال الدین ابو سعید کو بہیج کر توقع شفاعت جرائم اور عفو مافات کی درخواست کی — مرزا بایسنغر نے اوس ایلچی نامبردہ کو ہمراہ لیکر بارگاہ خاقان مین حاضر ہوکر صورت حال کی عرض کی خاقان نے امیر جلال الدین ابو سعید پر نظر عنایت اور مہربانی کی فرما کر گناہ شاہزادہ کا بخشا جب امیر حسب خواہش مطلب پورا کر کی جانب شیراز کی آیا مرزا بایقرا نی شب پنجشنبہ پانچوین رمضان کو بلدہ مذکور سی باہر نکلکر عم بزرگوار کی دست بوسی کی بادشاہ نی بسبب وعدہ کی کچہہ تعرض با شاہزادی سی نہ کیا — مگر پہلے جن لوگون پر اعتماد تہا اونکی مصاحب مین بہیج دیا یعنی مرزا قید و سکے پاس — اور بادشاہ نے ماہ رمضان شیراز مین گذار کر دوسری دفعہ سرداری وہان کی مرزا ابراہیم سلطان کو سپرد کی — اور مملکت قم اور کاشان اور ری اور استرآباد کی حدود گیلان تک امیر الیاس خواجہ بہادر کو دی بعد ازان بقصد تسخیر کرمان کی روانہ ہوا جب

جلوس فرمانا میرزا بایسنقر کا مسند دیوان پر

جب قصبہ سیرجان مین پہنچا سیادت پناہ ارشد دستگاہ امیر شمس الدین علی نمی والی کرمان سلطان ۱۸۱ اویس کی پاس سی آکر حاضر ہوا اور واسطی شفاعت اہالی اوس مملکت کی زبان کہولی بادشاہ نے عرض اوسکی قبول فرمائی اور مراجعت فرماکر درمیان محرم ۸۱۹ آٹھ سو انیس ہجری کے دار السلطنت ہرات مین داخل ہوا

بیان جلوس میرزا بایسنقر کا مسند دیوان پر

اور بیان مآل حال بعض بادشاہزادون کا

جب خاقان بلند مکان دار السلطنت ہرات مین تشریف لائی منصب امارت دیوان اعلی کا قرۃ العین میرزا بایسنقر بہادر کو سپرد ہوا اور شاہزادی نی اوس عہدہ کو لیکر بساط عدل اور انصاف کا پہیلایا اسی اثنا مین میرزا میرک احمد بسبب نزاع میرزا الغ بیگ کی جو طرف سیستان کی چلا گیا تہا اگر منظور عنایت اور التفات کا ہوا اور انہین ایام مین باتفاق میرزا ایلنگر کی خیال مخالفت اور عصیان کا لوح ضمیر پر منقش کیا حضرت خاقان کو اس حال کی اطلاع ہوگئی تہی — میرزا قیدو کی طرف سی ایک عرضی اس مضمون سے آئی کہ میرزا بایسنقر مع جماعت مردمان متعینہ اپنی کے قصد اس فقیر کا رکہتا تہا اسلئی مینی اوسکو گرفتار کر لیا ہی جسطرح ارشاد ہو تعمیل اوسکی بجا لائی حضرت خاقان سعید نی حکم دیا کہ میرزا قیدو میرزا بایسنقر کو آب سندہ سی اوتر جانی دی جسطرف اوسکا دل چاہی وہ چلا جاوی — میرزا میرک احمد جانب کعبہ کی چلا گیا — اور میرزا ایلنگر کشتی مین بیٹہکر سفر دریا کے کرنی پر مستعد ہوا — اور میرزا قیدو نی میرزا بایسنقر کو آب سندہ سی نہ اوتارا درمیان ۸۲۰ آٹھ سو بیس ہجری کی کہ شہریار رعایت پرور قندہار کا تہا حسب الحکم اوسکو اردوی ہمایون مین بہیجدیا حضرت خاقان نی شاہزادی کو مع ملازمین متعینہ اوسکی کی جانب سمرقند کی روانہ کیا پہر اوسکی خبر نہ آئی کیا ہوا

بیان فتح ہونی دارالامان کرمان کا

بیان فتح ہونی دارالامان کرمان کا اور بعض حالات جو بعد اوسکے وقوع مین آئے

سید شمس الدین نے جو کہ مہم کرمان کی سرانجام کرنی پر مامور تہا جب سیرجان سے جانب اوس
بلدہ کی مراجعت کی ہرچند سلطان اویس کو اوپر متوجہ کرنے پایہ سریر اعلی کی ترغیب فرمائی لیکن
سعی اوسکے رائگان گئی اسواسطے جناب نقابت مآب نے درمیان ہرات کی آکر کیفیت حال کی
معروض رای خاقان سعادت انتما کی سنتے ہی آتش غضب بادشاہ کی مشتعل ہوئی فرمان عالی نافذ
ہوا کہ امیر ابراہیم جہانشاہ برلاس اور امیر حسین صوفی ترخان اور امیر فرمان شیخ اور حکام ولایت
فراہ اور سیستان کی معہ سپاہ فراوان واسطے تسخیر کرمان کی جاوین امرا مذکور نے تعمیل حکم کی
فوراً کی اوس ولایت مین پہنچے بیشتر روز تک شہر کا محاصرہ رہا بعد ازان سلطان اویس نے
قاصد بہیجکر عرض کی کہ اگر حضرت خاقان میرے گناہ کو معاف فرماوین اور تم لوگ مراجعت کر جاؤ
تو مین سر کی بل ملازمت آستان فیض نشان مین حاضر ہون امیرون نے کیفیت حال کی حضرت خاقان
کو لکہہ کر عرض کی یہہ جواب آیا کہ اگر سلطان اویس اپنی قول مین صادق ہے چاہیئے کہ ایک اپنا
معتمد اس جانب روانہ کرے اوسوقت لشکر محاصرہ موقوف کرے ورنہ جب تک شہر کو
فتح نکرین مراجعت نکرنے پاوین امیرون نے سلطان اویس نے اس امر کی اطلاع دی اوسنے
شیخ حسن کو جو تمام اوسکے نوکرون مین سے نہایت قربت رکہتا تہا درگاہ عالم پناہ مین بہیجدیا
جب شیخ حسن نے قدمبوسی بادشاہ کی حاصل کی نہایت مسکینی اور نیاز سے گناہ سلطان اویس کا
معاف کرانے کے درخواست کی حضرت خاقان سعید نے اوسکی التماس قبول فرمائی اور قسم
کہائی کہ مین کسیطرح کبہی اوسکی حق مین بدی نکرونگا بلکہ وہ اپنی تئین ملحوظ نظر تربیت اور عنایت کا
تصور کرے بعد ازان شیخ حسن نے جانب کرمان کی مراجعت کی جو کچہہ دیکہا اور سنا تہا سلطان
اویس سے بیان کیا چنانچہ وہ ملازمت خاقان مین حاضر ہوا اضعاف الطاف اور انواع

بیان فتح ہونی دار الامان کرمان کا

۱۸۳ انواع التفاتات سے اختصاص پایا اور درمیان ۸۱۹ آٹھ سو انیس ہجری کے فرمان فرمائی بلاد
اور عباد کی مرزا سیورغتمش کو حکومت ولایت بدخشان پر روانہ کیا اور شب پنجشنبہ غرہ جمادی الاول
۸۹۰ سنہ ہجری کو ولادت مرزا علاء الدولہ کی ہوئی اسی سال مین بادشاہ مذکور واسطی گوشمالی
ہزارہ اور افغان کی متوجہ جانب گرمسیر اور قندہار کی ہوا پندرہوین رجب کو رایات عالیات
نے دار السلطنت ہرات سے کوچ فرمایا چودہوین شعبان کو کنارہ آب ہیرمند پر لشکر خاقان
کا اوترا اسی منزل پر مرزا سیورغتمش نے معہ امراء بدخشان کے حاضر ہوکر قدمبوسی کی بائیسوین
ماہ مذکور کو قندہار کے پاس ڈیرا کیا تیسری تاریخ ماہ مبارک رمضان کو اشراف اور اعیان
غزنین کے اردوے اعلی مین حاضر ہوئے کسی نے اردوے مین میرزا قیدو سے آکر عرض کی کہ شاہزادہ
بہاگ گیا بادشاہ نے فرمایا کہ شاید ڈر گیا ہوگا کسی کو اوسکے تعاقب مین نہ بہیجا نوین ماہ مذکور کو
اور ایک شخص نے آکر عرض کی کہ کابل اور غزنین مین کوئی شخص ملازمین میرزا قیدو سے نہ تہا اسواسطی
بادشاہ ظفر پناہ نے امیر ابراہیم جہانشاہ کو اوسطرف روانہ فرمایا اور حکم دیا کہ اگر قیدو
راہ تمرد سے پیش آوے صلح کرکے غزنین اوسکو دیدین اور اگر وہ نہ حاضر ہو تو اوس ولایت کو
ضبط کرنا انہین حال کی امرا اور سرداران ہزارہ نے اسپان باد رفتار اور شتران باربردار
بہیجکر باج اور خراج قبول کیا — چتر زرنگار خاقان عالیمقام نے لب کنارہ آب ہیرمند
پر واسطی قشلاق کے مقرر ہوا تہا مراجعت کی اوس سرزمین مین ایک روز خاقان سعید نے
گہوڑے پر سوار ہوکر سیر فرمائی ناگاہ پشت زین سے زمین پر گر پڑے چوٹ ہاتہہ مین آئی
ایلچیون نے دار السلطنت سے ایک کمانگر کو اردوے اعلی مین بہیجا تا کہ اوس ہاتہہ کی ٹوٹنی کی
علاج کرے — دوسرا واقعہ اس قشلاق کا یہہ تہا کہ حضرت خاقان سعید نے زمام رتق
اور فتق مہمات وزارت کی خواجہ غیاث الدین پیر احمد خوافی کو سپرد کی تہی خواجہ بینکو
تہا دا آخر ایام حیات خاقان تک اس عہدہ پر بحال رہا — سوا اوسکے امیر ابراہیم نے
جانب کابل اور غزنین سے آکر عرض کی کہ میرزا قیدو کابل مین پہنچا اب ارادہ اردوے ہمایون کا

بیان فتح ہونی دار الامان کرمان کا

اکہتا ہی — علاوہ ازین امیر شیخ لقمان برلاس جب واسطی تحصیل خراج ہزارہ کی مامور ہوا اور وہ وہان گیا بعد چند روز کے یہہ خبر پہنچی کہ وہ لوگ ادا ر مال مین درنگ کرتی ہین اسلئی امیر محمد صوفی اور امیر برسی نے موافق فرمان خاقان مظفر کے ہزارہ پر چڑہائی کرکے اون لوگون کے ہمسر کی اور مظفر ہوکر پہر آئے — اور شہریار رفیع مقدار نی اوایل فصل بہار مین میرزا سنجر اور امیر یادگار شاہ ارلات اور امیر علیکہ — اور امیر فیروز شاہ کو واسطی ضبط اون دیار کے حکم دیا اور فرمایا کہ اگر میرزا قیدو آپسے چلا آوی تو ہمراہ اپنی لاوسکو ہرات مین سلے آؤ اور اگر نہ آوے اوسکا تعاقب کرکی جہانسی ہاتہہ آوی پکڑکر لاؤ اور درگاہ عالمپناہ مین پہنچاؤ اور لشکر ہمایون نے دار السلطنت ہرات کو نہضت فرمائے دوسری محرم سنہ ۸۲۱ اٹہہ سو اکیس ہجری کو اوس بلدہ جنت صفات مین نزول فرمایا — اور اوایل ربیع الاول مین یہہ خبر پہنچی آئے کہ میرزا اسعد وقاص حب شہر قشم کو چہوڑکر چلا گیا تہا اور قرا یوسف سی جاملا تہا عالم جاودانی کو رحلت کرگیا اسی اثنا مین امرا نے قندہار سی آکر میرزا قیدو کو ہمراہ لائے حضرت خاقان نے شاہزادہ کو منظور نظر شفقت اور مہربانی کا فرمایا — اسی اثنا مین خبر متواتر پہنچی کہ شاہان بدخشان نے جہنڈا عصیان اور طغیان کا بلند کیا ہی خاقان سعید نی ایک جماعت امرا کی میرزا سیورغتمش کی ہمرکاب کرکی واسطی دفع اوس فتنہ اور فساد کی مامور کی جب بادشاہزادہ مذکور مع امرا کی کشم پہ پہنچا میر شاہ بہاء الدین نے کہ والی اوس سرزمین کا تہا جناب عرفان شعار خواجہ تاج الدین حسن کو درگاہ شہریار مین بہیجکر اظہار اطاعت اور انقیاد کا کیا اور خراج دینا منظور کرلیا خاقان سعید نی شفاعت خواجہ حسن کو قبول فرماکر اون بادشاہون کی جرایم کو معاف کیا امرا مذکورہ نے مراجعت کی شاہان بدخشان پر حکومت سابق دستور بحال رہی ماہ رجب سال مذکور مین میرزا قیدو نی حقوق تربیت اور نعمت خاقان جمشید مکان کے نابود تصور کرکی ایک جماعت اہل فتنہ اور مفسدین سی ملکر آدہی رات کو جانب قندہار کی بہاگ گیا میرزا بایسنغر نی حسب فرمان خاقان بلند مکان کی اوسکا تعاقب کیا قصبہ سبزوار پہ میرزا قیدو کو قید

بیان جانی لشکر کا جانب آذربیجان کی اور انتقال قرایوسف کا

قید کرکی درگاہ عالم پناہ مین حاضر کیا حضرت خاقان سعید نے اوسکو قلعہ اختیار الدین مین محبوس ۱۸۵
کیا اور تمام مملکت قندہار اور غزنین اور کابل کی مرزا سیورغتمش کو عنایت کی

بیان جانی لشکر فیروز اثر کا جانب مملکت آذربیجان کے اور انتقال پانا قرایوسف کا

واضح ہو کہ جن ایام مین کہ مرزا میران شاہ گورگان جنگ قرایوسف ترکمان مین شہید ہوا تہا اون دنون سے ارادہ یورش آذربیجان اور دفع فتنہ قرایوسف کا خاقان سعید کو منظور نظر تہا مگر بسبب چند موانعات کی ابتک ظہور مین نہ آیا یہانتک کہ درمیان ۸۲۳ھ ہجری کے جبکہ مملکت خراسان اور مازندران — اور ماوراء النہر — اور بدخشان — اور کابل — اور غزنین — اور سیستان — اور فارس — اور عراق — خس و خاشاک مفسدین سے پاک ہوگئین اوسوقت حضرت خاقان سعید نے سپاہ بی انتہا اور ہتیار لڑائی کی جمع کرکی نیمہ ماہ شعبان کو جانب آذربیجان کی کوچ فرمایا — بعد قطع منازل کی بیسوین شوال کو درہ تنگ سے گذر کر نواح رے مین نزول اجلال فرمایا اوس منزل مین مرزا ابراہیم سلطان مع سپاہ فارس کے اور میرزا رستم مع سپاہ اصفہان کے لشکر ہمایون مین آکر ملی بہت اعزاز اور اکرام اونکا ہوا مگر تقدیر الہی سے قرایوسف ترکمان بیمار ہوگیا جمعرات کی روز ساتوین ماہ ذیقعدہ سنہ مذکور دار فانی سے ملک جاودانی کو کوچ کر گیا اوسکے مرتی ہی لشکری لوگ ایسی تتر بتر ہوگئے کہ ایک کا بہی پتا نہ معلوم ہوا کہ کدہر بہاگ گئی اور ابہی لشکر خاقان سعید کا حدود رے ہی مین پڑا تہا بدمعاشون نے قرایوسف کے ڈیرے لوٹ کر اور دونون کان اوسکی بسبب اسکے کہ دونون کانون مین سونی کی منڈی تہی کاٹ لئی — جب یہہ خبر حضرت خاقان سعید کی لشکر مین پہنچی مرزا بایسنقر کو جانب تبریز کی روانہ فرما کر آپ جانب مہم قرا باغ کی تشریف لیگئی بعد تسخیر قلعہ سلطانیہ کے اوس مقام مین مقیم ہوکر موسم جاڑے کی تمام کے

بیان لڑائی حضرت خاقان سعید کا اولاد قرا یوسف سی

اور میرزا باسنقر نی نصف ماہ ذیقعدہ مین دولت خانہ تبریز مین نزول اجلال فرما کر ۱۸
واسطی تمہید بساط نصفت اور قواعد معدلت کی قیام فرمایا۔ اوایل فصل بہار مین خاقان
عالیمقدار نی اوس منزل سی کوچ کیا جب چلکا ر پر ڈیرا ہوا اسامع علیہ مین یہہ خبر پہنچی کہ اس
نواح مین ایک قلعہ ہی اوسکا نام قلعہ بایزید ہے اوس قلعہ مین بہت مال اور دولت قرا یوسف
کی بہہ ہی جہنی پہلی تہی اوسکی بیٹون نی یہان دولت گاڑ رکہی ہی اب وہ قلعہ امیر اسپند کی
گماشتون کی قبضہ مین ہے حکم ہوا اوس قلعہ کی طرف کوچ کرو تئیسوین [۲۳] جمادالاول سنہ [۸۲۴]
ہجری کو وہان جاکر قلعہ کا محاصرہ کیا اوسی روز وہ قلعہ فتح ہوا بہت مال اوسمین سی نکلا

بیان لڑائی حضرت خاقان سعید کا اولاد قرا یوسف سی اور مراجعت فرمانی بعد فتح پانیکی

جب شہریار متوجہ تبریز کا ہوا اثنا راہ مین یہہ خبر سنی کہ قرا یوسف کی بیٹون یعنی اسکندر
اور اسپند نے لشکر بہت جمع کیا ہی اونکا ارادہ تبریز پر لڑائی کا ہی بادشاہ نے یہہ خبر سنتی
ہی جانب عادل جوز۔ اور رقلاط کی جہان اونکی لشکر پڑی ہوئے تہی کوچ فرمایا آخر ماہ
رجب مین تلاقی طرفین کی ہوئی اون دونون سردارون نے بہی بڑی بہادری سی مقابلہ کیا
اوس روز صبح سی شام تک لڑائی ہوتی رہی رات کو لڑائی موقوف ہوئی دوسری روز بہی بہت
بڑی لڑائی ہوئی اس لڑائی مین بہت لوگ عالم بقا کو چلدے تیسری روز کہ غرہ شعبان کا اور
وقت زوال ترکمانون کا تہا پہر تیر و خنجر کی لڑائی ہوئی اوس روز ترکمانون نی کئی حملی متواتر
کئے بلکہ یہان تک نوبت پہنچی کہ خاقان سعید کا لشکر قریب شکست کہانے اور بہاگنی کی ہوگیا
اسی اثنا مین بادشاہ نے حکم دیا کہ میرے خیمہ مین وضو کی واسطی پانی لاؤ نماز چاشت
کی ادا کی اور اپنی خدا سی فتح اور ظفر کا سوال کیا بعد ازان گہوڑے پر سوار ہوکر قلب سپاہ
مین پہنچا اسی اثنا مین امیر غیاث الدین نے واسطی پہر آنیکی مخالفین کی یہہ حیلہ کیا

بیان بعض واقعات متفرقہ کا

حیلہ کیا کہ نقارہ فتح کا بجوا دیا اور بآواز بلند لوگون سی یہہ کہا کہ امیر اسفندیار مخالف مقید ہوا اسکندر نی جب یہہ خبر سُنی متحیر اور پریشان ہوکر سست ہوگیا ترکمانون کی جب کانون یہہ آواز گئی معرکہ سی بہاگی اوسوقت حضرت خاقان سعید کی سپاہ نی بہاگتون کا کام تمام کیا اور بہت لشکری مخالفین کی مارڈالی اور سپاہ منصور نی بہت مال غنیمت اور اسباب دشمنونکا لوٹ لیا — اور قرا یوسف کی بیٹی جانب جنگل کی بہاگ گئی دوسری روز تبریز کی جانب کوچ کیا پندرہوین شعبان کو تبریز مین داخل ہوئے بعد ازان تبریز سی جانب ہرات کی کوچ کیا حدود قزوین مین میرزا ابراہیم سلطان اور مرزا رستم مرخص ہوکر جانب شیراز اور اصفہان کی چلی گئے جب خاقان سعید مملکت خراسان مین پہنچی امیر غیاث الدین شاہ ملک کو ولایت خوارزم کی طرف روانہ کیا انیسوین شوال کو بلدہ ہرات مین حضرت خاقان سعید داخل ہوئی

بیان بعض واقعات متفرقہ کا جو درمیان سنہ ۸۲۵ ہجری کی سنہ ۸۳۲ ہجری تک گذری

اسی سال مین حضرت واہب العطایا نے مرزا باسنغر کو ایک بیٹا عطا فرمایا خاقان عالیشان نے اوس لڑکی کا نام ابوالقاسم رکہا سنہ ۸۲۶ ہجری مین حضرت خاقان سعید نی ولایت خراسان مین باسایش تمام بسر کیا — اور درمیان سنہ ۸۲۸ اٹہہ سو اٹہائیس ہجری کی میرزا مغیث الدین الغ بیگ گورکان نی لشکر فراوان لیکر جانب جتہ اور مغولستان کی چڑہائی کی اور وہان کی حاکم شیر محمد اغلان کو بضرب تیغ و سنان بہگا دیا بعد ازان جانب سمرقند کی مراجعت کی وہان سے جانب ہرات کی پندرہوین ذی الحجہ کو داخل ہرات ہوکر دیدار والد بزرگوار اور برادران نامدار سی مشرف ہوا چند روز وہان ٹہر کر ہمراہ اپنی مرزا محمد جوکی کو لیکے ہوئی جانب سمرقند کی مراجعت کی اور درمیان سنہ ۸۲۹ آٹہہ سو انتیس ہجری کی امیر عادل غیاث الدین شاہ ملک ولایت خوارزم مین فوت ہوا جب یہہ خبر خاقان سعید کو پہنچی اوسکے بیٹی ابراہیم

بیان بعض واقعات متفرقہ کا

۱۹۰ کو عہدہ اوسکے باپ کا نوازش فرماکر بجاے اوسکی گدی نشین کیا — امیر شاہ ملک
ولایت مشہد مین برابر مزار علی بن موسی رضا کی مدفون ہوا — اور سولہوین محرم سنہ ۸۳۰
آٹھ سو تیس ہجری مین مرزا سیورغتمش خطہ غزنین مین فوت ہوا — حضرت خاقان سعید نے
بعد سننے اس خبر کی رسومات ماتم داری کی ادا فرماکر غربا اور مساکین کو کھانا کپڑا مرحمت فرماکر
اوسکے بیٹے مرزا سلطان مسعود کو حکومت دیار قندھار اور غزنین کے عنایت کی — اور
اسی سال مین بادشاہ الوس ازبک براق اغلان نے جوکہ تربیت یافتہ مرزا الغ بیگ گورگان کا
تھا آغاز کفران نعمت کر کی ولایت سغناق مین گیا — مرزا الغ بیگ براق کی محاربہ کیا اور حضرت
خاقان سعید کو اپنی عزیمت سے آگاہ کردیا خاقان مذکور نے مقابلہ اور مقاتلہ سے ممانعت کی لیکن
مرزا محمد جوکی کو جو سمرقند سے مراجعت کر کی ہرات مین آگیا تھا باسپاہ بیکران آراستہ کر کی دوسرے
دفعہ جانب ماوراء النہر کی روانہ کیا جب مرزا محمد جوکی آب جیحون سے گذر گیا اوسوقت اوسنے سنا
کہ مرزا الغ بیگ بقصد جنگ براق متوجہ سغناق کے ہوا ہے اسلئے وہ بھی جلدی سے بہاگ کر اردوی اعلی
مین جا ملا بعد ازان دونون بھائی جمع ہوکر جانب براق کی روانہ ہوئے مخالفین نے بھی پائی ثبات
کا مضبوط کیا بعد تلاقی طرفین لڑائی بھاری ہوئے اور لشکر ماوراء النہر کو شکست ہوئی شاہزادی
بہاگ گئے اور براقیون نے دست غارت اور تاراج کا دراز کر کے خوب مال لوٹی اور بڑے
وقایع سنہ ۸۳۰ آٹھ سو تیس ہجری سے وہ واقعہ ہے جسمین ایک چھری خاقان سعید کی لگی مفصل
اس حال کا یہہ ہے کہ روز جمعہ تیئیسوین ربیع الثانی کو حضرت خاقان نماز جمعہ سے فارغ ہوکر
مسجد جامع سے باہر آئے ایک شخص نمد پوش احمد لر نام ایک کاغذ ہاتھ مین لیکر بطریق داد خواہان
کے حضرت خاقان کے سامنے دوڑکر آیا اور چھری خاقان سعید کی پیٹ پر ماری فوراً علی سلطان
قوچین نے اوسکو قتل کیا اور امیر علیکہ اور امیر فیروز شاہ اوسوقت مسجد کی دروازہ پر سوار
کھڑے تھے بادشاہ عالم پناہ نے امیر فیروز شاہ کو طلب کیا وہ حالت سواری مین مسجد مین آیا
اور وقوع اس حادثہ سے بہت حیران ہوا جب اوسنے دیکھا کہ حضرت خاقان ارادہ بیٹھنے کا

بیان جانی خاقان سعید کا درمیان ولایت آذربیجان کی

بیٹھنی کا رکھتی ہین اوسنی عرض کی کہ حضور گہوڑی پر سوار ہوون والا نہ فتنہ عظیم برپا ہو جاوی گا ١٨٩
کیونکہ لوگون کو حیات اور ممات مین تردد پیدا ہوگا اسلئی تمام شہرین غدر پڑ جاوی گا اسواسطی
حضرت خاقان باوجود ضعف کی سوار گہوڑے پر ہوئے جب باغ زاغان مین پہنچی طبیب اور
جراح علاج کی واسطی حاضر ہوئی ـــ اور مرزا بایسنقر نی اس امر کی تحقیقات کرنی شروع کے
غرضیکہ ایک جماعت مردمان مولانا معروف خطاط اور خواجہ عضد الدین کو احمد لر کی دوستی سی
متہم کیا مولانا مذکور کو بعد عذاب او تکلیف دینی کی قلعہ اختیار الدین مین محبوس کیا ـــ اور خواجہ
مذکور معہ ایک جماعت ندما کی مارا گیا اسی اثنا مین یہہ لوگون نے بیان کیا کہ احمد لر گاہی گاہی
امیر قاسم انوار کی خدمت مین بہی جایا کرتا تہا اسی واسطی مرزا بایسنقر نے کہ وہ امیر قاسم انوار
قدس سرہ سی کدورت بہی رکہتا تہا احمد لر کے موافقت کی تہمت رکہہ کر اوسکے ملازمون کو
شہر بدر کرا دیا اور سید بزرگوار مذکور جانب ماوراء النہر کی چلا گیا جناب مرزا الغ بیگ اوسکے
مریدون مین منسلک ہوئے القصہ جب خاقان سعید کو زخم کارد سی صحت ہوئی اوسوقت واسطی
انتقام سراق اغلان کی درمیان غرہ شعبان کے طرف ماوراء النہر کی گیا اور مرزا بایسنقر بہی باپ
کے روانہ ہوا جب قبۃ الاسلام بلخ کی پاس پہنچا بسبب التماس مرزا الغ بیگ اور بموجب
حکم پدر بزرگوار کی جانب ہرات کی مراجعت کر آیا اور جب لشکر ہمایون خاقان سعید کا دار السلطنت
سمرقند مین پہنچا بعد چند روز کے براق حکومت سغناق سی دل برداشتہ ہو کر بہاگ گیا اور حضرت
خاقان نے جانب خراسان کی مراجعت کی پندرہوین محرم سنہ ۸۳۱ اٹہہ سو اکتیس ہجری مین کامیاب
وکامران ہو کر باغ زاغان مین پہنچا

بیان جانی حضرت خاقان کا درمیان ولایت آذربیجان کی سنہ ۸۳۲ ہجری میں

حضرت خاقان سعید نی جب یہہ سنا کہ اسکندر بن قرا یوسف نے دوسری دفعہ پہر آغاز فتنہ
وفساد کا کیا ہے بلکہ قلعہ سلطانیہ پر بہی قبضہ کر لیا ہی اسلئی خاقان سعید نی روز پنجشنبہ بیست و پنجم (؟)

بیان جانی حضرت خاقان کا درمیان ولایت آذربیجان کی

تاریخ ماہ رجب سنہ ۸۳۲ آٹھ سو بتیس ہجری مین بقصد سپاہ کنیر کی جانب آذربیجان کی کوچ فرمایا
جب مملکت ری مین لشکر قیامت اثر پہنچا مرزا ابراہیم سلطان فارس سی اور مرزا رستم اصفہان
سی اور سوار انکی اور حکام بلاد عراق اور آذربیجان کی اردوے ہمایون مین آکر ملے بعد قطع
منازل کی جب دیار سلماس مین پہنچی اوس مقام پر اسکندر بہی سپاہ کثیر لیکر مقابلہ پر آیا لڑائی
اور قتال تمام دن جاری ہی شام کے وقت ہر ایک اپنی اپنی مقام پر فروکش ہوئے دوسرے
دن پہر میدان جنگ مین آئے آج کی روز باوجود اسکی کہ اسکندر نی ایسی لڑائی کی اور ایسی
مردانگی ظاہر کی کہ دوست اور دشمن اوسکے دست بازو کی تعریف کرتی تہی مگر کچہ نہوا آخر کو بہاگا
بیت چون سعادت نبود کوشش بسیار چہ سود بسبب اسکے کہ اس معرکہ مین
ابراہیم سلطان سی آثار شجاعت اور مردانگی کے ظہور مین آئے مولانا شرف الدین علی
یزدی نی جو کہ شہزادہ کی ملازمت مین تہا ایک تاریخ اس واقعہ کی رباعی مین یہہ لکہی ہے

اسکندر ترکمان چو عصیان ورزید	دارای جہان سزای او در جبہ دید
از تیغ ابو الفتح چو بگریخت بجنگ	تاریخ شد او چنانچہ ابو الفتح بدید

القصہ خاقان عالیمقدار نی بعد اس فتح نامدار کی شکر نعمت پروردگار کا بجالا کر مرزا محمد جوکی کو
لشکر جرار دیکر حکم دیا کہ مخالفون کا تعاقب کری بادشاہزادہ صحرای روم اور صحرای موش
تک گیا جہان تک دشمنون کا نشانہ ملا — چہٹی محرم کو سنہ ۸۳۳ آٹھ سو تینتیس ہجری کو
سلماس سی جانب قلعہ النجق کی کوچ ہوا جب وہان پہنچی متعلقین اسکندر ترکمان کے
جو اس قلعہ مین متحصن تہا بعجز و نیاز پیش آئے اور نذر و پیشکش بادشاہ کی اونہون نی بہیجی
حضرت خاقان راضی ہوکر جانب قراباغ کی نہضت فرما ہوئے انیسوین ماہ مذکور کو اوس
منزل پر نزول اجلال فرمایا اسی اثنا مین امیر ابو سعید بن قرا یوسف درگاہ عالم پناہ
مین گیا اور سرفراز عنایت اور مہربانی ہوی حضرت خاقان سعید نے فصل جاڑی کی قراباغ
مین گذار کر سرداری ولایت آذربیجان کی بہ منشاء امیر ابو سعید اوسکو تفویض کی اور گیارہوین

بیان متوجہ ہونی غیاث الدین کا مہم جرجان پر

گیارہوین شعبان کو عنان عزیمت جانب مملکت خراسان کی منعطف کی ستروین ماہ رمضان
کو سلطان پیر ڈیرا کیا تمام ماہ رمضان اس مقام پر گذارا — ماہ شوال مین مرزا ابراہیم
سلطان اور میرزا رستم اور تمام حکام عراق کو رخصت مراجعت کی دی اور آپ کوچ فرماکر
آٹھوین محرم سنہ ۸۳۴ ہجری کو باغ زاغان مین رونق افروز ہوے

بیان متوجہ ہونی غیاث الدنیا والدین مرزا بایسنقر کا مہم جرجان پر اور وفات پانا اوسکا بعد مراجعت کے ولایت خراسان مین

شاہزادہ عالیجناب مرزا بایسنقر نی بموجب حکم خاقان سعید مرزا شاہرخ بہادر کے
معہ ایک جماعت اعاظم اور امرا نامدار کے ماہ صفر سنہ ۸۳۵ آٹھ سو پینتیس ہجری مین جانب
جرجان کی کوچ فرمایا بعد قطع منازل کی استرآباد مین آکر موسم جاڑی کے اوسجا ی
گذارے وہان سنی مین آیا کہ اسکندر نے پھر لشکرکشی آذربیجان پر کی ہی اور اپنی چھوٹے
بھائی امیر ابوسعید کو قتل کیا جب فصل جاڑے کی پورے ہوچکے مرزا بایسنقر متوجہ جانب
خراسان کی ہوا باپ کی قدمبوسی حاصل کی درمیان سنہ ۸۳۶ آٹھ سو چھتیس ہجری کے
امیرزادہ یارعلی پسر اسکندر ابن قرا یوسف ترکمان جنگل کی جانب سی بھاگ کر امیر خلیل اللہ
شیروانی کے پاس گیا شیروان شاہ نی امیرزادہ کو قید کرکی درگاہ عالم پناہ مین
بھیجا حضرت خاقان سعید نے چند روز مرزا یارعلی کو منظور نظر فرماکر آخر الامر قید کرکی
جانب سمرقند کی بھیجا ستائیسوین ۲۷ رجب کو مرزا ابراہیم سلطان کے ایک بیٹا پیدا
ہوا اوسکا نام سلطان عبداللہ رکھا گیا اور درمیان سنہ ۸۳۷ آٹھ سو سینتیس ہجری کی مرزا
بایسنقر بسبب کثرت شراب خوری کی بستر ناتوانی پر پڑا صبح شنبہ ساتوین جمادی الاول
کو فوت ہوا حضرت خاقان سعید نے اس واقعہ سی خبر پاکر بہت غم اور رنج کیا اور
نہایت رنجیدہ اور حیرت سی باغ سفید مین جو مسکن شاہزادی کا تھا جاکر بعد تقدیم

بیان پہر متوجہ ہونی خاقان سعید کا جانب آذربیجان کی

شرائط تجہیز و تکفین کے اوسی باغ مین نماز جنازہ کی پڑہی خاقان بلند مکان نی اوسی 191
جا کے توقف کیا امرا عظام تابوت اوٹہا کر مدرسہ مہدی علیا گوہرشاد آغا مین لیگئے
وہان دفن کیا اوسکی تاریخ وفات کی کسی فاضل نے یہہ کہی ہے کہ سلطان سعید بایسنقر
سحرم ٭ گفتا کہ بیر با اہل عالم خیرم ٭ من رفتم و تاریخ وفاتم اینست ٭ بادا بجہان عمر
دراز پدرم ٭ سینتیس ۳۷ برس چار مہینی کی عمر اوسنے پائی اوسکی تین بیٹی یادگار رہے
مرزا رکن الدین علاء الدولہ ـــ مرزا سلطان محمد ـــ مرزا ابو القاسم بابر کہتی ہین کہ مرزا
بایسنقر بہت عادل اور منصف تہا اپنی ایام دولت مین تربیت اہل فضل اور اہل کمال پر
بہت مصروف رہتا تہا حضرت خاقان سعید نی بعد اوسکے وفات کی اوسکا منصب مرزا
علاء الدولہ کو دیا اور میرزا سلطان اور میرزا ابو القاسم کی تنخواہ مقرر کردے

بیان پہر متوجہ ہونی خاقان سعید کا جانب آذربیجان کی واسطی دفع فتنہ اسکندر کے

اوایل ۸۳۸ آٹہہ سو اڑتیس ہجری مین حضور کے مسمع مین یہہ آیا کہ اسکندر نی ضبط ایران اور
آذربیجان سی فراغت پا کر اب قصد دیار شیروان کا کیا ہے اسلئی خاقان عالیشان
نے بہت سپاہ جمع کر کی دوسری تاریخ ربیع الثانی کو قصد مملکت آذربیجان کا کیا جب
خطہ ری مین نزول اجلال فرمایا بسبب ہجوم لشکر کے موسم جاڑے کی اوسجا ہی تمام کی
اسکندر ترکمان خاقان سعید کی آنے کی خبر پا کر بہاگ گیا اور بہائی اوسکا امیر جہانشاہ
بن قرا یوسف درگاہ عالم پناہ مین حاضر ہوا پرتو عنایت شاہی کا اوسکے شامل حال ہوا
ـــ اور چوتہی شوال سال مذکور مین میرزا ابراہیم سلطان ولایت شیراز مین فوت ہوا
حضرت خاقان نی نواح ری مین یہہ خبر موحش سنکر بہت قلق اور رنج کیا اور مساکین
و فقرا کو خیرات دی اور مملکت شیراز شاہزادہ مرحوم کی بیٹی میرزا عبد اللہ کو جو صغیر سال

بیان وفات اسکندر کا

صغیر سال تھا دسی اور تمام وہ مملکت شیخ محب اللہ ابوالخیر کی قبضہ مین کردی — اسی سال مین ۱۹۳
درمیان بلدہ ہرات کی وبا کا بہت زور و شور رہا القصہ مرزا شاہرخ بہادر اول بہار مین وہان
سے حرکت فرما کر تبریز مین تشریف لائی بعد گذارنی تابستان اور تیرماہ کی اوایل زمستان مین
قراباغ اران مین آسے اسی اثنا مین مرزا محمد جوکی جو موجب فرمان پدر بزرگوار کی تعاقب اسکندر مین
گیا تھا آذربیجان تک اسکندر کی تعاقب مین رہا جب کچھ پتا اور خبر اوسکے نہ ملی مراجعت کی
اور بعد گذارنی موسم جاڑے کی خاقان سعید نی مراجعت کا ارادہ کیا چنانچہ پندرہوین شوال
سنہ ۸۴۰ اٹھ سو چالیس ہجری مین قراباغ اران سی طرف اوجان کی کوچ فرمایا یہان مقام فرما کر
تمام مملکت ولایت آذربیجان کی حکومت امیر جہانشاہ بن قرا یوسف کو مرحمت کی اور آپ
کوچ فرما کر دوسری تاریخ ربیع الاخر سنہ ۸۴۰ اٹھ سو چالیس داخل بلدہ ہرات ہوا

بیان وفات اسکندر ابن قرا یوسف کا

تاریخ خلاصہ الاخبار مین لکھا ہی کہ یہہ بات چند ثقہ لوگون سی سنّی مین آئی اسمین کچھ شک نہین
کہ اسکندر بن قرا یوسف کی ایک بیٹا تھا قباد نام اور محبوبہ اسکندر کی مسماۃ لیلی تھی یہہ عورت
لیلی چونکہ بہت حسین تھی اسلئی وہ قباد اوسپر عاشق اور فریفتہ تھا اور وہ قمین قباد کے وہ
سوتیلی مان تھے مگر یہہ عشق کا فرکیش ایسا ہی کہ آدمی کو اندھا کر دیا کرتا ہے غرضیکہ جن ایام مین
خاقان عالیشان مرزا شاہرخ بہادر نے یورش آذربیجان سی جانب خراسان کی مراجعت
فرمائی اسکندر قلعہ النجق مین بھاگ کر گیا اور سبب اسکی کہ قباد اور مسماۃ لیلی اور اوسکی متعلقین
نے اون ایام مین کہ حضرت خاقان نواحی اوس قلعہ مین فروکش تھی پیشکش اور نذر گذرانی تھے
بدمزاجی سی سبھی پیش آیا اور کہا کہ تمنی کسواسطی نذر اوسکو دی تھی مین تم سبکو قتل کرواون گا
سے قباد — اور لیلی نے یہہ خیال کیا کہ سبب بدمزاجی کا یہہ ہی کہ اسکو ہماری تعشق اور محبت
کی خبر ہو گئی ہے اور یہہ جان گیا ہے کہ یہہ دونو اس قلعہ مین چین اوڑا یا کرتے ہین اسلئی قباد

سسی لیلی نی کہا کہ اس اپنی باپ کو اگر تو قتل کر ڈالی تو ہم تم دونو چین سسی کہل کہیلین کی اسلئی 194
ایک شب کو کہ اسکندر مست ہو کر قلعہ بام پر سو یا لیلی نی سیڑہی نہ لگا ئی اور قباد نی اوس
بام پر جا کر ایک خنجر اپنی باپ کی مارا اسکندر خواب سسی بیدار ہوا اور اوسنی نشی مین یہہ جانا
کہ کسی بیگانہ نی مجکو قتل کیا اسو اسطی اوسنی اپنی بیٹی قباد کو پکارا اوس قباد بد اختر نی ایک
ہاتہہ اور مارا کہ کام اوسکا تمام ہو گیا

بیان آنی ایلچی جیجک بوقا فام کا جانب والی مصر سی اور حال بعض حوادث کا جو اون ایام مین ظاہر ہوئی

انہین ایام مین حاکم مملکت مصر و شام کا ملک اشرف نامی فوت ہوا بعد اوسکی وفات کی ارکان
دولت اور اعیان نی تاج سلطنت کا چقماق بیگ کی سر پر رکہا اور وہ امیر خود تہا رکہا اور
متفق ہو کر اوسکی خدمت مین سرگرم ہوئی اور ملک الظاہر اوسکا لقب رکہا گیا — جن ایام
مین کہ ملک اشرف زندہ تہا اس چقماق بیگ نی خواب مین یہہ دیکہا تہا کہ حضرت خاقان سعید میرزا
شاہرخ بہادر نی میری کمر پکڑ کر تخت پر بٹہلا دیا ہی اور یہہ فرمایا کہ جب تو تخت سلطنت پر
بیٹہی اور بادشاہت کا رتبہ تجہ تک پہنچی تو ہمسی طریق محبت اور وداد اور اتحاد کا جاری کہنا
اسو اسطی جب وہ بادشاہ ہوا جیجک بوقا نامی کو ایلچی بنا کر درگاہ خاقان سعید مین بہیجا
یہہ ایلچی درمیان آٹہہ سو سینتالیس ہجری کی دار السلطنت ہرات مین پہنچا بوسیلہ امرا
کے قدمبوسی حضرت اعلی کی اوسکو نصیب ہوئی اور ہدایا اور تحفی جو و اسطی پیشکش کی لایا تہا
سب نذر انور سسی گذاری اور اچہی اچہی باتین بادشاہ کی خدمت مین عرض کین خاقان سعید
نے ایلچی پر نوازش بہت فرمائی اور پانچ جلدین کتابون کی جو سلطان چقماق نی طلب کین تہین
اچہی پاکیزہ خط سسی لکہوا کر اوس ایلچی کو دین اور پچاس ہزار زر نقد دینار بطور انعام مع خلعت
سرفرازی اور چند گہوڑون بادرفتار کے سرفراز فرمایا اور رخصت دی اور ساتہہ اوسکی مولانا

بیان آنی ایلچی جیجک یوقا فام کا جانب والی مصر سی

مولانا حسام الدین مبارکشاہ بروانچی کو جانب مصر کی روانہ فرمایا اون پانچ کتابون کی قیمت 195
جنکا نام کتب مبسوطہ مین لکہا ہی جناب مولوی صاحب کو جو ہمراہ ایلچی کی گئے تہے بہت روپیہ
بحساب ملا مگر افسوس کہ مولوی مذکور نی اثنا راہ مین سفر آخرت کا اختیار کیا اوسکا بیٹا
وہ ہدایا اور روپیہ لیکر پہر مصر کو گیا وہانسی جانب ہرات کی معزز اور محترم مراجعت کر آیا ——
اور ستیسوی تاریخ کی شب کو ماہ شعبان مین مرزا علاء الدولہ کے ایک فرزند پیدا ہوا اوس
لڑکے کا نام سلطان ابراہیم رکہا گیا —— اسی سال مین حضرت خاقان سعید نی مرزا سلطان
مسعود کو حکومت کابل سی معزول فرماکر اوسکے بہائی مرزا قراچار کو وہان کی سرداری مرحمت
کی —— اسی سال مین امیر فرمان شیخ جو درمیان سلک امراء عظام کی منتظم تہا فوت ہوا ——
اور درمیان ۸۴۴ھ آٹہسو چوالیس ہجری کی امیر علاء الدین علیکہ کوکلتاش کہ نوی ۹۰ برس
اوسکی عمر تہا وہ زندگی تہی فوت ہوا —— اسی سال مین ملکہ آغا بہی فوت ہوئی قبۃ الاسلام
بلخ مین درمیان گنبد مدرسہ کی مدفون کی گئی —— اور اوایل ۸۴۵ھ ہجری مین مرزا عبد اللطیف
کہ بچہ پن سی جد بزرگوار کی ملازمت مین رہتا تہا بسبب اسکی کہ مہد علیا گوہرشاد آغا دادی
اوسکی —— میرزا علاء الدولہ سی بہت التفات رکہتی تہی رنجیدہ خاطر ہوکر جانب سمرقند کے
چلا گیا اور حضرت خاقان سعید بسبب مفارقت جگر گوشہ کی بہت مضطرب ہوئی بیوی کو حکم
دیا کہ اوسکو منا لاؤ چنانچہ سے آئی —— درمیان ۸۴۶ھ آٹہسو چہیالیس ہجری کی حضرت
خاقان سعید نی سنا کہ ملک کیومرث رستمداری طریقہ اطاعت اور فرمانبرداری سی منحرف
ہوکر طریق مخالفت اور سرداری کی پیش آیا ہے اسلئے اودہر تب کوچ فرمایا جب خاقان
سعید خطہ نیشاپور سی آگی جا پہنچی اوسوقت ملک کیومرث نی پے در پے ایلچی بہیجکر اظہار
اطاعت اور فرمانبرداری کی اوسوقت ارکان دولت اور خاقان سعید کی رای مین یہہ آیا کہ کسی
ایک بادشاہزادی کو اوس مملکت مین بہیجدیجی تاکہ پریشانی خاطر دفع ہو —— اسی اثنا
مین امیر جلال الدین فیروز شاہ نے عرض کی کہ ان ایام مین جناب ولایت مآب شیخ الملۃ والدین

بیان بیماری خاقان سعید کا

عمر قدس سرہ ولایت حجاز سے تشریف لائے ہیں وہ ایسا بیان کرتے ہیں کہ باب الجنت میں سے اہلی ۱۹۶
تربت قدوہ ارباب کشف و یقین شیخ احمد غزالی رض کی مجھکو اسطرح پر کشف ہوا ہے کہ تمام
اولیاء نے مرزا سلطان محمد بن مرزا بایسنقر کو حکومت عراق دی ہے خاقان سعید نے یہہ بات سنتے
ہی فوراً مرزا سلطان محمد کو با طبل و نقارہ مملکت سلطانیہ اور قزوین اور رے کی مرحمت فرما کر اوسطرف
روانہ فرمایا اوس نے تھوڑے سے ہی عرصہ میں سب گردنکش لوگوں کو مطیع و منقاد کر لیا اور بخلاف حکم
اور ولایتوں کی مال پر تصرف اپنا کر کے جھنڈا استقلال کا بلند کیا

بیان بیماری خاقان سعید کا اور چند حادثہ جو گذری

درمیان ۸۴۸ھ ہجری کی حضرت خاقان سعید کو بیماری سخت ہوئی ہر چند حکیموں نے علاج کیا صحت نہوئی اسلئے نہایت نالاں اور مضطرب تھے کہ اسی اثنا میں شیخ بہاء الدین عمر قدس سرہ بروز جمعہ بعد نماز کے واسطے عیادت کی تشریف لائے حضرت خاقان سعید نے باوجود اسکے کہ تین روز سے کسی سے گفتگو نہ کی تھی جناب شیخ الاسلام مذکور کو سلام کیا اوس جناب نے خداتعالی سے دست بدعا ہوکر صحت کی دعا چاہی خاقان سعید کو صحت اوسی دم سے ہونی شروع ہوئی بعد فراغت خاقان سعید نے واسطے خانہ کعبہ کے غلاف نہایت تکلف سے بنوا کر بدست شیخ نور اللہ بن محمد مرشد کے اور مولانا شمس الدین محمد ابہری کے مکہ کو بھیجا وہ دونوں راہ مصر سے کعبہ کو گئے جامہ مذکور خانہ کعبہ پر پہنا کر صحیح و سلامت پھر آئے ۔ اور اسی سال میں امیر فیروز شاہ جو نہایت عقلمند اور عادل تھا اور تربیت اہل علم و فضل میں اہتمام دستی بہت کرتا تھا تھا فوت ہوا ۔ اور اسی سال میں مرزا محمد جوکی بہادر جو کہ بسبب کم التفاتی مسماۃ مہد علیا گوہرشاد آغا کی نہایت حزن اور غم میں اوقات بسر کرتا تھا نواح سمرقند میں فوت ہوا حضرت خاقان سعید کو یہہ خبر سنکر نہایت اضطراب اور غم ہوا آخر الامر صبر کیا اور اوسکی نعش ہرات میں منگوا کر برابر قبر مرزا بایسنقر کے دفن کئے

بیان منحرف ہوجانی مرزا سلطان محمد کا

بیان منحرف ہوجانی مرزا سلطان محمد کا
اور کوچ کرنا رایات عالیات کا جانب فارس اور عراق کی

جب مرزا سلطان محمد ولایت عراق کی تخت سلطنت پر بیٹھا بہت خلق اللہ اطراف اور امصار اور اکناف سی اوسکی پاس آکر جمع ہوئی اور شاہزادی نی سخاوت پر ایسی کمر باندہی کہ آمد تمام ملک عراق کی اوسکی خرچ کی برابر نہ تہی خرچ بہت کرنی لگا اسلئی جابجا کی خلق اوسکی پاس آجمع ہوئی اسی اثنا مین جب حضرت خاقان سعید کی مرض کی خبر ولایت عراق مین پہنچی بعض مفسدون نی شاہزادی سی بیان کیا کہ حضرت خاقان بسبب بیماری کی ایسی ضعیف ہوگئی ہین کہ مقدور ہلنی اور طاقت چلنی کی نہین رکہتی اور یقین ہی کہ اس بیماری مین فوت ہوجاوین اس فرصت کو غنیمت جانکر بلدہ اصفہان اور شیراز کو اپنی تحت وتصرف مین لائی اسواسطی درمیان سنہ ۸۴۹ آٹہہ سو انچاس ہجری کی مرزا سلطان محمد اصفہان مین گیا — امیر سعادت خاوند شاہ کہ بعد وفات مرزا رستم کی اوس ملک کی حکومت کرتا تہا اوسکو پکڑکر قید کیا اور بعد ضبط اوس ولایت کی اور لینی اموال لانہایت کی جانب دارالملک شیراز کی کوچ کیا — مرزا عبد اللہ نے شہر مضبوط کرکی ارادہ متحصن ہونی کا کیا اور یہہ خبر ایک قاصد تیز رفتار کی زبانی ہرات مین کہلا بہیجی جب یہہ خبر خاقان عالی نی سنی درمیان سنہ ۸۵۰ آٹہہ سو پچاس ہجری کی جانب عراق اور فارس کی کوچ کیا اور مرزا علاء الدولہ کو ہرات مین اپنا قایم مقام چہوڑا جب رایات نصرت ایات مملکت ری پر پہنچی امیر سلطان شاہ برلاس اور امیر شیخ ابو الفضل ولد امیر علیکہ کوکلتاش — اور امیر احمد فیروز شاہ کو ساتہہ لیا — مرزا سلطان محمد نے جب خبر خاقان عالی کی تشریف لانی کی سنی بسبب نامردی کی شیراز سی مراجعت کرگیا — اور لشکر خاقان کا جب بلدہ اصفہان مین پہنچا وہان حکم دیا کہ جو لوگ سادات اور بزرگ اوس ولایت کی مرزا سلطان محمد کی ہوا خواہ ہین اونکو گرفتار کرو چنانچہ شاہ علاء الدین کہ ایک بزرگ سادات حسنی سی تہا

بیان انتقال پانا حضرت خاقان سعید کا

۱۹۸ — اور خواجہ افضل ترک وغیرہ انکو پکڑ کر محبت و شفقت گرفتار کر کی یاساکو روانہ کی اور جناب حقایق مآب بلاغت انتساب مولانا شرف الدین علی یزدی رض کہ داخل ان گرفتارونمیں ہتا بسبب حیلہ اور تدبیر مرزا عبداللطیف کی چھٹ گیا وہ مخلصی پاکر جانب ہرات کی چلا گیا بعد گذرانی ایام سرما کی خاقان سعید نی امراء عظام مثل سلطان شاہ برلاس — اور شیخ ابوالفضل کو مرزا سلطان محمد کے پاس اسلئی بہیجا کہ شاہزادہ کو جسطرح ہوسکے اردوی ہمایون مین لاوین امیر شیخ ابوالفضل سب امیرون سی آگے مرزا سلطان محمد کی خدمت مین گیا اور نصایح اور مواعظ دلپسند کیکر شاہزادہ کو ملازمت جد بزرگوار مین جلدی کرنے کی واسطی سمجہایا اور گیا کہ سب تقصیر ہماری اسصورت سی معاف ہو جاوسی گی مگر خدا کو اور ہی کچہہ کرنا منظور تہا کہ وہ کسی کو معلوم نہ تہا جو ظہور مین آیا یعنی حضرت خاقان نے انتقال پایا

بیان انتقال پانا حضرت خاقان سعید کا اور جو حوادث پیچہے اس واقعہ کے ظہور مین آئے

کدام دوحہ اقبال سر بچرخ کشید — کہ صرصر اجلشں عاقبت ز بیخ نکند
سر نہاد فلک تاج سروری بر سر — کہ بند حادثہ بر دست و پای او نفکند

واضح ہو کہ جن ایام مین درمیان ولایت ری کی لشکر خاقان سعید کا پڑا ہوا تہا در مدہ بادہ مذکور سے پیدا ہوا اتیوار کی صبح پچیسوین تاریخ ماہ ذوالحجہ سنہ ۸۵۰ اٹہہ سو پچاس ہجری کو موافق روز اول سے شراب خالص نوش جان کی اور خچر پر سوار ہوکر قصد جانی قلعہ طبرک کا واسطی زیارت کرنے وہان کی مشایخ سے گیا اثنا راہ مین خچر نے سرکشی کی اسلئے حضرت خاقان سعید نے نہایت ضعف اور ناتوانی کی باعث سواری تخت کی منگوا کر سوار ہوئے پینس مین ایسے ہی درد معدہ بہت شدت سی ہوا اسلئے راہ سی مرحمت شاہ لی معہ سپاہ کی بہی اپنے خیمہ تک نہ پہنچی پائے تہی کہ جان بحق ہوئی سچ ہے

بیان انتقال پانا حضرت خاقان سعید کا

سے دلانیست دایم بقا و حیات * کہ عالم ندارد قرار و ثبات * رسد تخت و بخت از
باوج کمال * چو خورشید تابندہ یابد زوال * بیا تا بگویم آہ و از سنے * کہ جمشید
کے بود کاوس کی * حضرت خاقان سعید کی عمر بہتر برس کی ہوئی اور سلطنت اس
بادشاہ نے مستقل ہو کر سینتالیس برس سات مہینے کی ناسوا اسکے صاحب قران کی نیابت
مدت تک کی ہے سے اگر صد سال مانی ور یکی روز * بباید رفت ازین کاخ دل افروز
القصہ دوسرے روز بعد وفات بادشاہ ہفت کشور کی اردوی ہمایون مین شور محشر برپا
ہو گیا سے گردون بدود حادثہ عالم سیاہ کرد * ایام خاک بر سر خورشید و ماہ کرد
باد اجل چراغ امل رہ فرو نشاند * وز دود آن چراغ جہان را سیاہ کرد * مرزا عبداللطیف
نے بموجب اشارہ مہد علیا گوہر شاد آغا کی جانب برانتقارسی لائی توق ظفر شعار مین پہنچکر
لشکرگاہ بند و بست کیا — اور مرزا ابو القاسم بابر نے ہمراہی مرزا خلیل سلطان بن مرزا
محمد جہانگیر کے جو کہ نواسہ دختر خاقان سعید مغفور کا تہا جانب خراسان کی چلا گیا اور اردو کی
لشکریون نے اردو بازار مین لوٹ اور غارت بہت کی جو جسکے ہاتہ آیا سے لے بہاگا تین روز
تک یہہ فتور رہا بعد ازان تین دن پیچہی نعش مرزا شاہرخ بہادر کی ایک ڈولی مین رکہکر
طرف ہرات کی لشکر نے کوچ کیا اثنا راہ مین چند مفسدون نے مرزا عبداللطیف سی یہہ کہا
کہ مہد علیا گوہر شاد آغا باتفاق چند امرا کے کسی اور فکر مین ہے اور شاہزادہ مذکور کو
معلوم تہا کہ دادی مرزا علاء الدولہ سے بہت محبت رکہتی ہے یہہ بات شاہزادہ کو بہت بری
معلوم ہوئی اسواسطی سلخ ذی الحجہ سال مذکورہ کو ڈیرا اوس دادی کی مسماۃ مہد علیا گوہر شاد
آغا کا لٹوا دیا اور جس اسیری کچہہ تنگ دستی پیدا اوسکو قید کیا عبداللطیف مذکور نے
اس عورت کا تمام اسباب لوٹ لیا یہانتک کہ اوسکے پاس سواری بہی نرہی تا کہ وہ
قطع منازل کرے لاچار ایک کپڑا کمر مین باندہ کر لاٹہی ہاتہہ مین لیکر پا پیادہ جاتی
تہی اسی اثنا مین ایک شخص نے جو امرا برلاس کے نوکرون مین سی ایک خادم تہا اپنا

بیان جلوس فرمانی مرزا علاو الدولہ کا تخت پر

گھوڑا اوس عورت کو دیا اوسوقت وہ اوس گھوڑے پر سوار ہوئی اور اوسکے ملک سے اوسکی ۲۰۰
پاس کچھ نہ رہا المختصر مرزا عبد اللطیف دامغان مین پہنچا وہان کے داروغہ نے شہر بند کر لیا اور
مخالفت ظاہر کی شاہزادہ نے بعد محاصرہ اور محاربہ کے شہر کو فتح کیا لشکریون نے
جو کچھ اسباب شہر مین پایا سب لوٹ لیا — پھر عبد اللطیف بسطام کو گیا وہان جاکر اوسنے
سنا کہ مرزا بابر بسبب استدعا والی جرجان کی تخت سلطنت پر بیٹھا — پھر وہان سے لشکر لے
جانب شیروان کی کوچ کیا اثنا راہ مین خبر پہنچی کہ امیر سلطان شاہ برلاس جو بمعہ چند امرا کے
اردوی مرزا سلطان محمد مین گیا تھا وہان سے مراجعت کی ملازمت حضور مین حاضر ہوتا ہی —
اور امیر شیخ ابو الفضل اوسسے جدا رہا — اور امیر نظام الدین احمد فیروز شاہ راہ نیشاپور سے جدا ہو
ہرات کی چلا گیا دوسرے روز سلطان شاہ لشکر مین آملا — اور مرزا عبد اللطیف سبزوار سے
جانب نیشاپور کی چلا گیا وہان جاکر سنا کہ مرزا علاء الدولہ نے اپنی لشکریون کو بہت روپیہ اور
خزانہ تقسیم کیا ہے اور ایک فوج اوسکے مع چند سردارون کی مشہد مقدس مین آگئے ہیں

بیان جلوس فرمانا مرزا علاء الدولہ کی تخت پر
اور گرفتار ہونا مرزا عبد اللطیف کا

واضح ہو کہ اوایل ماہ محرم سنہ ۸۵۱ آٹھ سو اکیاون ہجری مین مرزا علاء الدولہ جب خبر انتقال اپنی
جد بزرگوار کی سنی درمیان دار السلطنت ہرات کی تخت شاہی پر جلوس فرمایا اور انعام و احسان
سپاہ پر بہت کیا اوسکا ارادہ تھا کہ تحفی مناسب اور ہدایا لایق مرزا الغ بیگ گورگان کے
پاس روانہ کرے اور اپنی تین جملہ متعلقین اور موافقین سے شمار کرے مگر جب اوسنے یہ خبر سنی
کہ مرزا عبد اللطیف نے مسماۃ مہد علیا کی ساتھ بے حرمتی کی ہے اسلئے مخالفت اختیار کی اور مرزا
پیر محمد شیرازی — اور امیر اویس ترخانی اور احمد ترخان کی ہمراہ ایک جماعت پہلوانون کی
واسطی دفع عبد اللطیف کی نامزد فرمائی اون امیرون نے مشہد مقدس مین آکر یہ خبر سنی کہ شاہزادہ

بیان عبور کرنی مرزا الغ بیگ کا دریا جیحون سی

بادشاہزادہ مذکور کی اردو مین بی سامانی اور حیرانی بہت ہی فوراً ایلغار کرکی شنبہ کی رات ۲۰۱
تیرہوین ماہ صفر کو تاخت لاسنے مرزا عبد اللطیف کی پنجہ سی مسماۃ مہد علیا اور امرا ترخانیون کو
خلاصی دی اور ارد وسی نکلکر صف آراستہ کی لڑائی ہونی لگی مرزا عبد اللطیف کہ اوس وقت
تک خواب بیہوشی مین سوتا تہا سبب سنی شور وغوغا کی بیدار ہوا تہا اور سامان لڑائی
کا کیا اثنا رکر و فر مین گہوڑا دوڑاکر سری پر آپہنچا فوراً گرفتار ہوا فتح نصیبون نی سب لشکریون
کو لوٹ لیا بعد ازان مرزا صالح اور ترخانی لوگ ہمراہ ڈولے جناب عفت مآب مہد علیا کے
ہوکر جانب ہرات کی گئی مرزا علاء الدولہ نے بہی سعد آباد جام تک استقبال کیا وہ عورت
دار السلطنت مین داخل ہوئی اور عبد اللطیف قلعہ اختیار الدین مین محبوس ہوا

بیان عبور کرنی مرزا الغ بیگ کا دریا جیحون سی اور مخلصی پانی مرزا عبد اللطیف کی قید سی بفضل قادر بیچون

جب مرزا مغیث الدین الغ بیگ نی پدر نامدار کی انتقال پانی کی خبر سنی فوراً بغداد اسکے
مراسم تعزیت کی ادا ربعد قید کرنے مرزا ابو بکر بن مرزا محمد جوگی کے ارادہ تسخیر ممالک حضرت
خاقان منغفور کا کیا جب آب آمویہ سی عبور کرکے قبۃ الاسلام بلخ مین آرام کیا چاہتا تہا
کہ مرزا عبد اللطیف موکب ہمایون سی آکر شامل ہوا اسی اثنا مین اوسکے گرفتار ہونیکی
خبر سنکر بہت رنجیدہ ہوا امرا و اعیان دولت سی اسباب مین مصلحت لی اور مشورہ طلب کیا
سبنی متفق اللفظ و المعنی یہہ عرض کی کہ مرزا علاء الدولہ سی صلح کرنے چاہئی تاکہ شاہزادہ
مخلصی پاوے اور مرزا علاء الدولہ نے جو مرزا الغ بیگ کی آنیکی خبر سنی اوسنی
سپاہ کثیر جمع کرکے آب مرغاب سی عبور کیا اسوقت مرزا الغ بیگ نی مولانا میر کہ محمود
صدر ابراہیم کو بہتی مذکور کے پاس روانہ کرکے یہہ پیغام دیا کہ طبیعت میری یہہ چاہتی
ہے کہ اوس فرزند کا ملک پامال حوادث اور آشوب کا ہو اگر اب عبد اللطیف سو اگر

بیان اوس مخالفت کا جو دوسری دفعہ درمیان مرزا علاء الدولہ اور عبد اللطیف کی ہوئی

ہماری پاس تم روانہ کرو گی تو صورت صلح کی ہو جاوی گی جب مولانا نہ کور نی اردوی مرزا علاء الدین ۲۰۲
مین حاضر ہو کر مرزا الغ بیگ کی طرف سی یہہ بات بیان کی مرزا علاء الدولہ نے بسبب سننی
اس خبر کی کہ مرزا بابر حدود ولایت خراسان مین پہنچ گیا ہے صلح مان لے اور جانب ہرات
کی بازگشت کی اور مرزا عبد اللطیف کو بخوشی تمام خدمت عم بزرگوار مین روانہ کیا شاہزادہ
مذکور قبۃ الاسلام بلخ مین درمیان خدمت پدر بزرگوار کے پہنچا وہ ولایت الغ بیگ نی اوسکو
مرحمت کی اور آپ جانب ماوراء النہر کے کوچ کیا

بیان متوجہ ہونی مرزا بابر کا جانب خراسان کی اور صلح ہو جانی درمیان بہائیون کے

مرزا ابو القاسم بابر نی جو نسبت ملکت جرجان سی فراغت پائی عنان عزیمت جانب خراسان
کی موڑے اور کامیاب و کامران ہو کر ولایت خبوشان مین پہنچا وہان بارادہ جنگ و قتال
قیام فرمایا مرزا علاء الدولہ بعد فراغ خاطر جانب عم بزرگوار سی باسپاہ کثیر مشہد مقدس
مین گیا اور سرداران لشکر بہاسے کی مقابلہ پیر بہیجا بعد تلاقی طرفین بموجب استصواب نیک خواہان
ہم سے صلح اسطرح پر ہو گئی کہ فاصلہ درمیان دو ملکت کی موضع خبوشان ہو بعد ازان مرزا
علاء الدولہ جانب ہرات سے چلا گیا اور مرزا بابر استرآباد کو روانہ ہوا اور آخر سنہ ۸۵۱
ہجری مین مرزا ابو القاسم بابر نے لشکر کشی اوس ملک پر کی جناب باری کی تائید سی وہ ملک
فتح ہوا حاکم وہان کا سید شمس الدین محمد نہایت تضرع و زاری سے پیش آیا بادشاہ ظفر
پناہ نے پہر دوسری دفعہ وہ ملک اوسکو دیا اور ایک عورت سی جو اوسکی خاندان کی تہی
اپنا نکاح کیا اوسوقت جانب استرآباد کی مراجعت کی اور ہسولوین تاریخ محرم سنہ ۸۵۲ ہجری
مرزا شاہ محمود ابن مرزا بابر پیدا ہوا

بیان اوس مخالفت کا جو دوسری دفعہ درمیان مرزا علاء الدولہ

بیان اوس مخالفت کا جو دوسری دفعہ درمیان مرزا علاء الدولہ اور عبد اللطیف کی ہوئی اور مرزا عبد اللطیف کی رہائی اور جانا مرزا الغ بیگ کا جانب خراسان کی اور فتحیابی ۲۰۳

جن ایام میں کہ مرزا علاء الدولہ نے مرزا عبد اللطیف کو قید سے مخلصی دی تھی یہہ وعدہ کر لیا تھا کہ جتنے ملازم تمہارے میرے پاس مقید ہیں اونکو نیشاپور سے مخلصی دیکر تمہارے پاس بھیجدونگا اور خاقان مغفور کے خزاین سے جو لایق عم بزرگوار کی ہوینگے دونگا مگر ان وعدوں کو وفا نکیا ہرچند کہ مرزا عبد اللطیف نے اوسکے پاس واسطے چہوڑوانے اپنے ملازمین کے قاصد بہیجے اوسنے نہ مانا بلکہ مرزا علاء الدولہ نے برخلاف اوسکے مرزا صالح کو فوج دیکر لب آب مرغاب پر روانہ کیا اسلئے مرزا عبد اللطیف نے یہہ خبر سنکر اوسطرف تاخت کی مرزا صالح نے بہاگ جانا غنیمت جانکر اپنے تئین ہرات میں پہنچایا — اور مرزا علاء الدولہ نے جرات چچازادہ سے آشفتہ ہوکر جانب بلخ کے کوچ کیا جب اندخود اور شبرغان کے حدود میں پہنچا ایک ایلچی مرزا الغ بیگ کا آیا اوسنے بیان کیا کہ مرزا الغ بیگ نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی حرکت عبد اللطیف سے سرزد ایسی ہوئی جو باعث تمہاری چڑہائی کرنے کا ہوئی تو مناسب تہا کہ پہلے مجکو اوس امر سے اطلاع کرتے تاکہ میں اوسکا تدارک کر دیتا اب صلاح یہہ ہے کہ تم مراجعت کر جاؤ اور اپنی سپاہ کو منع کرو کہ رعیت کو تکلیف نہ دیں مرزا علاء الدولہ نے یہہ بات بسمع رضا و رغبت سنکر دار السلطنت ہرات کو مراجعت کی لیکن اوسکے لشکریوں نے شہر اندخود و شبرغان کو لوٹ لیا جو کچہہ لشکریوں کی ہاتہہ آیا لے بہاگے جب مرزا علاء الدولہ اپنی دار السلطنت میں پہنچا اور فصل جاڑے کی تمام ہو چکی تقریب سنت ختنہ مرزا سلطان ابراہیم کی جشن کیا اور بڑے دہوم کی شادی رچائی اسی اثنا میں مرزا الغ بیگ گورگان نے واسطے انتقام اور بدلا لینے اوس خرابی اور ویرانی کے جو اوسکے لشکر کی ہاتہہ سے ولایت اندخود اور شبرغان میں برپا ہوئی تہی سپاہ کثیر لیکر آب آموی سے گذر کر گانو قاضی کے جو وہ موضع اندخود سے واقع ہے نزول اجلال فرمایا مرزا علاء الدولہ نے یہہ خبر وحشت اثر

بیان مخالفت کا جو دوسری دفعہ درمیان مرزا علاءالدولہ اور عبداللطیف کی ہوئی

۲۰۴ سنکر خوشی اور شادی بڑہا دی اور سپاہ کو بلاکر خزانون کے دروازے کہلواکر بہت زر دیا ــــ
دَرِ گنج بکشاد و لشکر بخواند ❊ بدامن زر و سیم گوہر فشاند ❊ بعد انتظام لشکر کی امیر محمد
صوفی ترخان ــــ اور امیر سلطان ابوسعید کو حکومت اور دارغگی ہرات کی دی اور قلعہ
اختیار الدین کو آقا حاجی کے حوالہ کیا ــــ اور مولانا احمد لیادل کو قلعہ عماد پر بہیجا اور آپ
کنارہ آب مرغاب کی جانب کوچ کیا جب سنجاب سی گذرا طبیعت مین اوسکے یہہ آیا کہ عم بزرگوار
سی صلح کرلون یہہ سوچکر ایک جماعت اپنی مخصوصون کی حضرت ولایت منزلت ہدایت
منقبت شیخ بہاء الملۃ والدین قدس سرہٗ کی خدمت مین بہیجی اور کہا کہ آپ مجہمین اور الغ بیگ
کے درمیان پڑکر صلح کروا دیجئے اون لوگون نے خدمت شیخ مین جاکر یہہ پیغام دیا اونہون
نے منظور کیا مگر قبل پہنچنے شیخ الاسلام کی مرزا الغ بیگ آب مرغاب سی عبور کرگیا اور نواحی
بزناسیہ پر تلاقی طرفین ہوئے دونون سردار لڑنی پر مستعد ہوئی اسی اثنا مین مرزا عبداللہ
شیرازی جوکہ مرزا علاءالدولہ کے شاگردون مین منتظم تہا اوسی روگردان ہوکر مرزا الغ بیگ
سی ملگیا اس سبب سی سپاہ خراسان کا دل شکستہ ہوگیا مرزا علاءالدولہ پہلے مقابلہ پر آیا
مگر پیٹہہ پہیرکر دکہلاکر جانب استرآباد کی بہاگ گیا وہان جاکر مرزا بابر سی ملتجی ہوا مہد علیا گوہر
شاد آغا ــــ اور بہائی اوسکا امیر محمد صوفی ترخان ــــ اور خواجہ پیر احمد خوافی ــــ اور امیر
ابوسعید دارغہ جو ہرات مین تہی بعد سننی اس خبر کے کہ علاءالدولہ کو شکست ہوئی بہت جلد
متوجہ عراق کے ہوئے امیر ابوسعید راہ مین گرفتار ہوا اور لوگ سب صحیح وسلامت بہاگ
گئے القصہ جب مرزا الغ بیگ نے فتح پائی شکر حق سبحانہ وتعالی کا ادا کیا اور فتحنامہ اطراف
ممالک مین لکہہ کر روانہ کیا اور باوجود اسکے کہ مرزا عبداللطیف نے اس معرکہ مین بہت شجاعت
اور جوانمردی کے تہی حکم دیا کہ جلدی فتح کا نام چہوٹی بیٹی مرزا عبدالعزیز کی لکہو یہہ باعث
پریشانی مزاج عبداللطیف کا ہوا اور کدورت جانب اپنی باپ کی سی اوسکی طبیعت پر بیٹہہ
گئی اور مرزا الغ بیگ نی جانب ہرات کی کوچ کیا جب مرزا الغ بیگ تخت خاقان سعید پر ہرات

بیان فتنہ کرنی مرزا یار علی بیگ ترکمان کا

ہرات مین ہتہیا زبردستون کا انصاف اور عدل کیا — امیر جلال الدین محمد ولد امیر سلطانشاہ برلاس نی تاریخ اس فتح کی یہہ کہی ہے سے خسروا زہی نصرت لشکر شش ہے تاریخ گفت این فتحا قریب ہے اسی اثنا مین کوتوال قلعہ ترتو اور قلعہ اختیار الدین کے دارو غہ نے اطاعت وانقیاد ظاہر کیا اور کنجیان خزانون کے سپرد کین — مرزا الغ بیگ نی امیرزادہ یار علی ولد اسکندر قرا یوسف اور سلطان ابوسعید داروغہ کو قید کیا اور قلعہ ترتو مین ان مقیدین کو بہیجدیا — اور رو رسلی دفع کرنے مرزا بابر اور علاء الدولہ کے جانب استرآباد کی کوچ کیا جب اسفراین مین پہنچا مرزا عبد اللطیف اور مرزا عبد اللہ شیراز کے کو جانب بسطام کی روانہ فرمایا اور آپ بنفس نفیس پل ابریشم تک گیا ہے سبب وسواے سی مراجعت کی مرزا عبد اللطیف نے بہی سرحد بسطام مین اس حال سی آگاہ ہوکر بسبب اتباع اپنی والد کے مراجعت کی اثنا راہ مین مریض ہوا مشہد مقدس مین حاضر ہوا اور صحت پای

بیان فتنہ کرنی مرزا یار علی ترکمان کا اور مراجعت فرمانی مرزا الغ بیگ گورکان کے

بعد چند روز کی کہ مرزا یار علی اور سلطان ابوسعید داروغہ جو قلعہ ترتو مین محبوس تہی ایک شخص نے جو ہوادارون سلطان ابوسعید سی تہا ایک سوہن چہپاکر سلطان ابوسعید کی پاس بہیجدیا اون دونون نی بوسیلہ اوس سوہن کی اپنی پیر کی بیڑیان کہولکر باتفاق چند قیدیون کی اہل قلعہ کو قتل کیا اور چند محافظین قلعہ کو بہی قتل کیا اور بعض سپاہیون کو اپنا مطیع کر لیا سلطان ابوسعید قلعہ سی باہر نکل گیا اور مرزا یار علی نے جو نقد اور زر قلعہ مین موجود تہا اوسپر اپنا قبضہ کرکے سخاوت ظاہر کی یعنی لوگون کو خزانہ تقسیم کیا اسلئے بہت آدمی اوسکی خدمت مین موجود ہوگئے جب اوسکے پاس آدمی ہوگئی اوسوقت یار علی مذکور نی ارادہ دار السلطنت ہرات کا کیا جب وہان کی حاکم امیر بایزید پروانچی نے جو کہ ایک گماشتہ جناب مرزا

بیان آنی مرزا ابوالقاسم کا ہرات مین اور مارا جانا یار علی ترکمان کا

۲۰ الغ بیگ کا تہا کیفیت واقعہ سے اطلاع پائی واسطی استقبال اس خبر کی ایک قاصد پاس
بادشاہ عالی گہر کے بہیجا اور آپ ایک جمعیت مردان بازاری کی لیکر مقابلہ پر دشمن کی گیا
اور مرزا یار علی نی نزدیون پر بوقت صبح تاخت کی اونکی جمعیت کو پریشان کر کی ہرات
کے باہر تک تعاقب کیا اور جب شہر سی باہر آچکا اوسوقت لڑائی ہوئی جبکہ سترہ دن لڑائی کو
ہوچکی اور فتنہ فرو نہوا مرزا الغ بیگ مشہد سی حدود ہرات مین آیا اور یار علی ترکمان ناامید
وحیران جانب قلعہ نرتو کی مراجعت کر گیا مرزا الغ بیگ نی ہرات مین آکر سبب بہکانے
امیر بایزید کے اون لوگون کو جو باہر ہرات کی رہتی یار علی کی دوستی سی متہم کر کے اونکو
غارت اور تاراج کیا اسی اثنا رہین خبر مرزا بابر کی آنے کی متواتر ہوئی مرزا الغ بیگ نے
حکومت دار السلطنت ہرات کی مرزا عبد اللطیف کو سپرد کی اور نعش حضرت خاقان سعید کے
ہمراہ لیکر راہ مرو سی ماوراء النہر مین آیا

بیان آنی مرزا ابوالقاسم بابر کا دار السلطنت ہرات مین اور مارا جانا یار علی ترکمان کا اور حادث ہونا اور وقایعات کا

مرزا ابوالقاسم بابر نے جب درمیان حدود بسطام اور دامغان کی سنا کہ مرزا الغ بیگ
پل ابریشم سی مراجعت کر گیا بے تعاقب اوسکا کیا اور بہت جلد حرکت کر کی امیر ہندوکہ کو
فوج دیگر جانب مرو کی روانہ کیا اور حکم دیا سر راہ مرزا الغ بیگ کے پیچ کر دست بردی
کرنا اور امیر خلیل ہندوکہ اور بانخواجہ کو اور فوج دیگر دار السلطنت ہرات پر بہیجا اور آپ جانب
سرخس کی گیا — امیر ہندوکہ اوس نواح مین جہان مرزا الغ بیگ تہا پہنچ کر شیر ابراہیم
اوکچو تیمور کو جو سپہ سالار اوسکے لشکر کا تہا اپنا دستگیر بناکر جانب ہرات کی مراجعت کی
اور مرزا الغ بیگ نے آب امویہ سی عبور کر کے بخارا پر نزول اجلال فرمایا اور نعش پدر
بزرگوار کی جانب سمرقند کی روانہ کی اور حکم دیا کہ حضرت صاحب قران کی قبر کے پاس اوسکو

بیان آنی مرزا ابو القاسم کا ہرات مین اور مارا جانا یار علی ترکمان کا

اوسکو دفن کرنا ـ اور امیر خلیل اور مانجوا جب قصبہ قوشنج کے پاس پہنچی مرزا عبد اللطیف ۸۷۰
بعد حکومت پندرہ روزہ کے آدہی رات کو بہاگا عین صورت جانکر جانب ماورا النہر کے
چلا گیا اور امرا مرزا بابر نے درمیان ہرات کی آکر ظلم اور بے انصافی شروع کی ـ اسی
اثنا مین مرزا یار علی کو پہر ہوس بادشاہت کی ہوئی اور سنی شہر ہرات پر آکر محاصرہ کیا
چند سرداران شہر کی جو بسبب ظلم بابریون کی نالان تھے صبح کی وقت بروز جمعہ دروازہ عراق
سے یار علی کو شہر مین لائے اور مرزا بابر کی امیر جو اوسمین تھی قلعہ اختیار الدین مین جا چھپی دوسری
بعد لینے عہد و پیمان کے باہر قلعہ کے آئی پہر بوقت شب قلعہ مین جاکر خزانہ لیکر بہاگ گئی اوس وقت
یار علی ترکمان نی بسبب کم عقلی اور بیوقوفی کے خیال استقلال بادشاہت کا دل مین لاکر شراب خواری
اور صحبت معشوقان سمرقند کے کرنی اختیار کی بیس روز تک اسی طرح چین اوڑاتا رہا آخر ماہ
ذو الحجہ سنہ ۸۵۲ آٹھہ سو باون ہجری مین ناگاہ ایک فوج ظفر موج مرزا بابر کے دروازہ ملک سی
آگہسی شہر کی باغ مین آکر اوس فوج نے قیام کیا اور یار علی کو حالت مستی مین کہ شراب پیکر
متوالا ہو رہا تہا پکڑکر بابر کے سامنی حاضر کیا اوسنے حکم دیا کہ چہار طرف ہرات کی اسکو پہرا کر
گردن مارو چنانچہ مارا گیا ـ مکن تکیہ بر ملک دنیا و پشت ـ کہ بسیار کس چو تو پرورد و کشت
اسی اثنا مین امیر سید مکہ جانب عروسی حاضر ہوا اور امیر ابراہیم اوسکو تیمور کو ملازمت بادشاہی
حاضر کر کی اوسکے قتل کی درخواست کی موجب حکم فوراً وہ بہی مارا گیا جب مرزا بابر تخت سلطنت
خراسان پر متمکن ہوا سرکارون کی مرزا علاء الدولہ کو جو ہمراہ مرزا الغ بیگ سے جنگ بہاگا ہوا
اوسکے ہمراہ تہا عطا فرمائی اور اپنے بیٹی مرزا ابراہیم کو بہی اوسکے ہمراہ بہیجا بعد چند روز کے
مرزا بابر نے بسبب اغوا چند مفسدون کے مرزا علاء الدولہ کو قید کیا اور ایک جماعت فوج
کے قدم مین بہیجکر ابراہیم کو گرفتار کروا کے ہرات مین بلا لیا اور دونون کو قید کر دیا بعد ازان
یہہ بادشاہ شراب خواری اور صحبت معشوقان سیم تن مین تمام ہمت مصروف ہوا اور امرا
اکابر و رعایان دولت نی ظلم اور ستم رعیت کی حال پر بہت کیا کہ آوازہ بیدادگری کی گہر گہر

بیان مخالفت مرزا الغ بیگ اور مرزا عبد اللطیف کا اور مارا جانا اپنی بیٹی کے ہاتہہ سے

۲۰ اوسنی اس خصلت بد پر تبرا کیا اور ۸۵۳ آٹہہ سو تریپن ہجری میں جانب بادغیس کی گیا درمیان
اسی سال مذکور کے مرزا بابر نی سنا کہ حاکم سیستان کا شاہ حسین طریق مستقیم طاعت سے
منحرف ہوگیا ہی مخالفت میں ایام بسر کرنی لگا ہی اسلئے لشکر فراوان لیکر اوس جانب کوچ کیا
جب قصبہ اسفرار پر پہنچا شاہ حسین نے بسبب نہ پانی طاقت حرب اور پیکار کی عاجزی سے
نامہ اور تضرع نامہ لکہکر عفو جرایم کی درخواست کی اور خراج دینا منظور کیا مرزا بابر نی اوسکا
جرم معاف کرکی دار السلطنت ہرات کو مراجعت کی اسی اثنا رمین امیر ہندوکہ نے جہنڈا مخالفت
کا بلند کرکے امیر ابراہیم کو جانب سمرقند کی بہیجا اور آپ استرآباد پر چڑہائی کی مرزا بابر نے
اس امر کی خبر پاکر سلطان ابوسعید دارغہ شیخ علی بہادر کو مع ایک فوج کے واسطی دفع
مخالف مذکور کی نامزد کیا امرار مذکورہ نے حدود خبوشان میں پہنچکر امیر ہندوکہ سی ایک بہار
رڑائی لڑی پہلے شکست لشکر بابر کو ہوئی سلطان ابوسعید بہی مارا گیا آخر الامر ہندوکہ مغلوب
ہوکر شیخ علی بہادر کی ہاتہہ سی مارا گیا ـــ اسی سال میں قلعہ عماد تحت وتصرف بندگان مرزا بابر میں
آگیا تہا ـــ اور مرزا علاء الدولہ نے فرصت پاکر قید سی رہائی پائی جانب غور اور جبار کی
جاکر سیستان کی راہ عراق مین پہنچا

بیان مخالفت مرزا الغ بیگ اور مرزا عبد اللطیف کا
اور مارا جانا اوسکا اپنی بیٹی کی ہاتہہ سی

واضح ہو کہ جناب مرزا الغ بیگ نے بعد امعان نظر کے زائچہ طالع مرزا عبد اللطیف کی مین
جو کہ اوسکا بیٹا تہا یہہ جان لیا تہا کہ مجکو اس بیٹی سے ہاتہہ سی کچہہ گزند اور مصیبت پہنچی گی
اور مولانا محمد ہندوستانی نی بہی جو کہ اوس جناب کی خدمت مین ایام بسر کرتا رہتا تہا یہہ ظاہر
کر دیا تہا کہ اس بیٹے سے آپکو مصیبت پہنچی گی اسلئے مرزا الغ بیگ گورگان مرزا عبد اللطیف
کی کدورت وطیش رکہا کرتا اور چہوٹی بیٹی عبد العزیز کو پیار کیا کرتا تہا اسواسطی مرزا عبد اللطیف

بیان مخالفت مرزا الغ بیگ اور مرزا عبد اللطیف کا اور مارا جانا اپنے بیٹے کی ہاتھ سے

مرزا عبد اللطیف کی بہی وہمین کیفیت نے راہ پائی آخر الامر سبب اوسی باعث کی جو کتب مبسوطہ ۲۰۹
تاریخ مین لکہا ہے اس باپ اور بیٹے مین مخالفت پیدا ہوئے بیان اسکا یہہ ہے کہ جب مرزا
عبد اللطیف نے بسبب آنی مرزا بابر کی ہرات سے بہاگ کر قبۃ الاسلام بلخ مین پہنچکر جو تعلق
اوسکا تہا قیام کیا ارادہ باپ سے لڑنے کا دلمین مصمم کرکے لشکر فراہم کیا مرزا الغ بیگ نے
یہہ خبر سنکر کہ پسر بد اختر نے ارادہ مقابلہ کا کیا ہی بطاقت ہوکر مرزا عبد العزیز کو جو چہوٹا بیٹا
تہا سمرقند مین اپنا قایم مقام کیا اور آپ با سپاہ فراوان جانب جیحون کے گیا مرزا
عبد اللطیف نے اوسی جانب جاکر باپ کو دریا سے عبور نکرنے دیا دو چار بار بالاسے آب لڑائی ہوئی
اکثر اوقات مرزا عبد اللطیف نے باپ پر فتح پائی چند روز جب اسطرح پر گذر چکے سمرقند
سے خبر آئی کہ مرزا عبد العزیز نے حرکات ناپسند اختیار کین ہین چنانچہ وہ امیرون کی جورؤن
اور لڑکیون کو تاکتا ہی بلکہ دست درازی امرا کی عورتون پر کرنے لگا ہی مرزا الغ بیگ نے
یہہ خبر سنکر تہدید نامہ اوس اپنی بیٹے عبد العزیز کی نام لکہا مگر اوسنے باپ کے لکہے پر ہرگز عمل
نکیا اوس حرکت بد سے باز نہ آیا امیر لوگ اوسکے باپ کی ہمراہ یہان لڑائی مین تہے اوسکو کوئی
مانع مزاحم نہ دکہلائی دیتا تہا سبکی عورتون کو خراب کرنے لگا اس سبب سے اون امیرون نے
تنگ آکر ارادہ کیا کہ اوسکے باپ مرزا الغ بیگ کو پکڑ کر مرزا عبد اللطیف کے سپرد کردین اسی
اثنا مین اور ہی صورت پردہ غیب سے ظہور مین آئی جو کسیکے خیال مین نہ تہی تفصیل اس
اجمال کی یہہ ہے کہ مرزا سلطان ابو سعید بن مرزا سلطان محمد بن مرزا میرانشاہ بن امیر تیمور
گورگان جو مدت سے درمیان ملازمت مرزا الغ بیگ کی گذرانتا تہا اور ہوس بادشاہت
کے رکہتا تہا یہہ وقت مغتنم سمجہکر اوسنے جانکر ان باپ اور بیٹون کو لڑتے ہوئی چہوڑ کر
اہل ارغون خان کو اپنی متفق کرکے ارادہ کشور کشائی کا دلمین ٹہان کر جانب سمرقند
کے گیا مرزا عبد العزیز نے اپنی مین طاقت مقابلہ کے نہ لاکر چار دیواری شہر کی قلعہ کرکے
متحصن ہوا جب یہہ خبر مرزا الغ بیگ کو ہوئی بہت حیران اور پریشان ہوکر جانب سمرقند کی

تہوڑا سا بیان حال مرزا سلطان محمد کا

۲۱۰ آیا جب رایات عالیات مرزا الغ بیگ کی سمرقند کی قریب پہنچی مرزا سلطان ابوسعید نے
محاصرہ ترک کرکی ایل ارغون خان کی حد مین چلا گیا — اسی اثنا مین مرزا عبداللطیف نے
بہی آب آمویہ سی عبور کرکی جانب سمرقند کی کوچ کیا مرزا الغ بیگ نے جب اپنی پسر بداختر کی
آنے کی خبر سنی مقابلہ اوسکا ایک گانو دمشق پر کیا اوسجائی پہر لڑائی ہوئی الغ بیگ نے
شکست پائی اور بہاگ کر سمرقند کی طرف گیا میران شاہ قوچین جو نمک پروردہ اس بادشاہ کا
اوسکو توال قلعہ سمرقند کا تہا اس محسن بادشاہ کو شہر مین نہ گہسنی دیا اسلئے مرزا الغ بیگ
جانب شاہرخیہ کی گیا وہان کے کوتوال نے بہی نہ گہسنی دیا اوسوقت لاچار ہوکر جانب سمرقند
کے آیا اور اوسسی بدذات بیٹی سی ملاقات کی باتین ہوئین آخر الامر مرزا عبداللطیف نے
ایک شخص عباس نامی کو جسکا باپ مرزا الغ بیگ کی حکم سی مارا گیا تہا یہہ سمجہایا کہ تو خان کے
پاس جا جو اوسوقت مسند قضا پر تہا جا اور اپنی باپ کا قصاص طلب کر اوسنی جاکر عرض
کی کہ میرا باپ مرزا الغ بیگ کی ہاتہہ سی مارا گیا ہے مین قصاص چاہتا ہون خان نی یہہ کہا
سو قصاص لینا ہو حسب شرع شریف کی درحب ہی اکثر علما سمرقند نے بہی فتوی الغ بیگ
کے قتل کا دیا اوسوقت عباس مذکور نے اوس بادشاہ عادل اور فاضل کو بسبب برانگیختہ
کرنے اوسکی پسر بداختر کے قتل کیا — اور مرزا عبداللطیف نے قبل اس واقعہ کے
تین روز پہلے اپنی بہائی عبدالعزیز کو بہی مروا ڈالا تہا ایک فاضل نے یہہ قطعہ تاریخ مرزا
الغ بیگ کا لکہا ہے — الغ بیگ ان شاہ جم اقتدار ٭ کہ دین نبی را ازو بود پشت
ز عباس شربت شہادت چشید ٭ [illegible] سال تاریخ عباس کشت ٭ حاصل کلام
یہہ ہے کہ مرزا عبداللطیف نی اپنی باپ کو جو فضیلت اور علم لیاقت مین بی نظیر تہا اور ہمیشہ
تمام ہمت تربیت اہل فضل وکمال مین مصروف رہتا تہا عالم آخرت کو روانہ کیا اور آپ
مستقل بادشاہ ہوا — اور میرزا سلطان ابوسعید کو ایل ارغون خان سی لیکر قید کیا

تہوڑا سا بیان حال مرزا سلطان محمد بن مرزا بایسنقر کا اور

بیان نہضت فرمانی بابر کا قلعہ عماد سی

ہونا لڑائی کا درمیان اوسکی اور مرزا بابر کے

مرزا سلطان محمد نی بعد انتقال حضرت خاقان سعید کی تہوڑی ہی عرصہ مین ولایت عراق اور فارس پر قبضہ پا کر حاکم شیراز مرزا عبد اللہ پر شفقت اور مرحمت فرما کر اوسکو جانب خراسان کی بہیجا اور آپ سپاہ ظفر پناہ لیکر متوجہ جانب مرزا جہان شاہ کی ہوا اور موافق دستور اپنی جد مغفور کی اوسکی نام ایک فرمان لکہہ بہیجا مرزا جہان شاہ سنے اس جرات اور حرکت سی جیر نمشد ہو کر لشکر قیامت اثر اپنی ہمراہ لیا اور واسطی مقابلہ مرزا سلطان محمد کے نکلا جبکہ دونون کا مقابلہ ہو گیا اور سفیر ہر دو جانب کی آنے گئے انجام اس مہم کا صلح پہ ٹہہر گیا ان دونون بادشاہون مین سی ہر ایک اپنی اپنی دار السلطنت کو چلی گئی — مرزا سلطان محمد نے بعد بندوبست اور ضبط مملکت عراق اور فارس کی حسب منشا مرزا الغ بیگ سمرقند سی مراجعت کر گیا اوسنی خراسان پر لشکر کشی کی — مرزا ابو القاسم نے یہہ خبر پا کر بہائی سی لڑنے کی ارادہ پر استقبال اوسکا کیا ولایت جام مین دونون لشکرون کا مقابلہ ہوا بڑی بہاری لڑائی ہوئی سپاہ عراق نی لشکر خراسان کو شکست دی مرزا بابر نی بلطائف الحیل اس جنگ سی خلاصی پا کر اپنی تئین قلعہ عماد مین پہنچایا اوسوقت مرزا سلطان محمد نی حضرت خاقان سعید مغفور یعنی مرزا شاہرخ بہادر کی تخت پر پہنچکر جلوس فرمایا — اور مرزا ابراہیم کو قید سی رہائی دیکر پاس مرزا علاء الدولہ کے کہ ہمراہ اوسکے عراق سی آیا تہا روانہ کیا وہ موسم جاڑے کی تہی اور قحط اون ایام مین بہت ہو گیا تہا چنانچہ ایک سیر گیہون چار دینار کی عوض ملتے تہے

بیان نہضت فرمانی بابر کا قلعہ عماد سی جانب ولایت استرآباد کی اور مراجعت کرنا مرزا سلطان محمد کا خراسان سی

بیان نہضت فرمائی بابر کا قلعہ عماد سے

۲۱۲ مرزا ابوالقاسم بابر نے بعد چند روز قیام فرمانی کی قلعہ عماد مین جانب ابیورد کی کوچ کیا اور وہان سے جانب جرجان کی گیا — اون ایام مین خراسانی لوگ بسبب ظلم اور جور امیر حاجی محمد غاشیرین کی جوکہ ایک امیر سلطان محمد کی طرف سے مختار کل تہا تنگ ہوکر گروہ گروہ اور فوج فوج مرزا بابر کے پاس جاتے تہی جب مرزا سلطان محمد نے یہہ حال دریافت کیا ارادہ اپنی دل مین مرزا بابر کی استیصال کا ٹہراکر پہلے مرزا علاء الدولہ کو حکومت کرمسیر پر روانہ کیا اوسوقت عازم استراباد کا ہوا — اور امیر حاجی محمد غاشیرین کو معہ اور سرداروں کے برسم منقلا سے پیشتر روانہ کیا — اور مرزا بابر بہی مثل شیر ببر کی مخالفین کی مقابلہ کو آیا مشہد پر لڑائی ہوئی مرزا بابر کی فتح ہوئی اور عراق کی سپاہ نی شکست کہائی امیر حاجی محمد معہ سپاہ اور سردار کی گرفتار ہوکر مارا گیا اسلئے مرزا سلطان محمد نی درمیان ولایت طوس کی بندوبست عراق کا خواجہ غیاث الدین احمد خوافی کو حوالہ کرکے بہت جلد حرکت کی اثناء راہ مین خبر تسلط اور استیلا مرزا بابر کے سنکر قطع مسافت بہت جلد کرتا تہا چنانچہ سوائے تین سو سوار کی ہمراہ اوس شہر بابر کے کوئی نرہا اور دفعتہً مرزا بابر کی لشکر پر آ پہنچا مرزا بابر پہر دوسری دفعہ قلعہ عماد کو بہاگ گیا — مرزا سلطان محمد نے بسبب اسکی وہم کے کہ مبادا مخالفین نی اس بہاگ جانی مین کوئی فریب رکہا ہو مراجعت کری اپنی اردو مین آیا جتنی آدمی کہ وہان چہوڑ گیا تہا اون مین سی ایک کو بہی نہ پایا اسواسطی کہ لوگون نے امرا کی مقتول ہونی کی خبر پاکر بہاگ جانا اور پریشان ہونا مین صواب جانکر سب چلدئے تہی اثناء مین یہہ خبر آئی کہ مرزا علاء الدولہ کرمسیر سے ہرات مین جاکر تخت پر جلوہ آرا ہوا مرزا سلطان محمد یہہ خبر سنکر بہت پریشان خاطر ہوا اور کہنی لگا کہ باشندگان ہرات مرزا علاء الدولہ کو بالطبع وہان کا بادشاہ بنایا چاہتی ہین اب وہ وہان بادشاہ ہوگیا ہے مناسب یون معلوم ہوتا ہے کہ مین جانب عراق کی جاون امرا نے بہی یہہ رای پسند کی اوسوقت وہ اپنی مملکت کی طرف راہی ہوا — مرزا ابوالقاسم بابر نے جب مرزا سلطان محمد کی مراجعت کی خبر سنی قلعہ عماد سے نکلکر جانب ہرات کی کوچ کیا — مرزا علاء الدولہ نے بہائی کی آنی کے

بیان مقتول ہونی مرزا عبداللطیف کا

آنی کی خبر سنکر قلعہ اختیار الدین کا مولانا احمد یساول کو سپرد کیا اور آپ طرف ولایت بلخ کے ۲۱۳
چلا گیا اسلئے مرزا بابر دوسری دفعہ خدا تعالی کی مدد سی دار السلطنت ہرات مین اوپر تخت
سلطنت کی بیٹھا اور قلعہ اختیار الدین کو اپنی تحت مین لایا مولانا احمد یساول کو پناہ دیکر
اپنی خدمت مین بلا لیا

بیان مقتول ہونی مرزا عبداللطیف کا اور جلوس فرمانا مرزا عبداللہ کا تخت سلطنت پر اور بیان اوس امر کا جو درمیان مرزا سلطان ابوسعید اور اوس جنگ کی وقوع مین آیا

مرزا عبداللطیف نی بعد قتل کرنی اپنی باپ الغ بیگ اور بہائی عبدالعزیز کی تاج سلطنت کا اپنی سر پر رکہا اور رعیت پروری اور تربیت ارباب فضایل کی کرنے لگا مگر وہ نہایت بدخصلت اور تیز خشم اور مغضوب الغضب آدمی تہا تہوڑی گناہ پر عذاب بہت کرنی لگتا تہا اسلئی ایک جماعت نوکرون مرزا الغ بیگ اور مرزا عبدالعزیز کے نی اتفاق کرکی جمعرات کی شب چہبیسوین ربیع الاول ۸۵۴ھ آٹھہ سو چون ہجری مین جسوقت کہ وہ بادشاہ دیوانہ وار باغ چنار سی سمرقند کو آیا تہا تیر باران اوسپر کی ایک تیر اوسکے لگا کام تمام ہوگیا اور نوکر اوسکی جو ہمراہ تہے بہاگ گئے مخالفین نے اوسکی پاس پہنچکر سر اوسکا تن سی جدا کیا اور مرزا الغ بیگ کی قبر کے سامنی لاکر اوسکو ٹانگا ـ شعر ـ کشتی تو در کشتنہ تیر آنکہ تیر انگشت ـ ہم کشتہ شد از گردش ایام سرانجام ـ چنانچہ عبداللطیف نے بادشاہت کی ـ وہ ہمیشہ یہ شعر جیسی کہ اپنی باپ کو آپ ہی قتل کروایا تہا پڑہا کرتا تہا ـ پدر کش پادشاہی را نشاید ـ اگر شاید بجز شش مہ نپاید ـ مرزا عبداللطیف کو ایک شخص مسمی باباحسین نی قتل کیا تہا چنانچہ اسی واسطی باباحسین کشت یہہ اوسکے مقتول ہونی کی تاریخ ہی جیساکہ یہہ شعر ـ باباحسین کشت شب جمعہ اش بتیغ ـ تاریخ قتل اوست کہ باباحسین کشت ـ القصہ بعد اس واقعہ کے تمام اکابر اور اعیان

بیان مقتول ہونی مرزا عبد اللہ شیرازی کا

۲۱۷ سمرقند نی مرزا عبد اللہ شیرازی کو بادشاہ مجازی بنایا اور مرزا سلطان ابو سعید جو کہ آخر ایام حیات مرزا عبد اللطیف مین قید سی چہوٹ کر بخارا مین چلا گیا تہا بعد مشہور ہونے اس خبر کے وہ شہر اپنی تحت قبضہ مین لاکر جانب سمرقند کی متوجہ ہوا مرزا عبد اللہ شہی اوسکے مقابلہ کی واسطی نکلا جانبین مین لڑائی ہوئی سپاہ سمرقند کی غالب آئی اور مرزا سلطان ابو سعید جانب ترکستان کی بہاگ گیا اوایل ۸۵۵ سنہ آٹہ سو پچپن ہجری مین قلعہ پر مستولی ہوا — مرزا عبد اللہ نے ایک فوج اوس طرف روانہ کی وہ فوج بعد لڑائی کے شکست کہا کر سمرقند کو چلے آئی اوسوقت مرزا عبد اللہ نے خزانہ بہت خرچ کیا لشکریون کو مال بہت دیا اور لڑائی کے آلات بنوائی اور طیاری لڑائی کی کی — مرزا سلطان ابو سعید نے یہہ خبر سنکر باستصواب امرا کی بادشاہ اوزبک ابو الخیر خان سی کمک چاہی خان والا شان نی اوسکو کمک دی اور وہ دونو ملکر جانب سمرقند کے آئی

بیان مقتول ہونی مرزا عبد اللہ شیرازی کا اور حال جلوس سلطان ابو سعید کا تخت سلطنت سمرقند پر

مرزا عبد اللہ نی جب یہہ خبر پائی کہ ابو الخیر خان اور سلطان سعید دونو چڑہ کر آتے ہین لشکر کثیر لیکر اونکا مقابلہ کیا اور آخر ماہ جمادی الاول سنہ مذکور مین قریہ شیراز پر جو چار فرسخ سمرقند سی واقع ہے دونون لشکرون کا مقابلہ ہوا مرزا عبد اللہ کے لشکر کو شکست ہوئی جب وہ شاہزادہ بہاگا بہاگتی وقت سلطان ابو سعید کی نوکرون کے ہاتہہ آگیا اونہون نی اوسکو قتل کیا چونکہ مرزا سلطان ابو سعید جانتا تہا کہ اگر لشکر اوزبک کا سمرقند پر مستولی ہو جاوگا رعیت کو بہت تکلیف پہنچی گی اسلئی اوستی امرا اوزبک کو غافل پاکر خود دروازہ سمرقند پر جاکر نگہبانون کو پکار کر کہا کہ مین سلطان ابو سعید ہون دروازہ شہر کا کہول دو تا کہ اوزبکون کے ہاتہہ سی بچی رہو اہل شہر نے فوراً دروازہ کہول دیا سلطان سعادتمند نے اپنی تئین شہر مین پہنچا کر

بیان متوجہ ہونی مرزا بابر کا جانب بلخ کی

پہنچکر بعد جون اور شہر سپاہ وغیرہ کا بندوبست کردیا ابوالخیر خان باہر شہر کی متحیر اور مبہوت اور ۲۱۵
پریشان ہوکر متفکر ہوا سلطان ابوسعید نے سخنان سنجیدہ اور کلمات پسندیدہ کہلا بہیجی اور
تحایف اور تبرکات لایقہ بادشاہون کے واسطے خان اور امراء اوزبک کی بہیجی او وقت
وہ اپنی ولایت کو مراجعت کر گیا اور آدمی وہان اسطرح پر اوس قوم سفاک کی ظلم ستی فارغ ہو

بیان متوجہ ہونی مرزا بابر کا جانب بلخ کی

اور گرفتار ہونا مرزا علاء الدولہ کا پاس بلخ کی

جب یہہ خبر آئی کہ مرزا علاء الدولہ نے بلخ مین جاکر بہت سپاہ جمع کئے ہین اوسواسطی مرزا بابر نے
لشکرکشی اوس جانب کی مرزا علاء الدولہ نی تاب مقابلہ کی اپنی مین نہ لاکر جانب کوہستان
اور بدخشان کی بہاگ گیا اور مرزا بابر نے بلخ مین جاکر حکومت بلخ اور قندز اور بغلان کے
امیر پیر درویش ہزار اسپی اور اوسکی بہائی امیر علی کو جو بصفت انصاف اور سخاوت
کی موصوف تہا دی جب مظفر و منصور ہوکر دار السلطنت ہرات کو مراجعت کی اسیجائی اوریہا
صورت عجیب دیکہنی مین آئی تفصیل اس اجمال کی یہہ ہے کہ مرزا بابر نی بروقت جانی کی
جانب بلخ کی قلعہ اختیار الدین کا اویس بیگ کو سپرد کیا تہا اویس بیگ نی بعد جانی
بابر کے خیال حکومت اور غرور کا دماغ مین پکاکر ارادہ استقلال کا کیا اور فسق و فجور
اور فساد اور ظلم کرنے لگا اور باوجودیکہ مرزا بابر نے پرورش بلا نسبتی اوسکی سفید مین
نزول جلال بہی فرمایا اویس مذکور آخر کافر ہوا مقام عصیان مین اوسی طرح دریای ادبار
قلعہ کے جو نہایت متانت اور استواری مین تہا مقیم رہا امراء و دولت اوس قلعہ کی تسخیر مین
حیران ہوئے کیونکہ بہت مضبوط قلعہ تہا آخر الامر ایک تدبیر بادشاہ کی خیال مین آئی وہ یہہ
کہ ایک ایلچی پاس اویس کے بہیجا جب وہ پہنچا تو قلعہ سے باہر نکلا کے روز ملنے
پاس آون لگا پہر بادشاہ نے شہر مین دخل کرکر ایک جماعت کو جو ہوشیار تہا اوس قلعہ کو روانہ

بیان متوجہ ہونی مرزا سلطان محمد کا

۲۱ کی اوسکے بعد ایک جماعت بہادرون کی بہیجی اون لوگون نی قلعہ کی باہر جاکر یہہ غل مچادیا کہ بادشاہ
آسکے بادشاہ آئی اویس یہہ غل سنکر واسطی استقبال کی دروازہ پر قلعہ کی آیا شیخ منصور نامی
اوسکو لپٹ گیا اویس بیگ نے خنجر اوسکی مارا وہ ہلاک ہوا اور بہادر جو وہان قریب تہے
اونہون نی جلدی کرکی اویس کی پاس پہنچکر اوسکو قتل کیا اونہین دو تین روز مین اوسکی
بہائی یوسف شاہ نی قلعہ دیدیا مرزا بابر نے یوسف شاہ کو بہی قتل کیا اسی اثنا مین
ایک شخص نے جو مخصوصون مرزا علاء الدولہ سی تہا مرزا بابر کے پاس آکر یہہ عرض کی کہ جناب
مرزا علاء الدولہ اس لڑائی مین غائب ہوگئے ایک جماعت سپاہ کو حکم ہوا کہ اوسکو ڈہونڈو
غرضکہ مرزا علاء الدولہ کو سکندر بیگ کے گہر مین سی ڈہونڈہ کر پکڑ لائی مرزا بابر نی ایک
اپنا معتمد اوسکے محافظت کی واسطی مامور کیا اور درمیان ۸۵۵ ہجری کے جانب استرآباد کی
نہضت فرمائی وہان سی منصور و مظفر ہوکر جانب بسطام کے گیا چند روز وہان قیام کیا

بیان متوجہ ہونی مرزا سلطان محمد کا دوسری دفعہ جانب خراسان کی اور مارا جانا موضع چناران مین

آخر سال سنہ مذکور مین مرزا سلطان محمد نی دوسری دفعہ لشکر آراستہ کیا اور بلدۂ شیراز سی
جانب خراسان کی حرکت کی مرزا بابر نے درمیان ولایت بسطام کی یہہ خبر سنکر
مولانا کو جو اون ایام مین سمرقند سی آیا تہا ایلچی بناکر اپنی بہائی مذکور کے پاس روانہ کیا
اور کہا کہ مجکو صلح کرنے منظور ہی مولانا مذکور نی باب صلح مین بہت جد و جہد اور کوشش بلیغ
کی جسب اسطور پر صلح ہوئی کہ ولایت خراسان کی آمد و دخل دیوان عراق ہو اور تمام قلمرو
مرزا بابر کی مین خطبہ اور سکہ بنام ولقب مرزا سلطان محمد کے جاری کیا جاوی — مرزا
بابر نے بعد مراجعت جناب خواجہ مولانا کے اعتماد صلح پر کرکے بسطام سی جانب مازندران
کی کوچ کیا — اسی اثنا مین خبر متواتر پہنچا سکے کہ مرزا سلطان محمد نی دفتر عہد و پیمان کا

بیان جانی مرزا بابر کا جانب عراق اور فارس کی

بیان کا طاق نسیان پر رکہکر معہ سپاہ فراوان کی اسفراین مین آگیا ہے مرزا بابر بہہ جر سنگر ۲۱۷
بہادران صف شکن ہمراہ لیکر سپاہ عراق سے مقابلہ کرنی کی ارادہ حرکت مین آیا اور مرزا سلطان
محمد بہی اسفراین سے نکلکر مقابلہ پر آیا موضع خبازان پر دونون لشکرون کا مقابلہ ہوا اوس وقت
مرزا سلطان محمد کی یہہ حالت تہی کہ بنفس نفیس ہی سپاہ خراسان پر تاخت لاتا تہا اور
بموجب اس شعر کی سے بہر جا کہ باز دبر افراختی ٭ سر خصم در پایش انداختی ٭ جدہر
جاتا دو چار کا سر اوڑا ڈالتا تہا اور مرزا بابر سپاہ عراق پر متوجہ تہا سے بہ تیر و سنان
بشمشیر تیز ٭ بر آوردہ از دشمنان رستخیز ٭ آخر الامر مرزا سلطان محمد نے قلب
سپاہ مرزا بابر پر حملہ کیا وہان گرکر پکڑا گیا اور بموجب حکم بہائی قضا ہی سے مارا گیا
عمر اوسکی چہبیس برس کی تہی اور مدت اوسکی سلطنت کی نیابت اور استقلال سکے تمام
دس برس ہوئی تہے جب مرزا بابر نے ایک بہائی کو قتل کر ڈالا دوسری بہائی کی واسطے
جو علاء الدولہ لشکر مین قید تہا حکم دیا کہ اوسکی آنکہون مین سلائی پہیر دو چنانچہ اندہا کر دیا گیا

بیان جانی مرزا بابر کا جانب عراق اور فارس کی اور مراجعت کرنی بلدہ ہرات کو اور جو واقعہ کہ گذرا

علم آفتاب اشتراق مرزا ابو القاسم بابر کی بعد اس فتح نامدار کے راہ توس سے جانب عراق
کے آئے جب موکب ہمایون نی سات سعادت اور اقبال کے دار العباد یزد مین نزول
اجلال فرمایا — مرزا سلطان کے امیرون مین سے امیر نظام الدین احمد اور امیر سلطان حسین
جو کہ دونون بیٹا امیر فیروز شاہ کے تہے — اور خواجہ غیاث الدین پیر احمد خوافی اردوی
اعلی مین آکر حاضر ہوئے اور زمین چوم کر سعادت حاصل کی پہر مرزا بابر جانب دار السلطنت
شیراز کی آیا وہان پہنچکر عیش و نشاط اور چین لوٹ رہے جب چار مہینے اسطرح پر
عیش مین گذر چکے خبر آئی کہ سپاہ مرزا جہان شاہ کی نے قدم اپنی حد سے باہر نکالا ہے لکر

بیان جانی مرزا بابر کا جانب عراق اور فارس کے

۲۱۸ ساوہ سے لیا ہی اور ارادہ محاصرہ قم کا رکھتی ہی یہہ خبر سنتی ہے بادشاہ کے غصہ کی آگ
بھڑک آئی مرزا معز الدین سنجر کو اپنا نائب بنا کر شیراز مین چھوڑا اور آپ جانب ممالک
عراق کے کوچ کیا اثنا راہ مین ایک ایلچی نے ہرات سے آکر یہہ خبر دی کہ مرزا علاء الدولہ نے
بمجادنت امیر یادگار شاہ ارلات کے اور اپنی اقربا اور توابع کے مددسے خروج کیا
اور آپ ولایت خراسان مین فتنہ اور فساد برپا کر رکھا ہے بادشاہ نی مہم خراسان کے
انتظام عراق سے اولی اور انسب جانی جمعرات کی روز سولوین رجب کو مراجعت کی بائیسوین
تاریخ کو یزد مین پہنچا حکومت اوس ولایت کی مرزا خلیل سلطان بن مرزا محمد جہانگیر کو دے
پہر وہان سے کوچ کر کے پیر کے روز بارہوین تاریخ ماہ شعبان کو ہرات مین داخل ہوا قبل
پہنچنے بادشاہ کے مہم مرزا علاء الدولہ کے بیچ امیر پیر درویش ہزار اسپی کی اور سبب سعی
اور امرار خراسان کے انجام کو پہنچ چکی تہی اور وہ جانب سیستان کی اور وہان سے جانب رے
کی چلا گیا تہا اسواسطی مرزا بابر نے چین اوڑانے اور عیش کرنے اور صبح اور شام
شراب پینے مین کاہلی شروع کے سچ ہے ؎ ہر وقت خوش کہ دست دہد مغتنم شمار
کس را وقوف نیست کہ انجام کار چیست ؎ اور درمیان ۸۵۶ھ آٹھ سو چھپن ہجری کے
مرزا سنجر اور اور حکام بلاد فارس و عراق کے بسبب صدمات سپاہ ترکمان کی بہاگ کر
دار السلطنت ہرات مین پہنچی مرزا ابو القاسم بابر نے اونکی حال پر رحم فرمایا اور ستائیسوین
تاریخ ماہ ربیع الاول ۸۵۶ھ آٹھ سو چھپن ہجری مین حضرت ولایت منقبت ارشاد
پناہ شیخ بہاء الحق و الحقیقۃ و الدین عمر نے انتقال پایا مرزا بابر بادشاہ نے اون کے
گہر پر جاکر اونکی اولاد کی پرسش کی اور ہمراہ جنازہ کے بادشاہ گیا بلکہ گہوڑی پر سے
اوتر کر شیخ کے جنازہ کو کندہا دیا اور چند قدم بادشاہ تابوت اوٹہا کر لیگیا بعد ازان
بموجب وصیت آنحضرت کی اور بموجب اتفاق مرزا بابر اور امرا ارکان کی سید خاوند شاہ
نے نماز اونکی جنازہ کی پڑہائی اور بدن مطہر اونکا موافق آئین شرع شریف کی خاک مین

بیان متوجہ ہونی بادشاہ کا جانب استرآباد کے

مین سپر د کیا ـــــ اسی سال مین خواجہ غیاث الدین دبیر احمد بادشاہ کی غضب مین گرفتار ہوا ۲۱۹۰
اور اثنا رراہ مین شہادت پائی اور درمیان مزار شیخ رفیع مقدار زین الملۃ والدین خوافی قدس سرہٗ
کے مدفون ہوا

بیان متوجہ ہونی بادشاہ کا جانب استرآباد کی واسطی تسخیر عراق کی پہر کوچ کرنا جانب ماوراالنہر کی اور مارا جانا خلیل سلطان کا

مرزا ابوالقاسم بابر نی درمیان ۸۵۷ آٹہ سو ستاون ہجری کے دوسری دفعہ پہر خیال تسخیر
عراق اور آذربیجان کا دل مین کیا اور ارادہ انتقام لینی کا مرزا جہان شاہ ترکمان سی دل مین ٹہان کر
بعد جمع کرنے سپاہ فراوان کی تیسویں ۲۳ رجب کو جانب استرآباد کی حرکت کی جب مقام جوبتان
پر پہنچا ایک شخص نے جو مرزا خلیل سلطان کے دوستون مین سی تہا بادشاہ سی آکر عرض کی
کہ شاہزادہ ہمراہ مفسدین کے گٹہ گیا ہے اور ارادہ بغاوت و فساد کا رکہتا ہے فوراً فرمان
جاری ہوا کہ اس امر کی تحقیق کی جاوے امرا نی بعد تحقیق و تفتیش کے جرم مرزا خلیل سلطان کا
ثابت کیا چنانچہ مرزا خلیل سلطان مع اپنی بیٹیوں کے ماہ رمضان مین مارا گیا اور بادشاہ نے
ماہ رمضان اوس مکان مین تمام کیا اوایل شوال سنہ مذکور مین کوچ کیا پہر ہوین ذی قعدہ کو
استرآباد پر پہنچا یہہ موسم جاڑے کی خطہ جرجان مین گذارے جب موسم جاڑے کی تمام ہو چکی
جانب قبۃ الاسلام بلخ سی ایلچی نے آکر عرض کی کہ سلطان ابوسعید نے جیحون سی عبور کیا ہے
اور امیر پیر درویش اور اوسکا بہائی امیر علی مقابلہ پر اوسکے گئی تہے دونو بہائی شہید ہوئے
اب سپاہ ماوراالنہر کی باہر بلخ کی پڑی ہوئی ہے مرزا بابر نے یہہ خبر سنکر واسطی دفعہ اوس
فتنہ کے تسخیر عراق سی اس مہم کو اہم اور انسب جانکر جانب ماوراالنہر کے کوچ کیا جب
آب مرغاب سی عبور کر چکا اوس وقت بلخ سی یہہ خبر آئے کہ سلطان سعید نے آب آموئیہ سی
عبور کر کے اپنی دارالملک کو مراجعت کی مرزا بابر نے بہت جلد کوچ کر کے غرہ رمضان

بیان فتح ہونے سیستان کا

۲۴ سنہ ۸۵۸ آٹھ سو اٹھاون ہجری میں قندوز اور بغلان سے عبور کیا صحیح وسالم ولایت حصار میں
آیا وہان سے جانب قندوز کے کی گیا اوس مقام میں خواجہ نظام الدین مودود اور مولانا
جمال الدین فتح اللہ تبریزی بطور رسالت اردوے ہمایون میں پہنچے اور باب صلح میں کچھ عرض کیا
اونکو رخصت مراجعت کی ہوئی اور بادشاہ نے بعد قطع کوہ وصحرا کی چودھوین تاریخ ماہ شوال کو
ایک فرسخ پر سمرقند سے نزول جلال فرمایا اور قبل پہنچنے مرزا بابر کے سلطان سعید نے
بسبب مشورہ اصحاب عالیجناب ولایت پناہ خواجہ ناصر الدین عبید اللہ قدس سرہ کے
اور بسبب اتفاق اعیان اور اشراف سمرقند کی ارادہ تحصن کا کیا اور چاردیواری اور برجون
شہر کا خوب بنا اور مضبوط کردیا القصہ چالیس روز تک محاصرہ رہا ان ایام میں لڑائیین
بہی بہاری ہوئین اور امراے بابری سے امیر خلیل ہندوکہ اور مولانا محمد بیادل وغیرہ
سمرقندیون کی قید میں پہنسکر گرفتار ہوگئے اور ارکان دولت سلطان سعید سے امیر
عبد العلی ترخان اور امیر احمد افضل ہمراہ ایک جماعت کی خراسانیون سے لڑائی میں مشغول ہوئے
وہان گرفتار ہوئے بعد ازان نیک اندیش لوگون نے بیچ میں پڑکر دونون بادشاہون
میں صلح اس طرح پر کروادی کہ رود جیحون دونون مملکتون میں حد فاصل مقرر ہوئی اور جانبین
سے قیدی ایکدوسری کی چہوڑ دئے گئے مرزا بابر نے درمیان ماہ ذالحجہ کی جانب خراسان
کی کوچ کیا امیر شیخ حاجی کو بلخ مین اور امیر علی فارسی کو سان اور چاریک میں
اور امیر شیخ ذوالنون اور اوسکے بہائی مشتاق احمد کو اندخود مین حاکم مقرر کیا جب محرم
سنہ ۸۵۹ آٹھ سو انسٹھ ہجری میں داخل ہرات ہوا اور عیش وعشرت مین مشغول ہوا

بیان فتح ہونے سیستان کا اور امیر ہونا مرزا سنجر کا
مشہد میں اور رسوائی اسکی اور واقعات

اوایل سنہ ۸۵۹ آٹھ سو انسٹھ ہجری مین مرزا ابو القاسم بابر نے امیر خلیل ہندوکہ کو سپاہ لالا تہا

بیان انتقال پانا مرزا بابر کا

لا انتہا دیگر جانب سیستان کی روانہ کیا سبب اسکا یہہ تہا کہ حاکم وہان کا شاہ حسین ولد ملک علی ۲۲۱
خدمت بادشاہ عالیمقام کی بجا نہ لاتا تہا جب امیر خلیل سیستان پر جاکر پڑا شاہ حسین تاب مقابلہ
کی نہ لاکر بہاگ گیا تمام ملک نیمروز کا قبضہ اقتدار امیر خلیل مین آگیا اور انہین ایام مین شاہ حسین
اپنی ایک نوکر کے ہاتہہ سے مارا ہی گیا اوسکا سر کاٹکر امیر خلیل کے پاس لائے —
اسی سال مین پہر مرزا بابر نے نظر التفات مرزا سنجر کی حال پر ڈالی اور اوسکو ولایت
مرو اور باخان کا حاکم کردیا اسی اثنا مین ایک جماعت مازندرانیون نے جو کہ قلعہ عماد مین
محبوس تہی خروج کر کی داروغہ قلعہ کو قتل کیا اور مخالفت او عصیان کا جہنڈا بلند کیا
جلال الدین محمود نے جو کہ داروغہ مشہد کا تہا قلعہ پر جاکر اچہا بندوبست کیا تاریخ مبسوط مین
اسکا حال لکہا ہوا ہی — اور اوایل ۸۶۳ سنہ آٹہہ سو ترسٹہہ ہجری مین مزاج مرزا بابر کا
حد اعتدال سے منحرف ہوگیا اور روز بروز صعوبت مرض کی زیادہ ہوتی جاتی تہی اطبا نی
بہت تدبیرین کین تب گونہ صحت حاصل ہوئی اسی اثنا مین درمیان اونہین دنون کے
دو دم دارستاری ظاہر ہوئے لوگون نی اونکا ظاہر ہونا کسی حادثہ عظیم پر حمل کیا چنانچہ
یہہ حادثہ یہہ ہوا جو ذکر کرتا ہون

بیان جانی مرزا ابو القاسم بابر کا مشہد مقدس مین اور انتقال پانا اس دار فانی سے

مرزا ابو القاسم بابر پچیسوین ماہ شعبان ۸۶۳ سنہ آٹہہ سو ترسٹہہ ہجری کو بارادہ کوچ مشہد مقدس
کے باغ مختار مین گیا تمام رمضان اور ماہ شوال اوس مقام پر گذرانا اوایل ذی قعدہ مین
جانب مشہد مقدس کی کوچ کیا چودہوین ماہ مذکور کو چہار باغ مشہد مین فروکش ہوا دوسرے
روز زیارت امام ہشتم علی موسی رضا رض کے مقبرہ متبرکہ کی وہان کی مجاورون کو روپیہ بہت
دیا اسی اثنا مین درمیان ارکان دولت کی خفیہ خفیہ نزاع اور مخالفت ہوئی آخر الامر

بیان انتقال بابا مرزا بابر کا

۲۲۲ ایک دوسرے ہی میں صفائی ہو گئی اون ایام میں بادشاہ نے شراب پینی چھوڑ دی تھی اکثر اوقات
گویون اور قوالون کا گانا سنا کرتا تھا ایک روز بادشاہ ایک مکان دلکشا اور مقام روح افزا
میں اوترا کہ ناگاہ ایک فقیر ژولیدہ موئی نزدیک بادشاہ کی آیا اور ایک ترجیع بند اوسنے
نہایت نادر بیوفائی دنیا کی مضمون کا پڑھا قریب پچاس بند کی اوسمین تھی اور ہر بند پر یہہ شعر تھا
کہ این ہمہ طمطراق کن فیکون ۔ ہیچ نیست ہیچ اہل جنون ۔ یہہ ترجیع بند وہ فقیر
پڑھکر غایب ہو گیا ہر چند کہ ملازمین بادشاہ نے اوسکی ہر اودہر ڈہونڈہا کہین پتا نہ معلوم ہوا کہ
کہان چلا گیا غرضیکہ بابر نے وہ موسم جاڑی کی مشہد مین گذارے تیسری تاریخ ماہ ربیع الاول
سنہ ۸۶۱ آٹھ سو اکسٹھ ہجری مین کہ آفتاب برج حوت مین تھا جانب مقام النگ رادگان
کے گیا چند روز اوس مقام مین صید افگنی مین مشغول رہا پھر وہان سے جلد مشہد مقدس مین آیا
اور یہہ شعر زبان پر لایا کہ توبہ زیں کردم و آمد بہار ۔ ساقی توبہ شکنم آر زدست ۔
نوکرون کو حکم دیا کہ محفل سرود اور شمع رخون کی طیار کرو چنانچہ اوس محفل مین چند جام چہ بہلکو اور
معشوقان گلعذار کے ہاتہہ سے پی اوسی روز بوقت صبح کہ پچیسوین ربیع الثانی کے تھی عین
نشاط و در حالت مستی مین بیلین مین سوار ہوکر ایکساعت بطور سیر گیا بعد ازان مراجعت فرما کر
تخت دولت پر متمکن ہوا ناگاہ مزاج ہمایون متغیر ہوا اور بعض امراء پر قہر کر کے حرم سرا کے
مین آیا گہر مین آکر اوسی روز فوت ہوا ۔ دوسرے روز امراء عالی گہر نے تجہیز و تکفین
اوس شہریار عالیمقدار کی کر کے ایک گنبذ مین قریب روضہ امام موسی رضا کے دفن کیا
اطبا بیان کرتے تھی کہ اوسکے بدن سے بدبو زہر کی آتی تھی اور بعض متفق اس امر کو ایکسے عاجز
حمل کرتے تھی کیونکہ وہ بادشاہ گا بیان بہت دیا کرتا تہا دس برس بابر نے ولایت
جرجان پر بہ ہیبت سلطنت کی کی اور سات برس تک تمام خراسان اور مازندران اور طخارستان پر
حکومت کرتا رہا تاریخ وفات مرزا بابر کی یہہ ہے سے شہریار کہ شمشیر شد ملک جہان
ناگاہ فتاد در دلش میل جنان ۔ ہر کس کہ ز تاریخ وفاتش پرسد ۔ برگوی کہ سر نہاد شہ بابر جان

بیان متفق ہونی امرا کا سلطنت مرزا شاہ محمود پر

بیان متفق ہونی امرا کا سلطنت مرزا شاہ محمود پر

اور مجمل حال اون وقایع کا جو اون ایام مین گذری

اوسی روز کہ جسدن مرزا بابر کا انتقال ہوا امرا و ارکان دولت نی مرزا شاہ محمود کو تخت سلطنت پر بٹھلایا اور امیر حسین علی جانب ہرات کی چلاگیا اور بڑا بھائی اوسکا امیر شیخ ابو سعید واسطی کسی مصلحت کی جانب سرخس کی گیا — اور شیخ زادہ و میر قوام بسبب استدعا مرزا سنجر کی جانب مرو کی گیا بعد اٹھارہ دن گذرنے اس حادثہ کی مرزا شاہ محمود طرف دار السلطنت ہرات کی نہضت فرمایا ہوا اثنا راہ مین شیخ زادہ نی مرو سی آکر عرض کی کہ مرزا سنجر داعیہ سرکشی اور خلاف کا رکھتا ہے — اور ہرات سی یہہ خبر آئی کہ جس روز خبر وفات مرزا بابر کی ہرات مین پہنچی وہان کا داروغہ نہایت مضطرب اور پریشان ہوا چنانچہ اوسی محافظت مرزا ابراہیم کی مین کمی کی وہ بادشاہ زادہ جو وہان محبوس تہا داروغہ کو غافل پاکر نکل بہاگا اب وہ جانب آب مرغاب کی چلاگیا مرزا شاہ محمود نے چہبیسوین ۲۶ جمادی الاول کو باغ مختار مین نزول فرمایا بعد چند روز کی وہان سی کوچ فرماکی باغ زاغان مین پہنچا اسی اثنا مین امیر شیخ ابو سعید نے ولایت سرخس سی ہرات مین آکر ظلم اور تعدی شروع کی اور ستمگاری رعیت کی کرو اسکے روپیہ خراج کا زیادہ مقرر کرکے محصل واسطی تحصیل روپیہ کے مقرر کردئی اون تحصیلدارون نے بہت لوگون کو شکنجہ مین کہینچ دئے اسلئی وہ بیچارہ اپنی خدا تعالی سی طالب اس امر کے ہوئے کہ کوئی مخلص ہماری واسطی پہنچ تاکہ اس عذاب سی ہمکو چہوڑاوی غرضیکہ دعا اون بیچارون کے قبول ہوئی کہ امیر شیر حاجی نے اکیسوین جماد الاخر کو مرزا شاہ محمود کو شہر مین پہنچایا اور دروازی شہر کے مضبوط کرکی حکم دیا کہ ستمگاری کا روپیہ کوئی کسی کو نہ دے اور جو کسیکو دیا ہو وہ پہیر لیوے اور شیخ ابو سعید کی نوکرون کو جہان کہین کوئی پاوے فوراً لوٹ لیوے اسلئے ایک جماعت کثیر ملازمین شیخ ابو سعید کی لٹ گئے اوس رات کو لوگون نی شہر کی نہضت

بیان متوجہ ہونی مرزا ابراہیم کا جانب ہرات کی

۲۲۴ محافظت کی — امیر شیخ ابو سعید جو باہر شہر کی تہا ہمراہ اپنی بہائی امیر حسن علی کی قریب طلوع صبح کے عازم کنارہ آب مرغاب کا ہوا اور امیر شیر حاجی نے خلق کثیر امرا اور سپاہیوں کی اوسکی تعاقب مین روانہ کی یہہ فوج نزدیک توقوز رباط کے اوسکی پاس جا پہنچی وہ شیخ ابو سعید پکڑا گیا اور قتل بہی کیا گیا اسی اثنا مین کنارہ آب مرغاب سے یہہ خبر آئی کہ شاہزادہ مرزا ابراہیم نے بہت لشکر جمع کیا ہے وہ ہرات پر چڑہائی کرنیکا ارادہ رکہتا ہے — امیر شیر حاجی نے یہہ خیال کیا کہ امراء ترخانی بسبب اصرار مسماۃ مہد علیا گوہرشاد آغا کی کہ وہ مرزا ابراہیم کو بہ نسبت مرزا شاہ محمود کی بہت چاہتی ہے وقت لڑائی کی اوسکی طرف مائل ہو جاوینگے پہلوان حسین دیوانہ سے متفق ہو کر یہہ ارادہ کیا کہ جتنی ترخانے ہین ان سبکو پہلے ہی قتل کر ڈالنا چاہئیے اسلئے ایکروز سب امراء ترخانیون کو باغ زاغان مین بہ بہانہ ایک مشورت لینے کی طلب کیا امیر احمد فیروزشاہ اپنی شعور اور عقل سے تاڑ گیا وہ تو کسی جانب بہاگ گیا اور امیر شیر حاجی اور پہلوان حسین دیوانہ نے قصد امراء ترخانیون کا کیا امیر اویس نے مع اپنے بیٹے یوسف ترخان کے ایک چہری امیر حاجی کی پیٹ مین ماری وہ اوسکے اوپر گر پڑا امیر اویس مع اپنی بیٹے یوسف ترخان کے اور خسرو ترخان اور محمد ترخان اوس روز مارے گئے اور اوسی روز پہلوان حسین دیوانہ متوجہ جانب خواف کی ہوا کیونکہ وہ اوسکے جاگیر تہی راہ مین امیر احمد فیروزشاہ سے ملا اوسنی اوسکو وہان قتل کیا — بعد امیر شیر حاجی نے بعد قتل کرنی امراء مذکورین کی مرزا شاہ محمود اور مہد علیا کو قلعہ اختیار الدین مین حبس کیا اور اپنی پیٹ کے علاج مین مصروف ہوا

بیان متوجہ ہونی مرزا ابراہیم کا جانب ہرات کی
اور جلوس فرمانا اوپر تخت سلطنت کی

جب کنارہ آب مرغاب پر لشکر فرخندہ اثر پاس شاہزادہ ابراہیم کی جمع ہو گیا علم عزیمت کا

بیان آنی مرزا سلطان ابو سعید کا

عزیمت کا جانب دار السلطنت ہرات کی بلند کیا امیر شیر حاجی یہہ خبر سنکر ہمراہ مرزا شاہ محمود کے ۲۲۵
باغ مختار کی طرف چلا گیا اور مرزا ابراہیم منگل کی صبح ساتوین ماہ رجب کو اوس شہر کے
قریب پہنچا مرزا شاہ محمود نے جانب مشہد کی کوچ کیا اور امیر شیر حاجی قلعہ برنو کی طرف
بہاگ گیا شاہزادہ مذکور نی باغ مختار مین آکر قدم تخت سلطنت پر رکہا اور خلق اللہ سی
وعدہ عدل اور انصاف کا اور دور کرنی جور اور ظلم کا کیا بعد چند روز کی یہہ خبر متواتر ہوئے
کہ مرزا شاہ محمود نی بہت لشکر جمع کر لیا ہی اب وہ ارادہ دار السلطنت ہرات کا رکہتا ہی
اسواسطی درمیان اواسط ماہ شعبان کی بقصد جنگ مخالفین کی کوچ کیا — نواحی رباط
مین امیر شاہ ملک بہی مرزا شاہ محمود سی ملگیا جنگ عظیم اور بہاری لڑائی وقوع مین آئے
اول دفعہ بابریون کا غلبہ ہوا آخر الامر بسبب سعی احمد ترخان کے اونکی جانب شکست ہوئے
اور مرزا شاہ محمود دوسری دفعہ پہر مشہد کی طرف چلا گیا اور مرزا ابراہیم نے واسطی تعاقب
دشمنون کی قیام کیا — نادرات سی یہہ ہے کہ بوقت چاشت بروز دوشنبہ پچیسوین
ماہ شعبان کو درمیان دار السلطنت ہرات کی یہہ خبر پہنچی کہ مرزا شاہ محمود نے فتح پائی اور بعد
تہوڑی عرصہ کی یہہ خبر آئی کہ مرزا ابراہیم نی نصرت اور فتح پائی اور دوپہر کو ایک ایلچی
مرزا سلطان ابو سعید کا یہہ آکر کہہ گیا کہ کل کی روز بادشاہ ذو اقتدار مرزا سلطان ابو سعید
اس شہر مین تشریف لا دینگے

بیان آنی مرزا سلطان ابو سعید کا اور سوا اسکی جو حوادث گذری

واضح ہو کہ سلطان ابو سعید جب سی کہ تخت سمرقند پر جلوہ فرما ہوا تہا ارادہ تسخیر خراسان
کا بلکہ تمام ممالک ایران کا رکہتا تہا جب اوسنی خبر وفات مرزا بابر کی سنی اور بہی زیادہ عزم
کرنی لگا اور حاکم بلخ امیر شیخ حاجی کی بہی استدعا اس امر کی ہوئی اسواسطی رایات نصرت
آیات بہت جلدی حرکت مین آئے پچیسوین شعبان کو سلمان پر پہنچی — مولانا احمد

بیان آنے مرزا سلطان ابوسعید کا

۲ میا ولی جو کہ جانب مرزا ابراہیم سے کوتوال قلعہ اختیار الدین کا تہا پہلے شہر کی اوسنے محافظت
کی آخرکار محافظت قلعہ ہی پر قانع ہوا دوسرے روز سلطان سعید نے باغ مین آکر ڈیرا کیا اور ایک
قاصد پاس مولانا احمد کے بہیجا اور فرمایا کہ تو میری اطاعت قبول کر جناب مولوی مذکور نے
جواب دیا کہ میرے ولی نعمت نے یہہ خانہ مجکو سپرد کیا ہے جبتک کہ وہ زندہ ہے مقدور نہین جو
کفران نعمت اور امانت مین خیانت کرون یہہ بات سنکر غصہ ہوا اور حکم دیا کہ قلعہ کا محاصرہ کرو
مگر اوس سے کچہہ فائدہ نہوا کیونکہ وہ قلعہ بہت مضبوط تہا اسی اثنا رمین بعض مفسدین نے بادشاہ
جیسور کی خدمت مین عرض کی کہ مرزا ابراہیم کی قاصد بہت سے بسماۃ مہد علیا گوہرشاد آغا کے
پاس آکر یہان کی خبرین پوچہہ کر چلے جاتے ہین اسواسطے اوسنے اوس عورت کو نوین تاریخ ماہ
رمضان مین شہید کیا بعد اوس واقعہ شنیعہ کے امیر شیر حاجی قلعہ پر نوسے ہرات مین آکر سلطان
سعید سے ملا ملحوظ نظر عنایت کا ہوا مگر اوس پر نوین سعید امیر شیر حاجی کی اوز ہی گل کہلا
وہ یہہ ہے کہ امیر شیر حاجی نے بر وقت متوجہ ہونے کے جانب ہرات کی وہ قلعہ ایک اپنے کسی
معتمد کو سپرد کیا اور آپ اسجانب کو چلا آیا ایک روز قریب شام کے ساقی برکت نامی ایک
شخص چند بکرا ن اوسی قلعہ کی دروازہ پر لیکر آیا محافظین نے اوسکو منع کیا کہ ہم اندر نہین جانے
دینگے اوسنے کہا کہ ایک شب یہان قیام کرونگا پہر چلا جاونگا غرضیکہ وہ اندر قلعہ کے
آیا جب پہر رات گئی ایک شخص کمند جو اپنے ساتہہ لایا تہا قلعہ کی دیوار پر سے لٹکا کر اپنے یارونکو
جو قلعہ کی نیچے مجتمع تہے اوپر چڑہا کر باتفاق اون لوگون کے تلوار کشی کے اور مانند بلائے ناگہان
کے کوتوال کی سر پر پہنچا وہ بیچارہ دو چار زخم کہا کر جان بچا کر بہاگا اور برکت نے اوس قلعہ کو
اپنے قبضہ مین کر لیا سلطان سعید نے یہہ خبر ناخوش جب سنی اور یہہ بہی سننے مین آیا کہ مرزا
عبد اللطیف کی اولاد نے بلخ سے خروج کیا بتاریخ نوین تاریخ ماہ شوال کو جانب ماوراء النہر
کے مراجعت کی اور ایک جماعت امرا کی مع فوج واسطے دفع اعدا کی روانہ کی اون لوگون نے
نواح بلخ مین پہنچکر مرزا احمد و امیر مرزا عبد اللطیف سے لڑائی کی اوسکو قتل کیا لیکن بہائی

بیان جانی مرزا ابراہیم کا جانب مازندران کی

بہائی اوسکا مرزا جو کی جان بچاکر معرکہ سی بہاگ گیا اور سلطان سعید کی یہہ موسم جاڑے کے ۲۲۷

قبۃ الاسلام بلخ مین بسر کی

بیان جانی مرزا ابراہیم کا جانب مازندران کی اور

شکست کہانا سپاہ مرزا جہان شاہ ترکمان کا

جب مرزا شاہ محمود معرکہ مرزا ابراہیم سی بہاگ کر جانب مازندران کی گیا چند روز اوس ولایت مین پہرا کیا اور حاکم اوس مملکت کی جسکا نام امیر بابا حسین تہا خدمات لائقہ بجا لایا اور اسباب سلطنت شاہزادہ کا مرتب کردیا اور مرزا ابراہیم کو جب جمعیت سپاہ مرزا محمود پر اطلاع ہوئی بسرعت تمام جانب راہ نسا اور باورد سی طرف استرآباد کی حرکت کی اور ادسجانب سی مرزا شاہ محمود بہی بہادران صف شکن ہمراہ لیکر راہ عقبہ سی حدود مازندران مین پہنچا مرزا شاہ محمود یہہ خبر سنکر متحیر ہوا اور باتفاق امیر بابا حسین کے ارادہ بہاگنی کا کیا لیکن مرزا ابراہیم نے مرزا جہان شاہ ترکمان کے آنی کی خبر کا سوادہ آ[illegible] اعتبار نہ کیا اور بدستور معہود کوچ کرتا ہوا ایک فرسخ پر استرآباد سی نزول کیا پہر وہان سی ایک جماعت بہادرون کے بطور رسم جاسوسی کی اپنی آگی روانہ کی جب اون لوگون تہوڑی سی مقدار مسافت طی کی ناگاہ قراولان سپاہ مرزا جہان شاہ سی ملاقی ہوئے اور نسی لڑائی ہوئی اسی حال مین مرزا ابراہیم نی بہی اپنی تئین معرکہ مین پہنچایا دیکہا کہ کام ہاتہہ سی جاتا رہا لاچار ارادہ بہاگنی کا کیا ترکمانون نے تعاقب اونکا کرکے بہت [illegible] قتل سلطان حسین ولد امیر فیروز شاہ اور امیر سعادت خاوند شاہ کو معہ پانسو نفر کی ہلاک کیا اور تہوڑے گردنکشون کو قید کیا اور مرزا ابراہیم معہ چند لوگون کی بزور نکلا [illegible] ماہ صفر سنہ ۸۶۲ اٹہہ سو باسٹہہ ہجری مین درمیان دار السلطنت ہرات کی آیا حاکم اوس دیار کا امیر خان شیرا ایلچی نیاز اور پیشکش اپنا درم و دینار کی تکیا لایا اور مولانا [illegible]

بیان آنی مرزا علاء الدولہ کا درمیان ہرات کی

۸۲۸ قلعہ اختیار الدین سی آکر قد مبوس ہوا مگر بخلاف متوقع کم التفاتی اور بی عنایتی بادشاہ سی ظہور مین آے اسلی مولانا حصار مذکور مین گیا اور آخر ماہ مین مخالفت ظاہر کی اور احمد ترخان نے ہرچند سعی کی کہ مولوی مذکور دوسری دفعہ قلعہ سی باہر نکلی لیکن ہرگز اوسکی تدبیر پیش نہ گئی اس اثنا مین مرزا ابراہیم نی باتفاق شیخ نور الدین محمد بن شیخ بہاء الدین عمر نے خواجہ محمد کوکو اور سید خاوند شاہ کو واسطی رسالت کی پاس سلطان سعید کے بہیجا اور اطاعت اور انقیاد ظاہر کیا اور التماس صلح کی کی مرزا سلطان ابو سعید نی اون لوگون کی بہت تعظیم اور تکریم کے اور ملتمس مرزا ابراہیم کی قبول کی اس شرط پر کہ شاہزادہ سیاہ ترکمان کی دفع کرنے مین موافقت کرے — اس سال کی اول مین چند حاکم جو دعوی استقلال کا درمیان حدود ولایت خراسان کے رکہتی تہی اونکی تفصیل یہہ ہے — مرزا جہان شاہ ترکمان درمیان اسفراین کے — اور مرزا شاہ محمود درمیان طوس کی — اور مرزا علاء الدولہ کہ بعد چند سال کے دشت قبچاق سی آیا تہا درمیان ابیورد کی — اور مرزا ابراہیم درمیان شہر ہرات کے — اور مرزا سنجر درمیان مرو کی — اور مرزا سلطان ابو سعید درمیان بلخ کی — اور ملک قاسم ولد اسکندر بن قرا یوسف باتفاق امیر خلیل کی درمیان سیستان کی — اور مولانا احمد بیادل درمیان قلعہ اختیار الدین کی — اور امیر پیرزادہ درمیان قلعہ شمیرن کی — اور امیر بابا حسن درمیان قلعہ عماد کی — اور امیر شیخ حسن بن شیخ نور درمیان قہستان کی — اور امیر ادریس بن خاوند شاہ درمیان قلعہ طبس کی — اتنی شخص مرزادہ بادشاہ مستقل ہونی کا اس سال مین رکہتی تہی

بیان آنی مرزا علاء الدولہ کا درمیان ہرات کی اور بیان بعض وقایع اور حوادث کا

واضح ہو کہ مرزا علاء الدولہ مدت تک ممالک مغولستان مین سرگردان پہرا کیا جب خبر وفات

بیان آنے مرزا علاء الدولہ کا درمیان ہرات کے

خبر وفات پانے اپنی بہائی کی سُنکر راہ خوارزم سے ابیورد مین آیا اور اپنی آنے کی خبر ایلچی کے ۲۲۹
ہاتھہ زبانی اپنی بیٹی مرزا ابراہیم کو کہہ بھیجی مرزا ابراہیم نے حسب ظاہر خوش ہوکر تبرکات لائقہ
پیشکش کی اور مرزا علاء الدولہ عازم ہرات کا ہوا مرزا ابراہیم برسم استقبال لینے کو آیا
آب سنجاب پر دونو کا ملاپ ہوا بعد ملاقات کی درباب امور سلطنت کی باتین ہوئین
حاصل اوسکے مشورہ کا یہہ ہوا کہ مرزا ابراہیم لشکر مین رہی اور مرزا علاء الدولہ ہرات
مین جاکر چند روز آرام کری چنانچہ وہ جمعہ کی روز ساتوین تاریخ جمادالاخر کو اپنی آباو اجداد
کی تختگاہ پر پہنچا اور عیش و عشرت مین مشغول ہوا ہر ایک آدمی کو انعام عطا کیا ابہی وہ
چین سے بیٹھنے نہ پایا تہا کہ مرزا ابراہیم کی پاس سے ایک قاصد آیا عرض کی کہ سیاہ ترکمان
کی قریب آگئی ہے مناسب نہین ہے کہ آپ شہر مین توقف کیجی اسلئی مرزا علاء الدولہ
نہایت رنج و الم مین درمیان غرہ شعبان کی طرف کوہستان غور کے بہاگا بعد اوسکے
بہاگ جانی کی ساکنین ہرات کو بہت خوف سیاہ ترکمان سے ہوا اسطرحکا تہلکہ رعایا مین
برپا ہوا کہ شرح اوسکی بیان نہین ہوسکتی اوباشون کی بن آئی شہر خوب لوٹا اسی اثنا مین
مرزا جہانشاہ ترکمان قصبہ کوسویہ کی پاس آپہنچا جب اوسنے علاء الدولہ کے بہاگ جانی اور
رعیت مین تہلکہ پڑنی کی خبر سنی ایک استمالت نامہ ہرات مین بہیجا اور امیر پیرزاد بخاری
کو واسطی داروغگی اوس شہر کے روانہ کیا اور آپ پندرہوین تاریخ ماہ شعبان کو تختگاہ
حضرت خاقان سعید پر جلوس فرمایا اور خلقت کو درمیان سایہ عنایت اپنی کی جا دی
بعد ازان ارادہ تسخیر قلعہ اختیار الدین کا کیا مولانا احمد سیاہ ول چند روز سرکش رہا آخر الامر
امن لیکر باہر آیا ملحوظ نظر عنایت کا ہوا — اسی اثنا مین درمیان مرزا علاء الدولہ
اور مرزا ابراہیم کی جو کوہستان غور مین بہاگ گئی تہے بسبب اون سببون کی جو تاریخ
مبسوط مین لکہی ہین مخالفت اور نزاع واقع ہوئے اور بسبب غدر کرنے بعض ترخانیون
کے مرزا ابراہیم اپنی باپ کی قید مین مقید ہوا — اسی اثنا مین امیر عبداللہ خواجہ ترخان

بیان ہوجانا صلح کا درمیان ان دونون بادشاہون کی

۲۲۴ جو واسطی تبلیغ رسالت کی اور دہی سلطان سعید مین گیا تہا مراجعت کرکے آیا اوسکو مقید
ہونا شاہزادہ کا برا معلوم ہوا اسلئے اوسنی تمام امرا ترخانیون کو اپنی ساتھہ متفق کرکے
مرزا ابراہیم کو قید سی خلاصی دی جب یہہ خبر مرزا جہان شاہ کو پہنچی اوسنے ایک چالاک
آدمی مرزا علاء الدولہ کے بلانے کی واسطی روانہ کیا اوسنی فوز عظیم تصور کرکی دار السلطنت
ہرات مین جاکر بروز عید الضحی ملاقات کی اوسپر بادشاہ نی عنایت فرمائی — اسی اثنا مین
سلطان سعید — اور مرزا جہان شاہ نے قاصدون کو بیچ مین ڈالکر صلح کرلے اور
احمد ترخان بہی ایک فوج اپنی ہمراہ لیکر مرزا ابراہیم سی روگردان ہوکر ہرات مین چلا آیا
بادشاہ ترکمان نے اوسپر بہی رحمت اور عنایت کی

بیان ہوجانا صلح کا درمیان اون دو بادشاہونکی اور جلد چلاجانا مرزا جہانشاہ کا جانب مملکت آذربیجان کی

جب مرزا جہان شاہ نی چہہ مہینی کامل بلدہ ہرات مین چین سی گذاری ناگاہ خبر پہنچی
کہ سلطان سعید مرزا سلطان ابوسعید لشکر کثیر لیکر کنارہ آب مرغاب سی متوجہ اسجانب ہوا ہے
اور لشکر میر غیاث سی گذر کر قصبہ اوبہ پر نزول اجلال فرمایا ترکمانون کو اس خبر کی سننی سے
بہت حیرت اور پریشانی عاید حال ہوئے اور مرزا جہان شاہ ہمراہ امرا اور سپاہ کے
طرف ہرات رود کی بہت جلد گیا مرزا پیر بوداق کو جو برا شجاع اوسکے اولاد مین تہا
ہمراہ ایک فوج کے بطور قراولی کے بہیجا وہ لوگ دست برد لشکر قیامت اثر سمرقند کسی
تہک گئی — اسی اثنا مین جانب آذربیجان سی خبر موحش بادشاہ ترکمان کی سمع مین یہہ
آئے کہ مرزا حسن علی نے جو کہ اوسکا بیٹا تہا اور بسبب بداوبی کے جو اوس سی ظہور مین
آئی تہی وہ قید کیا تہا اب اوسنے قید سی رہائی پاکر تمام آذربیجان کو اپنی تحت تصرف
مین لاکر استقلال پیدا کیا اسواسطی قصد مراجعت کا یقینی ٹہراکر سید عاشور کو جو اوسکی

بیان لڑنی سلطان سعید کا مرزا علاء الدولہ اور مرزا ابراہیم اور مرزا سنجر سی
اوسکی مخصوصون مین منسلک تہا واسطی صلح کروانیکی اردوی سلطان ابوسعید مین روانہ ۲۳۱
کیا جب مشار الیہ بوسیلہ امرا سکے پابوس حضرت اعلی سی مشرف ہوا صلح اور صفائی
کی گفتگو درمیان مین آئی سلطان سعید نے فرمایا کہ صلح جانبین اسطرح پر ہوگی کہ مرزا
جہان شاہ حکومت آذربیجان پر قناعت کری اور مملکت عراق اور خراسان سی
دستبردار ہو اس باب مین گفتگو بہت ہوتی رہی آخرکو اسطرح صلح ہوگئی کہ مرزا جہانشاہ
نے ولایت خراسان بلدہ سمنان تک نواب سلطان سعید کی حوالہ کے اور عنان عزیمت
جانب آذربیجان کی منعطف کی ترکمانون نے مزرعہ یحیی آباد سی کہ ان ایام مین خیمہ
اونکا دہ تہا اوایل ماہ صفر ۸۶۳ سنہ آٹہ سو ترسٹہہ ہجری مین جانب عراق کی کوچ کیا
اور اثنا راہ مین جس جا سے پہنچی آبادی کا اثر نہ چہوڑا اور سلطان ابوسعید جمعہ کے روز
نیہرہوین ماہ مذکور کو درمیان ہرات کی پہنچا — اس سال مین درمیان ہرات کے
قحط عظیم واقع ہوا ہزار ہا آدمی بہوکا مرگیا

بیان لڑنی سلطان سعید کا مرزا علاء الدولہ اور مرزا ابراہیم اور مرزا سنجر سی اور پاپا فتح کا اوپر

جب مرزا سلطان ابوسعید نہایت حشمت اور شوکت سی درمیان بلدہ ہرات کی پہنچا
قریب دو ہزار سوار کے اپنی پاس کہہ کر باقی سپاہ کو جانب سمرقند کی روانہ کردیا —
اور مرزا علاء الدولہ اور مرزا ابراہیم اور مرزا سنجر نے یہہ خبر پاکر آپس مین خط وکتابت
جاری کی تینون بادشاہزادی نواحی سرخس مین مجتمع ہوئے اور ارادہ لڑنے کا
تینون نے دیمیت ٹہرایا سلطان سعید نے یہہ حال سنکر وہ تہوڑا سا لشکر جو اوسکے
پاس تہا اونکی مقابلہ کو گیا — اثنا راہ مین امیر سعید ارغون اور امیر سلطان احمد
ترتاش سمرقند سی آکر بادشاہ سی ملگئی درمیان ماہ جمادی الاول کی ذرایح سرخس پر

بیان نسب ہمایون صاحب قران ثانی کا

دونون سپاہ کا مقابلہ ہوا اگرچہ بادشاہزادون مذکورین نے خبر شکست سلطان سعید کی
مشہور کردے تہی مگر اونہون نے تلوار کشی کرکے اعدا پر تاخت لاکر سبکو متفرق کردیا
مرزا علاء الدولہ معہ اپنی پسر ابراہیم کی بہاگ گیا اور مرزا سنجر گرفتار ہوکر مقتول ہوا اوسوقت
سلطان ظفر پناہ نے ہرات کو مراجعت کی اور ایک عیدگاہ دار السلطنت ہرات مین بنایئے
اسی اثنا مین سلطان صاحب قران معز السلطنت والخلافۃ ابو الغازی سلطان حسین
بہادر خان نے خطہ جرجان پر استیلا پایا سپاہ ترکمان کو اوس ولایت سے بضرب
تیغ وسنان باہر کیا اور آپ ضبط مملکت مین مصروف ہوا پوشیدہ نرہے کہ اس
مقام مین تہوڑا سا حال نسب سلطان صاحب قران کا اور ذکر ابتدا احوال اوس بادشاہ کا
تا زمانہ مستولی ہونیکی ولایت جرجان پر لایق اور مناسب ہے اسواسطے وہ حال مختصر لکہتا ہون

بیان نسب ہمایون صاحبقران ثانی کا اور حال مجمل اوس بادشاہ کا

واضح ہو کہ والد ماجد سعدلت شعار صاحبقران کامگار معز الدولۃ والدنیا والدین ابو الغازی
سلطان حسین بہادر خان سلطان غیاث الدین منصور کے امیرزادہ بایقرا بن عمر شیخ بہادر
بن قطب السلطنت والخلافۃ امیر تیمور گورگان ہین اور والدہ سلطان غیاث الدین منصور
کی فیروزہ سلطان بیگم تہین اور باپ فیروزہ سلطان بیگم کا امیرزادہ علی ابن امیرزادہ سکندر
تومان ابکجی کہ داری سے تہا جو کہ چہہ پشت کی بعد چنگیز خان تک پہنچتا ہے اور والدہ بزرگوار اونکا
بی بی فاطمہ بنت امیر بخشور بن مغل بن سور ون بن بابی کیہکای بن تومنہ خان ہے اور بی بی
فاطمہ کے والدہ قتلق خانم بنت لیسن تیمور خان تہیے اور والدہ قتلق خانم کی نگینہ خاتون
تہے یہہ دختر قطب السالکین شیخ شمس الدین محمد مسکین کے تہی اور وہ جناب شیخ الواحد کے
بیٹے ہین اور عبد الواحد بیٹا خواجہ عبد الہادی کا ہی اور وہ خلف الصدق خواجہ عبد اللہ
انصاری رض اور والدہ سلطان بحر وبر کی فیروزہ بیگم بنت حضرت صاحب قران امیر تیمور

بیان نسب ہمایون صاحبقران ثانی کا

امیر تیمور گورگان ہی — اور والدہ فیروزہ بیگم کی قتلق سلطان بیگم بنت میرزا میران شاہ تہی ۲۳۴
— اور والدہ قتلق سلطان بیگم کی اوردن سلطان بنت سیورغتمش خان بن دانشمندچہ خان
بن قیدو بن توزخان بن اوکدائی قاآن تہی القصہ صاحبقران صاحب عالی گہر جانب
اپنی باپ اور جانب اپنی والدہ سی نجیب الطرفین سلطان النجابین ہے — پیدایش
صاحب قران ثانی کی درمیان محرم ۸۴۲ھ اٹہ سو بیالیس ہجری کی بابہشہر ہرات کی
محلہ سر پل تو لکی مین ہوئی — اور ایام بچپن سی نشانیان بادشاہت کین اوسکے
ناصیہ حال سی ہویدا تہین جب چودہ برسکی عمر ہوئے مصاحبت مین ابوالقاسم بابر
کے رہنی لگا — اور اون ایام مین کہ مرزا بابر نے بابر سمرقند کی سلطان سعید سی
صلح کی سلطان صاحب قران ثانی بسبب قربت قرابت کی مرزا سلطان ابوسعید سی
اختلاط پیدا کر کی سمرقند مین چلا گیا بعد چند روز کے سلطان سعید نے بسبب خروج
مرزا سلطان اویس بن مرزا محمد بن مرزا بایقرا کے اور شاہزادون پر بہی سلب اعتماد
ہوکر سلطان صاحب قران کو مدت ۱۳ تیرہ اوسکی قرابتون کی محبوس کیا مہد علیا فیروزہ
بیگم نے جب ولایت خراسان مین یہہ خبر سنی جانب ماوراء النہر کی متوجہ ہوئی جب سمرقند
مین پہنچی سلطان سمرقند سی اپنی بیٹی کی مخلصی کی استدعا کی سلطان سعید نے منظور فرماکر
صاحب قران ثانی کو قید خانہ سی مخلصی دیکر ہمراہ اونکی والدہ کے جانب خراسان
کے روانہ کر دیا لیکن یہہ شاہزادہ پہر دوسری دفعہ مصاحب مرزا بابر کا ہوا بعد وفات
مرزا بابر کی اوسنی مرو مین جاکر مرزا سنجر کی بیٹی سی اپنا نکاح کیا — اور جب کہ مرزا
شاہ محمود معرکہ مرزا ابراہیم سی بہاگ کر جانب استرآباد کی گیا مرزا سنجر نی اس شاہزادہ
زادی کو اپنا نائب بناکر مرو مین چہوڑا اور عنان عزیمت جانب مشہد کی موڑے
بعد غایب ہونی مرزا سنجر کے درمیان سلطان مذکور اور حسن ارلات کی جو بد خلق آدمی
[illegible]

بیان نسب ہمایون صاحبقران ثانی کا

۲۳۱ و اقبال کا اپنی سر پر رکہا اور بعد مراجعت مرزا سنجر کی بسبب غدر بعضی اہل عصیان کی مروسی
کوچ کیا صحرا گرد مدت تک رہا ان ایام مین کہ امیر بابا حسن دربیابان ولایت جرجان کے
سپاہ ترکمان سے گریزان ہوکر مرو مین آیا قریب ایک گانو کی سلطان صاحب قران سے
جنگ سخت ہوئی اور سلطان نے فتح پائی بابا حسن گرفتار ہوکر مارا گیا بعدازان سلطان
صاحب قران نے عنان عزیمت جانب ولایت جرجان کی منعطف کی جب فیروزغند کی
پاس پہنچا امیر محمد خداداد جو درمیان سلک امرا مرزا بابر کے منتظم تہا جانب اسفراین اور
جوین سے آکر خدمت سلطان مین حاضر ہوا پہر وہان سے باہستگی قطع مسافت کرنی شروع کی
دوسری طرف سے حسین سعد بہی لشکر غیر متناہی لیکر جنگل جرجان سے باہر آیا منزل سلطان
دوین مین تلاقی فریقین ہوئی اور دونو لشکر مانند دریا کے جوش و خروش مین آکر ملگئے اور
بہادرون نے اپنی بہادری و شجاعت کی داد چاہی ہزارہا آدمی مارا گیا زمین اوس معرکہ کی
اہل شجاعت کی خون سے یاقوت رمانی ہوگئے اور فضا صحرا مین کشتون اور مردون کے
لاشون سے ٹیلی بندہ گئی انجام کار فتح سلطان کی ہوئی اور حسین سعد معہ اپنی بہائیون اور
اعوان و انصار کی گرفتار ہوا جانب یاسا کی اوسکو روانہ کیا — سلطان صاحب قران ثانی
نے اوایل ذی الحجہ سنہ ۸۶۲ اٹہہ سو باسٹہہ ہجری مین درمیان خطہ استراباد کی آکر قدم ہمایون
سے تخت سلطنت کو رونق دی اور خلق اللہ سے عدل و انصاف کا وعدہ کیا خطبہ اور
سکہ اس بادشاہ کے نام کا جاری ہوا — جب سلطان سعید نے اس خبر کی اطلاع پائے
قطلق درویش الہی کو واسطی تہنیت فتح استراباد اور واسطی استحکام قواعد محبت کی پاس
سلطان صاحب قران سعادتمند کی روانہ کیا مشار الیہ بعد قطع منازل اردوی اعلی مین پہنچکر
انواع نوازش خسروانہ سے مخصوص ہوا ہرچند کہ یہہ خواہش جانب سلطان سعید ہی سے
طرف سے تہی مگر اوسنی اپنی قول کا خلاف کیا اور وعدہ وفا نکیا کیونکہ بعد فراغت یابی کے
انتظام خراسان سے محمد مشتاق کو جانب سارکمند کی جو تحت تصرف گماشتہ صاحبقران

بیان بعض وقایع سلطان ابوسعید کا

صاحبقران کے ہتھ پہنچا اسواسطے غبار کدورت اور مخالفت کا جانبین مین دوبالا ہوا ۲۳۵
چنانچہ آگے بیان ہوگا

بیان بعض وقایع سلطان ابوسعید کا

جب سلطان سعادت نشان نے خاطر مہم مخالفین سے فارغ کی ارادہ تسخیر حصار ربرتو کیا اور ایک جماعت فوج کو اوسکے محاصرہ کا حکم دیا اوس اثنا مین کہ ملازمین حضرت اعلی کی اس مہم مین مشغول تھے برکت نے اوپر اہالی حصار کی بدگمان ہوکر اونکو قتل کیا جو لوگ کہ بچ گئے تھے اونہون نے اوسی شب ہم ہوکر صبح اوٹھکر تیغ کشی کرکے اوسکی بھی پگڑی اوڑا دی اور سر اوسکا کاٹ کر جانب ہرات کی بھیجدیا بسبب اس خدمت شایستہ کی منظور نظر التفات سلطان سعید کے ہوئی — اور ایک واقعہ یہ گذرا کہ مرزا ابراہیم مہر کہ سلطان سعید سے جب بھاگا تو وہ ولایت دامغان مین پہنچا وہان سپاہ جمع کرکے قصد خراسان کا اوسنے کیا اثنائے راہ مین مریض ہوکر مرگیا درمیان ماہ شوال سنہ ۸۶۳ آٹھ سو تریسٹھ ہجری کے نعش اوسکی ہرات مین آئی مدرسہ مہد علیا گوہر شاد بیگم مین دفن ہوا — اسی سال مین خداتعالے نے سلطان پسندیدہ خصال کے ایک لڑکا پیدا ہوا بسبب اسکے کہ وہ لڑکا مسماۃ رقیہ سلطان بیگم بنت مرزا علاء الدولہ سے پیدا ہوا تھا مرزا شاہرخ نام رکھا گیا — اسی سال مین موجب اشارہ شہریاری کے امیر علی فارسی متوجہ واسطے تسخیر عماد کی ہوا جب اوس نواح مین پہنچا محمد دیوانہ کہ جانب میر بابا حسن سے جسکا مقتول ہونا اوپر بیان ہوا کوتوال اوس شہر کا تھا قدم اطاعت اور انقیاد سے پیش آیا امیر علی فارسی نے حسب الحکم بادشاہ کی برج اور چار دیوار کے اوس قلعہ کی ڈھا کر ویران کردی — اور اسی سال کے آخر مین مرزا شاہ محمود نے بھاگے سپاہ ترکمان سے جو سیستان مین پڑا ہوا تھا درمیان اوس لڑائی کے کہ درمیان خلیل شہ و کہ

بیان آنی مرزا خلیل ہندوکہ کا واسطی محاصرہ ہرات کی

اور حاکم کابل امیر بابا کی ہوئے تہی شربت شہادت کا پیا — اور درمیان اوایل ۲۳۶
سنہ ۸۶۴ آٹہ سو چونسٹہہ ہجری کے سلطان سعید نی یہہ خبر سنی کہ ایک فوج سپاہ ظفر پناہ
صاحب قران جہجاہ نے حدود سبزوار تک تاخت لاکر لوگون کو لوٹ لیا ہی اسلئے امیر علی
فارسی اور حسن شیخ تیمور کو فوج دیکر سلطان سعید نی جانب مازندران کی بہیجا اور آپ
بہی بروز چہارشنبہ ماہ جمادالاول مین اوسکے پیچہی گیا سلطان صاحب قران نے جب
ابوسعید کی آنے کی خبر سنی چند سوار جرار ہمراہ لیکر برسبیل استعجال مخالفون کا استقبال
کیا جب خراسان کے نزدیک پہنچا دہان سنا کہ سلطان سعید مع لشکر جانب مازندران
کے جاتا ہے اسلئے مراجعت کی تاکہ اسباب لڑائی کا خوب مرتب کرکی اچہی طرح پر
دشمنون کے دفعیہ مین مشغول ہوے اسی اثنا رین بعض امرا اور لشکری سلطان صاحقران
سی منحرف ہوگئی اسلئے اوس شاہزادہ نی زمانہ سازی کرکے جانب اراق کی کوچ کیا
سلطان سعید نی یہہ خبر سنکر استرآباد مین آکر چند روز عیش نشاط کیا پہر وہ ولایت اپنی
فرزند سعادتمند مرزا سلطان محمود کو سپرد کرکی جانب ہرات کی مراجعت کرگیا

بیان آنی مرزا خلیل ہندوکہ کا واسطی محاصرہ بلدہ فاخرہ ہرات کی اور بیان بعض حالات و حکایات کا

امیر خلیل ہندوکہ کہ زمانہ سلطنت مرزا بابر سی اتبک والی سیستان کا تہا جب اوسنی سنا
کہ سلطان سعید جانب مازندران کی گیا ہی خیال استقلال کا دماغ مین لاکر مع جمعیت اہالیان
سیستان کے دارالسلطنت ہرات کا قصد کیا باشندگان اوس بلدہ نے اوسکے آنی سے
مطلع ہوکر برج اور شہرپناہ مضبوط کئی امیر خلیل بارہوین رمضان کو باہر ہرات کے
پہنچا سیستانیون نے لڑائی نی شروع کے بعد چند روز کے بروز جمعہ ساکنان ہرات
تنگ ہوکر ازراہ مجبوری نماز ہو آئی جس فرصت سی باہر نکلکر تلوار کشی کا سیستانیون کو بہگا دیا

بیان آنی مرزا خلیل ہندوکہ کا واسطی محاصرہ ہرات کی

۲۱۴۷ بہگا دیا اور ایسی دہشت امیر خلیل ہندوکہ کی دل پر بیٹھی کہ کسی منزل پر اوسنی بیٹھکر ہوکر آرام نکیا
— اور سلطان سعید نے جب مراجعت خطہ مازندران سی کی خبر جرات خلیل ہندوکہ کی
سنکر بسرعت تمام ہرات مین آکر اون لوگون پر جنہون نے خلیل ہندوکہ کو بہگا دیا
تہا بہت عنایت اور مہربانی کی اور ایک فوج واسطی استیصال امیر خلیل ہندوکہ کے
جانب سیستان کی روانہ کی جب یہہ سپاہ وہان پہنچی خلیل ہندوکہ شہر مین متحصن ہوگیا
اور لشکر نصرت اثر نے محاصرہ شہر کا کیا — امیر خلیل نے جب دیکہا کہ طاقت مقابلہ کی
مجہمین نہین ہی حلقہ عبودیت کا کان مین ڈالکر سپہ سالار لشکر کی خدمت مین حاضر ہوا اوسنے
بادشاہ کی خدمت مین درمیان ماہ ذالحجہ کی اوسکو پہنچایا بادشاہ نے قلم عفو کا اوسکے
گناہون پر کہینچا اور اپنی بڑے امیرون مین منتظم کیا اور واسطی ضبط و انتظام ولایت سیستان
کے شاہ یحیی کو جو ایک بادشاہزادہ اوس ملک مین تہا حکم دیا — اور درمیان سنہ ۸۶۵
آٹہہ سو پینسٹہہ ہجری کی مرزا علاء الدولہ جو کہ سلطان سعید کی بہاگکی بہاگا کوہ و بیابان مین پہرتا
تہا کنارہ قلزم پر فوت ہوا نعش اوسکے لاکر مشہد مقدس کو بہشت آغا کی مدرسہ مین دفن کی
— اسی اثنا مین جانب ماوراءالنہر سی خبر آئی کہ مرزا محمد جوگی ولد مرزا عبداللطیف نے علم بغاوت
امیر تیمور سعید کی جہنڈا مخالفت کا بلند کرکے اطراف اوس ولایت مین غارت اور تاراج
کر رہا ہی — اسواسطی سلطان گیتی ستان بیسوین جمادالاول کو جانب ماوراءالنہر کی روانہ
ہوا — اور مرزا جوگی خبر متوجہ ہونی سلطان سعید کی سنکر بہاگکر قلعہ شاہرخیہ مین
متحصن ہوا سلطان سعید نے جیحون سی عبور کرکے باہر قلعہ کے جاکر محاصرہ اوسکا کیا
جب قریب فتح اور ظفر ہوا فورا جانب خراسان سی ایک ایلچی آیا اوسنی عرض کیا
کہ سلطان صاحبقران ابوالغازی سلطان حسین بہادر خان نے جانب مازندران
توجہ فرمائی ہے سلطان سعید کی یہہ خبر سنکر امیر سید اسمعیل البرقوانی اور احمد
مراد کو جانب خراسان کی روانہ کیا تاکہ حدود اوس مملکت کی محافظت کرین اور کیفیت

بیان آنی مرزا خلیل ہند وکہ کا واسطی محاصرہ ہرات کی

۲۳۸ آنی صاحب قران کی یہہ تہی کہ درمیان سنہ ۸۶۵ آٹھہ سو پینسٹھہ ہجری کی سلطان مذکور نی بعزم جہانگیری اور کشورکشائی قدم مبارک رکاب مین لاکر جانب ولایت استرآباد کی کوچ فرمایا جب اوس مملکت مین پہنچی مرزا سلطان محمود لشکر نامعدود سامنی لیکر مقابلہ پر آیا لڑائی بہت سخت ہوئی فتح کا نقارہ صاحب قران ثانی کے لشکر مین بجایا گیا مرزا سلطان محمود بہمراہی عبدالعلی جانب خراسان کی بہاگ گیا اور سلطان صاحبقران اوسط شعبان مین دار الفتح استرآباد مین آیا بعد چند روز کے عیش و عشرت مین مشغول ہوکر عبدالرحمن ارغون کو واسطی ضبط مازندران کی مقرر کرکی جانب ہرات کی متوجہ ہوا سید اصیل ارغون ــــ اور امیر احمد حاجی اور سید مراد نے ماسوا انکی اور جو امرا سلطان سعید کی نواح نیشاپور و سبزوار مین رہتی تہی اونہو نے جب متوجہ ہونی بادشاہ مذکور کی خبر جانب بلدہ ہرات کی سنی شہر مین جاکر اسباب تحصن اور قلعہ داری کا اچھی طرح پر مرتب کیا سلطان صاحبقران نے کامیاب و کامران ہوکر پہلے قلعہ سرخس کو فتح کیا بعد ازان دار الملک خراسان کی کوچ کیا پیر کے روز چوبیسوین ۲۴ ماہ ذیقعدہ کو سپاہ فراوان باغ زاغان مین آکر فروکش ہوا اور بخیال اس امر کے کہ شاید مردمان شہر بیرون لڑنے اور جنگ کی دروازے شہر کے کہولدین سپہ سالار کو حکم لڑنی کا نہ دیا جب گیارہ روز اسی طرح پر گذر چکی اور ساکنان ہرات کی دل مین وہ خیال بہی نہ آیا اوسوقت باغ زاغان سے کوچ کرکے النگ کہدستان کے طرف گیا وہان قیام کرکے سپاہ کو حکم دیا کہ لڑائی کرو بیس روز تک سپاہ نی محاصرہ کیا مگر ہرات مفتوح نہوئی اوسوقت بادشاہ مذکور ستائیسوین ۲۷ ذی الحجہ کو بقصد جنگ جانب سلطان سعید کی کنارہ آب مرغاب کو کوچ کیا ــــ اور اوس جانب سلطان سعید نے جب خبر محاصرہ ہرات کی سنی مرزا (؟) ابتدا جوکی سی ایکگونہ صلح کرکے آب جیحون سی عبور کیا سلطان ابوسعید صاحبقران ثانی بسبب پریشانی اپنی سپاہ اور اختلاف رائی امرا کی لڑنا مناسب

بیان کوچ کرنی سلطان سعید کا جانب ترکستان کی

ناسب نہ جانکر استرآباد کو کوچ کیا اور سلطان سعید نی بعد فتح قلعہ سرخس کی ارادہ جرجان ٢٣٩
کا کیا سلطان صاحب قران ثانی بہی خبر متوجہ ہوئی اوس بادشاہ کی سنکر حدود جرجان
تک گیا اور بسبب نہ پانی صلاح وقت کی جانب اراق کی گیا سلطان سعید نی استرآباد مین
آکر عیش و عشرت کی اور امیر خلیل ہندو کہ سی جب کئی دفعہ ان ایام مین علامات غدر اور
نفاق کے ظاہر ہوئے معہ اوسکی اولاد کی جانب یاسا کی روانہ کردیا جب سلطان سعید نے
انتظام خطہ جرجان سی فراغت پائی دوسرے دفعہ پہر وہاکی حکومت سلطان محمود کو مرحمت
کی اور آپ کوچ فرماکر اپنی دار السلطنت کو آیا بائیسوین ربیع الاخر سنہ ٨٦٦ آٹھ سو چہیاسٹھ
ہجری مین درمیان باغ سفید کی نزول اجلال فرمایا۔ خواجہ معز الدین دیوان کو معہ اور
متعینون کے بڑی طرح سی قتل کیا

بیان کوچ کرنی سلطان ابوسعید کا جانب ترکستان کی معہ بعض حوادث کی

سلطان سعید نی بقصد استیصال مرزا محمد جوکی کی جو بلاد ماوراء النہر مین درمیان میدان عصیان کے
جولان کرتا تہا ستائیسوین جمادی الاول کو دار السلطنت ہرات سی حرکت کی بعد قطع منازل
قبۃ الاسلام بلخ مین پہنچا چند روز وہان توقف کرکے نوین رجب کو جیحون سی جانب
سمرقند کی پہنچا وہان سی شاہرخیہ مین گیا اور بسبب اسکے کہ مرزا محمد جوکی نے اوس قلعہ کو
نہایت مضبوط کر رکہا تہا لوگون کو حکم دیا کہ مقابل اوسکے ایک کوٹ بنا وادراپ جانب
سمرقند کی معاودت کر گیا مدت غیبوبت سلطان سعید مین درمیان خراسان کے
وبار عظیم برپا ہوئی اور بہت خلق اللہ بسبب طاعون کے ہلاک ہوئی اور اوایل سنہ ٨٦٧ آٹھ سو
سٹرسٹہ ہجری کے مین بادشاہ مذکور نے جانب قلعہ شاہرخیہ کی کوچ کیا قریب ایک
سال کی محاصرہ اور مقابلہ رہا آخر الامر اہل قلعہ بسبب نہونی قوت کی ہلاک ہونے
لگی سبہی ملکر حضرت ولایت پناہ خواجہ ناصر الدین عبید اللہ کی خدمت مین یہ حال

بیان آنے میں سلطان حسین بہادر خان کا دوسری دفعہ ملک خراسان میں

۲۴ عرض کیا اونہوں نے اردوی سلطان عالی شہرت میں پیشتر اوسنے پہنچ کر اور جانب مخالفین کی

زمان حاصل کی پہر قلعہ ... میں آکر بروز جمعہ نوین ماہ محرم ۸۹۸ ہجری ہوا ...

میں مرزا محمد جوکی کو مجلس ہمایون میں حاضر کیا اوس بادشاہ نے اوسکی حال پر رحمت

اور شفقت فرماکر جانب ہرات کی مراجعت کی اور بائیسوین ربیع الثانی کو عین اقبال

وکامرانی سے باغ سفید میں پہنچا اور مرزا محمد جوکی کو قلعہ اختیار الدین میں قید کیا وہ قید ہی میں

ہلاک ہوا اسی سال میں بہی درمیان ہرات اور مضافات اوسکی کی بیماری طاعون کے

پہیل رہی تہی اور سلطان سعید بادغیس پر چڑہائی کرکے گیا تہا

بیان آنے میں ابو الغازی سلطان حسین بہادر خان صاحبقران کا دوسری دفعہ ملک خراسان میں اور لڑنا اوس بادشاہ کا نواحی ترشیز پر امرا مرزا سلطان ابوسعید سے

جب اس سال میں سلطان حسین بہادر صاحب قران نے پہر جانب ہرات کی چڑہائی کے

اون ایام میں سلطان ابوسعید بادغیس کے مہم پر گیا ہوا تہا یہہ خبر وہ سنکر بہت حیران

و پریشان ہوا وہان ہی اوسنی کوچ کرکے برابر ولایت قوشنج کے نزول کیا اور امرا

دولت کو حکم دیا کہ تم لوگ صاحب قران مذکور سے لڑو میر محمد علی بخشی کو اونکا سردار

مقرر کیا نواحی ترشیز میں ملاقی فریقین ہوئے سلطان صاحبقران آٹہ سو سوار جرار ساتہ

لیکر مخالفین کے سامنے آیا اسی جانب اگرچہ بارہ سو تہی صف آراستہ ہوی جانبین کی مردوں

نے بہادری دکہلائی لڑائی ہونے لگی سوائے آواز تیر یا تلوار کے کچہہ سننے میں آتے تہی

اوس روز سلطان صاحبقران نے قلع شمشیر بران کی صف اعدا پر تاخت لاکر اپنی ہاتہہ سے

نو آدمی مخالفین کی لشکر کی قتل کئے امرا سلطان سعید کی تاب مقابلہ کی نلاکر بہاگ گئے

اور بہت لوگ مارے گئی اور جو باقی رہے تہی وہ سلطان مذکور کی لشکر میں آملے سلطان

صاحبقران بعد اس فتح نامدار کی مشہد مقدس کو گیا وہانسے جانب مرو کی اور مرو سے

بیان مجمل حال مرزا جہانشاہ ترکمان کا

۲۴۱ مرو سی جانب ولایت خوارزم کی اور درمیان موسم زمستان کی سنہ ۸۶۹ آٹہہ سو انہتر ہجری مین چڑہائی مرو پر کی اور موسم بہار دار السلطنت مین گذاری اور درمیان سنہ ۸۷۰ آٹہہ سو ستر ہجری کے بادشاہزادہ کی ختنہ کی باعث جشن کیا اور بڑی شادی بادشاہ نے رچائی اور درمیان سنہ ۸۷۱ آٹہہ سو اکہتر ہجری کی ایک ایلچی نے جانب آذربیجان سی آکر عرض کی کہ مرزا جہانشاہ والی وہان کا حسن بیگ کی ہاتہہ سی مارا گیا

بیان مجمل حال مرزا جہانشاہ ترکمان کا اور پہنچنا سلطنت کا حسین بیگ بن قرا عثمان کو

جن ایام مین کہ مرزا جہان شاہ سلطان سعادت پناہ سی صلح کرکے خراسان سی جانب آذربیجان کی آیا مرزا پیر بوداق جو کہ بڑا شجاع اوسکی اولاد مین تہا جانب دیار فارس کی نکل گیا اور باپ سی مخالفت ظاہر کی مرزا جہان شاہ نے کئی دفعہ خط اوسکو لکہی مگر کچہہ فایدہ نہوا مرزا پیر بوداق مطلقاً مقام عصیان سی نگذرا آخر الامر حرم محترم مرزا جہانشاہ کے فی جو کہ والدہ پیر بوداق کے تہی شیراز کو گئی اوسنی جاکر اوس اپنی بیٹی مخالف کو نصیحت کی اور سمجہاکر بغداد مین لائی مرزا پیر بوداق نے تہوڑی مدت دار السلام بغداد مین رہکر پہر وہی عصیان اور مخالفت باپ سی ظاہر کرنے شروع کی اسلئے مرزا جہانشاہ سپاہ کثیر لیکر جانب بغداد کی گیا مرزا پیر بوداق نے شہر کے برج اور چار دیواری مضبوط کرکی شہر بند کر لیا اور متحصن ہوگیا قریب ڈہائی برس کے محاصرہ رہا اس سبب سی شہر مین قحط اور گرانی اتنی ہوئی کہ کوئی کتا اور بلا شہر مین زندہ نرہا اوسوقت اہالی شہر نی مرزا جہان شاہ کی پاس ایلچی بہیج کر امان طلب کی اوسنی امن دی اہل بغداد یون نے دروازہ کہولدیا اور رعایا وہان کی بہوکی اور دی مرزا جہان شاہ مین بہاگ کر جا ملی اور مرزا پیر بوداق چین سی بیٹہا ہوا تہا اوسکو یہہ خیال تہا کہ میرا باپ میری سی بہ بدی

بیان مجمل حال مرزا جہان شاہ ترکمان کا

۸۷۲ پیش آدی گا — اسی اثنا مین مرزا جہان شاہ نے اپنی بیٹی محمدی کو معہ ایک جماعت کی
اوسکی قتل کی واسطی مامور کیا اون لوگون نے پیر بوداق کے محل مین جاکر تلوار کشی کی اور
ایک ہی حملہ مین اوسکا کام تمام کیا جب اوس باپ قصائی نے بیٹے کو مارکر خاطر جمع کی بقصد
استقبال امیر حسن بیگ کی جو ہمیشہ اوس سے مخالفت کرتا رہتا تہا کوچ کیا اور حسن بیگ نے
دشمن کی متوجہ ہونے کی خبر سنکر ایک پہاڑ کے درہ مین نزول کیا — مرزا جہان شاہ نے بہی
منازل اور مراحل قطع کرکے صحرائے موش اور ارزروم مین نزدیک لشکر دشمن کی منزل کی
ہرچند کہ امیر حسین بیگ نے رسل ورسایل درباب راضی کرنے اور خوشنودی مرزا جہان شاہ
کی کوشش کی مگر اوسنی بسبب ضعف اور کم طاقتی جہانشاہ پر حملہ کی — اور تابستان
اور تیر ماہ اوس موضع مین بسر کی جب جاڑا بہت شدت سے ٹوٹ کر پڑا سپاہ تنگ آئی
اور درباب مراجعت کی سپاہ نے عرض کی حکم ہوا کہ چلے جاؤ اور بادشاہ خود معہ ایک فوج
خورص اور مقربین کے چند روز اوسی مکان پر پڑا رہا امیر حسن نے غفلت مین اوسکو پاکر
دو ہزار سوار لیکر اردوی جہان شاہ مین آ پہنچا اوسوقت جہان شاہ حیران ہوگیا مرزا یوسف
مقابلہ پر گیا مگر تاب ایک حملہ کی بہی نہ لاسکا باپ کو جاکر خبر دی مرزا جہان شاہ ناچار سوار
ہوکر بہاگا اور حسن بیگ نے اوسوقت وہان پہنچکر محمدی — اور یوسف مرزا کو جو کہ دو بیٹے
جہان شاہ کے تہی گرفتار کئی اور ایک جماعت ترکمانون کی قتل کی اور چند لوگون نے حسن
بیگ کی لشکر سے بہاگ کر بسبب طمع گہوڑے اور جامہ کی مرزا جہان شاہ کا تعاقب کیا غرضکہ
اوسکا بہی سر کاٹکر تن سے جدا کیا کپڑے اوسکی اوتار گہوڑے کو چہین کر اولٹی چلی آئی
بعد دو تین روز کے کسی آدمی نے کپڑی بادشاہی کسی سپاہی کی پاس پہچان حال اونکا
دریافت کیا جب معلوم ہوا کہ جہان شاہ مارا گیا حسن بیگ نے یہہ خبر سنکر جہانشاہ
کی بیٹی محمدی کو بہی قتل کیا اور دوسرے اوسکی بیٹے مسمی یوسف بن جہانشاہ کی آنکہوں مین
سلائی پہروادی امرا اور ارکان دولت نے جب مرزا جہانشاہ کی قتل ہونی کی خبر سنی

بیان کوچ فرمانا سلطان سعید کا یورت قشلاق سی بخیال تسخیر مملکت کی

خبر سنتی اوسکی بڑی بیٹی حسن علی کو تخت سلطنت پر بٹھلایا اوسنی تخت پر بیٹھتی ہی ایکسو ۲۴۳
اسّی آدمی کا روزینہ مقرر کیا اور ایک عرضی اس مضمون کی کہ حسن بیگ نی میری باپ کو
قتل کرکی استیلا پایا ہی آپ اسطرف تشریف فرما ہوجی درگاہ سلطان سعید مین روانہ
کی اور ایک لشکر مرتب کرکی اوسکا نام جبلی رکہا اور اکثر امراء جہانشاہی کو یعنی جو اوسکے
باپ کے وقت کی امیر تہی نظر سی اوتار ڈالدیا

بیان کوچ فرمانا سلطان سعید کا تورت قشلاق سی بخیال تسخیر مملکت آذربیجان اور عراق کے

واضح ہو کہ موسم زمستان سنہ ۸۷۲ آٹھ سو بہتر ہجری مین سلطان سعید نہایت شوکت
اور حشمت سی بلدہ مرو مین مقیم تہا جب خبر مسلط ہونی امیر حسن بیگ کی سنی اور ایک
عرضی امیرزادہ حسن علی کی بہی درباب طلب سلطان سعید کے پہنچی اوس جناب نے
خوش ہوکر ارادہ تسخیر عراق اور آذربیجان کا کیا — اور امیرک عبدالرحیم صدر کو جانب
سمرقند کی روانہ کیا تا کہ شرح مقتول ہونی میرزا جہانشاہ کی حضرت ولایت پناہ
خواجہ ناصر الدین عبید اللہ سی عرض کری اور اونسی یہہ عرض کری کہ آپ خطہ مرو مین
تشریف لائے تا کہ سلطان سعید آپسی درباب تسخیر عراق کے کچہہ گفتگو بی وساطت کیا چاہتی
ہین جب صدر مذکور نے ملازمت اوس بزرگ کی مین حاضر ہوکر پیغام سلطان سعید کا پہنچایا
حضرت خواجہ قشلاق مرو مین تشریف لائی اور سلطان سعید نے بعد لینی مشورت کی
ارادہ متوجہ ہونے عراق کا کیا وہ حضرت جانب ماوراء النہر کی مراجعت فرما گئی اور رایات
ظفر آیات اوایل ماہ شعبان میں سپاہ فراوان جانب آذربیجان کے روانہ ہوئی سلطان
سعید نی نزول کا بیوشش پر پہنچ کر چند روز اوس مقام مین آرام فرمایا اور آپ کی جا بجا کی
بعضی امراء اور سرداران کو واسطی ضبط ممالک فارس اور عراق کی مامور فرمایا اکثر لوگ

بیان کوچ فرمانا سلطان سعید کا بخیال تسخیر آذربیجان اور عراق کی

۲۴۴ اون امرا مین سی نہایت آسانی اور بدون مشقت کی حاکم ہوگئی اور مال و اسباب اون ولایت کا اپنی ضبط مین لاکر لشکر بادشاہ مین بھیجا جن ایام سی کہ سلطان سعید نی جانب آذربیجان کے کوچ کیا تہا وقت پہنچنی کالپوش سکے ایلچی اور قاصد متواتر اوردی دربی حسن بیگ کے اردوی مین پہنچی تہے اور بوسیلہ امرار سکے کلمات محبت انگیز بادشاہ کی خدمت مین عرض کرتے تہے اسواسطی سلطان سعید نے منزل کالپوش مین ایلچیون سکے ہاتہہ حسن بیگ کو ایک کلاہ اور ایک شمشیر طلائی بطور خلعت دی بہیجی اور یہہ پیغام دیا کہ جب بادولت مملکت آذربیجان مین پہنچین اوسکو چاہی کہ آستان سلطنت پر حاضر ہو جو مصلحت وقت ہوگی عمل مین آوے گا بعد ازان کالپوش سی بادشاہ سنے کوچ کیا جب ملک ری پر پہنچی جانب آذربیجان سی یہہ خبر آسے کہ امیرزادہ حسن علی ویران و تباہ ہوگیا بیان اسکا یہہ ہے کہ امیرزادہ حسن علی ولد مرزا جہان شاہ موضع مرید پر بقصد قتال اور جنگ ابر حسن بیگ سکے بیٹھا ہوا تہا اوس مقام پر امیر شاہ علی سے اور امیر ابراہیم شاہ کو ایک فوج سپاہ اپنی سی دیکر واسطی قراولی سکے بہیجا یہہ لوگ چونکہ مرزا حسن علی سی سے متنفر تہی طریق بیوفائی کا اونہون سنے اختیار کیا یعنی امیر حسن بیگ سی جو مخالف تہا جا ملی جب اون لوگون کی ملجائی کی خبر امیرزادہ حسن علی کی اردو مین پہنچی بعضی حسن بیگ کی لشکر مین چلی سگئے اور تہوڑسے آدمی اردو علی مین چلے آئی حسن بیگ نی یہہ خبر بادشاہ کی آنی کی سنکر قرا باغ اران مین جاکر قیام کیا ابہی بادشاہ سلطانیہ ہی پر پڑا ہوا تہا کہ جانب امیر مزید اور تمام امرا سکے جانب سی جو تبریز مین مقیم تہے ایک عرضی اس مضمون کی آئی کہ بہت جلد آپ اسجانب کوچ فرماکر ہماری پاس تشریف لائے سلطان سعید نی سنتی اس خبر سکے یوسف شیرازی کو واسطی دارو غگی تبریز کی روانہ کیا اور بنفس نفیس درمیان کی منزل پر توقف فرمایا اوس مقام پر امیرزادہ حسن علی مع اپنی بیٹے سلطان علی اور اپنی بہائی یوسف کول کی بمعیت بعضی امرار ترکمان کی خدمت مین بادشاہ کی آکر حاضر ہوا

حاضر ہوا عنایت اور الطاف خسروانہ سی اختصاص پایا

بیان ویران ہونی سپاہ خراسان کا اور شہادت پانی سلطان سعید گورکان کا

بعد مراجعت یوسف بیگ کی سلطان سعید نی درباب تعین مقام فروکش ہونے کی امرا اور ارکان دولت سی مشورہ کیا بادشاہ کی رائے مین یہہ بات ٹھہری قرا باغ جانا رہنا چاہئی اسواسطی رایات عالیات اوسجانب کوگئی جب قریب ایک فرسخ کی لشکر پہنچا بسبب قلت غلہ اور اناج وغیرہ کی ارباب رائی اور صاحبان تدبیر نے صلاح اور مناسب وقت یہہ تصور کیا کہ طرف محمودآباد کی کوچ کرنا چاہئی تاکہ شیروانشاہ اردوے اعلی مین آکر حاضر ہو یہہ ارادہ کرکے لشکری لوگون نے جنگل کی طرف کوچ کیا اوس صحرا مین گہانس زہردار بہت اوگی ہوئے تہے جس چارپایہ نے وہ گہانس کہائی فوراً مرگیا جب محمودآباد پر بدشواری تمام بادشاہ کا لشکر جا کر پڑا غلہ کا بہت قحط ہوگیا چنانچہ ایک من غلہ دس دینار کی عوض بہی نہ ملتا تہا اور امیر حسن بیگ نے ہرچہار طرفسی راستون کا ایسا بند وبست کر رکہا تہا کہ کوئی شخص جانب خراسان یا عراق یا فارس سی اردوی اعلی مین آکر نہ مل سکتا تہا چند روز تک جانب شیروان سی کشتی مین غلہ لادکر لاتے رہی اسطرح گذارا ہوا اور گہوڑے قوی جتنی تہے سب ضعیف ہوگئی چل نہ سکتی تہے اور ترکمان لوگ جو کہ بادشاہ کا احاطہ کئے ہوئے تہی اونکی گہوڑی فربہ اور چالاک تہے وہ لوگ اردوی ہمایون پر تاخت لاتے تہے جسکو پاتے عالم عدم کو روانہ کرجاتے بعد ازان یہہ ہوا کہ ناگاہ شیروانشاہ نی بواسطہ وعیدہ اور تہدید امیر حسن بیگ کی نقارہ مخالفت کا بجایا اسی سبب لشکر بادشاہ کا جانب اردوبیل کے حرکت مین آیا اثنا راہ مین دلدل اور کیچڑ ایسی آئے کہ بمشکل تمام

بیان وفات بانی سلطان سعید گورکان کا

۲۴ اوس مقام سی لشکری لوگ جان بر ہوئی اور موضع مناسب مین نزول کیا اور بارہوین رجب سنہ ۸۷۳ آٹھہ سو تہتر ہجری کو امیر سید مراد کو واسطی قراولی کی روانہ کیا وہ تہوڑی ہی دور گیا تہا کہ ناگاہ چارسو سوار آراستہ اوسکو ملی امیر بیگ ترکمان جو اونکا سپہسالار تہا آ گئے آیا سید مراد سی کہا کہ مرزا سلطان ابوسعید سوبرس کی دشمنون کو دوست رکہتا ہی اور سوبرس کی دوستون کو دشمن سمجہتا ہی اب بدون اسکی لڑائی کرے یا صلح کہان ہو سکتا ہی چاہئی کہ کل کے روز امرا بزرگ اسجانب آوین کیونکہ کل کو امیر حسن بیگ واسطی مہم صلح کے مع اپنی خواص اور مقربین کی اپنی تئین اسجانب پہنچا دیگا یہہ سنکر سید مراد نے مراجعت کی — دوسری روز امیر سید فرید مع فوج اور امرا عظام کے گیا ترکمان لوگ بہی آئے وہ لوگ چونکہ بہت تہوڑے تہی امیر سید فرید نی بسبب غرور کی اونپر تاخت کی ہرچند کہ امیر سلطان ارغون نے اوسکو اس حرکت سی منع کیا اوسنی نہ سنا اسی اثنا مین امیر حسن بیگ نے مع تین ہزار سوار نیزہ گذار کی کمین گاہ سی باہر نکلکر سپاہ خراسان پر حملہ کیا اور قریب پانسو آدمی کے قتل کرڈالی اور امیر سید فرید گرفتار ہوا بچی ہوئی تلوار سی لشکر مین بہاگ کر آئے ایک عزیز نے اس مقام پر چند شعر کہی ہین وہ یہہ ہین ؎

قضا چو لشکر سلطان ابوسعید شکست — زکس مدان کہ ز سیر ستارہ و ماہ ہست
بشیروان چو نہ بردو ماند بر لب آب — نمی کہ نہ آنجا مقام دنی را ہست
گذشتہ بود ز ماہ رجب دہ وشش روز — قدر نوشت کہ دستش ز ملک کوتاہ ہست
لطیفہ ایست عجائب کہ لشکر او را — ازان حسن زدہ تاریخ شیروان شاہ ہست

بعد ازان سلطان سعید نی واسطی صلح اور صفائی کے بیادت پناہ امیر غیاث الدین محمد کو پاس حسن بیگ کی بہیجا اور بہیجی اوسکی اپنی والدہ کو ہمراہ افتخار الدین رسول سید ابراہیم قمی کے بہیجا حسن بیگ نے ان لوگون کے بہت عزت کی اور چاہتا تہا کہ صلح ہو جاوے کہ ناگاہ سید اردبیلی جو کہ امیر حسن بیگ کی جانب سی بطور رسالت اردوی سلطان سعید مین

بیان تهوڑا سا حال لشکر سلطان سعید کا اور اولاد

مین گیا تها آیا اور عرض کی که خراسانی نهایت بدحال اور پریشان اور سراسیمه هو رهی هین
مطلقاً تم صلح نه کرنا کیونکه وه لوگ عنقریب ویران اور تباه هوا چاهتی هین اسلئے امیر حسن بیگ ۲۴۷
نے سید علیا اور سید ابراهیم کو بے نیل مقصود رخصت کیا اور صلح نه ٹهری اور امیر غیاث الدین
محمد کو اپنی نظر عنایت مین شامل کرکے علم سرداری ساری کا عنایت کیا اوسوقت ترکمانوان
نے حرکت کی اور بعض امراء خراسان بیوفائی کی راه طی کرکی حسن بیگ سی آملی سلطان سعید
نی یهه حال دیکهه کر بهت غم اور رنج کا لشکر لیکر بهاگنا اختیار کیا پسران حسن بیگ نے
یعنی مقصود بیگ اور زینل بیگ نی سلطان سعید کا تعاقب کرکی اوسکو گرفتار کیا آدهی
رات کی وقت اپنی باپ کی لشکر مین بادشاه کو حاضر کیا اور محافظون هوشیار کو سپرد
کیا اونهونی خوب طرح سی جکڑکر بادشاه کو رکها بعد دو روز کے امیر حسن بیگ نے سلطان
سعید کو طلب کیا جانبین مین گفت و شنود بهت رهی امیر حسن نه چاهتا تها که بادشاه کو قتل
کرے مگر آخر کو امراء ترکمان کے بهکانی اور قاضی سرداران کی اغوا سی بائیسوین رجب
اسسال مین اوس بادشاه کو قتل کیا — مولانا جلال الدین دوانی نے سلطان سعید
کی تاریخ مقتول هونے کی یهه لکهی هے — سلطان ابوسعید که در فر خسرو سے ❊
چشم سپهر پیر جوان چو او ندید ❊ الحق چگونه گشته نگشتی کرشته بود ❊ تاریخ سال
مقتل سلطان ابوسعید ❊

بیان تهوڑا سا حال لشکر سلطان سعید کا جو بعد شکست کی واقع هوا اور حال اوسکی اولاد کا

واضح هو که جس وقت مرزا سلطان ابوسعید نی اراده بهاگنی کا کیا درمیان لشکر خراسان کے
آثار قیامت کی نمودار هوئے ایسی بهاگڑ مچی بهائی کو بهائی کا پاس نه تها بیٹی کو باپ
کی کچهه پرواه نه تهی خاوند کو جورو اور بچون سی اوسوقت محبت نه تهی هر ایک شخص کو

بیان تھوڑا سا حال اولاد اور لشکر سلطان سعید کا

اپنی جان بچانی دشوار ہوئی اور ترکمانون نے بادشاہ کی لشکر مین پہنچ کر ہاتھ غارت اور تاراج کا بلند کیا اپنی خیمہ اور ڈیرا بادشاہ کا اپنی جاے ہی پر کھڑا ہوا تھا کہ امیر حسن بیگ آ پہنچا اوسنی سپاہ کو ان امور ناشایستہ کے اختیار کرنی سے منع کیا اور حکم دیا کہ تمام خزانہ اور اسباب شاہی کی محافظت کرو اور بادشاہ کی بیبون اور حرم کے محافظت کا حکم دیا بموجب حکم امرا اور لشکر سے خراسان کی مرزا یادگار محمد کے جھنڈی کی نیچی مجتمع ہوگئے اور بعضی اطراف جہان کو بھاگ گئی اور وہ جماعت نوابون اور مخصوصون سلاطین سعید سے کہ نتیجہ تقدیر مین مبتلا ہوکر مقید ہوگئے تھے بسبب التفات امیر حسن بیگ کے طوق و زنجیر سی خلاص ہوئی ہر ایک اپنی اپنی جاے پر پہنچا مگر میرک عبدالرحیم صدر بسبب اپنی معاش ناہموار کی یاسا کو پہنچایا گیا ـــ مرزا سلطان ابوسعید کی بعد اپنی رحلت کی گیارہ بیٹے اپنی پیچھی چھوڑی اونکی تفصیل یہہ ہے ـــ مرزا سلطان احمد ـــ مرزا سلطان محمود ـــ مرزا سلطان محمد ـــ مرزا شاہرخ ـــ مرزا الغ بیگ ـــ مرزا عمر شیخ ـــ مرزا ابا بکر ـــ مرزا سلطان مراد ـــ مرزا سلطان خلیل ـــ مرزا سلطان ولد ـــ مرزا سلطان عمر ـــ ان لوگون مفصلہ بالا کا یہہ حال ہے کہ مرزا سلطان محمد اور مرزا شاہرخ جنگ امیر حسن بیگ مین گرفتار ہوکر ایک قلعہ مین درمیان عراق کے محبوس ہوئے بعد تھوڑی مدت کی حبس سی مخلصی پائے لیکن نہایت مفلسی اور اوس ولایت مین گذارا کرتے تھی درمیان ۸۹۹ سنہ آٹھہ سو ننانوین ہجری کے مرزا شاہرخ نے عنان عزیمت جانب خراسان کی معطوف کی جب ولایت ساری مین پہنچا جانب مغفرت خدای باری کی انتقال کیا اوسکی نعش درمیان ہرات کی لاکر گنبد مہد علیا گوہرشاد آغا مین دفن کیا اور غالبا مرزا سلطان محمد درمیان ۹۰۵ سنہ نوسو پانچ ہجری کی موجود و زندہ تھا ـــ اور مرزا سلطان محمود جو کہ ولد رشید سلطان سعید کا تھا ... مرزا ... جانب خراسان کے چلا گیا تھا جب دارالسلطنت ہرات

بیان تھوڑا سا حال لشکر سلطان سعید اور اوسکی اولاد کا

ہرات مین پہنچا اوسجانب بسبب بلند ہونی جھنڈی حکومت سلطان صاحبقران کے ۲۴۹
جانا مناسب نہ جانکر اپنی بڑے بہائی سلطان احمد مرزا کے پاس جو کہ حاکم سمرقند کا تہا
چلا گیا — مرزا سلطان احمد نی اپنی برادر خورد پر شفقت اور عنایت کی آخر الامر مرزا
سلطان محمود بسبب ترغیب اور تحریص ملازمین کی بہ بہانہ شکار سمرقند سی سوار ہوکر
جانب ولایت حصار کی گیا اور حکومت اس ملک کی اور مملکت بدخشان اور قندز اور
بغلان کے اوسکی اوپر متعین ہوئی اور بعد اسکے کہ مرزا سلطان احمد نی درمیان شہرہ ذیقعدہ
سنہ ۸۹۹ آٹھ سو ننانوین ہجری کی اس عالم سی انتقال کیا مرزا سلطان محمود نے خطہ سمرقند
بہی اپنی ولایت مین ملا لیا اور درمیان سنہ ۹۰۰ نوسو ہجری کے ماہ محرم مین وہ بہی فوت ہوا
اوسنی چار بیٹی پیچہی چہوڑی جنکی یہہ تفصیل ہے مرزا سلطان مسعود — مرزا بایسنقر
— مرزا سلطان علی — مرزا سلطان ویس بعد وفات سلطان محمود کی مرزا سلطان مسعود
ولایت حصار مین بادشاہ ہوا — اور مرزا بایسنقر سمرقند مین حاکم ہوا اور مرزا سلطان
علی کی آنکہونمین بسبب اسکے کہ وہ مخالفت کی راہ چلتا تہا سلائی کہینچ دی مگر اوسکی آنکہونکو
کچہہ آسیب نہ پہنچا وہ بوقت پانی فرصت کی سمرقند سی جانب بخارا کی بہاگ گیا اور
لشکر فراہم کرکے جانب تختگاہ صاحبقران مغفرت پناہ کے متوجہ ہوا — اور مرزا
بایسنقر تاب مقابلہ کی نہ لایا شہر کی اندر چہپ گیا بوقت فرصت قندز مین جاکر امیر
خسروشاہ سی پناہ لی یہہ شخص سلطان محمود کی برگشتہ دنون سی تہا — اور مرزا سلطان
علی مسند سمرقند پر متمکن ہوا سنہ ۹۰۵ نوسو پانچ ہجری مین جس زمانہ مین کہ غیاث الدین
ابن ہمام الدین مورخ نے اپنی تصنیف سی ایک کتاب تاریخ کی مسمی خلاصۃ الاخبار
لکہی جسکا ترجمہ یہہ بیتی کیا ہے اوس زمانہ مین مرزا سلطان علی بہی سنہ ۹۰۵ ہجری مین
بادشاہ سمرقند کا تہا — اور جب مرزا بایسنقر درمیان قندز کے پہنچا امیر خسروشاہ نے
اس بادشاہزادی کو بادشاہ بنایا اور مرزا سلطان مسعود سی مقام مخالفت مین آکر

بیان تھوڑا سا حال لشکر سلطان سعید اور اولاد اوسکی کا

مقابلہ کیا وہ چونکہ مقابلہ اور مقاتلہ کی طاقت نرکھتا تھا خراسان کی طرف متوجہ ہوا سلطان ۲۵۰
صاحب قران نی اوسکا آنا غنیمت جانکر نہایت شفقت اور مہربانی اوسکے حال پر فرماکر
ایک عورت سی جو سراپردہ خاندان شاہی سی تھی یا دو شاہزادی کا نکاح کردیا — بعد
چند مدت کی کہ مرزا سلطان مسعود عین دولت واقبال مین کہ درمیان دارالسلطنت ہرات
کے اوقات اپنی بسر کرتا تہا سلطان صاحب قران نے لشکر فراوان اوسکو دیکر جانب
قندز کی روانہ فرمایا شاہزادہ کوچ کرکی جب قریب مقصد کی پہنچا امیر خسروشاہ نے
اردوی اعلی مین رسل ورسایل بہیجکر تابعداری اور اطاعت ظاہر کی مرزا سلطان مسعود
اوسکی فریبی اور غداری کی فریب مین آکر جانب قندز کی چلا گیا اوسکی سبب سے وہ کفران
نعمت اور بدسلوکی سی پیش آیا اسلئی سمرقند مین آیا پہر ہرات مین آکر متوطن ہوا درمیان
سنہ ۹۰۵ نوسو پانچ ہجری کی ہرات مین موجود تہا — پہر خسروشاہ نے جب جانب مرزا
سلطان مسعود سی خاطر جمع اپنی کرلے مرزا بایسنغر کو فریب دینی کا ارادہ کیا چنانچہ ماہ
محرم سنہ مذکور مین اوس شاہزادہ عادل وفاضل نیکو نہاد پاک اعتقاد کو شربت
شہادت پلایا اور باستقلال تمام ولایت قندز اور بغلان اور بدخشان اور حصار مین
آپ حکومت کرنے لگا اور سر نخوت کا آسمان تک بلند کیا — اور مرزا سلطان ولیس
بن مرزا سلطان محمود اون فتور دن مین جو مذکور ہوئے ترکستان مین چلا گیا درمیان
سنہ ۹۰۵ ہجری کی ہمراہ اپنی والدہ کے رشتہ دارون کی ایام بسر کرتا تہا — اور مرزا
الغ بیگ بن مرزا سلطان ابوسعید اپنی والد کے حیات مین کابل اور غزنی کی حکومت
کرتا تہا سنہ ۹۰۵ نوسو پانچ ہجری مین اوسی حکومت مین مشغول تہا — سلطان ابوسعید
نے مملکت بدخشان کی اپنی بیٹی مرزا ابوبکر کو جو کہ بڑا شجاع تہا دیدی تہی شاہزادہ
مذکور اپنی والد مذکور کے حیات مین درمیان اوس خطہ کے حکومت کرتا تہا بعد وفات
سلطان سعید کی بہی ظل عاطفت سلطان صاحب قران مین مدت تک حکومت کرتا رہا

بیان تہوڑا سا حال لشکر سلطان سعید کا اور اوسکی اولاد کا

سر نا رہا آخرکار حقوق رعایت سلطان صاحب قران مذکور کی طاق نسیان پر رکھہ کر
پسر مخالفت ہوا آخرکار جنگ آسا رین گرفتار ہوا آخر ماہ رجب سنہ ۸۷۴ آٹھہ سو چوراسی
ہجری مین فوت ہوا ـــ اور سلطان سعید نی ولایت اندخان کی مرزا عمر شیخ کو دیدی
تہی شاہزادہ مذکور ایام حیات اپنی والد کے مین اور بعد وفات بہی انتظام ولایت
اور حکومت اوس سرزمین مین مقیم رہا یہان تک کہ درمیان سنہ ۸۹۹ آٹھہ سو ننانوین
ہجری کی کبوترخانہ کی چہت پرسی نیچی گرکر راہی ملک بقا کا ہوا اور بیٹا اوسکا مرزا بابر
باتفاق جمیع امرا اور اعیان کے تخت سلطنت پر بیٹھا ـــ اور مرزا سلطان مراد
بموجب حکم اپنی باپ کی چند سال حکومت میروقندہار مین مقیم رہا اور جن ایام مین کہ ولایت
عراق کے تحت تصرف بندگان سلطان سعید کی آگئی تہی شاہزادہ حسب فرمان متوجہ
کرمان کا ہوا تہا اثنا راہ مین خبر واقعہ بادشاہ عالیجاہ کے لشکر جانب کرشیر کی مراجعت
کر آیا لیکن بسبب مخالفت یوسف ترخان کی بدون اسکے کہ مقصد کو پہنچی سلطان صاحبقران
کی پناہ مین آگیا اوسنی جانب سمرقند کی پاس مرزا سلطان احمد کی بہیجدیا شاہزادہ نے
جب بہائی سی شفقت اور مہربانی نہ دیکہی پہر خراسان مین آیا اور چند روز مشمول نظر تربیت
سلطان صاحب قران کا رہا آخر کو درمیان ماہ صفر سنہ ۸۸۰ آٹھہ سو اسی ہجری کے
ہمراہ ملازمین آنحضرت کی قلعہ برنو کو گیا ـــ اور مرزا سلطان خلیل بوقت وفات اپنی
باپ کے بلدہ ہرات مین مقیم تہا جب سلطان صاحب قران نے درمیان خراسان کے
جہنڈا سلطنت کا بلند کیا شاہزادہ کو جانب ماوراءالنہر کی بہیجدیا اوسنے اوس ولایت
مین خروج کرکی ایک امیر کی ہاتہہ سی جو امرا سلطان احمد سی ایک امیر تہا شربت شہادت کا
پیا یعنی مقتول ہوا ـــ اور مرزا سلطان ولد درمیان امرا ارلات کی ایام بسر کرتا تہا
یہانتک کہ فوت ہوا ـــ اور مرزا سلطان عمر بوقت وفات اپنی والد کے درمیان ولایت
سمرقند کی تہا بعد تہوڑی مدت کی بسبب اوس مخالفت کی جو اوسنی ظاہر ہوی تہی

بیان جلوس فرمانی سلطان حسین بہادر خان کا تخت خراسان پر

۲۵۲ سلطان احمد نی شہر بند برکرنی کا اوسکے حق مین حکم دیا دہ بادشاہزادہ اوس مقام مین کہ مرزا ابوبکر سنے نواح مرو مین سپاہ ظفر پناہ سلطان صاحب قران سی شکست کہائی تہی اپنی بہائے ابوبکر سی آکر ملا اوسی ولایت مین بعض ملازمین صاحب قران سکے ہاتہہ آیا گرفتار کرسکے ہرات مین لائی درمیان قلعہ اختیار الدین سکے محبوس کیا درمیان ماہ رجب ۸۶۳ آٹہہ سو ترسٹہہ ہجری کی جانب برنوکی اوسکو بہیجدیا اور خبر اوسکی پہر نہ آسکے کیا ہوا

بیان جلوس فرمانی سلطان صاحبقران ثانی ابوالغازی سلطان حسین بہادر خان کا تخت سلطنت ولایت خراسان پر

واضح ہو کہ جب سلطان سعید مرزا سلطان ابوسعید ولایت آذربیجان مین مقابلہ او مقاتلہ لشکر قیامت اثر ترکمانون سی عاجز ہو گیا اون ایام مین رایات نصرت آیات سلطان صاحبقران نی طرف خراسان کی نہضت فرمائی اور جب گرگان اور ابیورد سکے اردوی اعلی کا مقام ہوا امیر تاج الدین حسن بلکی اور امیر نی نظیر لی جو درمیان ہرات کی عہدہ حکومت اور داروغگی اوس شہر کی کارکہتی کی انتظام اور ضبط برنج اور بارہ مین مشغول ہوئی اور خبر آنی سلطان صاحب قران کی جانب سمرقند کی بہیجی — چنانچہ مرزا سلطان احمد سنے لشکر بہت فراہم کرکی بارادہ جنگ اور لڑائی سکے جیحون سی عبور کیا اسی اثنا مین خبر واقعہ شہادت سلطان سعید کی مشہور ہوگئی اور سلطان صاحب قران سنے عنان قصد کی جانب دار السلطنت ہرات کی موڑی ہاتف اقبال نی بزبان حال یہہ ندا سنائی سے تخت جمشید و تاج افریدون ❊ آرزو مند یادتار کسست ❊ مرزا سلطان احمد سنے بعد تحقیق کرنے خبر وفات سلطان سعید کی جانب سمرقند کی مراجعت کی اور مرزا سلطان محمود سنے جمعرات کی روز دوسری تاریخ ماہ رمضان ۸۷۳ آٹہہ سو تہتر ہجری کو ہرات مین آکر تین یا چار روز اوس بلدہ مین قیام کیا جب دیکہا کہ جوق کی جوق اور گروہ کی گروہ خلق اللہ کی درگاہ

بیان بعض احوال بطریق اجمال کے

درگاہ صاحب قران مین چلی جاتی ہین سلطنت خراسان سے دل برداشتہ ہوکر باتفاق ٢٥٣
امیر قنبر علی کی ماوراءالنہر کی طرف کوچ کیا — اسوقت امیر شیخ ابو سعید خان نے
حضرت سلطان صاحب قران کی طرف سے عہدہ داروغگی ہرات کا پاکر شہر مین آکر
عدل و انصاف کرنا شروع کیا بدہ کی روز آٹھوین تاریخ ماہ مذکور کو اکابر اور اشراف
اوس شہر کی بادشاہ کی استقبال کی واسطی سگے پہاڑ بادیگاہ کی شمال مین قدمبوس
ہوئے اور اوس بادشاہ نے بہی سب اہل علم اور اہل فضل پر نوازش فرمائی بروز جمعہ
دسوین تاریخ کو بلدہ ہرات مین خطبہ بادشاہ مذکور کی نام کا پڑہا گیا اور سب ساکنین
ہرات کی زبان حال نے یہہ شعر گایا سے سزد گر جبرائیل آید بدین فیروزہ گون منظر ؎
کمند آفاق را خطبہ بنام شاہ و دین پرور ؎ اور صاحب قران نے بعد ادائی نماز
کے اوسی روز باغ زاغان مین جاکر تخت سلطنت رو زافزون کو جلوس ہمایون سے
آراستہ کیا اور غلغلہ تہنیت کا اور فریاد مبارکبادی کی چپ و راست سے بلند ہوئے
اور بادشاہ نے عدل و انصاف خلق اللہ پر بہت کیا اور اہل علم و فضل کو انعام
و اکرام سے معزز و ممتاز کیا

بیان بعض احوال کا بطریق اجمال کے

جب بادشاہ نی تسخیر مملکت خراسان سے فراغت پائی امیر شیخ زاہد طارمی کو ملک
مازندران پر بہیجا مشارالیہ نے وہان جاکر حدود اوس مملکت کا خوب ضبط اور انتظام
کیا وہ غبار فتنہ اور فساد کا جو بڑی بہائی بادشاہ کے یعنی سلطان سعید مرزا نوچہر نے
کہ بعد واقعہ قراباغ کے نواحی ولایت رستمدار اوٹہار کیا تہا آب تیغ آتشبار سے بٹہایا
اور اوسکو قتل کیا اور اونہین اوقات مین مرزا احمد سلطان مشہور بنام مرزا کنجک کہ خواہرزادہ
سلطان صاحب قران کا تہا سے اپنی والدہ اور اپنی والد مرزا سلطان محمد بن مرزا سعید جہ

بیان نہضت کرنی مرزا یادگار محمد کا

۲۵۴ ابن مرزا امیران شاہ جانب آذربیجان سی پہنچا انواع مرحمت اور عاطفت بادشاہانہ سی اختصاص یاب ہوا ——— اور انہیں ایام مین والدہ بادشاہ کی مہد علیا فیروزہ بیگم چودہوین محرم ۸۷۴ھ آٹھہ سو چوہتر ہجری مین عالم فانی سی طرف عالم جاودانی سے انتقال کر گئی بادشاہ کو اونکے فوت ہونی سی بہت رنج لاحق حال ہوا کوچہ خیابان مین دفن کی گئے

بیان نہضت کرنی مرزا یادگار محمد کا اور پہر شکست کہانی حضرت سلطان صاحب قران سے

جب کہ مرزا جہان شاہ ترکمان درمیان ولایت خراسان کے ہمراہ سلطان سعید کی صلح کر کی متوجہ جانب آذربیجان کی ہوا مرزا یادگار محمد بن مرزا سلطان محمد بن مرزا بایسنقر کی بسبب اشارہ اپنی چچی مسماۃ پاینده سلطان بیگم کے کہ مربی اوسکی تہی درمیان سائیہ رایت مرزا جہان شاہ کے نہضت کی شاہزادہ مذکور درمیان زمانہ حیات مرزا جہان شاہ کے اوس مملکت مین نہایت فراغت سی ایام بسر کرتا تہا اور بعد قتل اوس بادشاہ عالیجاہ کے بہی امیر حسن بیگ نے نسبت شاہزادہ مذکور کے شرایط تعظیم اور احترام کی کما ینبغی مرعی رکہین اور جب جانب سلطان سعید سی اوسنی اپنی خاطر جمع کر لے معتبر امرار خراسان کو ساتھ لشکر فراوان کے ہمراہ یادگار محمد کے کر کے اوسکو واسطی تسخیر ولایت خراسان کی بہیجا شاہزادہ یادگار مذکور علم جہانگیری اور کشور کشائی کا بلند کر کے جانب اپنی مقصد اور مطلوب کے روان ہوا مازندران مین گیا وہان پہنچکر شیخ زاہد طارمی کو اوس ولایت سی بہگا دیا جب یہہ خبر صاحب قران نے سنی فوراً سید امیر مبارز الدین ولی بیگ اور امیر ناصر الدین عبد الخالق کو بر سبیل ایلغار کی سپاہ جرأت دستگاہ درسطی دفعہ دشمن کے نامزد کیا ان امیرون نے راہ نیشاپور سی جا کر چند روز ملاقات پر گذیرا کیا اور سلطان صاحب قران نے بعد روانہ کرنی امرا مذکورہ کے شاہزادہ امیرزادہ ابا بکر کو بہی عقب مین اونکی روانہ کیا

بیان نہضت کرنی مرزا یادگار محمد کا

روانہ کیا یہہ شاہزادہ بہی مقام سمالقان پر اون امیرون سی جاکر ملا سب متفق ہوکر آگے بڑہے اون ایام مین مرزا یادگار محمد استرآباد سی اسطرف کو بڑہ چکا تہا جب یہہ لوگ مقام شور آب پر پہنچی بموجب حکم اور فرمان کی کہ سلطان صاحب قران کی جانب سی آیا تہا کوہ خرس مین کہ جائی محکم تہی متحصن ہو گئے اور مرزا یادگار محمد بہی اوس پہاڑ کے نیچی پہنچا اوس کوہ کو کمال متانت اور مضبوطی مین پاکر جان لڑنا مناسب نہ جانکر جانب اسفراین کی چلا گیا اوس جانب سی سلطان صاحب قران چوتہی تاریخ ربیع الاول ۸۷۳ ہجری کو احسن ساعات مین بلدہ ہرات سی واسطی مقابلہ اعدا کی نکلا جب بعد طی مراحل کے مشہد مقدس مین فروکش ہوا حکم دیا کہ کسی نجومی سی اچہی تاریخ اور نیک ساعت واسطی کوچ کے اور آگی بڑہنے کی واسطی دریافت کیجائی خاص مقرب الحضرت سلطانی نے عرض کی کہ نجومی سی نیکساعت پوچہنی اور دریافت کرنی مین فایدہ متصور نہین ہے کیونکہ اگر نحس ہوی یا نیک ہوئی بہر تقدیر توقف اور دیر کوچ مین ہوگی حضرت صاحب قران نے بہی مقرب الحضرت سلطانی کے رائے منظور کی اور دشمن کے جانب چڑہائی کی جب کہ مرزا یادگار محمد بہی سامنی سی آگیا اوسوقت مرزا کیچک اور امرای مذکورہ بالا جو کہ متحصن تہے حرکت مین آئے بطور ایلغار حضرت صاحب قران کے لشکر مین آموجود ہوئے بعد ازان صفین لشکر کے بطور میمنہ اور میسرہ اور قلب کی آراستہ کین اور دوسری طرف سی مرزا یادگار محمد نے بہی اپنی لشکر کو آراستہ کیا تلوار اور نیزہ سے لڑائی ہوئے ہ از گرد سپاہ و شعلہ تیغ * رخشندہ مثال برق در میغ ہ از گرد یلان و خون لشکر * گم گشت زمین و چرخ اخضر * اور سلطان شجاعت شعار نے بہی اوس روز اپنی بہادری مثل اسفندیار کے دکہلائی القصہ سلطان صاحب قران نے بعد شکست دینی مخالفین کے موضع چناران مین اپنی خیمہ مین آکر مقام کیا اور ایک جماعت امرای مرزا یادگار کی مثل امیر سلطان حسن اور امیر [illegible]

بیان پہر مقابلہ پر آنی مرزا یادگار محمد کا

۲۵۶ احمد فارسی ذخیرہ کی درگاہ عالم پناہ مین چلے آئی بادشاہ جہان پناہ نی اونکی حال پر رحمت اور مہربانی فرمائی اور ایک اور جماعت اونہین امرا کی مثل شیخ بہلول کاشانی سے اور شیخ سعید طغانی اور محمد کوکلتاش خان کی لڑائی مین اسیر اور مقید ہوئے چودہ روز بادشاہ نے وہان قیام فرماکر امیر حسن شیخ تمور کو ولایت استرآباد کے مرحمت فرماکر جانب ہرات کی مراجعت کی

بیان پہر مقابلہ پر آنی مرزا یادگار محمد کا اور پیدا ہونی اور حوادث و وقایع کا

جب صاحبقران کامیاب و کامران ہوکر اپنی دارالسلطنت ہرات مین رونق افروز ہوئے اور چند روز بسعادت اور اقبال گذاری جانب دامغان سی خبر آئے کہ امیر حسن بیگ نے اپنی رشتہ دارون کی ہمراہ ایک فوج ترکمانون کے واسطی مدد مرزا یادگار محمد کی بہیجی اور شاہزادہ بسبب اون لوگون کے مدد دینی کی مضبوط اور پہر لڑنی کو آمادہ ہوگیا ہے اور خیال تسخیر خراسان کا رکہتا ہی اسواسطی سلطان صاحب قران نے بڑی بڑی امیر اپنی مملکت کی یعنی ناصرالدین عبدالخالق اور شیخ ابوسعید خان اور پیر علی ترکمان کو لشکر کثیر دیکر واسطی دشمن کے روانہ کئی اور بعد اسکے جب یہہ خبر سنی کہ لشکر مخالفین کا حدود نیشاپور اور سبزوار تک آگیا ہی اون امرا کے پیچہی بطور ایلغار متوجہ خود بہی ہو بعد ملاقی ہونی امرار مذکور کی ملدہ سبزوار کو روانہ ہوا کیونکہ اون ایام مین لشکر مرزا یادگار محمد کا اوسجا سے پڑا ہوا تہا اون لوگون نے جب صاحب قران کی قریب آپہنچنی کی خبر سنی قاضی بیگ کو قلعہ سبزوار مین چہوڑکر ارادہ بہاگنی کا کیا اور جانب جاجرم کے سب بہاگ کر چلی گئے سپاہ مخالف نی سبزوار مین پہنچ کر ایک ہی حملہ مین قلعہ فتح کیا اور قاضی بیگ کو پکڑکر پابزنجیر کیا اور ستر آدمی قوم ترکمان سے ایمان سی قتل کئے اوسوقت تعاقب دشمنون

بیان متوجہ ہونی صاحبقران ثانیکا واسطی لڑائی مرزا یادگار محمد کے

دشمنون کا کیا جب مقام تیج دمنہ پر لشکر بادشاہ کا پہنچا ایک فوج مخالفین سے قراولان ٢٥٧
نصرت پناہ نی معرکہ آرائی کی اور بہت لوگ ارکان دولت مرزا یادگار محمد کی مثل نعمت
خوارزمی اور قاسم دولت وغیرہ عالم بقا کو راہی کئی گئی بعدازان اردوی معلی نی اوس
منزل سی کوچ کیا جب خطہ جاجرم پر خیمہ شاہی ایستادہ ہوا سپاہ کے امیرون نے
بیوفائی پر کمر باندہ کر دشمنون سی ملجا با بہتر جان کر اکثر مل گئے سلطان صاحبقران
اس صورت مین قیام اوس جائی پر مناسب نہ جانکر مرجعت کی صحت سلامتی سی مشہد مقدس
مین پہنچا پہر وہان سی بہی حرکت کر کی نواحی پل خاتون پر پہنچا مقارن اس حالکی عبداللہ
اخطب کی جو واسطی ضبط امور دیوانی اور مہمات سلطانی کے دارالسلطنت ہرات
مین پیچھی چھوڑا گیا تہا ظلم اور تعدی رعیت پر کرنے شروع کئے رعیت اوسکی ہاتہہ سی
تنگ آکر حضرت خاقان مرزا شاہرخ بہادر مغفور کے خانقاہ پر جو اوسکے رہنی کا
مکان تہا ہجوم کر کے چڑہائی کی اور وہان لوگون نے ہیچ کر بہتر پہنکنی شروع کئی عبداللہ
اپنی جان بچانے کی واسطی خایف ہو کر گہر مین جا چھپا غرضکہ فتنہ نے بہی ایک گونہ
تسکین پائی جب یہہ خبر صاحبقران ثانی نے منزل پل خاتون پر سنی حکم ہوا کہ استمالت نامہ
بنام ساکنین ہرات کی لکہو اور وہ بدست نامی خواجہ مقرب آنحضرت سلطانی کے ہاتہہ
شہر مین بہجوائی غرضکہ اس شخص نے ہرات مین جاکر لوگون پر عدل اور انصاف کیا
ظاہری اب رعیت کو کچھہ تسکین اور آرام ہوا ؎ گشاد حشمت او دست عدل عالم را ؎
کشید ہیبت او پای تیغ در زنجیر ؎ بعدازان بادشاہ بہی ہرات مین داخل ہوئے

بیان متوجہ ہونی سلطان صاحبقران ثانی کا
واسطی لڑائی مرزا یادگار محمد کی اور شکست کہانی

جب صاحبقران سعادتمند لی چند روز ہرات مین عیش سی گذارے سننی مین آیا کہ مرزا یادگار محمد

بیان جلوس فرمانا مرزا یادگار محمد کا

۲ حدود جوشان پر آگیا ہی اور قصد مشہد کا رکھتا ہی اسواسطی رایات ظفر پناہ باغ سی
جانب مشہد مقدس کے روانہ ہوئی مقام النگ نشتر تو پر خیام خدام عالیمقام بادشاہ کے
ہوئی اوس مقام پر بہت فوج اور اکثر سپاہ بھاگ کر اردوی مرزا یادگار محمد سی جا ملی
اسواسطی خاطر ہمایون پر یہہ گذرا کہ چند روز زمانہ سازی اور لڑائی مین تاخیر کرنی بہتر ہے
اور نشتر تو سی کوچ فرما کر درمن کلہ کوہ پر بادشاہ نے قیام کیا رای بادشاہ کی یہہ تھی
کہ حرم میری چندی قلعہ مین قیام کرین تو بہتر چنانچہ اسواسطی ایک قاصد اوس قلعہ کو توال
سی احمد لومی کے پاس روانہ کیا کوتوال نے جواب دیا کہ اگر سلطان صاحب قران
بہیت ایک یا دو نفر کے یہان تشریف لاوین تو دروازہ قلعہ کا کہولدیتا ہون والا نہ
ہرگز نہ کہولونگا بادشاہ نے علامت نفاق اور ننفس کی اوسکے جواب سی معلوم کر کے
وہ ارادہ فسخ کیا اور متوجہ کنارہ آب مرغاب کا ہوا جب پہنچی اوس بلدہ کی راسے عاملے
متردد اور پریشان تہے کہ آپ کس جانب کو کوچ کرون اسی اثنا مین امیر مظفر برلاس
حاکم قیصار کی طرف سی ایک قاصد آیا اور مراد اپنی امیر کا پیغام یہہ سنایا کہ ایک جماعت
قوم ارلات کے کہ اوس جانب مجتمع ہین چاہتے ہین کہ آپ وہان تشریف لا کر اونکے
بادشاہ ہون وہ لوگ آپکی خدمت کرنے کو کمر بستہ حاضر ہین بادشاہ نے قبول
فرما کر عنان عزیمت قیصار کی طرف منعطف کی جب شہریار عالیقدار اوس مقام پر
پہنچ گئے جب امیر مظفر برلاس اور احمد آقبوقا اور سلطان سنجر اینکہ اسی
بادشاہ کی خدمت مین حاضر ہوئے بقدر مراتب عنایات بادشاہانہ سی مختص ہوئے

بیان جلوس فرمانا مرزا یادگار محمد کا تخت سلطنت خراسان پر

جبکہ سلطان صاحبقران نے نک نشتر تو سی جانب قلعہ نیرہ تو کی کوچ فرمایا مرزا یادگار محمد

بیان مشورت کرنی صاحبقران کے جناب مقرب الحضرت سی

یادگار محمد ابہی الغ بیگ زادگان مین تہا کہ پاینده سلطان بیگم نے بسبب اغوا کرنی امیر فریدون برلاس اور سلطان احمد چہار شنبہ وغیرہ کے ہرات مین آکر اوس شہر کو واسطی اپنی بیٹی کے ضبط اور اپنی تحت قبضہ کیا مرزا یادگار محمد نے جب یہہ خبر سنی جہنڈا عظمت اور نخوت کا جانب دار السلطنت ہرات کے بلند کیا اور بعد پہنچنے کے ہرات کی شمال سی تواقب مین ملازمین شہریار کی کنارہ آب مرغاب تک تاخت لایا پہر وہان سی جانب شہر ہرات کی مراجعت کی اکابر اور اشراف اور امیروزا عیان شہر کی واسطی استقبال کے دوڑی اور اعزاز تمام پایا مرزا یادگار محمد روز شنبہ نوین محرم ۸۷۵ھ آٹہہ سو پچہتر ہجری مین کہ وہ دن بہت نیک تہا باغ زاغان مین آیا اور امرار ترکمان پر جو کہ اغر یار حسن بیگ سی تہی عنایت فرماکر واسطی رہنی اوس جماعت کی مقام دلکشا اور موضع روح افزا معین کیا اور آپ عیش و عشرت اور شراب خواری مین مشغول رہنی لگا امرار ظالم نہاد نے دروازے فتنہ اور فساد کے رعیت کی حال پر کہولدئے بہت لوگ ظلم اور تعدی کے سبب اون ظالمون کی پنجہ سی جان بچاکر بہاگ گئی اور جلا وطنی اونہون نے اختیار کی سلطان خلیل ولد حسن بیگ نے ہمراہ ایک فوج ترکمانون کے ولایت خراسان مین درمیان الغ زادگان کے آکر اقامت اختیار کی اور فتنہ اور فساد اوسکی وہان پہیلا اسلئے دعار مظلومین کی تیر بہدف ہوئی یعنی سلطان صاحب قران نے دہنی جانب سی ایلغار کر کی پہر تخت چہین لیا

بیان مشورت کرنی سلطان صاحبقران کی جناب مقرب الحضرت والسلطانی سی دربار متوجہ ہونی ہرات کے

جب خبر ظلم اور تعدی ترکمانون کی اور کثرت غفلت مرزا یادگار محمد کی چند دفعہ صاحب قران نے پسندیدہ صفات نے سنی خیال مراجعت کا جانب دار السلطنت

ہرات کی واسطے مخلصی رعایا کی آفات اور بلیات ظلم سے دیدن ٹھہرا کر امیر صاحب تدبیر ۲۶۰
یعنی مقرب الحضرت والسلطانی کو بلا کر جو دین خیال آیا تہا گوشہ مین لیجا کر سنایا اور
موافق تجویز کی کسی سے بہہ بہید نہ کہا اور کوچ کیا سے شند روان از بیمہ سلطان فتح روزگار
فتح و نصرت بر یمین و بخت و دولت بر یسار مہ جب لنگر لوکن پر ڈیرا ڈالا سلطان
صاحب قران نے امرا اور ارکان دولت کو بطریق مشورت جمع کرکے بہید دن کا
ظاہر کیا اتنک یہہ بہید کسیکو نہ کہا تہا سب حاضرین مجلس نے بادشاہ کی رای کو آفرین
کہی اور یکبارہ متوجہ جانب دار السلطنت ہرات کی ہوئی اثنا راہ مین شمیر قزاول نے جو کہ
قبل اسکی بموجب حکم جہان پناہ کی بطور جاسوسی ہرات کو گیا تہا اوسنی آکر عرض کی
سر مین خیابان تک گیا تہا بعضی آدمیون کی زبانی پوچہا تہا کہ حال شہر کا اب کسطرح پر ہے
لوگون نے بیان کیا کہ شہر مین غدر مچ رہا ہے اور مرزا یادگار محمد بدستور معہود باغ زاغان
مین اپنی ایام بدون معشوقہ اور قدح کے نہین گذارتا عیش کرتا ہے اور باغین کوئی بہی نہین

بیان پہنچنے بادشاہ کا باغ زاغان مین اور مارا جانا مرزا یادگار محمد کا

جب خبر غفلت مرزا یادگار محمد اور سپاہ ترکمان کی دوسری نوبت سلطان صاحب قران
کی سُنی پہاڑ ہی آٹھ سو مرد شجاعت شعار جو اوسکے سواری کی ساتہہ رہتے تہے
لیکر بہت جلد ایلغار فرمائی اثناء راہ مین ایک مقام ٹہیر کر مشورہ کیا اور یہہ تجویز ٹہرائی کہ ایک امیر کو
حکم دیا کہ تو پیشتر باغ زاغان مین جا کر دروازہ باغ کا توڑ ڈال والا نہ موافق مقتضای
اپنی رای کے کرنا — اور امیر مظفر برلاس — اور امیر شیخ ابو سعید خان —
اور امیر ابراہیم برلاس — اور درویش علی ارلات کو قریب ڈیڑہ سو آدمی کی دیکر
اوسکی عقب مین روانہ کئے اور حکم دیا کہ جب دروازہ باغ کا کہول لو فوراً اس امیر کو

بیان مارا جانا مرزا یادگار محمد کا

٢٦١ امیر کو ہماری پاس روانہ کر بہیجو چنانچہ یادگار امیرخورسنے امرار مذکورہ مین سے کسی آکر خبر دی
کہ دروازہ باغ کا فتح ہوا سلطان مذکورسنے فتح اور نصرت کی خبر پاکر امیر مبارز الدین
ولی بیگ اور امیر ناصر الدین عبد الخالق کو جانب گہر امیر جلال الدین فیروزشاہ کے
کر مسکن امیر علی جلایر کا تہا بہیجا تاکہ اگر مشار الیہ بہادری سی پیش آوی دست بردی
اوسپر کرین اور دولنگ اوزبک کو ایک جماعت اوزبکون کے دیکر اوس دروازہ
باغ پر روانہ کیا جو کہ قریب مسجد جامع گوہرشاد بیگم کے واقع ہی اور مرزا کنجک کو
حکم دیا کہ تو دروازہ بزرگ پر توقف کرنا اور جناب سلطنت انتساب مرزا سلطان
احمد کو واسطی ضبط اوس دروازے باغ کی جو جانب مزار ابو الولید کی واقع ہے
متعین کیا اوسوقت بادشاہ موید و منصور معہ آٹھ نفر کے ہمراہ اپنی خادمون کے
تلوارین ننگین کروا کی باغ زاغان مین آیا بخلاف متوقع اوس باغ پر ہم کر اون امرار
اور لشکریون کو جہان جہان متعین کیا تہا کسی کو وہان نہ پایا کیونکہ وہ لوگ بسبب خوف
اور وہم کے الگ الگ کہین کہین چہپ گئے تہے بادشاہ کی حکم کے بموجب جہان
بہیجی گئے تہے وہان نہ پائے گئے بلکہ یہان تک نوبت تہی کہ وہ لوگ جو بادشاہ کے
ہمراہ تہی ساتہہ سی بہاگ کر ایک ایک شخص درختون کی اوٹ مین چہپا جاتا تہا
المختصر نواحی محل قدیم مین ایک خیمہ بادشاہ کا نظر پڑا بادشاہ نے اپنی ایک مخصوص کو
اشارہ کیا تاکہ وہ خیمہ مین جاوی شاید مرزا یادگار محمد اوس خیمہ مین ہو جناب
مقرب الحضرت السلطانی نے قدم بہادری کا آگے رکہا اور امیر نظام الدین بابا علی کو
اندر خیمہ کے بہیجا مشار الیہ بعد جستجو کی جب مرزا یادگار وہان نہ پایا باہر آیا اوسوقت
جناب مقرب الحضرت السلطانی باتفاق بادشاہ کی دروازہ کوشک [illegible]
صاحب قران نشانے نوکرون کو حکم دیا کہ تم لوگ اوپر جاکر تلاشی کرو [illegible]
سقرت وہم کی اون لوگون سے کہ پاون نہ ہل سکتے تہی اور نہ زبان چل سکتے تہی کسی نے

بیان جلوس فرمانی صاحبقران کا تخت ہرات پر

جواب بھی نہ دیا پھر بادشاہ نے ایک نوکر سے کہا کہ اوپر جاؤ یادگار محمد کو ڈھونڈھ کر لاؤ جناب ۲۶۳
مقرب الحضرت السلطانی نہایت شجاعت اور مردانگی سے پیش آیا اور تلوار برہنہ ہاتھ میں
لیکر اوپر گیا بعد ازان سلطان صاحب قران نے امیر قلیعلی کو بھی اوسکے پیچھے حکم چڑھنے کا
دیا اسی اثنا مین تھیر اسماعیل فراش باغ سے باہر جاکر چند شمع روشن کرکے لایا اوسوقت
بہت لوگ محل پر چڑھ گئے حاجی علی پیادہ نے مرزا یادگار محمد کو مسند پر بیٹھا ہوا پایا
فوراً پکڑ لیا وقت اوترنے کی اوس کو تنگ سے امیر قلیعلی نے اوسی شاہزادہ مذکور کو لیلیا
سر بیان اوسکا پکڑ کر کھینچا کھینچا سلطان صاحب قران کے سامنے لا حاضر کیا سے نزاکہ گفت
سرو در باغ عیش مسند ناز ۔ می شتابد جو دو خواب صبحگاہی کن ۔ اوسوقت بادشاہزادہ
مذکور کے روح غالباً گویا قالب سے نکل گئے تھی اور نہایت سراسیمہ اور حیران تھا جب
بادشاہ کے روبرو ہوا صاحب قران نے فرمایا کہ ای بے حمیت بی حیا اور بے شرم
مجکو شرم نہ آئی کہ تونے تخت شاہی پر جلوس کیا اور باوجودیکہ تمام زیر حکومت
ہماری آبا و اجداد کی رہے ہیں اور تونے ترکمانون کو رعیت پر مسلط کیا اور آپ عیش و عشرت
مین مشغول ہوا سلطان صاحب قران کا ارادہ اوسکے قتل کا نہ تھا لیکن امرا نے بغیر قتل
بادشاہزادے کے کوئی رای نہ دی کیونکہ وہ جانتے تھے کہ اسکے زندہ رہنے مین اپنے
جانون کا زیان اور ضرر ہے اسلئے وہ مارا گیا ۔ مولانا کمال الدین عبدالواسع نے اوسکے
تاریخ وفات یہہ لکھی ہے ۔ شد شہر صفر شہید و ہم شہر صفر ۔ از سال شہادتش
دو بار نہ خبر ۔ جب یہہ خبر اون ترکمانون کو جو باغ زبیدہ وغیرہ مین اقامت رکھتے تھے
پہنچی اوسی شب کو کوچ کرکے بطریق فرار جانب عراق کی بھاگ گئے اور امیر علی جلایر
کہ مدار المہام مرزا یادگار کا تھا دوسری روز یاسا کو روانہ ہوا

بیان جلوس فرمانی صاحبقران کا دوسری دفعہ

بیان مخالفت احمد مشتاق کا
تخت سلطنت وجہانبانی دار السلطنت ہرات پر

دوسرے روز بعد قتل کرنے مرزا یادگار محمد کی سلطان صاحب قران تخت ہرات پر متمکن ہوئے تمام امراء عالی تبار رفیع مقدار کمر خدمت کی باندھ کر حاضر ہوئے — بعد جلوس سلطان صاحب قران مذکور اور حوادث جو گذری وہ یہہ ہین — کہ جبکہ مرزا سلطان محمود ہرات سے جانب حصار سادوان کی پہنچا تہوڑی ہی زمانہ مین اوسنے شوکت اور حشمت بہم پہنچا کر ارادہ کشور کشائی اور ملک گیری کا دیکہا اور لشکر آراستہ کیا اور شہر بلخ پہلے فتح کیا بادشاہ اون ایام اوس خرابی کہ دفیعہ مین مشغول تہے کہ ترکمانون نے خراسان مین برپا کئے تہی جب خبر مستولی ہونی شاہزادہ کی حضرت صاحبقران نے سنی تمام ہمت واسطے مقابلہ اوس بادشاہزادی کے مہیا ہوئے اور صدر جہان اور مازندران سے نوکر آپ سے فرغانہ تک واسطے اجتماع لشکر کے حکم دیا اور اول ایک خط مشتمل اوپر نصایح کے شاہزادہ کو بہیجا لیکن مرزا سلطان محمود نے ہرگز اوسپر عمل نکیا لڑائی کا خواہان ہوا جب بادشاہ نے دیکہا کہ کسیطرح نہین مانتا لاچار تلوار برہنہ کر کی جانب قبۃ الاسلام بلخ کی کوچ کیا بعد تلاقی طرفین اور محاربہ شدیدہ کے بادشاہ نے فتح پایا مرزا سلطان محمود بہاگ گیا اس لڑائی کو اوس وقت کی پہلوان جنگ عظیم شمار کرتی ہین بعد فتح کے بادشاہ نامدار نے بلخ مذکور کو اپنی احاطہ قدرت مین لاکر احمد مشتاق کو جو کہ ایک سردار سرداران عراق سے تہا رخصت کی اور آپ جانب دار السلطنت ہرات کے مراجعت فرمائے

بیان مخالفت احمد مشتاق کا اور متوجہ ہونا
سلطان صاحب قران کا بلخ پر اور فتح پانا

بیان مقتول ہونا مرزا سلطان ابو سعید کا

۲۶۴ جب بادشاہ نے حکومت اور کوتوالی بلخ کے امیر مشتاق کی سپرد کرکی نہضت اور مراجعت جانب ہرات کی فرمائی بعد تہوڑے عرصہ کی وہ نمک حرام اپنی ولی نعمت سے پہر گیا اور کفران نعمت اختیار کرکی اولاد سلطان سعید سے ملگیا یہہ بات بادشاہ پر نہایت گران گذرے بہت لشکر بلخ پر پہنچا جب بہت تنگ کیا اور شہر کا محاصرہ نہایت طول کہینچا اور لڑائی منجنیق اور گرگین کے ہوئے اوسوقت اوس امیر مشتاق نے عرض کے کہ مین استغفار اس گناہ سے کرتا ہون اگر بادشاہ میرا گناہ معاف فرما دیوتا تبہین دروازہ کہولدون چنانچہ بادشاہ نے گناہ اوسکا معاف کیا اور شہر بلخ پہر دوسری دفعہ فتح کیا یہہ فتح درمیان ۸۶۸ ہجری کے ہوئے

بیان تہوڑا سا احوال مرزا ابو بکر بن مرزا سلطان ابو سعید کا اور مقتول ہونا اوسکا حسب الحکم صاحبقران کے

واضح ہو کہ والدہ میرزادہ ابو بکر کی اولاد بادشاہان بدخشان سے تہی اور سلطان سعید نے اپنی ایام حیات مین سلطنت بدخشان کے شاہزادہ مذکور کو دیدی تہی بعد واقعہ اوسکے اوسکی حشمت اور شوکت اوسکی بہت بڑہ گئی لیکن اس بادشاہزادی نے ملک بدخشان پر قناعت کی علی الدوام تسخیر ممالک کا ارادہ رکہتا تہا اور یہہ قطعہ جو اوسکے تصنیف سے ہے ہر وقت پڑہا کرتا تہا ع جمشید ورنگین من بدخشان مہ زجیحم تا بدخشان و رنگین باد مہ * بکوہستان سمندم زچہ جولان * مرا میدان ہمہ روی زمین باد مہ القصہ شاہزادہ مذکور نے کئی دفعہ ہمایون سے لڑا اور کئی دفعہ صلح کے آخر الامر او میرزا شاہزادہ سلطان محمود سے مسلط ہوا اور قلعہ حصار اوسکو ملا اور اوسکے مضافات کو مسخر کیا بعد ایک مدت کی سلطان محمود سے شکست پاکر بادشاہ صاحبقران کے خدمت مین آیا بادشاہ نے اوسکا آنا بہت مبارک تصور کیا اور عزت و اکرام

بیان مقتول ہونی مرزا سلطان ابوسعید کا

واکرام اوسکی ملاقات کی اور طرح طرح کی التفات اور عنایت اوسکے حال پر ۲۶۵
کی وہ مدت تک ہمرکاب ہمایون کے رہا مگر مفسدون نی اوسکو بہکا کر وہان سی بہگا دیا
اور ثانی الحال کو امیر سید مزید ارغون کو جو بیگناہ تہا اوسنی قتل کیا اور نواح ترمذ سی
بقصد ملک خراسان کی چڑہائی کی سلطان صاحبقران نے ایک فوج امرا اور سردارون
کے ساتہہ مرو کی جانب روانہ کی وہ لوگ شاہزادی سی لڑی اوسنی شکست کہاکے
اور قصد بدخشان کا کیا آخر کو اوسطرف کا جانا بہی مناسب نہ جان کر طرف کابل اور
ہندوستان کی ارادہ آنیکا کیا اور حدود آب سندہ سی جانب کرمان کی گیا اوسوقت
بیر علی ولد علی شکر ترکمان بہی اوسکی آ ملا اوسنی شاہزادہ کو ملک عراق کی حرص دلوائے
امیر کبیر یعقوب بیگ جو حاکم عراقین اور آذربیجان اور دیاربکر اور فارس کا تہا اوسکی
لشکر نے مقابلہ بادشاہزادے کا کیا وہان سی شکست کہاکر قصد خراسان کا کیا
جب بادشاہ صاحبقران کو یہہ خبر پہنچی کہ بادشاہزادہ مرزا ابوبکر سیستان سی
قصد خراسان کا رکہتا ہے بادشاہ بطور یلغار پیچہی مرزا ابوبکر کے گیا شاہزادہ نے
ولایت فراہ سی براہ بیابان قصد ترشیز اور سبزوار کا کیا اور بادشاہ نے اوسکا
تعاقب کیا جس منزل سی کہ وہ کوچ کرتا تہا اوس منزل پر شام کو ڈیرا بادشاہ کے
لشکر کا ہوتا تہا اسیطرح پر چار فرسخ تک استرآباد سے آگی گیا ایک روز مع [illegible]
کنارہ آب جرجان پر اوترے ہوئے تہی کہ ناگاہ لشکر بادشاہ کا نمودار ہوا جب
لشکر بادشاہ نے اوسکا احاطہ کر لیا بہاگ نہ سکے بہت آدمی آب جرجان مین
گرکر ہلاک ہوئی اور اکثر مقید ہوئے سپہ سالار اونکا جو پیر علی ترکمان اور بیرم اوسکا
بہائی تہا دونون کو بادشاہ نے اپنی سامنی بلوا کر فرمایا کہ ای بدبختو تم کیا چاہتی
تہی اس لڑکی کی خود پسندی کہ اوسکو بہی مثل اپنی بدبخت تمنی کر دیا تمکو یہہ خبر
نہین کہ اب بدنصیب اور بدبخت تمہارا تمہارے منقاد نہین رہا ہی اب اقبال تمہارا

بیان فوت ہونی سلطان صاحبقران کا

۴۶ تمسی روگردان ہوگیا ہی اور فوراً بموجب حکم وہ قتل کیے گئی اور بادشاہزادہ ابوبکر سارے دن صحرا مین گشت کرتا ہوا بہاگا بہاگا پہرا جب شام ہوئی گہوڑی کو وداع کرکی آپ جانب خراسان کی چلا رات کو راہ بہول گیا چند عورتون سی علی مجا کر راہ خراسان کی اوسنی دریافت کی جب حد فیروز غند مین پہنچا چند آدمیون نے اوسکو پہچان لیا کہ یہہ مرزا ابوبکر ہی وہان اون لوگون نی اوسکو طمع دیکر اور دم اور فریب سی روک لیا جب بادشاہ مراجعت کرکی مرو سی حد مین آیا بادشاہزادی کو وہان لیجاکر حاضر کیا اوسنی بہت عجز سی عرض کی کہ مجکو فقط اپنی اہل اور اقربا مین رہنی دو مین بادشاہت نہین چاہتا میرے تئین قتل نکرو بادشاہ کی دل مین یہہ ارادہ اوسکی قتل کا نہ تہا مگر سردارون نے یہہ قطعہ بادشاہ کو سُنایا قطعہ

ترا ایزد چو بر دشمن ظفر داد ٭ بکام دوستانش سر جدا کن ٭ دگر خواہی
ثواب نیک مردان ٭ طمع از جان بیر اور ارہا کن ٭ چنانچہ ۸۵۵ سنہ ہجری مین قتل کیا گیا

بیان فوت ہونی سلطان ابوالغازی حسین بہادر خان صاحب قران کا اور بیٹہنا تخت سلطنت پر بدیع الزمان اور مرزا مظفر حسین کا بالاشتراک

واضح ہو کہ شاہی بیگ خان ابن بداق سلطان بن ابوالخیر خان نے جب سلطان علی بادشاہ اور اوسکے والدہ کو قتل کیا اور ماوراءالنہر کو تصرف اولاد سلطان سعید سی مخلصی دیکر آپ متصرف ہوگیا اوسوقت طمع ملک خراسان کی کی سلطان صاحب قران ابوالغازی سلطان حسین بہادرخان بہی درمیان ۹۱۱ سنہ نوسو گیارہ ہجری کی واسطی دفعہ شاہی بیگ خان اور امرا اوزبکیہ کی معہ لشکر گردون شکوہ کے متوجہ ماوراءالنہر کا ہوا اور مقام بابا الہی پر جو بادغیس سی ایک مقام ہی پہنچا آخر روز شنبہ سولوین ذالحجہ سنہ ۹۱۱ نوسو گیارہ ہجری مین بعد غروب آفتاب کی وفات پائی بعد چار روز کی نعش سلطان صاحب قران کے ہرات مین لائی اوسی گنبد مین کہ اوسنی واسطی اپنی آپ طیار کروا رکہا تہا مدفون کیا

بیان فوت ہوئی سلطان صاحبقران ثانی کا

۹۱۱ھ مدفون کیا اوسنی اٹہتیس ۳۸ برس کچہہ اوپر سلطنت کی اور ستر برس کی اوسکی عمر ہوئی ایام
سلطنت مین بیس روز مفلوج یعنی فالج زدہ رہا قوت سواری کی نرکہتا تہا اوسکو شوق
فوج کی لڑائی کا اور کبوتروں کا اور مرغوں کے لڑائی کا بہت تہا جہاں جاتا ہمراہ اوسکے
سکابکیت کبوتروں کی چلتے تہین اور تخت روان پر سواری کرتا اوسکے اولاد سے چودہ
شخص ہین وہ یہہ ہین — بدیع الزمان مرزا — مظفر حسین مرزا یہہ دونو بادشاہ ہوئے
— کپک مرزا — ابو الحسن مرزا — فریدون حسین مرزا — محمد قاسم مرزا یہہ
لوگ جنگ اوزبک مین مارے گئے — شاہ غریب مرزا — حیدر مرزا — ابراہیم حسین
مرزا — محمد حسین مرزا — ابو تراب مرزا — ابن حسین مرزا — محمد معصوم مرزا
— فرخ حسین مرزا — یہہ بہی ایام حیات اپنی والد کے آگے ہین فوت ہو گئی تہی لیکن بدیع الزمان
مرزا — اور مظفر حسین مرزا بعد اپنی باپ کی ہرات مین آئی اور بشرکت تخت سلطنت پر
دونو برابر بیٹہی بعد ایک سال کے شاہی بیگ خان اوزبک نے خراسان مین آکر اونسی
لڑائی کی اور فتح پائی سنہ ۹۱۳ نوسو تیرہ ہجری مین بدیع الزمان مرزا جانب قندہار کے
چلا گیا پہر وہان سی سفر ار تبریز مین نواب اسمعیل بہادر خان کے پاس چلا آیا اوسکا
نواب نے اوسکو تبریز مین رہنی کو مقام دیا اور ہر روز ایک ہزار دینار روزینہ مقرر کر دیا
وہ سات برس تک تبریز مین یعنی سنہ ۹۲۰ ہجری تک رہا اور سلطان سلیم بادشاہ روم نے
درمیان سنہ ۹۱۳ نوسو تیرہ ہجری کی رحلت کی — اور محمد حسین مرزا آخر ایام حیات تک
بسبب استبداد شاہ اسمعیل کے حکومت استراباد کی کرتا رہا — اور تین برس تک [illegible]
شاہی بیگ خان نے درمیان خراسان کے سلطنت کی اور درمیان ۹۱۶ نوسو سولہ
ہجری کی ابو المظفر شاہ اسمعیل بہادر خان نے لشکر کشی خراسان پر کی بروز جمعہ چوبیسویں تاریخ
شعبان کو خراسان پر مستولی ہوا — اب اس مقام سے بسبب اسکی کہ [illegible]
ترجمہ ہو کر بہشت حال چہپ چکا ہی اس خاندان کا حال تمام کرتا ہون — اور دو

بیان بادشاہان ترستان کا

۲۶۸ بادشاہ جو امیر تیمور کی اولاد سی دہلی کے ہوئی جنکی اولاد مین سی اب ہماری زمانہ مین ابو الظفر سراج الدین بہادر شاہ بادشاہ تخت نشین دہلی کی ہین اونکا حال اسوقت لکھنی نہین لکھا کہ ایک تاریخ مغلیہ انگریزی زبان سی ترجمہ اردو مین ہوکر مدرسہ دہلی مین چہپ چکی ہے وہ کافی ہی اب مجکو ان بادشاہون کے حال کی لکھنی کچھہ ضرورت نہین فقط

بیان بادشاہان ترکستان کا جو بعد وفات بانی ابو الفدا کی گذری اور سوای اوسکی اور بادشاہ مصر کے سنہ ۱۸۴۷ عیسوی تک

ملک ناصر احمد ولد ناصر محمد

واضح ہو کہ ناصر احمد نے کرکسی دیار مصریہ پر خروج کر کی اپنی وطا لیف اور آمدنی محصول کی اوسپر مقرر کر کی بند و بست اپنا کیا مگر افسوس کہ اوسنی ظلم بہت کرنا شروع کر دیا تہا جب اوسنی دیکہا کہ خلق مجہسی نفرت ہوگئی ارادہ کیا کہ اب اپنی ولایت کرک کو مراجعت کرنا چاہئے رعایا مصر نے اوسکی بیعت کا خلع کر دیا درمیان سنہ ۷۴۵ ہجری کی مقتول ہوا وہ درمیان قلعہ حاکم بامر اللہ بن مستکفی کے مقتول ہوا

ملک صالح اسماعیل ابو الفدا بن ناصر محمد

صالح اسمعیل بعد وفات ناصر احمد کے بادشاہ مستقل ہوا اوسنی تین برس دو مہینی بادشاہت کی بعد ازان وہ بہی بقضا الہی فوت ہوا صلاح صفدی نی اوسکے مرنی کا مرثیہ لکہا ہے جسمین یہہ دو شعر ہین ع

مضی الصالح المرجو للناس والندا ... ومن لم یزل یلقی المنی بالمنائح

فیا ملک مصر کیف حالک بعدہ ... اذا نحن اثنینا علیک بصالح

بیان بادشاہان ترستان کا

یہہ بادشاہ درمیان چوتہی ربیع الاول سنہ ۷۴۶ سات سو چہیالیس ہجری کی خلافت حاکم بامر اللہ مین فوت ہوا ۲۶۹

ملک کامل شعبان ولد ناصر محمد

کامل شعبان سے تمام رعایا بہ نسبت اور اوسکے بہائیون کی زیادہ خوش تہے اسلئی اوسکی زیادہ توقیر ہوئے اور بادشاہ مقرر کیا گیا ماہ ربیع الاول مین وہ تخت نشین ہوا ابن نباتہ نے اوسکی حق مین شعر کہے ہین ازانجملہ یہہ دو شعر ہین سے

جبین سلطاننا المرجی　　مبارک الطالع البدیع
یا بہجة الدہر اذ تبدی　　ہلال شعبان فی ربیع

اوسنی جب بدخصلتی رعایا مین رکہنی اور برائی کرنی شروع کی اسلئے ایک برس ایک مہینے پندرہ روز بادشاہ رہکر غایب ہوگیا پہر اوسکا پتا نہ ملا سنہ ۷۴۷ سات سو سنتالیس ہجری مین وہ گم ہوا تہا درمیان خلافت حاکم کے

ملک مظفر حاجی ولد ناصر محمد

مظفر حاجی بعد اپنی بہائی کامل شعبان کی بادشاہ ہوا وہ متکبر اور ظالم تہا رعایا مین اوسکی مثال ایک بہیڑیے سے دی جاتی اوسکے صحبت مین رذالہ اور پاجی لوگ رہتے اور اوباشون کو اپنی پاس بہلاتا اور علماء سے پرہیز کرتا اسلئی ایک برس آٹہہ مہینے دس روز اوسنی بادشاہت کی کیونکہ بعد اس مدت کی اوسکو بادشاہت سے رعایا نے برطرف کرکی بکرے کی طرح زمین پر ڈالکر ذبح کیا وہ بارہوین رمضان سنہ ۷۴۸ سات سو اڑتالیس ہجری مین مقتول ہوا

ملک ناصر حسن ولد ناصر محمد

بیان بادشاہان ترکستان کا

۲۷۰ ناصر حسن بیہہ بادشاہ دایم الخمر اور بدتد بیر آدمی تہا تین برس اوسکو سلطنت نصیب ہوئے تہی پہر معزول کیا گیا لیکن بعد مدت کی پہر سلطنت ملی بعد ازان مقتول ہوا اسی نی ایک جامع مسجد درمیان رمیلہ کے بڑی بنائی ہے اوسنی دس برس چار مہینی چند روز سلطنت کی جماد الاول سنہ ۷۶۲ سات سو باسٹہہ ہجری مین مقتول ہوا اون ایام مین خلافت معتضد باللہ ابن مستکفی کے تہی

ملک صالح ولد ناصر محمد

صالح بعد اپنی بہائی ناصر حسن کے مقتول ہونی کی تخت نشین ہوا بعد تین برس آٹہہ مہینی کے اوسکو بہی رعایا نی معزول کیا اسکے زمانہ مین وزرا کو بہت دخل کار وبار سلطنت مین تہا وہ درمیان سنہ ۷۵۵ سات سو پچپن ہجری کے اوایل ایام خلافت معتضد مین معزول ہوا

ملک منصور محمد بن حاجی ولد ناصر محمد

منصور محمد بعد اپنی بہائی مسبوق الذکر ارض طیبہ کا بادشاہ ہوا اوسنی دو برس تین مہینی اپنی لیاقت اور نیک رویہ سی گذارے بعد ازان وہ بہی معزول ہوکر قلعۃ الجبل مین مقید ہوا اوسی قید مین درمیان سنہ ۸۰۱ اٹہہ سو ایک ہجری کے فوت ہوا اوسکی ولایت ایام خلافت معتضد بن متوکل تہے

ملک اشرف شعبان بن حسین بن ناصر محمد

اشرف شعبان بڑا سخی اور نامور اور کریم بادشاہ گذرا ہی وہ بڑا شجاع اور دستوار تہا علما کی بہت قدر کرتا اور خلاف شرع کچہہ کبہی نکرتا چودہ برس دو مہینی چند روز اوسنی خلافت کی پانچوین ماہ ذیقعدہ سنہ ۷۷۸ ہجری مین درمیان ایام خلافت متوکل

بیان بادشاہان ترکستان کا

متوکل بن معتضد کی مقتول ہوا

ملک منصور علی بن اشرف شعبان

منصور علی ایام بلوغ مین بادشاہ ہوا پانچ برس چار مہینے اوسنے سلطنت کی بعد ازان دسوین صفر ۷۸۳ سات سو تراسی ہجری مین درمیان ایام خلافت متوکل کی مین فوت ہوا

ملک صالح حاجی بن اشرف شعبان

صالح حاجی اوسکی بعد بادشاہ ہوا کید برقوق نی اوسکو عہدہ پاسبانی رعایا سے معزول کیا بعد ازان اوسنی اوسپر فتح پاکر پہر بادشاہت لی ان دونون مین بہت لڑا بیان ہوئین تہی اوسنی اِس عہدہ سے دست برداری کی وہ دورہ خلافت متوکل کا تہا

ملک ظاہر برقوق

اوسنی بڑی دہوم دہام سے سلطنت کی مگر بعد اِس عیش وعشرت کی رنج بہت اٹہایا سولہ برس چار مہینے پندرہ روز اوسنی سلطنت کی پہر ماہ شوال ۸۰۱ آٹہہ سو ایک ہجری مین ایام خلافت متوکل مین فوت ہوا

ملک ناصر فرج ابو السعادت بن برقوق

ناصر فرج جب تخت پر بیٹہا اسکی ایام حکومت مین رعیت نی بہت نقصان اور تکلیف اٹہائی کیونکہ تیمور لنگ نی اِسکے عہد مین آکر بہت مال رعایا کا لوٹا اور عورتون کو پکڑ لیا اور مردون کو قتل کیا ناصر مذکور بہی اوسکے لڑنے کی واسطی نکلا جب دیکہا کہ مقابلہ

بیان بادشاہان ترکستان کا

۲۷۲ اوسکی کرنی کی طاقت نہین لاچار ہوکر اپنی بلاد کی طرف بہاگ آیا — مقری شاعر مشہور
نے ناصر مذکور کے حقمین شعر کہی ہین جنمین سے یہہ دو بہی ہین سے

مضی الظاهر السلطان اکرم مالك — الی ربه يرقی الی الخلد فی الدرج

وقالوا ستاتی شدة بعد موته — فما كان الاهم دجی وما جا سوی الفرج

جب اوسکے ایام سلطنت مین بہت فتنہ اور فساد برپا ہوئی او سوقت اوسنی آپ
حکومت سی اپنی تئین معزول کیا لیکن پہر بادشاہ ہوا قریب سات برس کی اوسنی حکومت
کی دمشق مین درمیان گیارہوین صفر ۸۱۵ آٹہہ سو پندرہ ہجری کی امام مستعین باللہ بن
متوکل بن مقتول ہوا

ملک منصور عبد العزیز بن برقوق

منصور عبد العزیز بعد اوسکے حاکم ہوا ابہی اوسکا اوسکا بندوبست اچہی طرح سو نے نہ پایا تہا
کہ اوسکے بہائی نے آکر سب جمعیت اوسکی متفرق کردی اور اوسکو اسکندریہ کی طرف نکالدیا
اوسجا سے اوسکو درمیان ۸۰۸ آٹہہ سو آٹہہ ہجری سے قتل کیا یہہ وہ سال ہی جسمین خلیفہ
متوکل والی مصر فوت ہوا تہا

ملک موید ابو النصر شیخ محمودی ظاہری

ابو نصر شیخ بعد معزول ہونی مستعین عباسی کی خلیفہ ہوا اوسنے آٹہہ برس پانچ مہنی سلطنت کی
درمیان ۸۲۴ آٹہہ سو چوبیس ہجری کی فوت ہوا ان ایام مین معتضد بن متوکل عباسی
مصر کا خلیفہ تہا

ملک مظفر احمد ابو السعادت ابن الموید

مظفر احمد کی دو برس کی عمر تہی جب بادشاہ ہوا اسلئے اوسکا وزیر مسمی ططر امور ریاست کا

بیان بادشاہان ترکستان کا

امور ریاست کا بندوبست رکہا تہا اوسنی سات مہینے چند روز سلطنت کی اسی سال مین ۲۰۳
اوسکا ذکر جاتا رہا

ملک ظاہر مظفر ابو الفتح

ظاہر مظفر کی امر و نہی چونکہ جاری تہی اور وہ عالی ہمت اور عقلمند محب علما و فضلا رکہتا تہا اسلئے وہ مستقل ہوکر بادشاہت کرنے لگا اوسنی ترانوین ۹۳ دن بادشاہت سے بعد از ان پانچوین ماہ ذی الحجہ سنہ مذکور کو فوت ہوا

ملک صالح محمد بن مظفر

صالح محمد حالت بلوغ مین بادشاہ ہوا اوسنی چار مہینے دو روز بادشاہت کی بعد از ان وہ بہی معزول ہوا بیماری طاعون یعنی وبا مین مبتلا ہوکر سنہ ۸۲۵ آٹہہ سو پچیس ہجری مین فوت ہوا اون ایام مین معتضد کی خلافت تہی

ملک اشرف ابو نصر سبای الدقماقی

اشرف ابو النصر اچہی چلنون پر چلا یہہ بڑے بادشاہون مین گذرا ہے قران شریف سننی کا اوسکو بہت شوق تہا اور رمضان وغیرہ مین روزہ دار رہتا یعنی تمام سال روزہ سے رہا کرتا اوسکی ایام حکومت مین جزیرہ قبرس فتح ہوا اسوا ۱۶ برس چند روز اوسنی حکومت کی سنہ ۸۴۱ آٹہہ سو اکتالیس مین درمیان خلافت معتضد کی فوت ہوا

ملک عبد العزیز ابو المحاسن یوسف بن الاشرف

عبد العزیز ابو المحاسن بسبب سعادت بخت کی تخت پر بیٹہا لیکن مدت دراز تک اوسکو

بیان بادشاہان ترکستان کا

 سلطنت نصیب نہوئی معزول ہوکر اسکندریہ مین جاکر رہا ربیع الاول کی دسوین تاریخ سنہ ۸۴۴ آٹھہ سو چوالیس ہجری مین درمیان ایام معتضد کی خلع اوسکے بیعت سے ہوا تھا

ملک ظاہر ابو سعید علی جقمق علائی ابن اینال

ظاہر ابو سعید اوسکے بعد تخت نشین ہوا یہہ بڑا سخی تھا یتیمون پر احسان اور اکرام کرتا اور فقیرون محتاجون کے حاجتین پوری کرتا ساڑہ چودہ برس سلطنت کرکے وہ بہی راہی ملک بقا کا ہوا (۳) صفر سنہ ۸۵۷ آٹھہ سو ستاون ہجری مین فوت ہوا آخر خلافت معتضد کے اور تمام خلافت مستکفی بن متوکل کے اور اکثر خلافت قایم بامر اللہ بن متوکل کی اوسنے دیکہی تہی

ملک المنصور عثمان ابو السعادات ولد ابو سعید

منصور عثمان نے چالیس روز بادشاہت کی بعد ازان اوسکی حکومت سے بہی خلع ہوا اسکندریہ مین آرہا تہا اوسیجاہی فوت ہوا

ملک اشرف ابو نصر اینال علائی ناصری

اشرف ابو نصر نے بادشاہ ہوکر خوب چین اوڑائی اوسکے پاس ایک لونڈی بہت خوبصورت مسماۃ سلیمہ تہی اوسکو پیار کرتا تہا چغلی کسیکے یہہ بادشاہ نہ سنتا تہا سخی بہت بڑا تہا اور باوجود امی محض ہونیکے منطاین اوسی کم ہوئی ہین اوسکو لکہنا پڑہنا کچہہ نہ آتا تہا آٹھہ برس دو مہینے چہہ روز اوسنے خلافت کی کیونکہ (۱۵) پندرہوین جمادی الاول سنہ ۸۶۵ کو وہ فوت ہوگیا وہ درمیان خلافت مستنجد باللہ بن متوکل کی تہا

ملک مؤید احمد ابو الفتح ولد الاشرف ابو النصر

بیان بادشاہان ترکستان کا

موید احمد کے باپ نے ایام حیات مین اوسکو ولیعہد کردیا تہا اوسنے بہی اپنے باپ کے بعد اوسکی اچہی طرح پیروی کی وہ یگانہ روزگار اور سب بادشاہان مصر مذکورہ بالا سے نیک نیت بادشاہ گذرا اوسکو علم بہی تہا اور وہ رئیس بہی تہا انتظام ملک اور تدبیر منزل اور تدبیر ملک اور اخلاق سب اوسکو خوب آتے تہی مگر افسوس کہ زمانہ ناہنجار نے اوسکے ساتہہ بدی کی زمانہ نے مساعدت نہ کی پانچ مہینے چار روز کے بعد بہت رنج والم اوسکو پہنچا اور تمام عیش اوسکا مبدل بہ نکبت رنج ہوگیا آخر کار لوگون نے اوسکا بہی خلع کیا دسوین رمضان ۸۶۵ سنہ آٹہہ سو پینسٹہہ ہجری مین اوسکی سلطنت سی خلع ہوا تہا

ملک ظاہر ابو سعید خشقدم ناصری مویدی

ظاہر ابو سعید کو علم قرارت قران شریف کا بہی کچہہ کچہہ آتا تہا بسبب سعادت بخت کے اوسکو تخت ملا لیکن طامع بہت تہا اوسمین خصایل نیک اور محاسن محمودہ بہت تہے چہہ برس پانچ مہینے سلطنت کرکی دسوین ربیع الاول ۸۷۲ سنہ سات بیاسی ہجری مین درمیان خلافت مستنجد کے فوت ہوا

ملک ظاہر ابو سعید بلبای علای

جس روز کہ ظاہر ابو سعید نے وفات پائی اوسی روز یہہ ظاہر ابو سعید علای تخت نشین ہوا مگر اوسکو سلطنت مین کچہہ دخل سوای نام بادشاہت کی نہ تہا پچاس روز وہ یہہ چین اوڑا کر جلدی معزول ہوکر اسکندریہ مین مقیم ہوا اور وہان سے وفات پائی

ملک ظاہر ابو سعید تمربغا

ظاہر ابو سعید تمربغای بادشاہ ہوکر رعیت پروری اور عدل و دادگستری کی یہہ نیک

بیان بادشاہان ترکستان کا

خصلت تھا مگر اوسکو ثغر دمیاط کے مقابلہ کی واسطی رئیسان سلطنت نے امادہ کیا تھا ۲۷۸
جب اسکندریہ پر پہنچا داعی رحل کو لبیک کہکر خدا کے دربار مین جا حاضر ہوا اوسنی
دو مہینی بادشاہت کی کچھ بہی دنیا کے عیش و آرام مثل بادشاہان سابق کی دیکھنی نہ پایا

ملک اشرف ابو نصر قائتبای ظاہری

اشرف ابو نصر قائتبای نے بادشاہ ہوکر رعایا کو نیک خصلت اور حسن انتظام سے خوش کیا یہہ بادشاہ اچھا منتظم اور نیک گذراہی بر جلیل القدر بادشاہ تہا اپنی انتساب سے اوسنی مدت دراز تک سلطنت کی عمارت اور مسجدین اوسنی بہت بنوائین انتیس ۲۹ برس اور قریب چہہ مہینی کے اوسنی بادشاہت کی مورخ لکہتی ہین کہ اوسنی کوئی ظلم یا بے انصافی نہین کیئے اتنی مدت تک مصر کی بادشاہت کرتا رہا پھر اپنی موت سے بروز دوشنبہ ماہ ذیقعدہ سنہ ۹۰۱ نوسو ایک ہجری مین فوت ہوا اوسنی خلافت مستنجد سے اور اکثر ایام خلافت متوکل عبد العزیز کے دیکھی

ملک ناصر محمد ابو السعادات ولد قائتبای

ناصر محمد اپنی باپ کے والی حکومت ہوا لیکن حوادثات زمانہ سے مدت اوسکی تدبیرونکی واسطے دو دفعہ وہ متولی ہوا لیکن پہلی دفعہ بعد بادشاہ ہونے کی معزول ہوگیا تہا اوسکو کمینون کی صحبت بہاتی تہی اشراف اور نیک آدمی کے صحبت پر کمینون کو ترجیح دیتا تہا اسیواسطی یہہ شعر اوسکے حق مین کسی شاعر نے بہت اچہا کہا ہے ؎

اڑہائی برس سلطنت کرکی (۲۵) ربیع سنہ ۹۰۴ مین بدمیان خلافت مستمسک یعقوب کے فوت ہوا

بیان بادشاہان ترکستان کا

ملک اشرف قانصوہ غلام قایتبائے کا

اشرف قانصوہ ایک سردار سرداران لشکر سے تھا درمیان حکومت ناصر کی وہ مستولی ہوا اور اسکے اخبار اور حال کی نوشتنی گم ہو گئی اسیلیے نہ اوسکی موت کی خبر نہ زندگی کہ کیا کچھہ اوسپر گذرا

ملک ظاہر ابو سعید قانصوہ ماموں ناصر کا

ظاہر ابو سعید قانصوہ جب بادشاہ ہوا اوسکے مزاج مین عیش و آرام اور صفائی اور چین سما گئی تھی یہانتک کہ لشکری اوسپر جب ہجوم کیا وہ کہین چھپ گیا اسلیے ایک برس آٹھہ مہینے اوسنے بھی سلطنت کری پھر فوت ہوا درمیان خلافت مستمسک سابق کے وہ موجود تھا

ملک اشرف جنبلاط

اشرف جنبلاط بعد ازان تخت نشین ہوا اوسنے سلطنت سے بہت نفع اٹھایا مگر افسوس کہ ایک ہی برس اوسکو سلطنت نصیب ہوئے خلافت مستمسک مین موجود تھا

ملک عادل سیف الدین طومان بای

عادل سیف الدین طومان بای کا اب دورہ چمکا اوسنے بڑا رتبہ اقبال کا پایا تھا مگر افسوس کہ چار ہی مہینے سلطنت کی تھی کہ قتل ہوا خلافت مستمسک مین یہہ حادثہ گذرا

ملک اشرف ابو النصر قانصوہ غوری

اشرف ابو نصر قانصوہ مذکور بڑا صاحب مروت اور فتوت تھا وہ بڑا شجاع اور مہیب اور قوی اور طاقت ور تھا مگر سخت دل اور بیرحم اتنا تھا کہ اوسکی خفگین سہم

بیان بادشاہان مصر کا

کہہ سکتی ہین کہ تمام جاسرین وظالمین سسی زیادہ سخت دل آدمی تہا اوسکو ظلم اور جور سکے بہت خواہشی اور حرص تہی اسیلئے ایک منشیین سنے تمام بلادوین فساد اور ظلم کر رکہا تہا اور بہت خلق اللہ کو ایذا پہنچاتی تہی کیونکہ جب بادشاہ ظلم کا خواہشمند ہو تو عمال وغیرہ پہلے کرین گی جب اوسکی سلطنت کو پندرہ برس اور نو مہینی چند روز ہو چکی اوسوقت سلطان سلیم نی اوسپر چڑہائی کی اور اس ظلم کا عوض بہی خوب چکہایا مگر اوسکا حال معلوم نہ ہوا کہ کہان گیا ۹۲۲ سنہ نوسو بائیس۲۲ ہجری مین گم ہوا تہا اون ایام مین فقط متمسک کی تہا

ملک اشرف طومان بائی بہتجا غوری کا

بعد اوسکی گم ہونی کی بجائی اپنی چچا کی اشرف طومان بائی قائمقام ہوا اوسکو بہی سلطان سلیم نی قتل کر کی جمیع بلاد پر اپنا قبضہ کر لیا یہہ شخص آخر خاندان دولت چرکس کا تہا جو کہ ایک فرع دولت ترکستان کی گذرے ہین اوسوقت سسی مصر خاندان عثمانیہ کی زیر حکم ہوا جنکا حال آگے لکہتا ہون

بیان دولت عثمانیہ کا

عثمان

اول اس خاندان کا بادشاہ عثمان بیگ غازی بن ارطغرل گذرا ہی اوسنی بروسہ کو فتح کیا اور بیعت اوسکی دربیان سنہ ۶۹۹ چہہ سو ننانوین ہجری سکے ہوئی اوسکی زمانہ مین مولی آدہ بالی اور شیخ عاشق پاشا بن شیخ مخلص بابا یہہ عالم تہے اس بادشاہ نے زبان ترکی مین ایک کتاب بہی نظم مین تصنیف کی ہے اس بادشاہ نی ستائیس برس بادشاہت کی دربیان سنہ ۷۲۶ ہجری سکے فوت ہوا

سلطان اورخان

بیان بادشاہان مصر کا

اوسکی بعد بٹیا اوسکا سلطان اورخان تخت نشین ہوا اوسکی بیعت خلافت درمیان ۷۲۶ سنہ ۷۶۹
سات سو چھبیس ہجری کی ہوئی اوسکی زمانہ مین مولوی علاء الدین اسود — اور داؤد
قیصری — اور محسن قیصری — اور شیخ قارجہ احمد قدس سرہ یہہ عالم مشہور تھے
اس بادشاہ نے پینتیس ۳۵ برس بادشاہت کی ۷۶۱ سنہ سات سو اکسٹھ ہجری مین فوت ہوا

مراد اول

بعد از ان اوسکا بٹیا مراد اول ابن سلطان اورخان تخت نشین ہوا اوسکی بیعت سلطنت
درمیان ۷۶۱ سنہ سات سو اکسٹھ ہجری کی ہوئے اوسکی زمانہ مین جمال الدین محمد
اقسرائی — اور شیخ حاجی بکتاش قدس سرہما بڑی خاندان شریعت کی فاضل گذری
ہین اوسنی تئیس ۲۳ برس سلطنت کی ۷۹۱ سنہ سات سو اکیانوین ہجری مین فوت ہوا

بایزید اول

اوسکو یلدرم بھی کہتی ہین وہ بٹیا مراد اول کا تہا درمیان ۷۹۱ سنہ سات سو اکیانوین ہجری
کی اوسکی بیعت خلافت ہوئی اوسکے زمانہ مین مولوی شمس الدین محمد عقاری اور دو تو
بیٹی اوسکی یعنی محمد شاہ اور یوسف بالی — اور شیخ ابو الخیر محمد جزری — اور حافظ الدین
محمد رازی صاحب الفتاوی — اور محمد بن یعقوب صاحب قاموس — اور
مولوی بدر الدین مشہور ابن قاضی سماونہ اور مولی عبد اللطیف بن ملک — اور
مولی حسن باشا بن مولی علاء الدین اسود شارح مراح الارواح کا اور مصنف افتتاح
کا — اور مولی حاجی باشا مصنف کتاب الشفا فی الطب کا — اور شیخ امیر
سلطان — اور شیخ حاجی بیرام — اور شیخ قطب الدین ازنیقی — اور شیخ عبد الرحمن
بسطامی یہہ فاضل و عابد و زاہد گذرے ہین اوسنے پچیس برس سلطنت کی سنہ ۸۱۶ اسد

بیان بادشاہان مصر کا

۲۸۰ سولہ سو ہجری مین فوت ہوا

محمد

اوسکے بعد محمد اول کی بیعت درمیان ۸۱۶ آٹھہ سو سولہ ہجری کی ہوئی یہہ سلطان محمد اول ابن بایزید اول کا بیٹا ہی وہ درمیان زمانہ مرزا شاہرخ کے موجود تہا اور اوسکی زمانہ مین مولانا برہان الدین حیدر علامہ تفتازانی کا شاگرد — اور فخر الدین عجمی — اور مولی یعقوب اصفر — اور مولی قرا یعقوب یہہ عالم گذری ہین اوسنے نو۹ برس سلطنت کی ۸۲۵ آٹھہ سو پچیس ہجری مین فوت ہوا

مراد ثانی

مراد ثانی ابن سلطان محمد بعد مرنے اپنی باپ کی درمیان ۸۲۵ آٹھہ سو پچیس ہجری کی تخت خلافت پر بیٹھا اوسکے وقت کی فاضل یہہ گذرے ہین — مولی کورانی — فتح اللہ شروانی — مولی محی الدین کافیجی — مولی سراج الدین محمد بن عمر حلبی اوسنے کئی حاشیہ شرح متوسط پر لکھی ہین جوکہ ایک شرح کافیہ کے مشہور ہی — مولی شرف الدین بن کمال قریمی — مولی سید احمد قریمی — مولی سیدی علی العجمی اسنی ایک حاشیہ میر شریف کی حاشیہ پر جو قطبی شرح شمسیہ پر ہی درمیان منطق کے لکہا ہے — اور علاء الدین قوچ حصاری — اور شیخ محمد بن آق بیق — اور شیخ ابن کاتب مصنف محمدیہ کا اوسنے تیس۳۰ برس بادشاہت کی درمیان ۸۵۵ آٹھہ سو پچپن ہجری کے فوت ہوا

محمد ثانی

پہر اوسکا بیٹا یعنی محمد ثانی ابن مراد ثانی درمیان ۸۵۵ آٹھہ سو پچپن ہجرے کی تخت پر بیٹھا اوسنے شہر قسطنطنیہ فتح کیا اوسکی زمانہ مین امیر الغ مرزا خاندان تیموری سی سلطنت کرتا تہا یہہ علما اوسکے زمانہ مین گذری ہین — مولی علی قوشجی — مولی علی طوسی — مولی محمد بن قرامرز امشہور بنام ملا خسرو — مولی خواجہ زادہ — مولی خطیب

بیان بادشاہان مصر کا

خطیب زادہ — مولی شمس الدین خیالی — مولی مصلح الدین قسطلانی — مولی فضل زادہ — مولی شمس الدین احمد مشہور بنام ونکفور — مولی ملا مصنفک — مولی حاجی بابا — مولانا سنان باشا اور دونو بہائی اوسکے یعنی یعقوب باشا — اور احمد باشا اور مولا علی جلبی بن یوسف بن مولی انصاری اور مولی حسن جلبی بن محمد شاہ بن مولی فناری سوا ان علماء کے جو مشایخ اوسکی زمانہ مین تہے وہ یہہ ہین شیخ آق شمس الدین — شیخ ابن وفا شیخ علاء الدین خلوتی خلفاء سید یحیی سی اور اوسکے خلفاء مین سی شیخ عبد اللہ مشہور ہی اوسنی اکتیس برس بادشاہت کی سنہ ۸۸۶ آٹھ سو چہیاسی ہجری مین فوت ہوا

بایزید ثانی

بایزید ثانی ابن محمد ثانی ابن مراد ثانی عثمانی معاصر سلطان حسین بیقرا کا ہی وہ بعد وفات اپنی باپ محمد ثانی کے درمیان سنہ ۸۸۶ آٹھ سو چہیاسی ہجری کی تخت پر بیٹہا اوسکی زمانہ مین یہہ لوگ فاضل گذرے — مولی لطفی توقانی — مولی ادریس بدلیسی — حکیم محمد شاہ قزوینی — مولی محمد بن حاجی حسن — مولانا عبد الرحمن ابن علی بن موید — مولی اخی یوسف — مولی یوسف مشہور قاضی بغداد کا جسنی نہج البلاغہ تصنیف کی ہی اور مولی یعقوب بن سیدی علی شارح الشرعہ کا — اور اوسکے وقت مین مشایخ یہہ گذری ہین — سید ابراہیم مشہور امیر افندی — سید احمد بخاری فرقہ نقشبندیہ مین کا — اور شیخ سنبل افندے — اور شیخ جمال الدین خلیفہ خلوتیہ کا — اسنی بتیس ۳۲ برس بادشاہت کی سنہ ۹۱۸ نوسو اٹہارہ ہجری مین فوت ہوا

سلیم اول بن بایزید عثمانی غازی

اوسکے بعد سلیم اول بن بایزید بادشاہ ہوا یہہ بادشاہ جلیل القدر اور سعادتمند تہا اوسکو

بیان بادشاهان مصر کا

بلاد بطور ورثه اوسکی ابا و اجداد سی پہنچی — اوسنی ملک مصر اور شام فتح کیا اور باقی بلاد ۲۹۴
اسلام پر مستولی ہوگیا جو لوگ اوسکی مخالف تہی اونکو اوسنی سزا واقعی دی اور ملوک اور
سلاطین اطراف کو مغلوب کیا نو برس آٹهہ مہینی سلطنت کرکی درمیان سنه ۹۲۶ نوسو چهبیس
ہجری کے فوت ہوا وہ آخر خلافت عثمانیہ میں تہا اوسنی مصر پر چار برس حکومت کی
دیار مصر پہ پر اوسکی طرف سی امیر الامرا خیربک نیابت کرتا تہا سنه ۹۱۸ نوسو اٹهاره
ہجری میں اوسکی بیعت خلافت ہوئی اوسکے زمانه میں یہه عالم گذرے ہیں — مولانا
علی جلبی جمالی — مولی مشہور ابن کمال وزیر — مولی محمد شاه جلبی انصاری اور بہائی
اوسکا محی الدین جلبی انصاری اور محمد بن خطیب قاسم مصنف روضه کا اور شیخ محمد مشہور
بشیخ زاده محشی تفسیر بیضاوی کا جسنی ایک شرح قصیده برده کے بہی لکہی ہے

سلیمان ثانی بن سلیم

پہر اوسکے بعد بیٹا اوسکا سلطان سلیمان ثانی بن سلیم جلوه آرائی تخت سلطنت ہوا یہه شخص
شرع اور احکام خدا کا تہا اوسنی جہاد بہت سے کئے ہیں وه واقع میں سلیمان اس زمان کا
گذرا ہے اپنی خاندان کے سلاطین پر اوسنے بڑا احسان کیا تہا چنانچہ یہی باعث اوسکی
فتوح کا تہا کہ جہاں جاتا تہا وہ ملک فتح کرتا تہا اگرچہ خونریزی بہی کرتا تہا لیکن دین
کی حمایت میں ساعی رہتا اور اوسکو یہه منظور تہا کہ دین محمدی کو شیوع ہو اوسنی ۴۹ انچاس
برس حکومت کی اوسکی وفات سی علما اور مشایخ کو بہت رنج ہوا تہا چنانچہ شعرا نے
اوسکی مرثیہ ہر طرح سی کہی ہیں از انجمله ایک مفتی ابو سعود مفسر قرآن شریف نی اوسکا
مرثیہ لکہا ہے جسکا اول شعر یہه ہے —

اصوت صاعقة ام نفخة الصور فالارض قد ملئت من نقر ناقور

یہه دو شعر ہیں اوسی قصیده کے ہیں

بیان بادشاہان مصر کا

آدم ذالک نبی سلیمان الزمان ومن   نفذت اوامرہ فی کل مامور ۲۸۳
ومن ومن ملاء الدنیا مہابتہ   وسخرت کل جبار ونمرود

یہہ بادشاہ درمیان ایک جہاد کی تیرہوین صفر سنہ ۹۷۴ ہجری کو فوت ہوا وہ تاریخ تئیسوین ماہ اگست سنہ ۱۵۶۶ عیسوی کی تہی اوسکی زمانہ مین یہہ لوگ فاضل گذری ہین مولی سعدی چلبی — مولی محمد مشہور چوی زادہ — مولی معہود ابو السعود — مولی بستان چلبی — مولی چلپی — مولانا احمد مشہور طاش کبری زادہ — شیخ ابراہیم حلبی مصنف ملتقی الابحر کا اور مشایخ یہہ تہی شیخ محمود چلپی نقشبندی شیخ مرکز خلیفہ خلوتیہ کا

سلیم ثانی ابن سلیمان

سلطان سلیم ثانی بڑا بادشاہ تہا وہ اپنی باپ سلیمان مذکور کی وفات کی بعد بادشاہ ہوا وہ حلیم اور بردبار آدمی تہا اوسنی بہی مثل اپنی والد کی طریقہ جہاد کا جاری رکہا اور شہرون کے فتح کرنی مین کوشش کرتا رہا اوسکے شان وشوکت بڑے رتبہ کو پہنچ گئے تہی ملک یمن اور عدن سب اوسکے مطیع ہوگئی تہی آٹہائیسوین شعبان سنہ ۹۸۲ نوسو بیاسی ہجری مین مطابق تیرہوین دسمبر سنہ ۱۵۷۴ استرہ سو چوہتر عیسوی مین فوت ہوا اسی سال مین توان سرلوس بادشاہ ملک فرانس کا فوت ہوا تہا اوسنے آٹہ برس ایک مہینا سلطنت کی جزیرہ قبرس اوسنی فتح کیا تہا درمیان سنہ ۹۷۴ نوسو چوہتر ہجری کے اوسکی بیعت ہوئی تہی اوسکی زمانہ کی علمار یہہ تہی مولی حامد چلپی — مولی عبد الکریم زادہ — مولی قاضی زادہ — مولانا علی چلپی مشہور حنائی زادہ — مولانا شاہ چلپی — ان سب علمار مین سبسی بڑا عالم محمد چلپی بن حاجی حسن تہا

مراد ثالث بن سلیم ثانی

بیان بادشاہان مصر کا

سلطان مراد بعد وفات اپنی والد سلیم ثانی کے بادشاہ ہوا اوسکے پاس لشکر بہت تہا اسلئے اوسنے بہت شہر فتح کئی خصوصاً تبریز اوسنی فتح کی اور روان اور تمام بلاد اذربیجان کی اور شروان اوسکی زیر حکومت ہوگئی تہی سنہ ۹۸۲ نوسو بیاسی ہجری مین اوسکی بیعت خلافت ہوئی یہی بادشاہ محمد خدا بندہ بن شاہ طہماسپ سی لڑا تہا بعد فتح پانے کے اوسنی اوسکی ملک کو خراب ویران کیا اور سب جمعیت اوسکے متفرق کر ڈالی اوسکی زمانہ مین مولی محمد بن جوی زادہ اور قاضی مولی علامہ محمد چلبی جو کہ لشکر روم کا قاضی تہا اور علامہ زکریا افندی بن بیرام مشہور فاضل تہی ۲۱ کیس برس اس بادشاہ نے حکومت کی چہٹی تاریخ جمادالاول سنہ ۱۰۰۳ ہجری مین مطابق ۱۶ سولہوین جنوری سنہ ۱۵۹۵ پندرہ سو پچانوین عیسوی مین فوت ہوا اتیسری ہجری کی تمام ایام حکومت اور اوپل ہی جو تہی بادشاہ کی فرانس کے ایام حکومت اوسنی دیکہی تہی

محمد ثالث ولد مراد

سلطان محمد بن مراد اپنی والد مراد کی بعد وفات کی سنہ ۱۵۹۵ پندرہ سو پچانوین عیسوی مین تخت نشین ہوا نو ۹ برس اوسنی حکومت کی بعد ازان اپنی بہنون کو انیس شخص نے قتل کر کے پردہ اختفا مین ایسی روپوشی اختیار کی کہ پہر صورت کسیکو نہ دکہائی اٹھاردین رجب سنہ ۱۰۱۲ ہجری مین مطابق بائیسوین ۲۲ دسمبر سنہ ۱۶۰۳ عیسوی مین وفات پائی

احمد بن محمد

سلطان احمد بن محمد بہت نیک بخت بادشاہ ہوا خارجیون کو اوسنی ڈہونڈ ڈہونڈ کر قتل کیا اور جتنی وزیر سرکش اور مغرور اور مفسد تہی اونکو قتل کیا ہمیشہ جبتک وہ بادشاہ رہا حرمین شریفین کے نیاز کی تعمیر اور درست کرتا رہا یہانتک کہ سولہوین ۱۶ ذی قعدہ سنہ ۱۰۲۶ ہجری مین مطابق پندرہوین ۱۵ نومبر سنہ ۱۶۱۷ سولہ سی سترہ عیسوی کو فوت ہوا تیرہ ۱۳ برس اوسنی حکومت کی

مصطفی برادر احمد کور

بیان بادشاہان مصر کا

سلطان مصطفی بہائی احمد مذکور کا بعد وفات اپنی بہائی کی تخت نشین ہوا اوسنی بڑی چین و آرام سی سلطنت کی اور عیش مین ایسا پڑا کہ سب روپیہ بیت المال کا خرچ کر ڈالا بعد اوسکے اوسکا بہانجا عثمان بن احمد اوسکے مقابلہ سکے واسطی اوٹہا اوسنی بڑا تہلکہ اوسکی سلطنت مین ڈالدیا تہا اسلئے رعایا نی اوسکی بیعت سی خلع کیا اوسنی دو برس سلطنت کی دو دفعہ تخت پر اس عرصہ مین بیٹہا یہہ خلع ثانی پندرہوین ذی قعدہ سنہ ۱۰۳۲ ہجری کو مطابق دسوین ستمبر سنہ ۱۶۲۳ عیسوی کے ہوا

عثمان بن احمد

عثمان شہید مذکور بہانجا مصطفی مذکور کا تہا یہہ درمیان ایام حکومت اپنی چچا کی اوسکو تخت پر سے اوتار کر آپ حکومت کرنی لگا تہا اون ایام مین یہہ لڑکا بالغ تہا مگر اوسنی خلایق کی ساتہہ نیک سلوک اور انتظام کی باتین برتین کہ سب لوگ متعجب تہی وہ ہمت عالی اور بلند رتبہ رکہتا تہا مگر اوسکے وقت مین فتنی اور فساد بہت ہوئی ہین یہانتک کہ اونہین فسادونین وہ شہید ہوا اوسکی مرنی سی رعیت کو بہت رنج لاحق ہوا تہا اوسنی چار برس چار مہینی سلطنت کی آٹہوین رجب سنہ ۱۰۳۱ ہجری مین مطابق انیسوین مئی سنہ ۱۶۲۲ عیسوی کی شہید ہوا

مراد رابع بن احمد

سلطان مراد صاحب نصرت و امداد بعد معزول کرنے اپنی چچا کی تخت پر بیٹہا اور بغداد کا اوسنے کئی دفعہ محاصرہ کیا یہانتک کہ آخر کو اوسپر غالب ہوا اوسکو شراب خواری کے بہت ہوس اور حرص تہی رات دن شراب کی نشہ مین چور رہتا تہا اس کثرت شراب خواری کی سبب ایک بیماری مین مبتلا ہو کر پندرہوین شوال سنہ ۱۰۴۹ ہجری مطابق ساتوین فروری سنہ ۱۶۴۰ عیسوی کو جان بحق ہوا

ابراہیم بن احمد

سلطان ابراہیم بن احمد بعد وفات اپنی بہائی مراد رابع کے قید خانہ سی نکلکر تخت سلطنت پر

بیٹھا اوسنی نظر رعایت حال رعیت پر بہت کی اور مثل اپنی اجداد کی جہاد مین مصروف ہوا مگر آخر کو جب وہ بہی خلاف دستور باتین عمل مین لانی اور کسی کی نصیحت پر کان نہ دہرنی لگا اوسوقت امرا رکیا ر دولت عثمانیہ نے اوسکو معزول کیا پہر قتل کر ڈالا دس برس اوسنی حکومت کی اٹھارویں (۱۸) رجب سنہ ۱۰۵۹ ہجری مطابق اٹھائیسوین (۲۸) جولائی سنہ ۱۶۴۹ عیسوی کو مقتول ہوا

محمد رابع بن ابراہیم

سلطان محمد رابع بن ابراہیم جب سلطنت کی تخت پر رونق افروز ہوا صغیر سن تہا مگر اوسکے پیشانی سی روشنی سعادت کی تابندہ تہی اوسنے بہت شہر فتح کئے اور اکثر قلعہ نصارا کے زیر حکم اپنی کرلئے فرنگیون سی چہین لئے بعد ازان لہو ولعب مین مشغول ہوکر یہہ دبدبہ اور حکومت اوسنی کہا کہین ملادی سب چین و آرام اوسکا مبدل برنج ہوگیا نصارا سے سنکے تقویت پاکر اوسپر فتح پائی اسلئے لشکریون نے اوسسی آزردہ ہوکر اوسکو بہت ملامت کی آخر کار اوسکو تخت پرسی اوتار دیا اوسنی انتالیس (۳۹) برس حکومت کی سات برس جی کر راہ ملک بقا کی لی کی ماہ جمادالاول سنہ ۱۱۰۴ ہجری مطابق جنوری سنہ ۱۶۸۷ عیسوی مین وفات پائے

سلیمان ثالث بن ابراہیم

سلطان سلیم بن ابراہیم جب تخت نشین ہوا اوسکو شوق تعمیر مکانات اور بنا باغ کا بہت تہا اوسکی ایام حکومت مین بہت فتنہ اور فساد برپا ہوسکے یہانتک کہ نصارای نے بہی مسلمانون سے شہرون کی طمع کی اوسکی وزیر کوپرو علی مصطفی نی فرنگیون کا مقابلہ کرکے اونکو شکست دی اور بادشاہ مذکور اس امر کا کچھہ بہی خیال نہ تہا کیونکہ وہ رسیبی راہ ہی پر نہ چلتا تہا تین برس وہ بہی بادشاہت کر کی چہبیوین (۲۶) ماہ رمضان سنہ ۱۱۰۲ ہجری مطابق تئیسوین (۲۳) جنوری سنہ ۱۶۹۱ عیسوی کو فوت ہوا

بیان بادشاہان مصر کا

احمد ثانی بن ابراہیم

سلطان احمد بن ابراہیم اوسکی بعد بادشاہ ہوا اوسنی رعیت پروری اور داد گستری کرکے تہلکہ لوگون کی دلون سی رفع کیا اسیکی ایام سلطنت مین کوبرونعلی وزیر مذکور جو فرنگیون سے لڑا تہا فوت ہوا اوس بادشاہ نے چار برس حکومت کی بعد از ان گیارہوین جمادالاخر سنہ ۱۱۰۶ گیارہ سو چہہ ہجری مطابق ستائیسوین ۲۷ جنوری سنہ ۱۶۹۵ سولہ سو پچانوین عیسوی کو فوت ہوا

مصطفی ثانی بن محمد

سلطان مصطفی بعد اوسکی بادشاہ ہوا اسنے اور شہرون کی حاکمون سی تحفہ و تحایف لینے دینی کی رسم پیدا کی تہی لیکن اوسکی ایام حکومت مین بہی بہت فساد ہوئی اور لشکریان نے بہی اوسکا مقابلہ کیا یہانتک کہ اوسکو تخت پرسی اوتار دیا اور مفتی کبیر کو مقتول کیا اوسنی نو برس سلطنت کی ایک برس بعد معزول ہونی کی وہ بہی سنہ ۱۱۱۶ گیارہ سو سولہ ہجری مین مطابق سنہ ۱۷۰۳ سترہ سو تین عیسوی کی فوت ہوا

احمد ثالث ابن محمد

سلطان احمد ثالث جب تخت پر بیٹھا اوسنی اپنی بہائی کی دشمنون کو چن چن کر قتل کیا اور فرنگیون سی اوسنی سازش کرلی تہی چنانچہ حمایت مین آرہی تہی اور عجم کی طرف اسباب حرب اور جنگ اسنی بہیج دیا تہا ایسی ایسی امور واہیات اوسی ہوئی کر لشکریان نی چاہا کہ ارادہ کیا کہ اوسکو سلطنت سی معزول کردین اسلئی اوسنے آپ بجا اپنی تین دانائی سی معزول کیا ستائیس برس اوسنے بادشاہت کی بعد معزول ہونی کے چہہ برس اور زندہ رہا سنہ ۱۱۴۸ گیارہ سو اٹہتالیس ہجری مطابق سنہ ۱۷۳۶ سترہ سو

۲۸۸ سو چھپن عیسوی میں فوت ہوا

محمد خامس بن مصطفیٰ ثانی جسکو محمود بھی کہتے ہین

سلطان محمد خامس کی شان و شوکت بہت بڑہ گئی تہی اوسنے تلوارین اور نیزے ہوا کر دشمنون کا مقابلہ کیا اور رون پر غالب آیا پچیس ۲۵ برس اوسنے بادشاہت کی ستائیسوین صفر ۱۱۶۸ھ گیارہ سو اڑسٹھ ہجری مطابق تیرہوین ۱۳ دسمبر ۱۷۵۴ء سترہ سو چون عیسوی مین فوت ہوا

عثمان ثالث بن مصطفیٰ ثانی

سلطان عثمان ثالث جب تخت پر بیٹھا اوسنے دیکھا کہ سلطنت بہت متزلزل اور مضطرب ہو رہی ہے اسلئے اوسنے کوشش کرکی اصلاح سلطنت کی کی اور شراب خواری سے لوگونکو ممانعت کی چار برس سلطنت کر کی بہت مال اور نیچے چھوڑکر تیسرے ہوین صفر ۱۱۷۱ھ گیارہ سو اکہتر ہجری مطابق انتیسوین ۲۹ اکتوبر ۱۷۵۷ء سترہ سو ستاون عیسوی مین فوت ہوا

مصطفیٰ ثالث ابن احمد

جب تخت سلطنت پر بیٹھا اوسنے اہل ذمہ کا رفاہیت اور آسایش سے رہنا منع کیا اوسکے ایام سلطنت مین مصر سے حکومت باشوبہ منقطع ہوئی اس ریاست کی نسولی غلام ہوے جسکی حکومت کو ملا ینہ کہتے ہین سترہ ۱۷ برس وہ بہی حکومت کر کی ۱۱۸۸ھ گیارہ سو اٹہاسی ہجری مطابق ۱۷۷۴ء عیسوی مین فوت ہوا

عبد الحمید بن احمد

سلطان عبد الحمید بعد اوسکے تخت نشین ہوا اوسکے سر پر تاج شاہی قرین کیا گیا ایام حکومت مین

حکومت مین غلامون کی ہاتہہ سی لوگ بہت ظلم سہتی تہی کیونکہ اونکا حمایتی علی بیگ مشہور تہا جسکا خوف رعیت بہت مانتی تہی جب یہہ بادشاہ حکومت کرنی لگا باوجود اسکی کہ بہت نرم خو اور کم آزار آدمی تہا اور مکان سی باہر بہی نہ نکلتا تہا مگر رعیت کو آسایش اور آرام پہنچایا اور جو اوپر ظلم ہوتی تہی بالکل موقوف ہوئی اوسکے ایام سلطنت مین ملک فرانس مین لشکرون کو قواعد اور فن لڑائی کی سکہلائی گئے پندرہ برس دہ سلطنت کرکی سنہ ۱۲۰۲ ہجری مین مطابق سنہ ۱۷۸۹ سترہ سو نواسی عیسوی کی فوت ہوا

سلیم ثالث بن سلطان مصطفیٰ

سلطان سلیم بہت نیک عزم اور عقلمند اور استوار آدمی تہا اوسکی وقت مین قریب تہا کہ پہر سلطنت اسس خاندان سی جاتی رہتی جو رہ والی تخت نہ ہوتا اوسکی بادشاہ ہونی سی لشکریون اور رعایا کی دلونمین تاب وطاقت پیدا ہوئی اوسکے ایام حکومت مین فرانس کی باشندی فرنگی مصر پر غالب ہوئی اونہون نے قاہرہ مین گہس کر غلامان قاجرہ کو مقتول کیا بعد ازان فرنگی وہان سی نکل گئے اور بعد چند واقعات اور جنگ کی محمد علی پاشا قاہرہ کا متولی ہوا جب بادشاہ مذکور نے ترتیب اور انتظام نیا کرنا شروع کیا لشکریون نی دیکہا کہ یہہ راستہ بی فایدہ ہی اسلئی بعد انتیس ۲۹ برس کی اوسکو معزول کردیا اور پہر فرقہ طورشہ نے اوسکو قتل کیا وہ درمیان سنہ ۱۲۲۳ بارہ سو تئیس ہجری مطابق سنہ ۱۸۰۹ عیسوی کی مقتول ہوا

مصطفیٰ رابع بن عبد المجید

سلطان مصطفیٰ رابع بعد اوسکے تخت نشین ہوا لیکن وہ فتنہ وفساد جو اوسکی وقت مین واقع تہا ہنوز فرو نہوا تہا چونکہ یہہ بہی اپنی چچا مذکور کی قتل ہونے مین ساعی و شریک تہا اسلئے بعد چند روز کے وہ بہی اپنی سزا کو پہنچا یعنی قتل کیا گیا سنہ ۱۲۲۳ بارہ سو تئیس ہجری سے

بیان بادشاہان مصر کا

۱۲۴۰ مطابق سنہ ۱۸۰۸ اٹہارہ سو آٹہہ عیسوی مین مقتول ہوا

محمود ثانی بن عبد المجید

سلطان محمود ثانی اوسنی مدت تک بادشاہت کی اوسکو اوسکی چچا سلطان سلیم نی پرورش کیا تہا وہ تربیت یافتہ آدمی تہا اپنی اجداد کی طور پر اوسنی بہی جہاد کئے بتیس ۳۲ برس اوسنی حکومت کی سنہ ۱۲۵۵ بارہ سو پچپن ہجری مین مطابق سنہ ۱۸۳۹ اٹہارہ سو انتالیس عیسوی کی فوت ہوا

عبد المجید بن محمود یہہ وہ بادشاہ ہی جو بالفعل موجود ہی

سلطان عبد المجید بعد سلطان محمود ثانی کے سنہ ۱۲۵۵ بارہ سو پچپن ہجری مین تخت سلطنت پر جلوہ آرا ہوا وہ موافق شرع شریف کی حکومت کرتا ہی اور بالفعل کہ سنہ ۱۸۴۷ عیسوی مین وہ بہی بادشاہ مصر کا ہی اپنی وقت تک حاکمان مصر کے تاریخ تمام کر چکا ہون اب تہوڑا سا حال محمد علی پاشا کا جو متولی شہر قاہرہ کا لکہتا ہون

محمد علی پاشا

واضح ہو کہ گرچہ شعرا مصر اور مورخین حال مصر نے محمد علی پاشا کی تعریف سب ہیچ سی اچہی لکہی مگر حاصل کلام اونکی کا یہہ ہے کہ شجاعت اور بہادری اور دلیری مین یہہ شخص بیشک قوی اور مضبوط اور دل چلا آدمی ہے لیکن بعض قواعد اوسکی ملک مین بہت خراب اور نظم کرنے کے قوانین مین جنسی خلاصہ اوسکے ظلم کا ثابت ہوا ایک شخص جسنی اوسی ملک کی سیر کی ہے یوسف خان کمل پوش وہ اپنی کتاب مین وہان کی حالات یون بیان لکہتا ہے کہ ایک روز مین سوار ہوکر واسطی تماشا دیکہنی شہر کے گیا آدمیون کو میلی اور کثیف کپڑی پہنی ہوئی پایا اکثرون کو کانا دیکہا سبب دریافت معلوم ہوا کہ لوگ وہان کے

بیان بادشاہان مصر کا

وہان کی اپنی اولاد کی ایک آنکہہ یا انگلی دانستہ بخوف گرفتاری نوکری فوج محمد علے
پاشا کی پہوڑ توڑ ڈالتی ہین اس عیب کی سبب نوکری بادشاہی سی کہ بدتر غلامی سی ہے
بچا سکتے ہین کوئی شخص نوکری فوج شاہی مین بخوشی نہین قبول کرتا شاہ زبردستی نوکر
رکہتا ہے کیونکہ بجز ذکر ہونی کے سپاہی کے ہاتہہ پیر داغ غلامی بموجب حکم بادشاہ
کے دیا جاتا ہی چہاونی فوج کی باشندہ خانہ ہای خوک مٹی اینٹ سی بنی ہے اونچاو
اوسکا ایسا کہ کوئی آدمی سیدہا نہ کہڑا ہو سکے وسعت اتنی کہ ایک سوا دوسرا نہ سکے
شام کو گوشت چاول کا ہریسہ پک کر طباقون مین لگا کر ایک طباق مین لیکر لشکریون کو
شریک کرتے ہین اسطرح کہانی کو ملتا ہے غرضیکہ قوانین اس بادشاہ کے سفیر لوگ
بڑی بیان کرتے ہین ان ایام مین محمد علی پاشا نی بردہ فروشی بالکل مصر سی موقوف
کروادی ہے خدا کری سچ ہو کیونکہ اخبار مین چہپا ہے والا نہ اسکے شہر مین بردہ فروشی
بہت کثرت سی ہوتی تہی عمر محمد علی پاشا کی سنہ ۱۸۴۷ اٹہارہ سو سنتالیس عیسوی مین
اکاسی برس کی ایک بیٹا اوسکا محمد خلیل بہت ہوشیار منتظم کاروبار سلطنت ہی
محمد علی پاشا کو شوق رواج دینی علوم کا اور خیال فواید عام کا بہت رہتا ہی ہمارے
زمانہ مین جو سنہ ۱۸۴۷ اٹہارہ سو سنتالیس عیسوی مین اس سال تک بہت علوم زبان فرنچ
سی عربی مین ترجمہ کروا کے چہپوا دیے ہین اور بہت اہل علم و فضل اوسکے پاس جمع ہین
اور چند لوگون کو مدت سی اوسنی پارس مین جو دار السلطنت ملک فرانس کی ہے تحصیلی
سیکہتی علم ڈاکٹری وغیرہ کی بہیجا کر علوم سکہلوائی اب وہ لوگ اوسکے پاس تنخواہ اور وظیفہ
پاتے ہین ایک مدرسہ جو بادشاہی ہے اوسمین درس تدریس اونکی جاری ہین
سوا ازین وہ خود بہی خلق اللہ کی خیر خواہی مین اپنی ذات سی مصروف رہتا ہے فقط

تاریخ المختصر فی احوال البشر کا نقشہ

تنبیہ

واضح ہو کہ ان نقشجات کی دیکھنے والی کو چاہیئے کہ اگر کہین بادشاہونکی نامون مین کچھہ فرق پاوے یا آنکہ ابو الفدا کی لکھنے کی مطابق نام نہو یا آنکہ اوسکی ایام حکومت مین اختلاف ہو وہ کچھہ اور بیان کرتا ہو اور ان نقشجات مین اونکی تعداد مندرج ہو یا آنکہ تقدیم و تاخیر ہو تو اوسکو غلطی نہ تصور کرے کیونکہ اکثر جاے پر ایسا ہی ہوا ہی سبب اسکا یہہ ہی کہ ابو الفدا ایک مورخ ہے اوسکی نزدیک جو تحقیق ہوا اوسنے اپنی تاریخ مین لکھا ہے اور حمزہ اصفہانی اوسی پہلی کا ایک مورخ معتبر ہے جسکی کتاب سے یہہ نقشجات مینے طیار کئے ہین اوسکی نزدیک بھی جو معتبر اور محقق حال دریافت ہوا ہی اوسنے اپنی کتاب مین مندرج کیا ہی اگر نقشجات صرف کتاب ابو الفدا سے طیار کئے جاتے تو کچھہ فایدہ متصور نہ تھا مگر بر مطالب کی ہوتی اب اس صورت مین دو تاریخین ہوگئین حمزہ اصفہانی کی کتاب سے یہہ نقشجات طیار کئی گئے ہین اور ابو الفدا مین کچھہ اختلاف ہی لیکن بہت نہین ہے بر وقت دریافت حال کی معلوم ہو جاویگا جو صاحب ان نقشجات سے جس کسیکا حال دریافت کرنا چاہے اوسکو خانہ صفحہ ابو الفدا مین دیکھہ کر اوسکی مقام دیکھہ لے اور جن بادشاہون کا حال ابو الفدا نے نہین لکھا اور وہ تتمہ مین موجود ہے اوس خانہ مین لفظ ت لکھا گیا ہے تتمہ مین دیکھہ لے

نقشہ اون انبیاء کا جنکا ذکر ابوالفدا میں آیا ہی اور حکام بنی اسرائیل کا

حکام بنی اسرائیل کا نقشہ

یربعم غلام سلیمان ؑ		۶۶	یہویاقیم ابن یوشیا	۱۱ سال	۷۴
ابیا ابن رجعم	۳ سال	۶۷	یخنیو ابن یہویاقیم	۱۰۰ یوم	
آسا ابن ابیا	۴۱ سال	۶۶	حزقیا نبی ؑ		۷۲
یہوشافاط ابن آسا	۲۵ سال	ایضاً	دانیال نبی ؑ		۷۲
یہورام بن یہوشافاط	۸ سال	۶۹	ارمیا نبی ؑ		۷۲
اخزیاہو ابن یہورام	۲ سال	۶۸	صدقیا	۱۱ سال	۷۴
مسماۃ عتلیاہو جادوگرنی جنکو حکومت کا	۶ سال	۶۸	اسیری سلطنت بنی اسرائیل تمام ہوئی		
یوآش ابن اخزیاہو	۴۰ سال	۶۸	ملوک سباط کا حال جنہوں نے سلطنت کی	۲۶۱ سال کی	۶۹ سے ۷۲ تک
امصیاہو ابن یوآش	۲۹ سال	۶۸	بخت نصر کا حاکم ہونا		۷۲
عزیاہو ابن امصیاہو	۵۲ سال	۶۸	بیت المقدس کی ویرانی		۷۴
یوتم ابن عزیاہو	۱۶ سال	ایضاً	عزیر نبی ؑ		۷۷
آحز ابن یوتم	۱۶ سال	۶۹	ذکر یونس ؑ ابن متی		۷۸
حزقیا ابن آحز	۲۹ سال	۶۹	ذکر ارمیا نبی ؑ کا		۷۹
منشا ابن حزقیا	۵۵ سال	۷۲	ذکر ذکریا اور یحیی ؑ کا		۸۲
آمون بن منشا	۲ سال	ایضاً	ذکر حضرت عیسی ؑ کا		۸۴
یوشیا ابن آمون	۳۱ سال	ایضاً	ذکر تباہ و ویران ہونا بیت المقدس کا دوسری دفعہ		۹۱
یہویاحاز ابن یوشیا	۳ ماہ	ایضاً	سکندر ابن فیلبس		۱۰۳
			ملوک عراقین		۱۱۶

باب مصر کا نقشہ یعنی اون بادشاہوں کا جو فرعون نام کہلاتی ہیں عام ہے کہ قبطی ہوں یا عملیقی اور بعد ان کے قبطی بادشاہ ہوئی ہیں

نمبر	نام بادشاہ کا	صفحہ	نمبر	نام بادشاہ کا	صفحہ
۱	بیصر ابن حام ابن نوح ع	۱۴۴	۱۴	ولید ابن دومع	۱۴۵
۲	مصر ابن بیصر	ایضاً	۱۵	ریان ابن ولید	ایضاً
۳	قبط ابن مصر	ایضاً	۱۶	دارم ابن الریان	ایضاً
۴	اتریب ابن مصر	ایضاً	۱۷	کاسم ابن معدان	ایضاً
۵	صا ابن مصر	ایضاً	۱۸	ولید ابن مصعب	ایضاً
۶	تدرراس	ایضاً	۱۹	ملکہ دلوکہ قبطیہ عجوز	۱۴۸
۷	مالیق ابن تدرراس	ایضاً	۲۰	درکون ابن بکطوس قبطی	ایضاً
۸	حرایا ابن مالیق	ایضاً	۲۱	نوذس	ایضاً
۹	سہلکی ابن حرایا	ایضاً	۲۲	نقاش	ایضاً
۱۰	حربیا ابن مالیق	ایضاً	۲۳	مرینا	ایضاً
۱۱	طولیس ع	ایضاً	۲۴	استماذس	ایضاً
۱۲	ملکہ جوریا بن ہمشیرہ طولیس	ایضاً	۲۵	بلطوس ابن میکاکیل	ایضاً
۱۳	ملکہ زلفا	ایضاً	۲۶	مالوس	ایضاً
	اب یہ دورہ قبطیوں کا گیا اور قوم عمالیق بادشاہ ہوئی اول بادشاہ اونکی خاندان سے ولید ہوا اپر وہ لوگ جو اس نقشہ میں مندرج ہیں		۲۷	ماکیل	ایضاً
			۲۸	بولہ یعنی ششیناق	ایضاً
			۲۹	فرعون الاعرج	ایضاً
			۳۰	بخت نصر	۱۴۹
			۳۱	کسرخوش النقان	۱۴۹
			۳۲	طخارست طویل	ایضاً
				اسکی ایام حکومت مین بقراط حکیم تھا بعد اسکی فارس کی زیر حکم مصر ہوگیا اور برابر فارس کی حکومت کرتی رہی جبتک کہ سکندر رومی ظاہر ہوا اور فارسیون کی لڑائی ہوئی	

(حاشیہ، نمبر ۱۸ کے سامنے:) یہ آخر قبطی بادشاہ ہے

(حاشیہ، نمبر ۲۵–۲۷ کے سامنے:) ملکہ آسیہ ناجرہ بی بی سارہ زوجہ فرعون ... تھی

نقشہ اون حکمائے یونان کا جنکا ذکر ابو الفدا میں آیا ہے

نام	صفحہ	نام	صفحہ
ثالیس الملطی	۲۰۴	حکیم فلوطیس	۲۰۶
ابیدقلیس	ایضاً	حکیم فولس اجانیطی	ایضاً
فیثاغورس	ایضاً	تسئلون منتصب	ایضاً
حکیم بقراط	ایضاً	سقسطراطیس	۲۰۷
حکیم سقراط	ایضاً	منظر الاسکندری	ایضاً
افلاطون	۲۰۵	مورطس	ایضاً
ارسطاطالیس یا ارسطو	ایضاً	مفنس حمصی	ایضاً
حکیم طیادس	ایضاً	مشرودیطوس	ایضاً
حکیم برقلس	ایضاً	بطلیوس ـــ اورجالینوس	ایضاً
سکندر فردوسی	۲۰۶	حکیم اقلیدس مصنف تحریر اقلیدس	۲۰۸
فرفوریوس	ایضاً		

نقشہ جہان کی امتون کا جو ابو الفدا مین مذکور ہین

حکام طبرستان کا نقشہ

نمبر	نام	تعداد حکومت	سنہ وفات	سنہ جلوس	کیفیت
۱	حسن بن زید علوی	۱۹ سال ۸ ماہ ۶ یوم	سنہ ۲۷۰	سنہ ۲۵۰	
۲	محمد بن زید	۱۸ سال		سنہ ۲۷۰	
۳	محمد بن ہارون			سنہ ۲۸۷	
۴	اسمعیل بن احمد	۱۳ سال		سنہ ۲۸۸	
۵	ناصر	۳ سال ۴ ماہ چند روز	سنہ ۳۰۴	سنہ ۳۰۱	
۶	اسفار بن شیرویہ			سنہ ۳۱۶	
۷	مرداویج جیلی	۱ سال ۳ ماہ ۲۱ یوم	سنہ ۳۲۳	سنہ ۳۱۶	
۸	علی بن بویہ			سنہ ۳۲۱	
۹	حسن بن بویہ	۶ سال ۱ ماہ		سنہ ۳۲۳	

یہہ جدول بادشاہان مندرجہ کتاب ہذا کی تاریخ حمزہ اصفہانی سے طیار کی گئی ہے بعض بادشاہ اس جدول مین وہ بھی داخل ہین جنکا حال کتاب ہذا مین نہین لکہا گیا

طبقہ اول فیشدادیہ

نمبر	نام بادشاہ	تعداد ایام حکومت	صفحہ کتاب	
۱	اوشہنج فیشداد	۴۰ سال	۹۷	فارسی لوگ اسکو اور اسکی بہائی کو بہی دیکرت کو بنی تصور کرتے ہین
۲	طہمورث بن نوجہان	۳۰ سال	۹۸	بانی شہر بابل وغیرہ کا
۳	جمشید بن نوجہان	۶۱۶ سال	۹۸	اسنے ایک پل دجلہ پر بنایا تہا جسکو سکندر نے توڑکر خراب کیا پہر دیسا نہ بن سکا
۴	بیوراسپ بن اروندا سپ	۱۰۰۰ سال	۹۹	اسکو ضحاک کہتے ہین
۵	فریدون ابن اثفیان	۵۰۰ سال	۱۰۰	اوسکی تین سو برس کی ایام حکومت کے بعد حضرت ابراہیم خلیل اللہ ظاہر ہوئے تہے
۶	منوچہر	۱۲۰ سال	۱۰۱	اسکی ایام حکومت مین حضرت موسی علیہ السلام ظاہر ہوئے
۷	افراسیاب ترکی	۱۲ سال	۱۰۲	یہہ بہت ظالم تہا اسنے عمارات خراب کین کریزین آبادی شہرین ویران کردین رعایا کو بہت تکلیف دیتے
۸	زو ابن طہماسپ	۳ سال	ایضاً	خراج رعایا سے اوسنے بکلّی موقوف کر دیا تہا تخم علاوہ اور کنہ ... کی انہار مین ... افراسیاب نے عمارتین خراب ... [illegible]
۹	گرشاسف	۹ سال	۱۰۲	

طبقہ اول تمام ہوا اس طبقہ مین نو بادشاہ گذری ہین جنہون نے دو ہزار چار سو ستر
برس بموجب بیان بہرام ابن مردان شاہ کے دو ہزار سات سو چونتیس برس کی عرصہ
مین بادشاہت کی ہے واضح ہو کہ تاریخ فارس کی قبل ظہور اہل اسلام کے بہت ابتر
اور خراب مثل تاریخ ہندوستان کے ہندوون کے ہے اکثر مورخین نے تاریخ
فارس کے ایک کتاب خدای نامہ سے نقل کی ہین چونکہ اوسمین الیسی تعداد ایام
حکومت کی لکہی ہے کہ جسکا اعتبار نہین آتا اور عقل مین بہی وہ نہین آسکتی اسلئی
تاریخ جو قبل ظہور اسلام کے ہے غیر مشتبہ معلوم ہوتی ہے اور یہہ بات بہی واضح
ہو کہ اہل فارس کے نزدیک اول شخص دنیا مین جسکی نسل پہیلی یعنی والد البشر کیومرث
گلشاہ گذرا ہے جیسکہ ہندوون کے نزدیک برہما ہوا اور مسلمانون وغیرہ کے
نزدیک حضرت آدم گذرے ہین اسیطرح پر اہل فارس کیومرث کو کہتے ہین
کہ وہ اول اول دنیا پر تہا اوسنے تیس برس بادشاہت زمین کی کی ہے بعد اسکے
اوسنے ایک بیٹا اور ایک بیٹی چہوڑے تہی نام لڑکے کا مشی تہا اور لڑکی کو مشیانہ
کہتے تہے ستر برس تک ان دونون کے اولاد نہو سکی بعد انقضای میعاد مذکورہ بالا کے
اٹہارہ بچے ان سے پیدا ہوئے پہر پچاس برس کی عرصہ مین پیدا ہو چکی تہی بعد اون مشی
اور مشیانہ کی نسل کی چورانوے برس اٹہہ مہینے تک دنیا بدون بادشاہ کے پڑی رہی
کوئی مالک نتہا کیومرث کے فوت ہونی سے اوشہنج کے بادشاہ ہونے تک دو سو
چورانوے برس آٹہہ مہینے دنیا بلا حاکم رہی بعد ازان اوشہنج بن فرداک بن سیامک
بن مشی بن کیومرث بادشاہ ہوا اوسنے چالیس برس بادشاہت کی
اون بادشاہون کی تعداد ایام حکومت ابو الفدا نے بسبب غیر معتبر ہونے
کے چہوڑ دی تہی جو مین جدول بالا مین لکہہ دی ہے

[illegible]

طبقہ دوسرا کیانیہ ملوک فارس کا

نمبر	نام بادشاہ کا	تعداد ایام حکومت	صفحہ کتاب	
١	کیقباد بن زو	١٠٠ سال	١٠٣	تعمیرات کرتا رہا اور دسواں حصہ پیداوار زمین محصول سرکار اسنے مقرر کیا
٢	کیکاؤس	١٥٠ سال	١٠٤	تند خو تھا بہت سردار اسنے قتل کیے ایک مکان ہوادار معلق اسنے بنایا تھا اسکو صرح کہتے ہیں
٣	کیخسرو	٦٠ سال	١٠٥	اسکے ایام حکومت میں حضرت سلیمان علیہ السلام ہوئے فارسی گمان کرتے ہیں کہ کیخسرو بھی ایک نبی گذرا ہے
٤	کیلہراسپ	١٢٠ سال	١٠٦	اسکے ایام حکومت میں بخت نصر نے بیت المقدس کو ویران کرکے یہودیوں کو قید کیا
٥	کی گشتاسپ	١٢٠ سال	١١٠	اسکے ایام حکومت میں زردشت نبی کا مذہب ظاہر ہوا تھا اسنے زردشت کا مذہب مان لیا تھا
٦	کی اردشیر بن اسفندیار	١١٢ سال	١١١	بڑا بادشاہ ہوا اسکو عبرانی میں کورش کہتے ہیں اسنے بیت المقدس کے تعمیر کیے تھے
٧	ہمائی بنت اردشیر	٣٠ سال	١١٢	یہہ عورت اپنی باپ اردشیر کی نکاح میں تھی اوسی سے دارا پیدا ہوا ہزار ستون ایک مکان اوسنے تعمیر کیا ہے
٨	دارا ابن بہمن	١٢ سال	١١٢	یہہ شخص بانی طور قاصدی کا ہے آدمی کی قاصدی کی ہاتھہ خبر کی کا طریقہ نکالا ہے
٩	دارا ابن دارا	١٤ سال	١١٣	اسکے زمانہ میں سکندر درمیان زمین مغرب کی ظاہر ہوا
١٠	سکندر	١٤ سال	ایضاً	اوسنے بہت خونریزی کی سات ہزار [illegible] قتل کیے [illegible] فوت ہوا ایران میں بارہ شہر اوسکے [illegible] کام سکندریہ

[illegible]

اسمین دوسری طبقہ مین کل نو بادشاہ فارس کی گذرے ہین جنکی اول نام پر لفظ کے
ہوتا تہا اور ہنہون نے سات سو اٹہارہ ۷۱۸ برس تک حکومت تفصیل مذکور کے ہی
بعد اونکی سکندر رومی نی چودہ برس حکومت کی اوسکے بعد رومیون اور وزرا
فارس کی حکومت کا چوّن ۵۴ برس تک دورہ رہا کل اٹہہتر ۷۸۶ برس دارا کے
زمانہ سی تا اختتام دورہ رومیون کے گذرے

طبقہ تیسرا ۳ اشغانیہ

نمبر	نام بادشاہ کا	تعداد ایام حکومت	صفحہ	
۱	اشک بن دارا	۱۰ سال		اسکا ذکر ابوالفدا نی نہین لکہا
۲	اشک بن اشکان	۲۰ سال	۱۱۷	
۳	شاپور بن اشکان	۶۰ سال	ایضاً	اسکی زمانہ مین حضرت عیسیٰ ؑ ظاہر ہوئے اور عراق مین اسنی ایک نہر نکالی ہے
۴	بہرام بن شاپور	۱۱ سال	۱۱۸	
۵	بلاش بن بہرام	۱۱ سال	ایضاً	

۶	ہرمز بن بلاشش	۱۹ سال	۱۱۸	سنہ ۵۲۵ سکندری مین فوت ہوا
۷	نرسی بن بلاشش	۴۰ سال	ایضاً	سنہ ۴۰۶ ایضاً
۸	فیروز بن ہرمز	۱۷ سال		
۹	بلاشش ابن فیروز	۱۲ سال		
۱۰	خسرو بن بلادان	۴۰ سال		
۱۱	بلاشان	۲۴ سال	۱۱۸	سنہ ۵۰ سکندری مین فوت ہوا
۱۲	اردوان بن بلاشان	۱۳ سال	۱۱۸	سنہ ۴۳۷ سکندری مین فوت ہوا یہ آتش پرست تھا
۱۳	اردوان کبیر بن اشکانان	۲۳ سال		[illegible]
۱۴	خسرو بن اشکانان	۱۵ سال		[illegible]
۱۵	بہافرید بن اشکانان	۱۵ سال		[illegible]
۱۶	بلاش ابن اشکانان	۲۴ سال		[illegible]
۱۷	گودرز بن اشکانان	۳۰ سال		[illegible]
۱۸	نرسی ابن اشکانان	۲۰ سال		[illegible]
۱۹	اردوان ثانی	۳۱ سال	۱۱۸	[illegible]

طبقہ چوتھا اکاسرہ

نمبر	نام بادشاہ	تعداد ایام حکومت	صفحہ	
۱	اردشیر بن بابک	۱۴ سال ۱۰ ماہ	۱۱۹	چھبیس برس ملک گیری کی اور تاریخ ابوالفدا میں ہے کہ چودہ برس حکومت بعض تیرہ اور بعضی گیارہ برس بیان کرتے ہیں
۲	شاپور بن اردشیر	۳۲ سال ۱۵ یوم	۱۲۰	اسکی زمانہ میں مانی نبی کاذب ظاہر ہوا تہا
۳	ہرمز ابن شاپور	۲ سال	۱۲۰	بہہ پہلوان اور شجاع و بہادر تہا سنہ ۵۶۰ سکندری میں فوت ہوا
۴	بہرام بن ہرمز	۳ سال ۳ ماہ	۱۲۰	شروع سنہ ۵۶۴ سکندری سے فوت ہوا
۵	بہرام ابن بہرام	۱۷ سال	۱۲۱	سنہ ۵۸۱ سکندری میں فوت ہوا
۶	بہرام ابن بہرام ابن بہرام	۴ سال ۴ ماہ	ایضاً	سنہ ۵۸۵ سکندری میں فوت ہوا
۷	نرسی ثانی بہرام ابن بہرام	۹ سال	ایضاً	سنہ ۵۹۴ سکندری میں فوت ہوا
۸	ہرمز ابن نرسی	۷ سال	ایضاً	ابوالفدا نے لکہا ہے کہ ہرمز نوی برس سلطنت کی اور سنہ ۶۰۳ میں فوت ہوا حمزہ اصفہانی سات برس بتلاتا ہے
۹	شاپور بن ہرمز	۷۲ سال	ایضاً	عقلمند تہا انتظام اوسکو اچہا آتا تہا
۱۰	اردشیر بہائی شاپور کا	۴ سال	۱۲۴	آسمانی رنگ چینٹ کا لباس مع پیجامہ چینٹ کی وہ پہنتا تہا تاج اوسکا سبز تہا
۱۱	شاپور ابن شاپور	۵ سال	ایضاً	
۱۲	بہرام بن شاپور کرمان شاہ	۱۱ سال	۱۲۵	اوسکو کرمانشاہ بہی کہتے ہیں نیک آدمی تہا تمام عمر کبہی کسی کی عرضی نہیں دیکہی بعد اوسکی مرنیکے تمام نالشوں کی عرضیاں بند لفافوں میں انصاف اوسنے نہ کیا تہا

۱۳	یزدگرد اثیم بن بہرام	۲۱ سال ۵ ماہ ۱۸ روز	۱۲۵	اوسکو مجرم اور اثیم اور ظالم بھی کہتی ہیں
۱۴	بہرام گور بن یزدگرد	۱۹ سال ۱۱ ماہ	۱۲۵	اوسنی بہت آثار درمیان ترکستان اور روم اور ہندوستان کے چھوڑی ہیں اوسکی وقت [illegible] جاری
۱۵	یزدگرد ابن بہرام گور	۱۴ سال ۴ ماہ ۱۸ روز	۱۲۶	اور ہمیشہ عیش میں بہت مشغول رہتا تھا [illegible]
۱۶	فیروز بن یزدگرد	۱۷ سال	ایضاً	ابو الفدا نے ۲۷ برس لکھی ہیں اسکی وقت میں [illegible]
۱۷	بلاش ابن فیروز	۴ سال	۱۲۸	
۱۸	قباد بن فیروز	۴۱ سال	ایضاً	اسکی زمانہ میں مزدک کا مذہب ظاہر ہوا تھا جسنے زنا مباح کر دیا تھا
۱۹	کسری بن قباد	۴۸ سال	۱۲۹	سات شہر اوسنی آباد کئی ہیں اور [illegible] سکے ہیں
۲۰	ہرمز بن کسری	۱۲ سال	۱۳۳	اسکی گھر میں تین ہزار بیوی اور بارہ ہزار لونڈیاں گانی بجانی والی تہیں اور چھ ہزار
۲۱	کسری ابن ہرمز بن کسری پرویز	۳۸ سال	۱۳۴	آدمی کا پہرہ اوسکی گھر پر لگتا تھا اور آٹھ ہزار پانسو گھوڑی اوسکی اصطبل
۲۲	قباد ابن کسری بن شیرویہ	۸ ماہ	۱۳۹	میں خاص اوسکی سواری کی تہی سب اور نو سو ساٹھ ہاتھی اور بارہ ہزار خچر
۲۳	اردشیر شیرویہ	۱ سال ۶ ماہ	۱۳۹	بار برداری کی واسطی اور پچاس ہزار اونٹ نعمان ابن منذر کو اسنی ہاتھی کی ساتھ
۲۴	بوران دخت بنت کسری	۱ سال ۴ ماہ	۱۴۱	دلواکر قتل کیا اور اوسکے بال بچی کسی قیمت کو فروخت کئی
۲۵	فیروز خشنشندہ	چند روز	ایضاً	
۲۶	ارزمین دخت بنت پرویز	۶ ماہ	ایضاً	
۲۷	خورزاد خسرو ابن پرویز	ایکسال	۱۴۲	
۲۸	یزدجرد بن شہریار	۲۰ سال	۱۴۳	

۴۴۰۹

چار ہزار چار سو نو برس اور نو مہینے بائیس روز کے عرصہ مین ان چہیاسٹھ بادشاہون نے حکومت فارس کی کی واضح ہو کہ ابتداء ظہور تناسل اور پیدائش دنیا سے تا آخر ایام دولت ملوک فارس تک یہہ بادشاہ جو ان چار جدولون مین مذکور ہوئے گذرے ہین جنکی تعداد چہیاسٹھ ہے

اسکے بعد جدولین روم کے لکہتا ہون

نقشہ ملوک مقدونیہ کا جو بعد سکندر کی ہوئی

نمبر	نام بادشاہ کا	تعداد ایام سلطنت	صفحہ	
۱	بطلیوس بن ارنب	۴۰ سال	۱۵۰	اسکو شتدویش بن لاغوس کہتی ہینا اوسکا لقب منطقی بہی ہے
۲	بطلیوس بن بطلیوس محب الاب	۳۸ سال	۱۵۱	فیلوذ لفوس اسی نی توریت کا ترجمہ یونانی مین زبان عبرانی سے کروایا ہے
۳	بطلیوس صانع	۲۶ سال	ایضاً	اور اخیطیس اسکو کہتی ہین
۴	بطلیوس محب الاب بیلو ایطور	۱۷ سال	۱۵۱	اسنی بنی اسرائیل سے جہاد کیا اور انکو قید مین رکہا اسکی زمانہ مین انطیاخوس نے شہر انطاکیہ بسایا تہا
۵	بطلیوس نجومی فیفنتوس	۲۴ سال	ایضاً	درمیان ۱۳۱ سنہ اسکندری مین فوت ہوا
۶	بطلیوس محب ام	۳۵ سال	ایضاً	اسکو فیلومیطور کہتی ہین
۷	بطلیوس صانع ثانی	۲۹ سال	ایضاً	انطیاخوس اسی لڑائی کیا تہا یہانتک کہ وہ مر گیا مالک شام بہی مالک ہو گیا۔ اسکو اور اخیطیس بہی کہتے ہین
۸	بطلیوس مخلص	۱۷ سال	ایضاً	درمیان ۲۱۱ سنہ سکندری کی فوت ہوا
۹	بطلیوس اسکندری	۲۰ سال	ایضاً	اسکو سوطیرا بہی کہتی ہینا
۱۰	بطلیوس سعید نیطلیس	۹۰ سال	۱۵۱	

۱۱	اسکندروس	۳ سال	۱۵۱	سنہ ۲۲۳ سکندری مین فوت ہوا
۱۲	بطلیموس جدیدی	۸ سال	۱۵۲	سنہ ۲۳۱ سکندری مین فوت ہوا
۱۳	بطلیموس خبیث	۳۰ سال	۱۵۲	سنہ ۲۶۰ سکندری مین فوت ہوا
۱۴	قلوبطرا بنت مخه	۲۲ سال	ایضاً	یہہ عورت علم دوست تھی کتب افلاطون اور ارسطو اور بقراط سے اوسنے جمع کروائین

ان تیرہ بادشاہون نے تین سو چار برس کی عرصہ تک حکومت کی ابوالفدا دوسو پچہتر ۲۷۵ برس بتلاتا ہے

نقشہ ملوک رومیہ کا

نمبر	نام بادشاہ کا	تعداد ایام حکومت	صفحہ	
۱	یولیوس	۷ سال	۱۵۳	
۲	اغسطس قیصر	۵۶ سال ۶ ماہ اور	ایضاً	اصفہانی کہتا ہے کہ اسکی بیالیسوین سال جلوس کی مین مسیح علیہ السلام پیدا ہوئے اور ابوالفدا کہتا ہے کہ اکیسوین سال مین پیدا ہوئے
۳	طباریس	۲۲ سال	ایضاً	اسکی وقت مین مسیح علیہ السلام آسمان پر چلے گئے یہہ بانی شہر طبریہ کا ہے
۴	طباریس غالبس	۴ سال	۱۵۴	
۵	قلودیس	۱۴ سال	ایضاً	اسنے یعقوب حواری کو قتل کرکے نصاری کی مارنیکا حکم دیا یہہ شخص اول قاتلین نصاری کی سے شمار کیا جاتا ہے
۶	نیرون	۱۴ سال	ایضاً	اسنے شمعون اور بولس حواری کو اور ایک جماعت نصاری کو قتل کیا
۷	طاطس اور اسپسیانوس	۱۳ سال	ایضاً	ان دو شخصون نے باشتراکت بادشاہت کی یہودیون سے لڑا بیت المقدس کو جلایا
۸	دومطیانوس	۱۵ سال	۱۵۵	اسکے زمانہ مین یوحنا حواری کاتب انجیل کا جزیرہ فطموس مین گیا
۹	طرایانس	۱۹ سال	ایضاً	

١٠	ادریانس	٢١ سال	ایضاً	اسنے یہی باقی ماندہ مکانات بیت المقدس کی خراب کی
١١	انطونیوس	٢٣ سال	١٥٥	اسنے پھر کر بیت المقدس کی تعمیر کروائی اور اسکا ایلیا نام کیا
١٢	مرقس	١٩ سال	١٥٥	
١٣	قومودس	١٣ سال	١٥٦	
١٤	سویرس	١٨ سال	١٥٧	
١٥	انطونیوس	٧ سال	١٥٧	
١٦	انطونیوس ثانی	٤ سال	١٥٧	اسکی آخر ایام سلطنت میں جالینوس حکیم فوت ہوا
١٧	اسکندر ماماسس	١٣ سال	١٥٧	
١٨	مکسیمس	٣ سال	ایضاً	
١٩	غردیانس	٦ سال	ایضاً	
٢٠	فیلقس	٦ سال	ایضاً	
٢١	دیقیوس	٢ سال	ایضاً	اسی کی بادشاہی میں اصحاب کہف بھاگ گئے تھے جسبب اسکے نصاریٰ کو قتل کرنا شروع کیا تھا
٢٢	غلس	١٥ سال	ایضاً	
٢٣	قلودیس	١ سال	١٥٨	
٢٤	بلیس	٦ سال	١٥٨	
٢٥	اردلیس	٦ سال ٥ ماہ	١٥٨	
٢٦	دقلطیانس و مقسمیانس	١٩ سال	١٥٨	ان دونوں بادشاہوں نے نصاریٰ کو دکھ دئے ہزاروں آدمیوں کو قتل کیا اور قید کیا تھا
٢٧	قرو بقیس	٥ سال	١٥٨	
٢٨	دقلطیانس	٢٠ سال	١٥٨	

ان تین سو بیاسی ٣٨٢ برس جسمیں اٹھائیس ٢٨ بادشاہوں نے حکومت کی

نقشہ ملوک قسطنطنیہ کا

	صفحہ	تعداد سال حکومت	نام بادشاہ کا	نمبر
یہی ہے بانی قسطنطنیہ شہر کا ہی اسی نے بت پرستی چھوڑ کر مذہب نصرانیہ قبول کیا تھا	۱۵۸	۳۱ سال	قسطنطین ابن مظفر ہیلانی	۱
	۱۵۹	۲۴ سال	قسطنطین	۲
	ایضاً	۲ سال ۶ ماہ	یولیانس بیٹا اخی قسطنطین	۳
	۱۶۰	۱۴ سال	ادرلس بن نوحالہ	۴
	۱۶۰	۴۲ سال	تیدوسیس صغیر	۵
مرقیانس کے جورو مسماۃ بلخاریا تھی ان دونوں نے ساتھ برس حکومت کی	۱۶۱	۶ سال	مرقیانس مسماۃ بلخاریا	۶
	۱۶۱	۱۶ سال	الیون اکبر	۷
	۱۶۱	یکسال	الیون اصغر	۸
	۱۶۱	۱۷ سال	زنین ارمیناقی	۹
	۱۶۱	۲۷ سال	نسطاس	۱۰
کلیسہ روما کا بانی یہی ہی	۱۶۲	۹ سال	یوسطینس	۱۱
	۱۶۲	۳۹ سال	یوسطنانس	۱۲
	ایضاً	۱۳ سال	یوسطینس ثانی	۱۳
	ایضاً	۴ سال	طبارنیس	۱۴
	ایضاً	۲۰ سال	موریقیس	۱۵
	ایضاً	۸ سال	فوقاس	۱۶
	ایضاً	۳۱ سال	ہرقل اور اوسکا بیٹا	۱۷

اس تین سو پانچ برس کے عرصہ مین سترہ بادشاہون مذکورہ بالا نے حکومت کی

تنبیہ

واضح ہو کہ حمزہ اصفہانی نے اپنی کتاب مین ویسی ہی ایک فصل نقل کی ہی جسکی ترجمہ کرنی کی بہت ضرورت مجکو معلوم ہوتی ہی لہذا ترجمہ اس فصل کا بعینہ کرتا ہون وہ یہ کہتا ہی کہ مین ایک بادشاہ روم کی کتاب سے نقل کرتا ہون — کہ قسطنطین بن ہیلانی عرب کی تاریخ مقرر ہونی کی قبل دو سو ستانوین برس اول تہا اکیس برس اوسنے بادشاہت کی — پہر اوسکی بعد بیٹا اوسکا قسطنطین — ابن قسطنطین چوبیس ۲۴ برس تک حکومت کرتا رہا یہہ تاریخ عرب کی مقرر ہونی سے دو سو چہیاسٹہ ۲۶۶ برس اول تہا اور دو سو بیالیس ۲۴۲ برس پہلی عرب کی تاریخ کی فوت ہوا وہ درمیان سنہ ۲۵۰ سکندری کی مرا تہا اور قسطنطین ابن ہیلانی درمیان سنہ ۲۳۶ سکندری کی فوت ہوا — بعد اوسکے بلیتوس نے جلوس کیا دو برس تک حکومت کرتا رہا اوسکے سلطنت دو سو چالیس ۲۴۰ برس قبل تاریخ عرب کی ہو چکی تہی اوسکے بعد تیدوس نے دس برس چہ مہینی حکومت کی اوسکی بعد اسطلیوس دس برس نو مہینی تک حاکم رہا — اوسکی بعد غرونیوس اور انطلیوس اور تدوس چہ برس کی عرصہ مین تینون بادشاہون کے حکومت تمام ہوئی — ان کی بعد ارقادس ابن تدوس بادشاہ ہوا اوسنی تیرہ برس اور تین مہینی سلطنت کی — بعد ازان تیدوس بن ارقادس نے بیالیس برس ایک مہینی حکومت کی — بعد ازان اسطنیوس اور السبطینوس نے ۲۹ انتیس برس بادشاہت کی بعد ازان لادی اکبر نے سولہ برس حکومت کی — پہر لادی اصغر نی ایک برس — پہر زنمن نے سترہ ۱۷ برس پہر نسطاس نے ستائیس ۲۷ برس چار مہینی حکومت کی — پہر انطلیس نے نو برس گیارہ مہینی بادشاہت کی — پہر قسطرودس بادشاہ ہوا اوسنی اڑتیس سال تین مہینی حکومت کی پیغمبر خدا محمد مصطفی صلعم اوسکی ایام حکومت مین پیدا ہوئی تہے اوسکی بعد صطفانس بادشاہ ہوا اوسنی پانچ برس تین مہینی حکومت کی — اوسکی بعد مرقیوس بادشاہ ہوا اوسنے بیس سال چار مہینی حکومت کی نبی صلعم مبعوث اوسکے زمانہ مین ہوئے تہے — پہر فوقاس بادشاہ ہوا اوسکے آخر ایام حکومت

حکومت مین ہجرت نبوی ہوئی تہی جسکی سال ہجری شروع ہوا اوسنی آٹہہ برس حکومت کی ــ
بعد ازان ہرقل اور اوسکا بیٹا جو شام پر لڑا تہا بادشاہ ہوئی اوسکی زمانہ مین نبی صلعم نے اس دار فانی سے
رحلت فرمائی کتیس ٣١ برس اوسنے بادشاہت کی ــ پہر قسطنطین ابن ہرقل بادشاہ ہوا اوسکی ایام حکومت
مین حضرت عثمان ابن عفان رض شہید ہوئی اور جنگ صفین بہی اوسکے ایام حکومت مین ہوئے
پچیس ٢٥ برس بادشاہت کی ــ اوسکی بعد قسطنطین بیٹا ہرقل کے جو روکا بادشاہ ہوا سترہ ١٧ برس
اوسنے حکومت کی ــ پہر قسطنطین ابن ہرقل بادشاہ ہوا عبد الملک بن مروان کے وقت مین وہ
بادشاہ ہوا تہا دس برس اوسنی حکومت کی ــ پہر لاوی بادشاہ ہوا اوسکو الیون بہی کہتی ہین اوسنے
تین برس حکومت کی ــ بعد ازان طبارس نے سات برس بادشاہت کی پہر اسطینوس زمانہ عمر
بن عبد العزیز کی مین بادشاہ ہوا اوسنے چہہ برس بادشاہت کی ــ پہر سطاسیوس نے دو برس بادشاہت
کی ــ پہر تدوس نے دو برس ــ پہر لاوی بادشاہ ہوا اوسکے ایام حکومت مین خلفاء بنی امیہ کے
خاندان مین بادشاہت نرہی تہی اوسنی پچیس ٢٥ برس تین مہینی بادشاہت کی ــ بعد ازان لاوی بن قسطنطین نے
پانچ برس حکومت کی ــ پہر قسطنطین ابن لاوی بادشاہ ہوا اوسنی دو مہینی کم دس برس حکومت کی ــ پہر
قسطنطین نے چہہ برس سات مہینی بادشاہت کی ــ اوسکے بعد مسماۃ ملکہ ارینہ بادشاہ ہوئی
پہر وہ معزول ہوئی جسنے اپنے باپ سے ملک چہین لیا تہا اوسنے پانچ برس بادشاہت کی ــ پہر نقفور ایام ہارون رشید مین
بادشاہ ہوا اوسنی آٹہہ برس نو مہینی بادشاہت کی پہر استبرادین نقفور بادشاہ ہوا اوسنی دو مہینی بادشاہت کی ــ پہر میخائیل ابن قرقیلہ
سات برس پانچ مہینی تک بادشاہت کرتا رہا ــ بعد ازان توفیل بن میخائیل ایام دولت مامون مین بادشاہ ہوا بارہ برس تین مہینا بادشاہت کی
بعد ازان ــ اوسکا بیٹا میخائیل بن توفیل اور والدہ اوسکی ایام متوکل بالله تک تہائیس برس تک حکومت کرتی رہی ــ اس بادشاہ
کی وقت سے اس خاندان سے بادشاہت جاتی رہی اور صقلب کی قبضہ مین آگئی سنہ کی عہد مین بسیل صقلبی درمیان سنہ ٢٥٣ ہجری کے بادشاہ
ہوا اوسنی بیس برس سلطنت کی بعد ازان الیون بن بسیل ایام معتمد مین درمیان سنہ ٢٧٣ ہجری کے بادشاہ ہوا ــ پہر اسکندروس بن بسیل ایام
معتضد مین درمیان سنہ ٢٩٩ ہجری کے بادشاہ ہوا اوسنی ایک برس دو مہینی سلطنت کی ایک پہوڑا اوسکی نکلا تہا جسکی صدمہ سے ہلاک ہوا ــ بعد ازان
قسطنطین بن الیون بادشاہ ہوا بارہ برس سلطنت کرتا رہا اوسپر قسطنطین ابن ارمنوس غالب آیا بیٹا اوسکا مدت ... مین تہا
بعد وفات اپنی باپ کی بہاگ کر روم مین چلا گیا جب وہ ملک پر غالب آگیا اور ... قسطنطین
بن الیون صاحب ... غالب ہے اونہون نے اوسکو قتل کیا بعد اوسکے مقتول ہونیکی قسطنطین بن الیون درمیان سنہ ... ہجری سلطنت ہوا

نقشہ ملوک عرب عراق کا جنکو لخمیین کہتے ہین

نمبر	نام بادشاہ کا	تعداد ایام حکومت	صفحہ	
۱	ملک بن فہم		۱۶۹	زمانہ اوسکا ملوک طوائف کا زمانہ تہا یعنی بعد سکندر کی اوسکو ایک شخص مسمی سلیمہ نے قتل کیا تہا
۲	جذیمہ بن مالک ابن فہم	۶۰ سال	۱۷۰	اسی شخص نے اول لشکرکشی کرنی کی تدبیر نکالی
۳	عمرو بن عدی	۱۸ سال	۱۷۲	اردشیر کی زمانہ مین ۱۴ برس اور ۱۰ مہینی اور شاپور کی وقت مین آٹھ برس دو مہینی حکومت کی
۴	امراء القیس بن عمرو بن عدی	۱۱۴ سال	۱۷۳	شاپور ابن اردشیر کی زمانہ مین ۲۳ برس اور ہرمز بن شاپور کی وقت مین ۲ برس ۱۰ مہینی بہرام کی زمانہ مین ۹ برس ۳ مہینی بہرام ابن بہرام کی زمانہ مین ۱۳ برس بہرام ثالث کے زمانہ مین ۱۳ برس ۶ مہینی نرسی بن بہرام ابن بہرام کی زمانہ مین ۹ برس ہرمز ابن نرسی کے زمانہ مین تیرہ ۱۳ برس شاپور ذی الاکتاف کی وقت مین ۴ برس ۵ مہینی حکومت کی اسطرح سی اتنی بادشاہون اسنے دیکہین
۵	عمرو بن امراء القیس	۶۰ سال	۱۷۳	شاپور ذی الاکتاف اور اردشیر اور شاپور ابن شاپور کے زمانہ مین تہا
۶	امراء القیس بن النعمان بن عمرو	۱۲ سال	۱۷۴	اسنی آگ مین عمرو بن طوق کو جلایا اور یہہ رسم آگ کی اول نکالی
۷	نعمان ابن امراء القیس	۲۹ سال	ایضاً	یہہ بانی خورنق اور سدیر کا ہی
۸	منذر ابن نعمان	۴۴ سال	ایضاً	یزدگرد ابن بہرام گور اور فیروز ابن یزدگرد کی زمانہ مین تہا
۹	منذر ابن منذر	۷ سال	۱۷۵	یہہ قباد بن فیروز کی زمانہ مین

۱۰	نعمان ابن اسود	۴ سال	۱۷۵	قباد بن فیروز کی زمانہ مین موجود تہا
۱۱	ابو یعفر بن علقمۃ الذہیلی	۳ سال	ایضاً	ایضاً
۱۲	امراء القیس ابن النعمان	۲ سال	ایضاً	ایضاً
۱۳	منذر ابن امراء القیس اسکو منذر ابن ماء السماء بہی کہتی تہی	۴۲ سال	ایضاً	نوشیروان کے وقت مین بہی ۲۶ برس تک حکومت کرتا رہا
۱۴	حارث ابن عمر		ایضاً	نوشیروان کے زمانہ مین ہے
۱۵	منذر ابن امراء القیس ثانی			اسیکی وقت مین امراء القیس شاعر تہا اور نوشیروان کے زمانہ مین تہا
۱۶	عمر ابن منذر	۷ سال ۶ ماہ	۱۷۶	نوشیروان کے زمانہ مین تہا
۱۷	قابوس بن منذر	۴ سال	ایضاً	نوشیروان کے زمانہ مین تہا
۱۸	خیبہرت	۱ سال		ایضاً
۱۹	منذر ابن نعمان	۴ سال	۱۷۶	ایضاً ہرمز ابن نوشیروان کی زمانہ مین بہی اور سکی تین برس چار مہینی تک سلطنت ہے
۲۰	نعمان ابن المنذر	۲۲ سال	ایضاً	اوسکو کسری پرویز نے قتل کیا
۲۱	ایاس ابن قبیصہ	۷ سال	ایضاً	اسکی ایک برس چہی مہینی جلوسکی کی بعد نبی صلعم مبعوث ہوے تہے
۲۲	زادسی	۱۷ سال	ایضاً	بوران بنت پرویز کی ایک سال جلوسی تک بادشاہ رہا
۲۳	منذر ابن نعمان ابن منذر	۸ ماہ	ایضاً	
۲۴	بوران بنت پرویز	۷ ماہ		ایام ابوبکر رض اور عمر رض کے مین بوران مذکورہ کی بہی حضرت انکی حکومت سات مہینی کے
۲۵	یزدگرد بن شہریار بن پرویز	۱۹ سال		حضرت عمر و اور حضرت عثمان رض کے وقت مین وہ بادشاہ جرست کا ہوا

نقشہ ملوک غسان کا جو اسلام کی ظاہر ہونے سی چار سو برس اول بادشاہت کرتی تھی

نمبر	نام بادشاہ	تعداد ایام حکومت	صفحہ	
۱	جفنہ بن عمرو	۴۵ سال ۳ ماہ	۱۷۷	چار سو برس قبل ظہور اسلام کی وہ سلطنت کرتا تہا
۲	عمرو بن جفنہ	۵ سال	ایضاً	چند کلیسا اوسکی بنائی ہوئی ہین ایک کلیسا حالی مشہور ہی
۳	ثعلبہ بن عمرو	۱۷ سال	۱۷۸	اوسنی ایک کوشک اور حوض بنایا
۴	حارث بن ثعلبہ	۲۰ سال	ایضاً	
۵	جبلہ بن حارث	۱۰ سال	ایضاً	اسنی پل اور راہ وغیرہ کی بنیاد ڈالی
۶	حارث بن جبلہ	۱۰ سال	۱۷۸	
۷	منذر بن حارث	۳ سال	ایضاً	
۸	نعمان ابن حارث	۱۵ سال ۶ ماہ	ایضاً	
۹	منذر ابن الحارث	۱۳ سال	ایضاً	
۱۰	جبلہ ابن حارث	۳۴ سال	ایضاً	
۱۱	ایہم ابن حارث	۳ سال	ایضاً	
۱۲	عمرو بن الحارث	۲۶ سال ۲ ماہ	ایضاً	
۱۳	حجنہ اصغر	۱۳ سال	ایضاً	
۱۴	نعمان ابن منذر	۱ سال	ایضاً	
۱۵	نعمان ابن عمرو	۲۷ سال	ایضاً	

۱۶	جبلہ ابن نعمان	۱۶ سال	ایضاً	
۱۷	نعمان ابن الایہم	۱۲ سال	ایضاً	
۱۸	حارث ابن ایہم	۲۲ سال ۵ ماہ	۱۷۹	
۱۹	نعمان ابن حارث	۱۰ سال	۱۷۹	
۲۰	منذر ابن نعمان	۱۹ سال	ایضاً	
۲۱	عمرو بن نعمان	۳۳ سال ۴ ماہ	ایضاً	
۲۲	حجر بن نعمان	۱۲ سال	ایضاً	
۲۳	حارث ابن حجر	۲۶ سال	ایضاً	
۲۴	جبلہ ابن حارث	۱۷ سال ۱ ماہ	ایضاً	
۲۵	حارث ابن جبلہ	۲۱ سال ۵ ماہ	ایضاً	
۲۶	نعمان ابن حارث ابوکرب	۳۷ سال ۳ ماہ	ایضاً	
۲۷	ایہم ابن جبلہ	۲۷ سال ۲ ماہ	ایضاً	
۲۸	منذر ابن جبلہ	۱۳ سال	ایضاً	
۲۹	شراحیل بن جبلہ	۲۵ سال ۳ ماہ	ایضاً	
۳۰	عمرو بن جبلہ	۱۰ سال ۲ ماہ	ایضاً	
۳۱	جبلہ ابن حارث	۴ سال	۱۷۹	
۳۲	جبلہ ابن ایہم	۳ سال	۱۷۹	

۶۱۶

تمام اہل غسان میں ۳۲ بادشاہ گذرے ہیں جنکا نام اوپر مذکور ہوا اونہوں نے چھ سو سولہ برس کی عرصہ میں تفصیل مذکور سلطنت کی ہے

نقشہ ملوک حمیر یعنی بادشاہان عرب یمن کا

نمبر	نام بادشاہ کا	تعداد ایام حکومت	صفحہ	
۱	قحطان بن عابر بن شالح بن نوح		۱۶۳	یہہ اول بادشاہ یمن کا ہوا
۲	یعرب ابن قحطان		۱۶۳	یہی شخص موجد زبان عربی کا ہے
۳	یشجب بن یعرب		ایضاً	
۴	عبد شمس ابن یشجب		ایضاً	اسیکو سبا کہتی ہیں
۵	حمیر ابن سبا		۱۶۴	
۶	واثل بن حمیر		ایضاً	
۷	السکسک بن واثل		ایضاً	
۸	یعفر ابن السکسک		ایضاً	
۹	عامر بن باران		ایضاً	اسکو ذو ریاش بھی کہتے ہیں
۱۰	نعمان ابن یعفر ابن سکسک		ایضاً	اسکو معافر بھی کہتے ہیں
۱۱	اشمح بن نعمان المعافر		ایضاً	
۱۲	شداد بن عاد		ایضاً	
۱۳	لقمان ابن عاد بن ملطاط ابن سبا		ایضاً	
۱۴	ذو سدد	۱۵۰ سال	۱۶۵	
۱۵	حارث ابن ذو سدد	۱۲۵ سال	ایضاً	اسیکو حارث الرائش کہتی ہیں اور یہی تبع اول ہی
۱۶	ذو القرنین صعب ابن الرائش		ایضاً	

۱۷	ذوالمنار ابرہہ ابن ذوالقرنین	۱۸۳ سال	۱۶۵	
۱۸	افریقیس بن ابرہہ	۱۶۴ سال	ایضاً	
۱۹	ذوالاذعار عمر بن ذوالمنار	۲۵ سال	ایضاً	
۲۰	شمر حبیل بن عمرو		ایضاً	حمزہ اصفہانی نی اسکا ذکر نہین کیا
۲۱	الہداد بن شمر حبیل	۷۵ سال	ایضاً	
۲۲	بلقیس بنت الہداد	۲۰ سال	۱۶۶	
۲۳	ناشر النعم بن شمر حبیل	۸۵ سال	ایضاً	
۲۴	شمر مرعش	۳۷ سال	ایضاً	
۲۵	ابومالک بن شمر	۵۵ سال	ایضاً	
۲۶	اقرن بن ابی مالک	۵۳ سال	۱۶۶	یہہ تبع ثانی کہلاتا ہی ابوالفدا کہتا ہی کہ عمران سے اور مزیقیا یہہ دو بادشاہ ابومالک کی عہد اور رگذر سے ہین
۲۷	ذوحبشان بن اقرن	۷۰ سال	ایضاً	
۲۸	تبع بن الاقرن بن شمر	۱۶۳ سال	۱۶۷	
۲۹	کلیکرب بن تبع	۳۵ سال	ایضاً	
۳۰	ابوکرب اسعد	۱۲۰ سال	ایضاً	
۳۱	حسان بن تبع	۷۰ سال	ایضاً	
۳۲	عمر بن تبع	۶۳ سال	ایضاً	
۳۳	عبد کلال	۷۴ سال	ایضاً	
۳۴	تبع بن حسان ابن کلیکرب	۷۸ سال	ایضاً	اسکو تبع اصغر بھی کہتی ہین
۳۵	حارث ابن عمر		ایضاً	
۳۶	مرثد بن عبد کلال	۴۱ سال	۱۶۸	

۳۷	ولیعہ بن مرثد	۳۷ سال	ایضاً	
۳۸	ابرہتہ بن الصباح		ایضاً	شاپور کی وقت مین تہا
۳۹	صہبان ابن محرث	۱۵ سال	ایضاً	
۴۰	عمرو بن تبع	۵۷ سال	ایضاً	
۴۱	ذو شناتر	۲۷ سال	ایضاً	
۴۲	ذو نواس	۲۰ سال	ایضاً	
۴۳	ذو جدن	۲ سال	ایضاً	واضح ہو کہ بعد بادشاہان حمیر کہ ۲۶ شخص دو ہزار بیس برس کے عرصہ مین گذری تین شخص حبشہ کی بادشاہ ہوئی اور ... نفر فارس کے پہر اہل اسلام کی عمل مین آیا وہ حبشہ کے یہہ ہین
۴۴	ارباط		۱۶۸	
۴۵	ابرہتہ الاشرم صاحب الفیل	۲۳ سال	ایضاً	
۴۶	یکسوم	۱۷ سال	ایضاً	
۴۷	مسروق	۱۲ سال	ایضاً	
۴۸	سیف بن ذی یزن			انکی بعد پہر قبیلہ حمیر کو سلطنت نصیب ہوئی

نقشہ اون بادشاہون کا جو جرہم کی اولاد سی مالک حجاز کی ہوئی

نمبر	نام بادشاہ	صفحہ	نمبر	نام بادشاہ	صفحہ
۱	جرہم	۱۸۰	۷	مضاض بن عبدالمسیح	۱۹۰
۲	عبد یالیل بن جرہم	ایضاً	۸	عمرو بن مضاض	ایضاً
۳	جرشم ابن عبد یالیل	ایضاً	۹	حارث ابن مضاض	ایضاً
۴	عبدالمدان بن جرشم	ایضاً	۱۰	عمرو بن الحارث	ایضاً
۵	ثعلبہ ابن عبدالمدان	ایضاً	۱۱	بشر ابن الحارث	ایضاً
۶	عبدالمسیح بن ثعلبہ	ایضاً	۱۲	مضاض بن عمرو بن مضاض	ایضاً

ملوک کندہ کا نقشہ

نام بادشاہ	صفحہ
حجر آکل المرار بن عمر	۱۸۰
عمرو بن حجر	۱۸۱
حارث ابن عمر	ایضاً
حجر ابن الحارث	۱۸۲
شراحیل بن الحارث	[illegible]
معدی کرب ابن الحارث	[illegible]
امرؤ القیس شاعر	۱۸۲
حارث بن ابی شمر اور سموئل کا حال	۱۸۳
بادشاہان متفرقہ حجاز کی جو گذری ہیں	
عمرو بن لحی ابن حارثہ	۱۸۳
زہیر ابن جناب بن ہبل	۱۸۴
کلیب بن ربیعہ ابن الحارث	۱۸۶
زہیر ابن جذیمہ بن رواحہ	۱۸۸
قیس ابن زہیر العبسی	۱۹۰

نقشہ لڑائیوں عرب کا جو دونوں کی نسبت مشہور ہیں

نام لڑائی کا	صفحہ
یوم خزاز	۱۹۲
ایام بنی وائل	۱۹۳
یوم واردات	۱۹۳
یوم قضیبہ یوم التحالق	ایضاً
یوم عین اباغ	ایضاً
یوم مرج حلیمہ	ایضاً
یوم الکلاب الاول	۱۹۴
یوم اوارہ	ایضاً
یوم اقرحان	۱۹۵
یوم شعب جبلہ	ایضاً
یوم ذی قار	۱۹۶

نقشہ تواریخ ملوک قریش کا سہ خاندان امویہ اور عباسیہ اور ملوک مصر وافریقیہ کی جو بعد انتقال وحلت فرمانی رسول اللہ کی بادشاہ ہوئی

نمبر	نام بادشاہ	تعداد ایام حکومت	سال جلوس	سال وفات	صفحہ کتاب ابوالفدا	حال ضروری
۱	ابوبکر الصدیق رضہ	۲ سال ۳ ماہ ۸ روز	۱۲ ربیع الاول ۱۱ سنہ ہجری ۱۲ جون ۶۳۲ ع	۲۲ جمادی الاولی سنہ ۱۳ ہجری ۲۵ جولائی ۶۳۴ ع	۳۶۴	عمر انکی تریسٹھ برس کی ہوئی اونکے ایام میں مرتدان عرب قریش کی دعوی [illegible] بادشاہت [illegible] حکومت [illegible]
۲	عمر بن الخطاب رضہ	۱۰ سال ۶ ماہ ۱۸ روز	۱۳ سنہ ہجری ۶۳۴ ع	۲۶ ذوالحجہ ۲۳ ہجری ۶۴۴ ع بدست ابو لولو غلام مغیرہ بن شعبہ	۳۸۲	عمر تریسٹھ برس کی پا کر گئے اور ایام اونکا امیر المومنین کہلایا
۳	عثمان بن عفان رضہ	۱۰ سال ۱۱ ماہ ۲۲ روز	۲۳ سنہ ہجری ۶۴۴ عیسوی	۱۸ ذوالحجہ ۳۵ ہجری ۱۸ جون ۶۵۶ ع	۴۰۰	بیاسی برس کی عمر میں شہید ہوئے
۴	علی ابن ابیطالب رضہ	۵ سال ۳ ماہ ۳ روز	۳۵ سنہ ہجری ۶۵۶ ع	۱۷ رمضان ۴۰ سنہ ہجری ۲۴ جنوری ۶۶۱ ع	۴۱۱	تریسٹھ برس کی عمر پائی
۵	حسن بن علی رضہ	۶ ماہ	۴۰ سنہ ہجری	۵۶ سنہ ہجری	۴۲۱	سنتاون برس کی عمر پائی

اب خاندان امویہ میں خلافت آئی پندرہ بادشاہ اس خاندان سے گذرے انکی
عامل مصر اور شام اور حجاز اور ہند اور چین اور خراسان اور مشرق اور مغرب
اور اندلس اور تمام اطراف واقطار میں پہیل گئی تہے اونکا نقشہ یہہ ہے

نمبر	نام بادشاہ	تعداد ایام حکومت	سنہ جلوس	سنہ وفات	صفحہ ابو الفدا	حال ضروری
۱	معاویہ ابن ابی سفیان	۱۹ سال ۳ ماہ ۲۵ روز	۵۶ ہجری	رجب سنہ ۶۰ [illegible] اپریل [illegible]	۴۴۶	۷۸ برس کی عمر ہوئے اور سب سے اول مسجدوں میں حجرہ بنایا اور قاضی وغیرہ مقرر کئے
۲	یزید ابن معاویہ	۳ سال ۸ ماہ	ماہ رجب سنہ ۶۰ ہجری	۱۴ ربیع الاول سنہ ۶۴ ہجری ۱۰ نومبر سنہ ۶۸۳	۴۵۸	اڑتالیس برس کی عمر اوسکی ہوئی دمشق میں فوت ہوا یہی قاتل حسین علیہ السلام ہے
۳	معاویہ ابن یزید	۳ ماہ ۲۲ یوم	۱۴ ربیع الاول سنہ ۶۴ ہجری	سنہ ۶۴ ہجری	۴۶۷	تیئیس ۲۳ برس کی عمر پا کے سب سے آپ خلافت چھوڑ دی تھی
۴	عبد اللہ ابن زبیر رض	۹ سال ۱۱ ماہ ۳ روز	سنہ ۶۴	۱۴ جمادی الاخر سنہ ۷۳ ہجری	۴۶۸	یوسف ابن حجاج نے اونکو قتل کیا تھا
۵	مروان ابن الحکم	۸ ماہ ۱۰ یوم	سنہ ۶۴ ہجری	رمضان سنہ ۶۵ ہجری اپریل سنہ ۶۸۵	۴۶۹	اسکی بیوی نے اوسکا گلا گھونٹ کر مار ڈالا تھا بہت مفسد آدمی تھا
۶	عبد الملک ابن مروان	۲۱ سال ۴ ماہ ۷ یوم	۳ رمضان سنہ ۶۵ ہجری	شعبان سنہ ۸۶ ۹ اکتوبر ۷۰۵	۴۷۱	بانی شہر واسط کا ساٹھ برس کی اوسکی عمر ہوئے
۷	ولید ابن عبد الملک	۹ سال ۷ ماہ ۲۹ یوم	ماہ شوال سنہ ۸۶ ہجری	جمادی الاخر ۹۶ سنہ [illegible] فروری [illegible]	۴۸۰	عمر اوسکی اٹھتالیس برس کی ہوئی
۸	سلیمان ابن عبد الملک	۲ سال ۷ ماہ ۲۹ یوم	سنہ ۹۶ جمادی الاخر	۲۱ صفر سنہ ۹۹ ہجری ۱۳ اکتوبر سنہ ۷۱۷	۴۸۴	پینتالیس برس کی عمر ہوئی
۹	عمر ابن عبد العزیز	۲ سال ۵ ماہ ۱۳ یوم	ماہ صفر سنہ ۹۹	۲۵ رجب سنہ ۱۰۱ ۱۰ فروری ۷۲۰	۴۸۶	اس شخص نے برا کہنا اور گالیاں دینی علی رض کے خطبوں میں سے موقوف کروا دی تھی
۱۰	یزید ابن عبد الملک	۴ سال ا یوم	ماہ رجب سنہ ۱۰۱ ہجری	۲۵ شعبان سنہ ۱۰۵ ۲۸ جون ۷۲۴	۴۸۸	

۱۱	ہشام ابن عبد الملک	۱۹ سال ۸ ماہ ۲۰ یوم	سنہ ۱۰۶ ہجری	۶ ربیع الآخر سنہ ۱۲۵ ۶ فروری ۷۴۳ء	۴۹۱	۵۳ برس کی عمر پائی
۱۲	ولید بن یزید بن عبد الملک	۱ سال ۲ ماہ ۲۱ یوم	۳ ربیع الاول ۱۲۵ ہجری	۲۸ جمادی الآخر سنہ ۱۲۶ ۱۶ اپریل ۷۴۴ء	۴۹۶	
۱۳	یزید ابن ولید بن عبد الملک	۶ ماہ ۶ یوم	۲۸ جمادی الآخر ۱۲۶ ہجری	۲۰ ذی الحجہ ۱۲۶ ۱۳ اکتوبر سنہ ۷۴۴ء	۴۹۹	عمر اوسکی چالیس برس کی ہوئی
۱۴	ابراہیم ابن ولید	۲ ماہ ۱۲ یوم	سنہ ۱۲۶	غرہ صفر سنہ ۱۲۷ نومبر ۷۴۴ء	۵۰۰	اسکو بادشاہ اکثر مورخ نہیں لکھتے بعض بادشاہ شمار کرتے ہیں سیوا اسکے ابوالفدا نے علیحدہ نمبر لکھا
۱۵	مروان ابن محمد بن مروان	۵ سال ۱ ماہ	سنہ ۱۲۷ ہجری	۲۷ جمادی الآخر ۱۳۲ ہجری ۱۰ فروری سنہ ۷۵۰ء	۵۰۱	اونسٹھ برس کی عمر اوسکی ہوئی یہ آخر خلیفہ خلفاء بنی امیہ کا تھا

بعد ان خلیفوں کے دورہ عباسیہ کا آیا اونکے سینتیس خلیفہ ہوئے ہیں جنکے نام یہ ہیں

نمبر	نام بادشاہ	تعداد ایام حکومت	سنہ جلوس	سنہ وفات	صفحہ ابوالفدا	حال ضروری
۱	سفاح	۴ سال ۸ ماہ ۱ یوم	سنہ ۱۳۲ ہجری	[illegible]	۵۰۷	اسنے بنی امیہ کی خاندان کو نیست و نابود کیا اور ایک ایک کو ڈھونڈ کے قتل کیا
۲	منصور ابو جعفر	۲۱ سال ۱۱ ماہ ۸ یوم	سنہ ۱۳۶ ہجری	[illegible]	۵۱۵	بانی بغداد
۳	مہدی ابن منصور	۱۰ سال ۱ ماہ ۲۲ یوم	سنہ ۱۵۸ ہجری	[illegible]	۵۲۹	

۴	ہادی موسیٰ بن مہدی	۱ سال ۱ ماہ ۱۵ یوم	سنہ ۱۶۹ ہجری	۱۴ ربیع الاول سنہ ۱۷۰ [illegible] سنہ ۷۸۶ء	۵۴۴	
۵	ہارون رشید ابن مہدی	۲۳ سال ۲ ماہ ۱۸ یوم	سنہ ۱۷۰ ہجری	[illegible]	۵۳۶	طرسوس کے تعمیر سنی کی پینتالیس برس کی عمر پائی
۶	امین محمد بن رشید	۴ سال ۵ ماہ ۲ یوم	سنہ ۱۹۳ ہجری	۲۵ محرم سنہ ۱۹۸ ۲۵ ستمبر سنہ ۸۱۳ء	۵۵۰	
۷	مامون عبداللہ بن رشید	۲۰ سال ۵ ماہ ۲۲ یوم	سنہ ۱۹۸ ہجری	[illegible]	۵۵۴	علم نجوم جانتا تھا
۸	معتصم باللہ ابن رشید	۸ سال ۸ ماہ ۲ یوم	سنہ ۲۱۸ ہجری	۱۸ ربیع الاول سنہ ۲۲۷ ہجری ۵ جون سنہ ۸۴۲ء	۵۶۷	بانی شہر سامرا کا
۹	واثق باللہ بن معتصم		سنہ ۲۲۷ ہجری	[illegible]	۵۸۲	۳۶ برس کی عمر ہوئی
۱۰	متوکل علی اللہ	۱۴ سال ۹ ماہ ۹ یوم	سنہ ۲۳۲ ہجری	۴ شوال سنہ ۲۴۷ ۱۱ دسمبر سنہ ۸۶۱ء	۵۸۵	۴۱ برس کی عمر ہوئی
۱۱	منتصر باللہ بن متوکل	۶ ماہ ۲ یوم	سنہ ۲۴۷ ہجری	۲۵ ربیع الاول سنہ ۲۴۸ ۲۹ مئی سنہ ۸۶۲ء	۵۹۴	
۱۲	مستعین باللہ بن محمد بن معتصم	۳ سال ۹ ماہ ۱ یوم	سنہ ۲۴۸ ہجری	۳ محرم سنہ ۲۵۲ ۲۴ جون سنہ ۸۶۶ء	۵۹۵	
۱۳	معتز باللہ بن متوکل	۳ سال ۶ ماہ ۲۵ یوم	سنہ ۲۵۱ ہجری	۳ رجب سنہ ۲۵۵ ۱۶ جون سنہ ۸۶۹ء	۵۹۸	

۱۴	مہتدی باللہ بن واثق	۱۱ ماہ ۲ یوم	۲۵۵ سنہ ہجری	۱۸ رجب ۲۵۶ سنہ ۲۲ جون ۸۷۰ سنہ	۶۰۳	
۱۵	معتمد باللہ بن متوکل	۲۳ سال ۴ ماہ	۲۵۶ سنہ ہجری	۱۹ رجب ۲۷۹ سنہ ۱۵ اکتوبر ۸۹۲ سنہ	۶۰۶	
۱۶	معتضد باللہ بن موفق بن متوکل	۱۰ سال ۸ ماہ ۲۳ یوم	۲۷۹ سنہ ہجری	۲۲ ربیع الاول ۲۸۹ سنہ ۶ اپریل ۹۰۲ سنہ	۶۲۱	
۱۷	مکتفی باللہ بن معتضد	۶ سال	۲۸۹ سنہ ہجری	۱۳ ذیقعدہ ۲۹۵ سنہ ۱۲ اگست ۹۰۸ سنہ	۶۲۸	
۱۸	مقتدر باللہ بن معتضد	۲۴ سال ۲ ماہ ۱۰ یوم	۲۹۵ سنہ ہجری	۲۸ شوال ۳۲۰ سنہ ۲ نومبر ۹۳۲ سنہ	۶۳۳	
۱۹	قاہر باللہ بن معتضد	۱ سال ۵ ماہ ۲۱ یوم	۳۲۰ سنہ ہجری	۳ جمادی الاول ۳۳۹ سنہ ۳ اکتوبر ۹۵۰ سنہ	۶۶۰	
۲۰	راضی باللہ بن مقتدر	۷ سال	۳۲۲ سنہ ہجری	۱۶ ربیع الاول ۳۲۹ سنہ ۱۹ دسمبر ۹۴۰ سنہ	۶۶۶	
۲۱	متقی باللہ بن مقتدر	۵ سال	۳۲۹ سنہ ہجری	۲۰ صفر ۳۳۴ سنہ ۱۲ اکتوبر ۹۴۴ سنہ	۶۷۹	
۲۲	مستکفی باللہ بن مکتفی	۱۶ ماہ	۳۳۳ سنہ ہجری	۳۳۸ سنہ	۶۸۷	
۲۳	مطیع اللہ بن مقتدر	۲۹ سال ۵ ماہ چند یوم	۳۳۴ سنہ ہجری	۲۰ جمادی الاول ۳۵۷ سنہ ہجری	۶۹۱	

۲۴	طایع للہ بن مطیع	۱۷ سال	سنہ ۳۶۳ ہجری	۱۹ شوال سنہ ۳۸۱ ہجری [illegible]	۴۲۲	
۲۵	قادر باللہ بن اسحاق بن مقتدر	۴۱ سال ۳ ماہ	سنہ ۳۸۱ ہجری	۱۲ ذوالحجہ سنہ ۴۲۲ ۳۱ نومبر سنہ ۱۰۳۱ء	۴۵۱	
۲۶	قایم بامر اللہ بن القادر	۴۴ سال ۸ ماہ ۲۵ یوم	سنہ ۴۲۲ ہجری	۱۰ شوال سنہ ۴۶۷ ہجری ۱۹ مئی سنہ ۱۰۷۵	جلد ۳ ۴۰	
۲۷	مقتدی بامر اللہ بن محمد بن قایم	۱۹ سال ۸ ماہ	سنہ ۴۶۷	سنہ ۴۸۷ محرم ۴ فروری سنہ ۱۰۹۴	۱۱۰	
۲۸	مستظہر باللہ بن مقتدی	۲۴ سال ۳ ماہ ۱۱ یوم	سنہ ۴۸۵ ہجری	۲۳ ربیع الاول سنہ ۵۱۲ ہجری ۱۳ جولائی سنہ ۱۱۱۸	۱۳۵	
۲۹	مسترشد باللہ بن مستظہر	۱۷ سال ۶ ماہ ۲۰ یوم	سنہ ۵۱۰ ہجری	۱۷ ذی الحجہ سنہ ۵۲۹ ہجری ۲۸ ستمبر سنہ ۱۱۳۵	۱۹۵	
۳۰	رشید بن المسترشد	۱ سال	سنہ ۵۲۸	۱۴ ذوالحجہ سنہ ۵۳۰ ۳ ستمبر سنہ ۱۱۳۶ء	۲۳۲	
۳۱	مقتفی امر اللہ بن مستظہر	۲۴ سال ۳ ماہ ۱۶ یوم	سنہ ۵۲۸	۲ ربیع الاول سنہ ۵۵۵ ۱۳ مارچ سنہ ۱۱۶۰	۲۳۴	۶۶ برس کی عمر ہوئی
۳۲	المستنجد باللہ بن المقتفی	۱۱ سال	سنہ ۵۵۴	۹ ربیع الاول سنہ ۵۶۶ ۲ نومبر سنہ ۱۱۷۰	۲۹۱	
۳۳	المستضی بنور اللہ بن المستنجد	۹ سال ۶ ماہ	سنہ ۵۶۴	۲ ذی الحجہ سنہ ۵۷۵ ۲۹ اپریل سنہ ۱۱۸۰	۳۱۳	

نمبر	نام	مدت	سنہ جلوس	تاریخ وفات	صفحہ	کیفیت
۳۴	الناصر لدین اللہ بن مستضئ	۴۷ سال	سنہ ۵۷۵	۲ شوال ۶۲۲ سنہ / ۴ اکتوبر ۱۲۲۵	۳۳۷	قریب ستر برس کی عمر پائے
۳۵	ظاہر باللہ بن ناصر	۹ ماہ	سنہ ۶۲۲	۱۴ رجب ۶۲۳ سنہ / ۱۱ جولائی ۱۲۲۶	۴۷۹	
۳۶	مستنصر باللہ بن ظاہر	۱۷ سال	سنہ ۶۲۳	۱۰ جمادی ۶۴۰ سنہ / ۵ دسمبر ۱۲۴۲	۴۸۱	
۳۷	مستعصم باللہ بن مستنصر			۱۴ صفر ۶۵۶ سنہ / ۲۰ فروری ۱۲۵۸ء	۴۸۱	

بیان اون خلفاء عباسیہ کا جو دار مصر گذرے ہین یعنی جنکی بیعت خلافت کی مصر مین ہی ہوئے وہ ۱۷ سترہ تھی جنکی یہہ نام ہین

نمبر	نام بادشاہ	تعداد ایام سلطنت	سنہ جلوس	صفحہ کتاب	
۱	مستنصر باللہ بن ظاہر	۱ سال	سنہ ۶۲۳	۴۸۱	
۲	حاکم بامر اللہ	۴۱ سال	سنہ ۶۶۰	۶۰۷ ۱۳ سطر	یہہ ہارون رشید کی اولاد مین سے ہی سنہ ۷۰۱ ہجری مین فوت ہوا
۳	مستکفی باللہ بن حاکم	۳۹ سال	۷۰۱	۶۹۵	سنہ سات سو چالیس ہجری مین درمیان مصر کی [illegible] مین دریا [illegible] سنہ ۱۳۴۰ ع کی فوت ہوا
۴	واثق باللہ بن محمد [illegible] اوسکا لقب مستکفی تھا		سنہ ۷۴۰		اسکو بعض مورخ خلیفہ نہین لکھتا بعض خلیفہ شمار کرتی ہین [illegible] اوسکی بیعت کا خلع ہوا وہ [illegible] سنہ ۷۴۲ ہجری کا
۵	حاکم بامر اللہ ابن مستکفی	۱۳ سال	سنہ ۷۴۰		سنہ ۷۵۴ ہجری مطابق سنہ ۱۳۵۳ ع مین فوت ہوا

۶	معتضد بن مستکفی	۱۰ سال	سنہ ۷۵۳			سنہ ۷۶۳ ہجری مطابق سنہ ۱۳۶۱ء میں فوت ہوا
۷	متوکل علی اللہ بن معتضد	۴۵ سال	سنہ ۷۶۳			سنہ ۸۰۹ ہجری مطابق سنہ ۱۴۰۵ء میں فوت ہوا
۸	مستعصم باللہ زکریا بن ابراہیم بن حاکم	۲ سال	سنہ ۸۰۸			سنہ ۸۲۵ ہجری میں فوت ہوا
۹	واثق باللہ بن معتصم ابراہیم					سنہ ۷۸۸ میں فوت ہوا
۱۰	مستعین باللہ بن متوکل					سنہ ۸۳۳ ہجری مطابق سنہ ۱۴۲۹ء میں فوت ہوا
۱۱	معتضد باللہ بن متوکل	۳۰ سال				سنہ ۸۴۰ ہجری مطابق سنہ ۱۴۴۱ء میں فوت ہوا
۱۲	مستکفی باللہ بن متوکل	۱۰ سال				سنہ ۸۵۵ مطابق سنہ ۱۴۵۱ ہجری میں فوت ہوا
۱۳	قائم بامر اللہ بن متوکل	۴ سال				سنہ ۸۵۹ ہجری میں اوسکا خلع ہوا
۱۴	مستنجد باللہ بن متوکل	۲۵ سال				سنہ ۸۸۴ ہجری مطابق سنہ ۱۴۷۹ء میں فوت ہوا
۱۵	متوکل علی اللہ ابی العز عبد العزیز	۱۹ سال				سنہ ۹۰۳ ہجری مطابق سنہ ۱۴۹۷ء میں فوت ہوا
۱۶	المستمسک باللہ یعقوب بیٹا مستنصر					سنہ ۹۲۷ ہجری میں مطابق سنہ ۱۵۲۰ء کو فوت ہوا
۱۷	متوکل علی اللہ بن مستمسک یعقوب					سنہ ۹۵۰ ہجری مطابق سنہ ۱۵۴۳ء کو فوت ہوا

بیان دولت غلامان فاطمیہ کا یعنی ان غلامون نے مصر میں بادشاہت کی وہ گیارہ ہیں یہہ لوگ بسبب تغلب کی بادشاہ ہوگئی تھے

نمبر	نام بادشاہ کا	تعداد ایام حکومت	سنہ جلوس	سنہ وفات	صفحہ ابوالفداء	حال ضروری
۱	معزلدین اللہ ابی تمیم معد	۲۵ سال	سنہ ۳۴۱	۱۷ ربیع الاول سنہ ۳۶۵ ہجری	۷۰۲	شہر قاہرہ مصر اوسیکا بسایا ہوا ہی
۲	العزیز باللہ ابو المنصور نزار بن معز	۲۱ سال ۵ ماہ ۱۵ یوم	سنہ ۳۶۵	رمضان سنہ ۳۸۶	۷۳۱ جلد ۱	۱۲ سال ۸ ماہ کے عمر پائی
۳	حاکم بامر اللہ ابو علی منصور بن عزیز	۲۵ سال چند روز	سنہ ۳۸۶	۲۷ شوال سنہ ۴۱۱	۷۵۷	۱۶ سال ۹ ماہ کی عمر پائے
۴	ظاہر لاعزاز دین اللہ ابوالحسن علی بن الحاکم	۱۰ سال	سنہ ۴۱۱	سنہ ۴۲۷ ہجری	۲۷ جلد ۲	
۵	مستنصر باللہ ابو تمیم بن ظاہر	۶۰ سال ۴ ماہ	سنہ ۴۲۷	۱۸ ذوالحجہ سنہ ۴۸۵	۱۰۶	
۶	مستعلی باللہ ابو القاسم احمد ولد مستنصر	۷ سال ۲ ماہ	سنہ ۴۸۵	سنہ ۴۹۴	۱۴۲	سنہ ۴۶۷ ہجری میں پیدا ہوا اور سنہ ۴۹۴ ہجری میں فوت ہوا
۷	امر باحکام اللہ ابو علی منصور ولد مستعلی	۲۹ سال	سنہ ۴۹۴	سنہ ۵۲۴ ہجری	۱۶۰	
۸	حافظ لدین اللہ عبد المجید بن محمد بن مستنصر ولد عم آمر	۲۰ سال	سنہ ۵۲۴	سنہ ۵۴۴	۲۲۳ جلد ۲	
۹	الظافر باعداء اللہ اسماعیل بن حافظ	۵ سال	سنہ ۵۴۴	سنہ ۵۴۹	۲۵۷	

۱۰	فائز بنصر اللہ عیسیٰ ولد ظافر	۶ سال ۱ ماہ ۱۵ یوم	سنہ ۵۴۷	رجب سنہ ۵۵۳	۲۷۱ ۲۹۰	
۱۱	عاضد لدین اللہ بن یوسف بن حافظ	۷ سال ۱۵ ماہ	سنہ ۵۵۳	سنہ ۵۶۷	۲۹۰	

بیان لسٹ دو خاندان ایوبیہ جو بادشاہان کُرد گذرے ہیں وہ دمشق میں ہیں جنکی یہ نام ہیں

نمبر	نام بادشاہ	تعداد ایام حکومت	سنہ جلوس	سنہ وفات	صفحہ	
۱	ملک ناصر صلاح الدین ابو یوسف بن ایوب	۲۳ سال	سنہ ۵۶۴	۱۰ صفر سنہ ۵۸۹ ہجری	۳۰۵ ۳۲۶ ۳۳۰ ۳۴۷ ۳۵۱ ۳۵۵	انگریزوں سے بہت لڑا اور وہی بانی قلعہ الجبل کا ہے
۲	ملک عزیز عثمان بن صلاح الدین	۶ سال	سنہ ۵۸۹	محرم سنہ ۵۹۳	۳۸۹ ۴۰۲	۲۷ برس کی عمر پائی
۳	ملک منصور محمد بن عزیز بن عثمان	۳ سال چند ماہ	سنہ ۵۹۳	سنہ ۵۹۶	۴۰۴	
۴	ملک عادل سیف الدین ابوبکر ابن ایوب	۱۹ سال	سنہ ۵۹۶	جمادی الآخر سنہ ۶۱۵	۴۰۹ ۴۱۱ ۴۵۰	اسکی ایام میں بڑا قحط ہوا ایسا یہانتک کہ ایک روٹی ہزار دینار کو بیچ ہوئے
۵	ملک کامل محمد ولد عادل	۲۰ سال	سنہ ۶۱۵	رجب سنہ ۶۳۵	۵۱۴ ۵۲۱	۶۰ برس کی عمر پائی
۶	ملک عادل ابوبکر ولد کامل	۲ سال	سنہ ۶۳۵	سنہ ۶۳۷	۵۳۰	

۷	ملک صالح ایوب نجم الدین ابن کامل	۹ سال ۹ ماہ	سنہ ۶۳۷	۱۵ شعبان سنہ ۶۴۷	۵۲۵ ۵۳۰ ۵۴۳ ۵۵۴ ۵۵۳	فرنگیوں کی لڑائی میں مقتول ہوا
۸	ملک معظم توران شاہ ولد صالح	۲ ماہ چند روز	سنہ ۶۴۷	سنہ ۶۴۸	۵۵۷	
۹	ملکہ شجرۃ الدر کنیز ملک صالح	۳ ماہ	سنہ ۶۴۸	۶۵۵ ہجری میں معزول ہوئی	۵۵۸	سنہ ۶۵۵ ہجری میں مار ڈالی گئی یہ ایک کنیز ارمنی یا ترکی تھی
۱۰	ملک اشرف موسیٰ بن یوسف	۵ سال	سنہ ۶۴۸		۵۶۰	سنہ ۶۵۲ میں اس کی بیعت سے منع ہوا

بیان بادشاہان ترکیہ کا جو دولت کردیہ کے غلام تھے وہ پنتالیس گذرے ہیں جنکی بہ نام فہرست

نمبر	نام بادشاہ کا	ایام سلطنت	سنہ جلوس	سنہ وفات	صفحہ	
۱	ملک معز عز الدین ایبک ترکمانی صالحی	۷ سال	سنہ ۶۴۸	ربیع الاول سنہ ۶۵۵	۵۶۰ ۵۶۹ ۵۷۲	مقتول ہوکر مرا اسنے ملکہ شجرۃ الدر سے اپنا نکاح کیا تھا
۲	ملک منصور علی بن معز	۳ سال	سنہ ۶۵۵		۵۷۳	آخر سنہ ۶۵۷ میں قطز نے اسکو گرفتار کیا
۳	ملک مظفر قطز معزی	۱۱ ماہ ۱۳ یوم	سنہ ۶۵۷	۱۷ ذیقعدہ سنہ ۶۵۸	۵۵۳ ۵۹۵	
۴	ملک ظاہر رکن الدین بیبرس علائی بندقداری	۱۷ سال ۲ ماہ ۱۰ یوم	سنہ ۶۵۸	۲۸ محرم سنہ ۶۷۶	۵۵۸ ۵۹۵	

۵	ملک سعید محمد ناصر الدین برکت اللہ ولد ظاہر	۲ سال	سنہ ۶۷۶	سنہ ۶۷۸	۶۲۹ ۶۳۴	سنہ ۶۷۸ ہجری میں وہ بادشاہت سے معزول ہوا فوت بھی [illegible]
۶	ملک عادل بدرالدین سلامشی	۴ ماہ	سنہ ۶۷۸		۶۳۴	اسی سال میں وہ بھی برطرف کیا گیا بجای اسکی قلاوون بیٹھا
۷	ملک منصور ابوالمعالی قلاوون صالحی نجمی الفی	۱۱ سال ۳ ماہ چندروز	سنہ ۶۷۸	۶ ذیقعدہ سنہ ۶۸۹	۶۳۴ ۶۵۱	
۸	ملک اشرف صلاح الدین خلیل	۴ سال	سنہ ۶۸۹	۲۳ محرم سنہ ۶۹۳	۶۵۶ ۶۶۶	
۹	ملک ناصر محمد بن قلاوون	۴۴ سال ۲۵ یوم	سنہ ۶۹۳	۱۰ ذی الحجہ سنہ ۷۴۱	۶۶۸	
۱۰	ملک عادل کتبغا منصوری				۶۷۰ ۶۷۴	
۱۱	ملک منصور حسام الدین لاجین منصوری	۲ سال		۱۱ ربیع الآخر سنہ ۶۹۸	۶۷۴ ۶۸۴	
۱۲	ملک مظفر رکن الدین بیبرس جاشنگیر منصوری	۱ سال		سنہ ۷۰۹	۷۱۵	
۱۳	ملک منصور ابوبکر ولد ناصر محمد	۲ ماہ				
۱۴	ملک اشرف کجک ولد ناصر محمد	۸ ماہ				

۱۵	ملک ناصر احمد ولد ناصر محمد			سنہ ۷۴۵	۲۶۸ ت	
۱۶	ملک صالح اسماعیل ابو الفدا بن الناصر محمد	۳ سال ۲ ماہ	سنہ ۷۴۵	۴ ربیع الآخر سنہ ۷۴۶	ایضاً ت	
۱۷	ملک کامل شعبان ولد ناصر محمد	۱ سال ۲ ماہ ۵ یوم	سنہ ۷۴۶	سنہ ۷۴۷ گم ہو گیا	۲۶۹ ت	اور سکا سنہ وفات معلوم نہیں ہوا
۱۸	ملک مظفر حاجی ولد ناصر محمد	۱ سال ۸ ماہ ۱۰ یوم	سنہ ۷۴۷	۱۲ رمضان سنہ ۷۴۸	۲۶۹ ت	مقتول ہوا
۱۹	ملک ناصر حسن ولد ناصر محمد	۱۰ سال ۴ ماہ چند روز	سنہ ۷۴۸	جمادی الاول سنہ ۷۶۲	۲۶۹ ت	ایضاً
۲۰	ملک صالح ولد ناصر محمد	۳ سال ۸ ماہ	سنہ ۷۶۲	سنہ ۷۵۵ معزول ہوا	۲۷۰ ت	تاریخ وفات معلوم نہیں ہوئے
۲۱	ملک منصور محمد بن حاجی ولد ناصر محمد	۲ سال ۳ ماہ	سنہ ۷۵۸	سنہ ۸۰۱	۲۷۰ ت	
۲۲	ملک اشرف شعبان بن حسین بن ناصر محمد	۱۴ سال ۲ ماہ		۵ ذیقعدہ سنہ ۷۷۸	ایضاً ت	
۲۳	ملک منصور علی بن اشرف شعبان	۵ سال ۴ ماہ		۱۰ صفر سنہ ۷۸۳	۲۷۱ ت	
۲۴	ملک صالح حاجی بن اشرف شعبان	۲ سال			۲۷۱ ت	

۲۵	ملک ظاہر برقوق	۱۶ سال ۴ ماہ ۱۵ یوم		شوال سنہ ۸۰۱	ایضاً ت	
۲۶	ملک ناصر فرج ابوالسعادات بن برقوق	۱۴ سال ۱۱ ماہ		۱۱ صفر سنہ ۸۱۵	۲۷۱ ت	
۲۷	ملک منصور عبدالعزیز بن برقوق			سنہ ۸۰۸	۲۷۲ ت	
۲۸	ملک مؤید ابوالنصر شیخ محمودی کا ظاہر سے	۸ سال ۵ ماہ		سنہ ۸۲۴	۲۷۲ ت	
۲۹	ملک مظفر احمد ابوالسعادات ابن المؤید	۷ ماہ چندروز		سنہ ۸۲۴	۲۷۲ ت	
۳۰	ملک ظاہر ططر ابی الفتح	۳ ۹ یوم		۵ ذی الحجہ سنہ ۸۲۴	۲۷۳ ت	
۳۱	ملک صالح محمد بن ططر	۴ ماہ ۲ ماہ		سنہ ۸۲۵	۲۷۳ ت	
۳۲	ملک اشرف ابوالنصر دقماقی	۱۶ سال چندروز		سنہ ۸۴۱	ایضاً ت	
۳۳	ملک عبدالعزیز ابوالمحاسن یوسف ابن الاشرف	۱ سال چند ماہ		سنہ ۸۴۲	ایضاً ت	
۳۴	ملک ظاہر ابوسعید علی جقمق ابن ایبان	۱۴ سال ۶ ماہ	سنہ ۸۴۲	۳ صفر سنہ ۸۵۷	۲۷۴ ت	

۳۵	ملک منصور عثمان ابوالسعادات ولد ابوسعید	۴۲ روز	۸۵۷ سنہ		۲۷۴ ت	
۳۶	ملک اشرف ابوالنصر اینال علائی ناصری	۸ سال ۲ ماہ ۶ یوم		۱۵ جمادی الاولیٰ ۸۶۵ سنہ	ایضاً ت	
۳۷	ملک مؤید احمد ابوالفتح ولد اشرف ابوالنصر	۴ ماہ ۵ یوم		۱۰ رمضان ۸۶۵ سنہ	ایضاً ت	
۳۸	ملک الظاہر ابوسعید خشقدم ناصری مؤیدی	۶ سال ۵ ماہ		۱۰ ربیع الاول ۸۷۲ سنہ	۲۷۵ ت	
۳۹	ملک ظاہر ابوسعید بلبای علائی	۵۰ یوم	۸۷۲ سنہ	۸۷۲ سنہ	۲۷۵ ت	
۴۰	ملک ظاہر ابوسعید تمربغا	۲ ماہ			۲۷۵ ت	
۴۱	ملک اشرف ابوالنصر قایتبائی ظاہری	۲۹ سال ۴ ماہ		ذی قعدہ ۹۰۱ سنہ	۲۷۶ ت	
۴۲	ملک ناصر محمد ابوالسعادات ولد قایتبائی	۲ سال ۴ ماہ		۲۵ ربیع ۹۰۴ سنہ	۲۷۶ ت	
۴۳	ملک اشرف قانصوہ [illegible] قایتبائی				۲۷۷ ت	
۴۴	ملک ظاہر ابوسعید قانصوہ ناصری	۱ سال ۸ ماہ			ایضاً	

۴۵	ملک اشرف جنبلاط	۱ سال			۲۷۷ ت	
۴۶	ملک عادل سیف الدین طومان بای سے	۴ ماہ			ایضاً	
۴۷	ملک اشرف ابو النصر قانصوہ غوری سے			سنہ ۹۲۲	ایضاً	
۴۸	ملک اشرف طومان بای بھتیجا غوری کا				۲۷۸ ت	

نقشہ خاندان عثمانیہ کا اس خاندان کے ۳۱ بادشاہ گذرے ہیں جنکے یہ نام ہیں

نمبر	نام بادشاہ کا	ایام حکومت	سنہ جلوس	سنہ وفات	صفحہ	
۱	عثمان	۲۷ سال	سنہ ۶۹۹	سنہ ۷۲۶	۲۷۸ ت	
۲	سلطان اورخان	۳۵ سال	سنہ ۷۲۶	سنہ ۷۶۱	۲۷۸ ت	
۳	مراد اول ابن اورخان	۳۰ سال	سنہ ۷۶۱	سنہ ۷۹۱	۲۷۹ ت	
۴	سلطان بایزید اول	۲۵ سال	سنہ ۷۹۱	سنہ ۸۱۶	ایضاً	
۵	سلطان محمد اول	۹ سال	سنہ ۸۱۶	سنہ ۸۲۵	۲۸۰ ت	

۶	سلطان مراد ثانی	۳۰ سال	سنہ ۸۲۵	سنہ ۸۵۵	۲۸۰ ت
۷	سلطان محمد ثانی	۳۱ سال	سنہ ۸۵۵	سنہ ۸۸۶	ایضاً
۸	سلطان بایزید ثانی	۳۲ سال	سنہ ۸۸۶	سنہ ۹۱۸	۲۸۱ ت
۹	سلیم اول بن بایزید عثمانی غازی سے	۹ سال ۸ ماہ	سنہ ۹۱۸	سنہ ۹۲۶	۲۸۱ ت
۱۰	سلیمان ثانی بن سلیم	۴۸ سال	سنہ ۹۲۶	۲۳ صفر سنہ ۹۷۴	۲۸۲ ت
۱۱	سلیم ثانی ولد سلیمان	۸ سال ۱ ماہ	سنہ ۹۷۴	۲۸ شعبان سنہ ۹۸۲	۲۸۲ ت
۱۲	مراد ثالث	۲۱ سال	سنہ ۹۸۲	۶ جمادی الاول سنہ ۱۰۰۳ / ۱۶ جنوری ۱۵۹۵ء	۲۸۲ ت
۱۳	محمد ثالث ولد مراد	۹ سال	سنہ ۱۵۹۵ء	۱۸ رجب سنہ ۱۰۱۲ / ۲۲ دسمبر سنہ ۱۶۰۳	۲۸۴ ت
۱۴	احمد بن محمد	۱۳ سال	سنہ ۱۶۰۳ء	۱۲ ذوالقعدہ سنہ ۱۰۲۶ / ۱۵ نومبر ۱۶۱۷ء	ایضاً ت
۱۵	مصطفیٰ [illegible] برادر احمد [illegible]	۴ سال	۱۶۱۸ء	۱۵ ذوالقعدہ ۱۰۳۲ / ۱۰ [illegible] ۱۶۲۳ء	ایضاً ت

۱۶	عثمان ابن احمد	۴ سال ۴ ماہ		۸ رجب سنہ ۱۰۳۱ ۱۹ مئی سنہ ۱۶۲۲	۲۸۵ ت	
۱۷	مراد رابع بن احمد	۱۴ سال	سنہ ۱۶۲۳ء	۱۵ شوال سنہ ۱۰۴۹ ۷ فروری سنہ ۱۶۴۰	ایضاً	
۱۸	ابراہیم بن احمد	۱۰ سال	سنہ ۱۶۴۰ء	۱۸ رجب سنہ ۱۰۵۹ ۲۸ جولائی ۱۶۴۹	ایضاً	
۱۹	محمد رابع بن ابراہیم	۴ سال	سنہ ۱۶۵۵ء	۱۲ ربیع الاول سنہ ۱۱۰۰ ۸ جنوری سنہ ۱۶۸۷	۲۸۶ ت	
۲۰	سلیمان ثالث بن ابراہیم	۳ سال	سنہ ۱۶۸۷ء	۲۶ رمضان سنہ ۱۱۰۲ ۲۲ جوری سنہ ۱۶۹۱ء	ایضاً ت	
۲۱	احمد ثانی بن ابراہیم	۴ سال	سنہ ۱۶۹۱ء	۱۱ جمادی الاخر سنہ ۱۱۰۶ ۲۷ جنوری سنہ ۱۶۹۵	۲۸۷ ت	
۲۲	مصطفیٰ ثانی بن محمد	۹ سال	سنہ ۱۶۹۵ء	سنہ ۱۱۱۶ سنہ ۱۷۰۴	ایضاً ت	
۲۳	احمد ثالث بن محمد	۲۷ سال	سنہ ۱۷۰۳	سنہ ۱۱۴۸ سنہ ۱۷۳۲	ایضاً ت	
۲۴	محمد خامس بن مصطفیٰ ثانی اسکو محمود بھی کہتے ہیں	۲۵ سال	سنہ ۱۷۰۳	۲۷ صفر سنہ ۱۱۶۸ ۱۳ دسمبر سنہ ۱۷۵۴	۲۸۸ ت	
۲۵	عثمان ثالث ابن مصطفیٰ	۳ سال		۱۵ صفر سنہ ۱۱۷۱ ۲۹ اکتوبر سنہ ۱۷۵۷	۲۸۸ ت	

۲۶	مصطفی ثالث بن احمد	۱۴ سال	سنہ ۱۷۵۷	سنہ ۱۱۸۸ سنہ ۱۷۷۴	ایضاً	
۲۷	عبد الحمید بن احمد	۱۵ سال	سنہ ۱۷۷۴	سنہ ۱۲۰۳ سنہ ۱۷۸۹	ایضاً	
۲۸	سلیم ثالث بن مصطفی سلطان	۱۹ سال	سنہ ۱۷۸۹	سنہ ۱۲۲۳ سنہ ۱۸۰۸	۲۸۹ ت	
۲۹	مصطفی رابع بن عبد الحمید	چند روز	سنہ ۱۸۰۸	سنہ ۱۲۲۳ سنہ ۱۸۰۸	۲۹۰ ت	
۳۰	محمود ثانی بن عبد الحمید	۳۲ سال		سنہ ۱۲۵۵ ۶/۱۸۳۹	ایضاً	
۳۱	عبد المجید بن محمود		سنہ ۱۸۳۹ ع		۲۹۱	یہ بادشاہ بالفعل حکومت کرتا ہے سنہ ۱۸۴۷ عیسوی میں

حکام خراسان کا نقشہ

نمبر	نام بادشاہ کا	سنہ ولادت	سنہ وفات	صفحہ کتاب	کیفیت
۱	ابومسلم ناقل الدولہ	۱۵ رمضان سنہ ۱۲۹	سنہ ۱۳۷	۵۰۴ ۵۰۵ ۵۱۶	سنہ ۱۳۰ ہجری میں [illegible] مرو کی آکر اوترا ابوجعفر منصور نے اوسکو روز چہارشنبہ چوتھی شعبان سنہ ۱۳۷ ہجری میں قتل کیا
۲	ابوداؤد خالد بن ابراہیم الذہلی	۷ شوال سنہ ۱۳۷	۷ ربیع الاول سنہ ۱۴۰		اپنی موت سے مرا خلیفہ منصور نے اوسکو والی خراسان کا بعد قتل ابومسلم کے کیا تھا
۳	ابوعصام بن سلیم	سنہ ۱۴۰			ایک برس ایک مہینا اوسنے پھر حکومت کی
۴	عبدالجبار بن عبدالرحمن	۳ ربیع الاخر سنہ ۱۴۲ ہجری			سنہ ۱۴۲ میں موقوف ہوا
۵	حازم ابن خزیمہ	۱۱ ربیع الاول سنہ ۱۴۳			سنہ ۱۴۹ موقوف پھر سنہ ۱۵۰ میں والی ہوا
۶	ابومالک اسید بن عبداللہ الخزاعی	رمضان سنہ ۱۴۹	ذوالحجہ سنہ ۱۵۰		منصور کی طرف سے حاکم ہوا اور مرتے دم تک وہاں مقیم رہا
۷	حمید ابن قحطبہ	۲ شعبان سنہ ۱۵۱	یکم شعبان سنہ ۱۵۹	۵۲۵	حالت حکومت میں فوت ہوا
۸	عبداللہ حمید	سنہ ۱۵۹			چھ مہینے اوسنے باپ خراسان کی حکومت کی
۹	ابوعون عبدالملک بن یزید				دو دفعہ نیابت سے ہوا ایک دفعہ سنہ ۱۴۶ میں چھ برس حکومت کی دوسری دفعہ سنہ ۱۵۹ میں

۱۰	معاذ ابن مسلم	سنہ ۱۶۱			جبکہ وہ مقنع خراسانی سے لڑنے گیا تھا اوس وقت وہ ہوا اور نیز اوسکی طرف سے ایک خلیفہ سعید بن سلم بن سالم بنا کر مرو مین بھیجا تھا
۱۱	زہیر ابن المسیب الضبی	۱۰ جمادی الاخر سنہ ۱۶۳			منگل کی روز تیسری جمادی الاخر سنہ ۱۶۳ کو یہ وہ خراسان کا والی ہوکر مرو مین آیا
۱۲	الفضل بن سلیمان ابو العباس الطوسی				سنہ ۱۶۶ مین فوت ہوا اسکی عہد مین مہدی فوت ہوا
۱۳	جعفر ابن محمد الاشعث الخزاعی	۱۲ ذی الحجہ سنہ ۱۷۰			پہر رشید کی طرف سے حاکم ہوا
۱۴	الحسن ابن قحطبہ				درمیان ماہ شوال سنہ ۱۷۳ کی بغداد کو چلا گیا
۱۵	غطریف بن عطا	۱۰ رمضان سنہ ۱۷۵			پہر خراسان اور جرجان اور سجستان دونون کا حاکم ہوا
۱۶	حمزہ بن مالک الخزاعی	۵ محرم سنہ ۱۷۶			اوسنی اپنی بیٹی محمد کو روانہ کیا وہ مرو مین ہفتہ کی روز باقی نصف محرم سنہ مذکور مین گیا پہر حمزہ ۱۱ صفر سنہ ۱۷۶ سے آیا
۱۷	الفضل بن یحیی	۱۳ رمضان سنہ ۱۷۷			وہ حاکم خراسان اور سجستان اور جرجان اور کور الجبل کا تھا یحیی ابن معاذ اوسکا خلیفہ تھا
۱۸	منصور ابن یزید بن منصور خال المہدی	۱۳ ذی الحجہ سنہ ۱۷۹			منگل کے روز تاریخ و سنہ مذکور مین وہ آیا
۱۹	جعفر بن یحیی بن خالد				اوسنی اپنا خلیفہ علی بن حسن بن قحطبہ کو بنا کر بھیجا پہر رشید نے اوسکو معزول کیا

		سنہ جلوس	سنہ وفات	صفحہ	
۲۰	علی ابن عیسیٰ ابن ماہان	۲ جمادی الآخر سنہ ۱۸۰			اس نے بیٹے یحییٰ کو مرو میں پانچویں جمادی الآخر سنہ ۱۸۰ میں بھیجا
۲۱	ہرثمہ بن اعین	۹ ربیع الآخر سنہ ۱۹۲			وہ پیر کی روز ۹ ربیع الاول سنہ ۱۹۲ میں آیا پینتالیس روز مرو میں رہا
۲۲	مامون	سنہ ۱۸۹			اس سنہ میں رشید نے مامون کو خراسان اور سجستان اور جرجان و قہستان اور دربند و نیشاپور وغیرہ کا حاکم کیا
۲۳	الفضل ابن سہل سلم	رجب سنہ ۱۹۶	سنہ ۲۰۴	۵۵۸	اسکو ذوالریاستین بھی کہتے ہیں مقتول ہو کر مرا
۲۴	رجا بن ضحاک	سنہ ۲۰۳			۲ برس حکومت کی
۲۵	طاہر بن الحسین	رمضان سنہ ۲۰۵	سنہ ۲۰۷	۵۶۴ ۵۶۷	تمام ممالک مشرقیہ کا اوسکو حاکم مامون نے کر دیا تھا ذوالیمینین اوسکا لقب تھا
۲۶	طلحہ ابن طاہر بن الحسین	سنہ ۲۰۷	۱۲ ربیع الاول سنہ ۲۱۳		مامون نے طلحہ کی مرنے کی خبر سنکر عبداللہ بن طاہر اوسکے بھائی کو بحال کیا
۲۷	عبداللہ ابن طاہر	سنہ ۲۱۴	۱۱ ربیع الآخر سنہ ۲۳۰	۵۷۱ ۵۸۳	سنہ ۲۱۴ میں مصر و افریقیہ فتح کی ایام مامون اور ایام معتصم اور واثق دیکھی
۲۸	طاہر ابن عبداللہ	سنہ ۲۳۰	رجب سنہ ۲۴۸	۵۸۴ ۵۹۵	خلافت مستعین میں فوت ہوا
۲۹	محمد بن طاہر	سنہ ۲۴۸		۵۹۵	سنہ ۲۵۹ میں یعقوب ابن لیث نے اوسکی ملک پر قبضہ کیا

۳۰	یعقوب ابن لیث صفار		سنہ ۲۶۵	۶۱۴ ۶۰۲	معتمد کی وقت مین حاکم ہوا
۳۱	عمرو بن لیث	سنہ ۲۶۵		۶۱۲	سنہ ۲۷۹ مین موقوف ہوا پھر سنہ ۲۸۰ مین بحال ہوا بلخ مین درمیان سنہ ۲۸۰ کی بقید ہوا
۳۲	رافع بن ہرثمہ	سنہ ۲۶۸			سنہ ۲۷۹ مین موقوف ہوا
۳۳	اسمعیل ابن احمد بن سلم	سنہ ۲۸۰	صفر سنہ ۲۹۵	۶۲۱ ۶۳۲	معہ مضافات اعمال خراسان کا والی ہوا
۳۴	احمد ابن اسمعیل بن احمد	سنہ ۲۹۵	سنہ ۳۰۱	۶۳۲ ۶۴۲	اسی سنہ مین مقتول ہوا مکتفی کی وقت مین تہا
۳۵	ابو الحسن نصر ابن احمد بن اسمعیل	سنہ ۳۰۱	سنہ ۳۳۱	۶۴۲ ۶۸۴	بیس برس حکومت کی آٹھہ برس کی عمر مین حاکم ہوا
۳۶	نوح بن نصر لقب اوسکا امیر حمید	سنہ ۳۳۱	ربیع الآخر سنہ ۳۴۳	۶۸۵ ۷۰۲	بارہ برس حکومت کی کچہہ اوپر
۳۷	عبد الملک بن نوح	سنہ ۳۴۳	سنہ ۳۵۰	۷۰۲ ۷۰۷	یہہ شخص سنہ ۳۲۴ مین پیدا ہوا

چونکہ اولاد لیث کا حال صفحہ (۷۵) سی (۸۵) صفحہ تک درمیان تتمہ کی تا پیدا ہونی چنگیز خان
کی لکہہ چکا ہون اسلئے اوسکی نقشہ کی کچہہ ضرورت نہین اب چنگیز خان کے اولاد کا نقشہ
لکہتا ہون

نقشہ چنگیز خانی

	تعداد	سنہ جلوس	سنہ وفات	صفحہ	نام بادشاہ کا	نمبر
سنہ ۵۴۹ ہجری میں پیدا ہوا بادشاہ ہوا چنگیز کی عمر پائی (۲۵) برس اور بادشاہت	۲۵ سال	سنہ ۵۹۹	سنہ ۶۲۴	۸۶	چنگیز خان ابن بیسوکا بہادر	۱
چودہ برس اور سنی بعد چنگیز خان کے بادشاہت کے	۱۴ سال	سنہ ۶۲۶	سنہ ۶۳۹	۹۸	اوکدا قاآن ابن چنگیز خان	۲
حالانکہ سمرقند میں بعد ایکسال کی فوت ہوا	۱ سال	سنہ ۶۴۴ ہجری	سنہ ۶۴۵	۹۹	کیوک خان ابن اوکدا قاآن	۳
	۷ سال	سنہ ۶۴۸	سنہ ۶۵۵	۱۰۰	منگو قاآن ابن تولیخان ابن چنگیز خان	۴
	۳۵ سال	سنہ ۶۵۵	سنہ ۶۹۳	۱۰۰	قوبلا خان ابن تولیخان ابن چنگیز خان	۵
انہی کی ایک فہرست اولاد چنگیز خان کے صفحہ (۱۰۱) سی (۱۰۴) تک جو ہی سو تتمہ میں بکرا اوسکی لکھنی کے ضرورت ہوا	۱۲ سال	سنہ ۷۰۵		۱۰۱ سنہ	تیمور قاآن ابن جمکم ولیعہد ابن قوبلا قاآن ابن تولیخان	۶
	۹ سال	سنہ ۶۵۴	سنہ ۶۶۳	۱۰۵	ہلاکو خان بن تولیخان بن چنگیز خان	۷
	۱۸ سال	سنہ ۶۶۳	سنہ ۶۸۱	۱۰۷	اباقا خان بن ہلاکو خان	۸
	۲ سال ۳ ماہ	سنہ ۶۸۱	سنہ ۶۸۳	۱۰۹	تکودار خان بن ہلاکو خان لقب اوسکا سلطان احمد	۹
	۷ سال	سنہ ۶۸۳	سنہ ۶۹۰	۱۱۱	ارغون خان ابن اباقا خان بن ہلاکو خان	۱۰

۱۱	کیخاتو خان ابن اباقا خان	۱۱۲	سنہ ۶۹۴	سنہ ۶۹۰	۴ سال	
۱۲	بایدو خان ابن ہلاکو خان	۱۱۴	سنہ ۷۱۷	سنہ ۶۹۴	۲۳ سال	
۱۳	ابو سعید بن اولجایتو	۱۱۶	سنہ ۷۳۶	سنہ ۷۱۷	۱۹ سال	
۱۴	اربہ خان اولاد ارتق بوکا بن تولیخان سے	۱۱۸	سنہ ۷۳۶	سنہ ۷۳۶	چند روز	
۱۵	موسیٰ خان بن علی خان بن بایدو خان ابن ہلاکو خان	۱۱۹		سنہ ۷۳۶	چند روز	
۱۶	محمد خان بن یقمش بن ایسن تیمور بن انبارجی سوریکا تیمور بن ہلاکو خان	۱۱۹		سنہ ۷۳۶	چند روز	
۱۷	طغا تیمور خان چنگیز خان کے بھائی کی نسل سے ہے	۱۲۰	سنہ ۷۵۴	سنہ ۷۳۷	چند روز	
۱۸	شیخ حسن بن تیمور تاش	ایضاً		سنہ ۷۳۸		
۱۹	جہان تیمور خان ابن فرنگ بن کیخاتو خان	۱۲۲				
۲۰	سلیمان خان ایک شخص تستو ابن ہلاکو خان کے نواسوں میں سے	۱۲۳		سنہ ۷۳۹		
۲۱	ملک اشرف بن تیمور تاش	۱۲۴		سنہ ۷۴۴		

چغتائی خان کی اولاد کا حال معہ فہرست نامون ان بادشاہون کی جو مشہور ہوئے اور انکی اولاد میں سلطنت کی صفحہ ایکسو بتیس لغایت ایکسو چھتیس تک تتمہ میں مذکور ہی حاجت وہاں لکھنی کی نہیں اب خاندان تیموریہ کا نقشہ لکھتا ہون

سلسلہ بادشاہان زمان مرقدہ جو اولاد امیر تیمور میں گذری ہیں

نمبر	نام بادشاہ کا	صفحہ	سنہ جلوس	سنہ وفات	
۱	امیر تیمور صاحبقران	۱۳۶ ت	سنہ ۷۷۱	سنہ ۸۰۷	۳۶ سال بادشاہت کی
۲	مرزا خلیل سلطان	سنہ ۱۶۲ ت	۱۷ رمضان سنہ ۸۰۷	سنہ ۸۵۷	ولایت رے میں فوت ہوا چندروز بادشاہت کی
۳	خاقان سعید مرزا شاہرخ بہادر	۱۶۳ ت	سنہ ۸۰۷	سنہ ۸۵۰	بڑا شجاع مدبر بادشاہ تہا ۴۳ سال ۷ ماہ بادشاہت کی
۴	مرزا علاء الدولہ	۲۰۰ ت	سنہ ۸۵۱	سنہ ۸۶۵	سنہ ۸۵۲ میں مرزا الغ بیگ سے شکست کہا کر بہاگ گیا
۵	مرزا الغ بیگ	۲۰۴ ت	سنہ ۸۵۲	سنہ ۸۵۳	ابہی وہ قیام نکرنے پایا تہا کہ مرزا بابر نے جلوس کیا
۶	مرزا ابوالقاسم بابر بادشاہ	۲۰۶ ت	سنہ ۸۵۲	سنہ ۸۶۳	اسنے گیارہ برس بادشاہت کی مگر گرتا پہرا کیا
۷	مرزا عبد اللطیف	۲۱۳ ت	سنہ ۸۵۳	سنہ ۸۵۴	بعد قتل کرنی اپنی باپ مرزا الغ بیگ کی وہ بادشاہ ہوا چہہ مہینی بادشاہت کی
۸	مرزا شاہ محمود	۲۲۳ ت	سنہ ۸۶۳		
۹	مرزا ابراہیم	۲۶۴	سنہ ۸۶۲	سنہ ۸۷۳	
۱۰	سلطان ابوسعید	۲۲۵	سنہ ۸۶۳	سنہ ۸۷۳	
۱۱	سلطان ابوسعید صاحبقران ثانی ابو الغازی سلطان حسین بہادر خان	۲۳۲ ت	سنہ ۸۷۳	سنہ ۹۱۱	دو دفعہ جلوس اتفاق ہوا بعد مرزا یادگار محمد کے
۱۲	مرزا یادگار محمد	۲۵۸ ت	سنہ ۸۷۵	سنہ ۸۷۵	صاحبقران ثانی نی اوسکو قتل کیا

بادشاہ خراسان ابن تیمور کی اولاد سے گذری او نکو چھوڑ تا ہمایون

نمبر	نام بادشاہ کا	سنہ جلوس	سنہ وفات	تعداد ایام	
۱	امیر تیمور	سنہ ۷۷۱	سنہ ۸۰۷	۳۶ سال	اگرچہ ہندوستان پر بھی بادشاہ ہوا تھا مگر اسکا سلطنت کو چھوڑ کر چلا گیا تھا سنہ ۱۳۹۸ء میں تیمور شاہ نے ہندوستان پر حملہ کیا اور دہلی کے آدمی قتل کئے ...
۲	ظہیر الدین محمد بابر بادشاہ ابن عمر شیخ مرزا ابن سلطان ابو سعید مرزا ابن سلطان محمد مرزا ابن میران شاہ مرزا ابن امیر تیمور صاحب قران	سنہ ۸۹۹ ہجری ۱۵۲۵ عیسوی	سنہ ۹۳۷ ہجری [illegible] عیسوی	۳۸ سال	سنہ ۹۳۲ ہجری میں درمیان ہندوستان کے سلطان ابراہیم لودھی کو اس نے قتل کیا مرزا بابر کا لقب بعد وفات کے فردوس مکانی مقرر ہوا
۳	نصیر الدین محمد ہمایون بادشاہ	سنہ ۹۳۷ ۱۵۳۰ ع	سنہ ۹۶۳	۲۵ سال تفصیل کی ۱۰ سال حکومت ۱۵ سال بحران رہا	سنہ ۹۴۷ ہجری میں شیر شاہ سے شکست کھا کر ایران کو گیا بہت مصیبت اٹھا کے سنہ ۹۶۲ میں پھر ہندوستان فتح کیا ... برس تک حکومت کی
۴	ابو الفتح جلال الدین محمد اکبر بادشاہ ابن ہمایون	سنہ ۹۶۳ ہجری ۱۵۵۶ عیسوی	سنہ ۱۰۱۴ ہجری ۱۶۰۵	۵۱ سال ۲ ماہ ۹ یوم	
۵	ابو المظفر نور الدین محمد جہانگیر یعنی شاہزادہ سلیم ابن جلال الدین محمد اکبر بادشاہ	سنہ ۱۰۱۴ ہجری ۱۶۰۵ عیسوی	سنہ ۱۰۳۶	۲۲ سال	

۶	ابو المظفر شہاب الدین محمد شاہجہان بادشاہ ابن اکبر	سنہ ۱۰۳۷ ہجری سنہ ۱۶۲۸	سنہ ۱۰۶۷ ہجری	۳۱ سال	
۷	محمد اورنگزیب عالمگیر بادشاہ ابن شاہجہان	سنہ ۱۰۶۸ ہجری سنہ ۱۶۵۵	سنہ ۱۱۱۸ ہجری	۵۱ سال	
۸	سلطان محمد معظم بہادر شاہ شاہ عالم ابن اورنگزیب	سنہ ۱۱۱۹ ہجری سنہ ۱۷۰۷ ع	سنہ ۱۱۲۴ سنہ ۱۷۱۲ ع	۵ سال	
۹	محمد معز الدین جہاندار شاہ ابن بہادر شاہ بادشاہ	سنہ ۱۱۲۴ ہجری سنہ ۱۷۱۲ ع		۱۰ ماہ ۲۶ یوم	فرخ سیر ابن عظیم الشان ابن بہادر شاہ سے شکست کھا کر شاہی کی سنہ ۲۴ میں فوت ہوا
۱۰	فرخ سیر ابن عظیم الشان ابن بہادر شاہ	سنہ ۱۱۲۴ ہجری سنہ ۱۷۱۲			
۱۱	ناصر الدین محمد شاہ بادشاہ یعنی مرزا روشن اختر ابن جہان شاہ ابن بہادر شاہ	سنہ ۱۱۳۱ ہجری سنہ ۱۷۲۰ عیسوی	سنہ ۱۱۶۱ ہجری	۳۰ سال	نادر شاہ اسکے عہد میں آیا تھا
۱۲	احمد شاہ ابن محمد شاہ بادشاہ	سنہ ۱۷۴۸ عیسوی			سنہ ۱۱۶۷ ہجری مطابق سنہ ۱۷۵۴ عیسوی کو عماد الملک وزیر نے قید کیا
۱۳	عزیز الدین ابن معز الدین جہاندار شاہ ملقب عالمگیر ثانی ملقب ہوا	سنہ ۱۱۶۷ ہجری	سنہ ۱۷۵۹ میں قتل کیا		
۱۴	ابو المظفر جلال الدین شاہ عالم بادشاہ ابن عالمگیر ثانی	۲۵ دسمبر سنہ ۱۷۵۹ ع	سنہ ۱۸۰۶ عیسوی		[illegible] غلام قادر بدذات نے درمیان سنہ ۱۷۸۸ ع کی [illegible]
۱۵	اکبر شاہ بادشاہ	سنہ ۱۲۲۰ ہجری	سنہ ۱۲۵۲ ہجری		
۱۶	ابو ظفر سراج الدین بہادر شاہ بادشاہ	سنہ ۱۲۵۲ ہجری			[illegible] سنہ ۱۸۵۷ [illegible] قلعہ [illegible] درمیان [illegible]

[illegible] شاہجہان آباد کی تشریف رکھتے ہیں لفظ ابو ظفر [illegible]

خاتمہ

الحمد للّٰہ والمنتہ ہزار ہزار شکر ہی اوس خدا کا جسنی لکہا بادشاہ اِس روی زمین پر بڑی بڑی قدرت والی تہاکر نیست و نابود کئی اور ہر ایک زمانہ کی مناسب و لایق جبار و قہار موجود کیے اما بعد اوپر رائی مطالعہ فرمانی والون اِس تاریخ کی پوشیدہ نرہی کہ یہ تاریخ زبان عربی مین تصنیف ابو الفدا کی ہی جو کہ ملک حمات کا حاکم تہا جیسا کہ دیباچہ مین بندہ بیان کر چکا ہی اولا اسکا ترجمہ زبان لٹین یعنی یونانی زبان مین ہوکر درمیان ولایت کی چہاپہ گیا بعد ازان جناب ڈاکٹر اسپرنگر صاحب بہادر پرنسپل مدرسہ و سکرتری سوسایٹی اردو شاہجہان آباد کی حکم سی اِس بندہ کمترین کریم الدین نی پانچ جلد کا ترجمہ اردو مین بایں تفصیل کیا کہ جلد اول — اور دویم — اور جلد چہارم — اور جلد پنجم اور جلد ششم کا ترجمہ بندہ کا کیا ہوا ہی — اور جلد سویم کا ترجمہ مولوی محمد میر صاحب نی کیا — اور تتمہ منضبطی ست یہہ بندہ کی تالیف سی ہی اِس تتمہ مین بادشاہان دہلی کا حال جو خاندان تیموری سی گذری ہین بایں لحاظ نہین لکہا کہ تاریخ سیر المتاخرین اور تاریخ مغلیہ مین درمیان اردو زبان کی چہپ چکا ہی اسمین لکہنی کی کچہہ ضرورت نہین اور علاوہ ازین ایک تاریخ دہلی کی بندہ طیار کر رہا ہے بعد تمام ہو جانی کی اوسکا علیحدہ چہپنا بہت مناسب ہوگا انشاء اللّٰہ تعالے واللّٰہ الموفق والمعین

تمت تمام شد بعون اللّٰہ تعالی

چونکہ اس کتاب یعنی تاریخ ابوالفدا مین ذکر وارداتا اور وقایع ہر یکسال کا ادہی سالمین لکہا گیا ہی
اسلئی ضرور ہوا کہ ایک نقشہ سال او سنون کا لکہا جای تاکہ ہر ایک سال کا حال
بہت جلد ہی دیکہنی والی کو ملی وہ نقشہ یہہ ہی

سنہ	صفحہ	سنہ	صفحہ	سنہ	صفحہ	سنہ	صفحہ	سنہ	صفحہ
سنہ ۱ ہجری	۳۰۰	سنہ ۱۴	۳۸۳	سنہ ۲۸	۴۰۲	سنہ ۴۰	۴۳۵	سنہ ۵۲	۴۵۴
سنہ ۲ ہجری	۳۰۱	سنہ ۱۵	ایضاً	سنہ ۲۹	ایضاً	سنہ ۴۱	۴۴۲	سنہ ۵۳	ایضاً
سنہ ۳	۳۰۷	سنہ ۱۶	۳۸۷	سنہ ۳۰	۴۰۳	سنہ ۴۲	۴۴۶	سنہ ۵۴	ایضاً
سنہ ۴	۳۱۳	سنہ ۱۷	۳۸۹	سنہ ۳۱	۴۰۴	سنہ ۴۳	۴۳۶	سنہ ۵۵	ایضاً
سنہ ۵	۳۱۷	سنہ ۱۸ سنہ ۱۹ ہجری	۳۹۳	سنہ ۳۲	ایضاً	سنہ ۴۴	۴۴۷	سنہ ۵۶	ایضاً
سنہ ۶	۳۲۳	سنہ ۲۱	۳۹۴	سنہ ۳۳	۴۰۵	سنہ ۴۵	۴۴۹	سنہ ۵۷	۴۵۵
سنہ ۷	۳۳۱	سنہ ۲۲	۳۹۵	سنہ ۳۴	۴۰۶	سنہ ۴۶	۴۵۱	سنہ ۵۸	ایضاً
سنہ ۸	۳۳۸	سنہ ۲۳	۳۹۶	سنہ ۳۵	۴۰۸	سنہ ۴۷	ایضاً	سنہ ۵۹	ایضاً
سنہ ۹	۳۵۳	سنہ ۲۴	۳۹۷	سنہ ۳۶	۴۱۶	سنہ ۴۸	۴۵۲	سنہ ۶۰	ایضاً
سنہ ۱۰	۳۵۷	سنہ ۲۵	۴۰۰	سنہ ۳۷	۴۲۴	سنہ ۴۹	ایضاً	سنہ ۶۱	۴۶۱
سنہ ۱۱	۳۶۰	سنہ ۲۶	۴۰۱	سنہ ۳۸	۴۳۳	سنہ ۵۰	ایضاً	سنہ ۶۲	۴۶۵
سنہ ۱۲ سنہ ۱۳ ہجری	۳۸۱	سنہ ۲۷	۴۰۲	سنہ ۳۹	۴۳۴	سنہ ۵۱	۴۵۴	سنہ ۶۳	ایضاً

ان ۳

سند	صفحہ	سند	صفحہ	سند	صفحہ	سند	صفحہ	سند	صفحہ
سند ۶۴	۴۶۶	سند ۷۸	۴۷۸	سند ۹۲	۴۸۰	سند ۱۰۶	۴۹۲	سند ۱۲۱	۴۹۴
سند ۶۵	۴۷۰	سند ۷۹	ایضاً	سند ۹۳	ایضاً	سند ۱۰۷	ایضاً	سند ۱۲۲	۴۹۵
سند ۶۶	۴۷۱	سند ۸۰	ایضاً	سند ۹۴	۴۸۲	سند ۱۰۸ / سند ۱۰۹	۴۹۲ / ایضاً	سند ۱۲۳	ایضاً
سند ۶۷	۴۷۲	سند ۸۱	ایضاً	سند ۹۵	ایضاً	سند ۱۱۰	ایضاً	سند ۱۲۴	ایضاً
سند ۶۸	۴۷۵	سند ۸۲	۴۷۹	سند ۹۶	۴۸۳	سند ۱۱۱	ایضاً	سند ۱۲۵	ایضاً
سند ۶۹	ایضاً	سند ۸۳	ایضاً	سند ۹۷	۴۸۵	سند ۱۱۲	ایضاً	سند ۱۲۶	۴۹۷
سند ۷۰	ایضاً	سند ۸۴	ایضاً	سند ۹۸	ایضاً	سند ۱۱۳	ایضاً	سند ۱۲۷	۵۰۱
سند ۷۱	ایضاً	سند ۸۵	ایضاً	سند ۹۹	ایضاً	سند ۱۱۴	ایضاً	سند ۱۲۸	۵۰۲
سند ۷۲	۴۷۶	سند ۸۶	۴۸۰	سند ۱۰۰	۴۸۶	سند ۱۱۵	ایضاً	سند ۱۲۹	۵۰۳
سند ۷۳	۴۷۷	سند ۸۷	۴۸۱	سند ۱۰۱	ایضاً	سند ۱۱۶	ایضاً	سند ۱۳۰	۵۰۵
سند ۷۴	ایضاً	سند ۸۸	ایضاً	سند ۱۰۲	۴۸۹	سند ۱۱۷	۴۹۳	سند ۱۳۱	۵۰۶
سند ۷۵	۴۷۸	سند ۸۹	ایضاً	سند ۱۰۳	۴۹۰	سند ۱۱۸	ایضاً	سند ۱۳۲	ایضاً
سند ۷۶	ایضاً	سند ۹۰	ایضاً	سند ۱۰۴	ایضاً	سند ۱۱۹	ایضاً	سند ۱۳۳	۵۱۴
سند ۷۷	ایضاً	سند ۹۱	ایضاً	سند ۱۰۵	ایضاً	سند ۱۲۰	ایضاً	سند ۱۳۴	ایضاً

سنہ	صفحہ	سنہ	صفحہ	سنہ	صفحہ	سنہ	صفحہ	سنہ	صفحہ
۱۳۵	۵۱۴	۱۴۷	۵۲۱	۱۵۹	۵۲۹	۱۷۱	۵۳۷	۱۸۳	۵۴۳
۱۳۶	ایضاً	۱۴۸	۵۲۲	۱۶۰	ایضاً	۱۷۲	ایضاً	۱۸۴	۵۴۵
۱۳۷	۵۱۵	۱۴۹	ایضاً	۱۶۱	ایضاً	۱۷۳	۵۳۸	۱۸۵	ایضاً
۱۳۸	۵۱۶	۱۵۰	۵۲۳	۱۶۲	ایضاً	۱۷۴	ایضاً	۱۸۶	ایضاً
۱۳۹	۵۱۷	۱۵۱	۵۲۴	۱۶۳	۵۳۰	۱۷۵	ایضاً	۱۸۷	ایضاً
۱۴۰	ایضاً	۱۵۲	۵۲۵	۱۶۴	۵۳۲	۱۷۶	ایضاً	۱۸۸	۵۴۷
۱۴۱	ایضاً	۱۵۳	ایضاً	۱۶۵	ایضاً	۱۷۷	۵۴۰	۱۸۹	ایضاً
۱۴۲	۵۱۸	۱۵۴	ایضاً	۱۶۶	ایضاً	۱۷۸	ایضاً	۱۹۰	۵۴۸
۱۴۳	ایضاً	۱۵۵	ایضاً	۱۶۷	۵۳۳	۱۷۹	ایضاً	۱۹۱	۵۴۹
۱۴۴	ایضاً	۱۵۶	۵۲۶	۱۶۸	ایضاً	۱۸۰	۵۴۱	۱۹۲	ایضاً
۱۴۵	ایضاً	۱۵۷	ایضاً	۱۶۹	ایضاً	۱۸۱	۵۴۳	۱۹۳	ایضاً
۱۴۶	۵۲۱	۱۵۸	ایضاً	۱۷۰	۵۳۴	۱۸۲	ایضاً	۱۹۴	۵۵۰

سنہ	صفحہ	سنہ	صفحہ	سنہ	صفحہ	سنہ	صفحہ	سنہ	صفحہ
۱۹۵	۵۵۱	۲۰۷	۵۶۷	۲۱۹	۵۷۷	۲۳۱	۵۸۳	۲۴۳	۵۹۲
۱۹۶	ایضاً	۲۰۸	۵۶۸	۲۲۰	۵۷۸	۲۳۲	۵۸۴	۲۴۴	ایضاً
۱۹۷	۵۵۲	۲۰۹	ایضاً	۲۲۱	ایضاً	۲۳۳	۵۸۶	۲۴۵	۵۹۳
۱۹۸	۵۵۳	۲۱۰	۵۶۹	۲۲۲	ایضاً	۲۳۴	۵۸۷	۲۴۶	ایضاً
۱۹۹	۵۵۴	۲۱۱	۵۷۰	۲۲۳	ایضاً	۲۳۵	ایضاً	۲۴۷	ایضاً
۲۰۰	۵۵۵	۲۱۲	ایضاً	۲۲۴	۵۸۰	۲۳۶	ایضاً	۲۴۸	۵۹۴
۲۰۱	۵۵۶	۲۱۳	۵۷۱	۲۲۵	ایضاً	۲۳۷	۵۸۸	۲۴۹	۵۹۶
۲۰۲	۵۵۸	۲۱۴	ایضاً	۲۲۶	ایضاً	۲۳۸	۵۸۹	۲۵۰	ایضاً
۲۰۳	۵۵۹	۲۱۵	۵۷۲	۲۲۷	۵۸۱	۲۳۹	ایضاً	۲۵۱	ایضاً
۲۰۴	۵۶۳	۲۱۶	ایضاً	۲۲۸	۵۸۲	۲۴۰	ایضاً	۲۵۲	۵۹۸
۲۰۵	۵۶۶	۲۱۷	۵۷۳	۲۲۹	۵۸۳	۲۴۱	۵۹۰	۲۵۳	ایضاً
۲۰۶	۵۶۷	۲۱۸	ایضاً	۲۳۰	ایضاً	۲۴۲	ایضاً	۲۵۳	ایضاً

سنہ	صفحہ	سنہ	صفحہ	سنہ	صفحہ	سنہ	صفحہ	سنہ	صفحہ
۲۵۵	۴۰۲	۲۷۱	۴۱۶	۲۸۷	۴۲۴	۳۰۴	۴۴۵	۳۲۰	۴۵۸
۲۵۶	۴۰۵	۲۷۲	۴۱۷	۲۸۸	۴۲۷	۳۰۵	ایضاً	۳۲۱	۴۶۰
۲۵۷	۴۰۷	۲۷۳	ایضاً	۲۸۹	ایضاً	۳۰۶	۴۴۶	۳۲۲	۴۶۵
۲۵۸	۴۰۸	۲۷۴	۴۱۸	۲۹۰	۴۲۸	۳۰۷	۴۴۷	۳۲۳	۴۶۹
۲۵۹	ایضاً	۲۷۵	ایضاً	۲۹۱	ایضاً	۳۰۸	۴۴۹	۳۲۴	۴۷۲
۲۶۰	۴۰۹	۲۷۶	ایضاً	۲۹۲	ایضاً	۳۰۹	ایضاً	۳۲۵	۴۷۴
۲۶۱	۴۱۰	۲۷۷	ایضاً	۲۹۳	۴۳۰	۳۱۰	۴۵۰	۳۲۶	۴۷۵
۲۶۲	۴۱۲	۲۷۸	۴۱۹	۲۹۴	۴۳۲	۳۱۱	۴۵۱	۳۲۷	۴۷۷
۲۶۳	ایضاً	۲۷۹	۴۲۰	۲۹۵	ایضاً	۳۱۲	۴۵۲	۳۲۸	۴۷۸
۲۶۴	ایضاً	۲۸۰	۴۲۲	۲۹۶	ایضاً	۳۱۳	۴۵۳	۳۲۹	۴۷۹
۲۶۵	۴۱۳	۲۸۱	ایضاً	۲۹۷	۴۴۰	۳۱۴	ایضاً	۳۳۰	۴۸۲
۲۶۶	۴۱۵	۲۸۲	ایضاً	۲۹۹	۴۴۱	۳۱۵	ایضاً	۳۳۱	۴۸۴
۲۶۷	ایضاً	۲۸۳	۴۲۳	۳۰۰	۴۳۱	۳۱۶	۴۵۴	۳۳۲	۴۸۵
۲۶۸	ایضاً	۲۸۴	۴۲۵	۳۰۱	۴۴۲	۳۱۷	۴۵۵	۳۳۳	۴۸۶
۲۶۹	ایضاً	۲۸۵	ایضاً	۳۰۲	۴۴۳	۳۱۸	۴۵۶	۳۳۴	۴۹۰
۲۷۰	۴۱۶	۲۸۶	۴۲۶	۳۰۳	۴۴۴	۳۱۹	۴۵۸	۳۳۵	۴۹۵

سنہ	صفحہ	سنہ	صفحہ	سنہ	صفحہ	سنہ	صفحہ	
۳۳۶	۶۹۵	۳۵۶	۷۱۴	۳۷۵	۷۴۴	۳۹۴	۷۶۶	
۳۳۷	۶۹۸	۳۵۷	۷۱۷	۳۷۶	۷۴۵	۳۹۵	۷۶۷	
۳۳۸	ایضاً	۳۵۸	۷۱۸	۳۷۷	۷۴۶	۳۹۶	ایضاً	
۳۳۹	۶۹۹	۳۵۹	۷۲۱	۳۷۸	ایضاً	۳۹۷	۷۶۸	
۳۴۱	۷۰۱	۳۶۰	۷۲۳	۳۷۹	ایضاً	۳۹۸	۷۶۹	
۳۴۲	۷۰۲	۳۶۱	۷۲۴	۳۸۰	۷۴۸	۳۹۹	ایضاً	
۳۴۳	۷۰۳	۳۶۲	۷۲۵	۳۸۱	۷۵۰	۴۰۰	۷۷۰	
۳۴۴	۷۰۳	۳۶۳	۷۲۶	۳۸۲	۷۵۲	تمام ہوئے	فہرست سنوں	جلد اول ترجمہ
۳۴۵	۷۰۴	۳۶۴	۷۲۷	۳۸۳	۷۵۴	ابوالفدا	کے فقط	
۳۴۶	۷۰۴	۳۶۵	۷۳۱	۳۸۴	ایضاً			
۳۴۷	۷۰۴	۳۶۶	۷۳۲	۳۸۵	۷۵۵			
۳۴۸	۷۰۵	۳۶۷	۷۳۵	۳۸۶	۷۵۷			
۳۴۹	ایضاً	۳۶۸	۷۳۷	۳۸۷	۷۵۸			
۳۵۰	۷۰۷	۳۶۹	۷۳۸	۳۸۸	۷۶۱			
۳۵۱	۷۰۸	۳۷۰	۷۴۰	۳۸۹	۷۶۲			
۳۵۲	۷۱۰	۳۷۱	ایضاً	۳۹۰	۷۶۳			
۳۵۳	۷۱۱	۳۷۲	۷۴۱	۳۹۱	۷۶۴			
۳۵۴	ایضاً	۳۷۳	۷۴۲	۳۹۲	ایضاً			
۳۵۵	۷۱۳	۳۷۴	۷۴۴	۳۹۳	۷۶۵			

جلد دوئم کی سنہ

سنہ	صفحہ	سنہ	صفحہ	سنہ	صفحہ	سنہ	صفحہ	سنہ	صفحہ
سنہ ۴۰۱	۳	سنہ ۴۲۱	۳۸	سنہ ۴۴۶	۶۶	سنہ ۴۶۵	۱۰۴	سنہ ۴۸۴	۱۳۷
سنہ ۴۰۲	۵	سنہ ۴۲۲	۳۹	سنہ ۴۴۷	ایضاً	سنہ ۴۶۶	۱۰۸	سنہ ۴۸۵	۱۳۹
سنہ ۴۰۳	۱۱	سنہ ۴۲۸	۴۱	سنہ ۴۴۸	۷۰	سنہ ۴۶۷	۱۰۹	سنہ ۴۸۶	۱۴۲
سنہ ۴۰۵	۱۳	سنہ ۴۲۹	۴۳	سنہ ۴۴۹	۷۴	سنہ ۴۶۸	۱۱۱	سنہ ۴۸۷	۱۴۶
سنہ ۴۰۶	۱۴	سنہ ۴۳۰	۴۴	سنہ ۴۵۰	ایضاً	سنہ ۴۶۹	۱۱۲	سنہ ۴۸۸	۱۴۷
سنہ ۴۰۷	۱۵	سنہ ۴۳۱	ایضاً	سنہ ۴۵۱	۸۴	سنہ ۴۷۰	۱۱۴	سنہ ۴۸۹	۱۵۰
سنہ ۴۰۸	۲۴	سنہ ۴۳۲	۴۶	سنہ ۴۵۲	۸۵	سنہ ۴۷۱	ایضاً	سنہ ۴۹۰	۱۵۲
سنہ ۴۰۹	۲۶	سنہ ۴۳۳	۵۲	سنہ ۴۵۳	ایضاً	سنہ ۴۷۲	۱۱۵	سنہ ۴۹۱	۱۵۴
سنہ ۴۱۰	ایضاً	سنہ ۴۳۴	۵۳	سنہ ۴۵۴	۸۷	سنہ ۴۷۳	۱۱۶	سنہ ۴۹۲	۱۵۶
سنہ ۴۱۱	ایضاً	سنہ ۴۳۵	۵۵	سنہ ۴۵۵	ایضاً	سنہ ۴۷۴	۱۱۷	سنہ ۴۹۳	۱۶۰
سنہ ۴۱۲	۲۹	سنہ ۴۳۶	۵۶	سنہ ۴۵۶	۹۲	سنہ ۴۷۵	۱۱۸	سنہ ۴۹۴	۱۶۴
سنہ ۴۱۳	۳۳	سنہ ۴۳۷	۵۷	سنہ ۴۵۷	۹۶	سنہ ۴۷۶	۱۲۱	سنہ ۴۹۵	۱۶۵
سنہ ۴۱۴	ایضاً	سنہ ۴۳۸	۵۸	سنہ ۴۵۸	ایضاً	سنہ ۴۷۷	۱۲۲	سنہ ۴۹۶	۱۶۸
سنہ ۴۱۵	۳۴	سنہ ۴۳۹	ایضاً	سنہ ۴۵۹	۹۸	سنہ ۴۷۸	۱۲۶	سنہ ۴۹۷	۱۷۳
سنہ ۴۱۶	۳۵	سنہ ۴۴۰	ایضاً	سنہ ۴۶۰	ایضاً	سنہ ۴۷۹	ایضاً	سنہ ۴۹۸	۱۷۵
سنہ ۴۱۷	۳۶	سنہ ۴۴۱	۵۹	سنہ ۴۶۱	ایضاً	سنہ ۴۸۰	۱۲۷	سنہ ۴۹۹	۱۷۸
سنہ ۴۱۸	ایضاً	سنہ ۴۴۲	۶۱	سنہ ۴۶۲	۹۹	سنہ ۴۸۱	۱۲۸	سنہ ۵۰۰	۱۸۰
سنہ ۴۱۹	۳۷	سنہ ۴۴۳	۶۳	سنہ ۴۶۳	ایضاً	سنہ ۴۸۲	ایضاً	سنہ ۵۰۱	۱۸۲
سنہ ۴۲۰	۳۸	سنہ ۴۴۴	۶۴	سنہ ۴۶۴	۱۰۳	سنہ ۴۸۳	۱۳۳	سنہ ۵۰۲	ایضاً

۵۰۳	۱۸۳	۵۲۴	۲۲۲	۵۴۴	۲۵۹	۵۶۴	۳۱۳	۵۸۳	۳۷۱
۵۰۴	۱۸۵	۵۲۵	۲۲۶	۵۴۵	۲۶۰	۵۶۵	۳۱۵	۵۸۵	۳۷۳
۵۰۵	۱۸۶	۵۲۶	۲۲۸	۵۴۶	۲۶۶	۵۶۶	۳۲۱	۵۸۶	۳۷۹
۵۰۶	۱۸۸	۵۲۷	۲۲۹	۵۴۷	۲۷۱	۵۶۷	۳۲۳	۵۸۷	۳۸۵
۵۰۷	۱۹۰	۵۲۸	۲۳۴	۵۴۸	۲۷۴	۵۶۸	۳۲۶	۵۸۸	۳۹۲
۵۰۸	۱۹۲	۵۲۹	۲۳۶	۵۴۹	۲۷۵	۵۶۹	۳۳۰	۵۸۹	۳۹۵
۵۰۹	ایضاً	۵۳۰	۲۳۸	۵۵۰	۲۷۷	۵۷۰	۳۳۲	۵۹۰	۳۹۷
۵۱۰	۱۹۳	۵۳۱	۲۴۱	۵۵۱	۲۸۳	۵۷۱	۳۳۳	۵۹۱	۳۹۹
۵۱۱	۱۹۶	۵۳۲	۲۴۳	۵۵۲	ایضاً	۵۷۲	۳۳۴	۵۹۲	۴۰۰
۵۱۲	۱۹۷	۵۳۳	۲۴۴	۵۵۳	۲۸۸	۵۷۳	۳۳۶	۵۹۳	۴۰۳
۵۱۳	۲۰۴	۵۳۴	۲۴۵	۵۵۴	۲۹۲	۵۷۴	۳۳۸	۵۹۵	۴۰۸
۵۱۴	۲۰۷	۵۳۵	۲۴۵	۵۵۵	۲۹۴	۵۷۵	۳۴۰	۵۹۷	۴۱۱
۵۱۵	۲۰۸	۵۳۶	۲۴۶	۵۵۶	۲۹۵	۵۷۶	۳۴۱	۵۹۸	۴۱۶
۵۱۶	۲۰۹	۵۳۷	۲۴۷	۵۵۷	۲۹۸	۵۷۷	۳۴۷	۵۹۹	۴۱۷
۵۱۷	۲۱۱	۵۳۸	۲۴۸	۵۵۸	۳۰۰	۵۷۸	۳۵۰	۶۰۰	۴۲۲
۵۱۸	۲۱۲	۵۳۹	۲۴۹	۵۵۹	۳۰۲	۵۷۹	۳۵۳	۶۰۱	۴۲۴
۵۱۹	۲۱۳	۵۴۰	۲۵۲	۵۶۰	ایضاً	۵۸۰	۳۵۶	۶۰۲	۴۲۵
۵۲۰	۲۱۵	۵۴۱	ایضاً	۵۶۱	۳۰۳	۵۸۱	۳۵۸	۶۰۳	۴۲۸
۵۲۱	۲۱۸	۵۴۲	۲۵۶	۵۶۲	۳۰۴	۵۸۲	۳۶۴	۶۰۴	۴۲۹
۵۲۲	۲۲۰	۵۴۳	۲۵۸	۵۶۳	۳۱۱	۵۸۳	۳۶۸	۶۰۵	۴۳۴

۶۴۱	۶۸۱	۶۱۳	۶۶۲	۵۴۴	۶۴۳	۴۸۷	۶۲۵	۴۳۷	۶۰۶
۶۴۴	۶۸۲	۶۱۴	۶۶۳	۵۴۶	۶۴۴	۴۸۹	۶۲۶	۴۳۸	۶۰۷
۶۴۵	۶۸۳	۶۱۶	۶۶۴	۵۴۸	۶۴۵	۴۹۵	۶۲۷	۴۴۰	۶۰۸
۶۴۹	۶۸۴	۶۱۸	۶۶۵	۵۵۰	۶۴۶	۴۹۸	۶۲۸	۴۴۱	۶۰۹
۶۵۱	۶۸۵	۶۱۹	۶۶۶	۵۵۲	۶۴۷	۵۰۷	۶۲۹	۴۴۲	۶۱۰
۶۵۲	۶۸۶	۶۲۰	۶۶۷	۵۵۶	۶۴۸	۵۰۸	۶۳۰	۴۴۴	۶۱۱
۶۵۳	۶۸۷	۶۲۱	۶۶۸	۵۶۵	۶۴۹	۵۱۱	۶۳۱	۴۴۵	۶۱۲
۶۵۴	۶۸۸	۶۲۲	۶۶۹	ایضاً	۶۵۱	۵۱۴	۶۳۲	۴۴۶	۶۱۳
۶۵۵	۶۸۹	۶۲۳	۶۷۰	۵۶۷	۶۵۲	۵۱۵	۶۳۳	۴۴۷	۶۱۴
۶۵۶	۶۹۰	۶۲۴	۶۷۲	۵۷۰	۶۵۳	۵۱۷	۶۳۴	۴۴۸	۶۱۵
۶۶۰	۶۹۱	۶۲۶	۶۷۳	۵۷۱	۶۵۴	۵۱۹	۶۳۵	۴۵۳	۶۱۶
۶۶۳	۶۹۲	۶۲۷	۶۷۴	۵۷۲	۶۵۵	۵۲۵	۶۳۶	۴۵۹	۶۱۷
۶۶۶	۶۹۳	ایضاً	۶۷۵	۵۷۵	۶۵۶	۵۲۷	۶۳۷	۴۶۷	۶۱۸
۶۷۰	۶۹۴	۶۲۹	۶۷۶	۵۸۰	۶۵۷	۵۳۲	۶۳۸	۴۷۰	۶۱۹
۶۷۳	۶۹۵	۶۳۲	۶۷۷	۵۸۴	۶۵۸	۵۳۶	۶۳۹	۴۷۵	۶۲۱
۶۷۴	۶۹۶	۶۳۳	۶۷۸	۵۹۸	۶۵۹	۵۳۸	۶۴۰	۴۷۷	۶۲۲
۶۷۶	۶۹۷	۶۳۵	۶۷۹	۶۰۶	۶۶۰	۵۴۰	۶۴۱	۴۸۰	۶۲۳
۶۸۴	۶۹۸	۶۳۷	۶۸۰	۶۰۹	۶۶۱	۵۴۲	۶۴۲	۴۸۲	۶۲۴

						۶۳۶	۶۱۲	۵۹۸	۵۹۹
						ایضاً	۶۱۵	۵۹۳	۶۰۰
						۶۴۲	۶۱۶	۵۹۵	۶۰۱
						۶۴۶	۶۱۷	۵۹۶	۶۰۲
						۶۴۸	۶۱۸	۶۰۱	۶۰۳
						۶۵۱	۶۱۹	۶۰۳	۶۰۴
						۶۵۳	۶۲۰	ایضاً	۶۰۵
						۶۵۸	۶۲۱	۶۰۵	۶۰۶
						۶۵۹	۶۲۲	۶۰۶	۶۰۷
						۶۶۰	۶۲۳	۶۰۸	۶۰۸
						۶۶۱	۶۲۴	۶۱۰	۶۰۹
						۶۶۲	۶۲۵	۶۱۲	۶۱۰
						۶۶۳	۶۲۶	۶۲۲	۶۱۱
						۶۶۴	۶۲۷	۶۲۴	۶۱۲
						[illegible]	[illegible]	۶۳۳	۶۱۳

فہرست مطالب کتاب ابو الفدا اور تتمہ کی

دوسری جلد کی فہرست

فہرست تتمہ ابو الفدا کی

۴۳۹۰